www.novelsclubb.com
www.novelsclubb.com
ایک شام تم پر ادھار
از قلم عائشہ زوالفقار

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک شام تم پر ادھار تھی

از قلم

عائشہ ذوالفقار

www.novelsclubb.com

کلاس ختم ہوتے ہی اس نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور باہر نکل آیا, خود سے دو کرسیاں چھوڑ کر بیٹھے معیز کو وہ بالکل نظر انداز کر چکا تھا

"حیان...."معیز نے افراتفری میں اپنے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے اسے آواز دی لیکن وہ سنی ان سنی کرتا ہوا دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا

"حیان... یار بات تو سن..."وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا

"سالے دوبارہ میرا نام لیانا تو مجھ سے برا کوئی نہیں...اور خبردار...جو مجھے اب یار کہا تو..."حیان نے پلٹ کر کہا اور دوبارہ کاریڈور میں چلنے لگا

"یہ تو بتا دے کہ ہوا کیا ہے..؟"معیز نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا

"تجھے نہیں پتہ...؟"حیان نے پوچھا

"نہیں..."معیز نے نفی میں سر ہلا دیا

"چل پھر دفع ہو یہاں سے..."حیان نے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا جسے معیز نے

اور مضبوطی سے پکڑ لیا تھا

"اچھا... میری بات تو سن..." معیز کے کہتے ہی وہ بھڑک گیا

"کیا بات سنوں تیری...؟ پچھلے دو ہفتوں سے تو دبئی میں تھا... باکسنگ ٹورنامنٹ کھیلنے کے لئے... اور تو وہاں سے چیمپئن شپ جیت کر آیا ہے اور یہ بات مجھے کسی تیسرے بندے سے پتہ چل رہی ہے" حیان کی آواز اونچی ہو گئی

"تجھے کس نے بتایا؟" معیز ایک دم اس کے قریب آ گیا

"سالے تو نے تو نہیں بتایا نا..." حیان نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا تھا

"حیان یار قسم لے لے میں نے تو اپنے ڈیڈ کو بھی نہیں بتایا..." معیز نے کہا

"اچھا... تو تو مجھے صرف وہ باتیں بتاتا ہے جو تو اپنے ڈیڈ کو بتاتا ہے... یعنی دوسرے لفظوں میں میں تیرا ڈیڈ ہوں" حیان تڑخا, معیز کو یکدم ہی ہنسی چھوٹ گئی

"خدا تیرے بچوں کو اتنے ینگ اور ہینڈسم ڈیڈ سے نوازے... آمین, چل بس کر دے اب" معیز نے اسے آگے کو دھکا دیا تھا, حیان بس اسے گھورے جا رہا تھا

"تو مجھے ابھی اور اسی وقت فور ٹریس میں ٹریٹ دے گا جھوٹے انسان..." حیان نے اس کے سینے پر مکا مارا تھا

"چل آ..." معیز بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے بولا تھا, حیان نے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے گاڑی کی چابی نکالی اور اس کی طرف اچھال دی, معیز نے ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی

"ایک بات کہوں تجھے؟؟؟" حیان فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولا

"ہاں بول..." وہ بولا

"تجھے نہیں لگتا تو کچھ زیادہ ہی اپنے خول میں بند رہتا ہے" حیان نے کہا, معیز دھیرے سے مسکرایا

"یقین کر...اس کا بڑا فائدہ ہے" وہ بولا

"اس کا بڑا نقصان بھی ہوتا ہے معیز ضامن میر..." حیان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا, وہ بس کندھے اچکا کر رہ گیا

وہ دونوں پنجاب یونیورسٹی میں بی بی اے آنرز کے سٹوڈنٹس تھے اور بیکن ہاؤس سے ایک ساتھ تھے

.....

چھٹی کی بیل ہوتے ہی وہ دونوں بلڈنگ سے باہر نکل آئیں, مین گیٹ پر انت کارش تھا, بڑی مشکلوں سے دانین کو اپنی گاڑی نظر آئی

"دانی... شام کو آئے گی نا...؟" سنایا نے پوچھا

"ہاں... شام چھ بجے" وہ اسے کہہ کر باہر نکل آئی, وہ اور سنایا دونوں کنیئرڈ کالج سے بی ایس کر رہی تھیں

www.novelsclubb.com

جون, جولائی کے تپتے ہوئے دن تھے, اے سی والی گاڑی ہونے کے باوجود وہ گھر پہنچی تو گرمی سے برا حال تھا

"ہیلو آپی..." لاؤنج میں بیٹھی خود سے تین سال بڑی رعنین کو ہاتھ ہلا کر وہ اپنے کمرے میں آگئی

"کھانا لگوادوں؟"رعنین نے آواز دے کر پوچھا

"حیان بھائی آ گئے؟"

"نہیں وہ آفس چلا گیا ہے"رعنین نے کہا

"اور سنان...؟؟؟"

"وہ آنیوالا ہے...."

"لگوادیں پھر..."وہ کہہ کر اپنے کمرے میں گھس گئی, لنچ پر صرف سنان اور وہ دونوں بہنیں ہی تھیں

"آپی...میں نے شام میں سنایا کی طرف جانا ہے"وہ کھانا کھاتے ہوئے بولی

"کیوں؟"اس نے پوچھا

"کل ایک ٹیسٹ ہے....اس کی تیاری کرنی ہے"وہ اس سے آنکھیں چراتے ہوئے بولی تھی

"یہ تم اور سنایا آجکل کچھ زیادہ ہی کمبائن سٹڈی نہیں کرنے لگ گئیں؟"رعنین نے

پوچھا

"اچھا ہے نا... دونوں کا فائدہ ہو جاتا ہے" دانین نے کہا, رعنین بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

شام پورے چھ بجے وہ سنایا کے گھر پر تھی, مین گیٹ سے اس کے کمرے تک جاتے ہوئے دانین کی نظریں مسلسل کسی کو کھوج رہی تھیں, بیگ کندھوں پر لٹکائے وہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی, سنایا سوئی پڑی تھی

"پوستی... مجھے بلا کر خود ابھی تک سوئی پڑی ہے" اس نے پورا بیگ سنایا پر دے مارا, وہ بیچاری بلبلا کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

"بڑا سناٹا ہے تمہارے گھر...؟" وہ کھڑکیوں پر سے پردے ہٹاتے ہوئے بولی

"چاچو آفس گئے ہوئے ہیں, معیز بھائی شاید جم گئے ہوں گے, عنایہ شاید سو رہی ہو گی..." سنایا جمائی لیتے ہوئے بولی

"تجھے اپنے گھر والوں کے بارے میں کچھ کنفرم بھی ہے شاید کی بچی... اٹھ کے منہ

دھوکے آ" دانین نے اسے بستر سے نیچے کھینچا

پورے ڈیڑھ گھنٹے ان دونوں نے ٹیسٹ کی تیاری کی تھی, اس دوران سنایا نے اسے پیزا بھی منگوا کر کھلایا, شام کے ساڑھے سات بج رہے تھے جب وہ واپسی کے لیے نیچے اتری, سنایا اس کے ساتھ ہی تھی

وہ مین گیٹ سے ذرا دور روش پر تھی جب اس نے معیز کی بائیک گیٹ سے اندر آتے دیکھی

یکلخت ہی دل جیسے اچھل کر حلق میں آ گیا تھا, نامحسوس سے انداز سے اس کے قدموں کی روانی میں سستی سی آ گئی, نظریں جیسے اس کے چہرے پر گڑ سی گئی تھیں, معیز کی بائیک عین اس کے سامنے آ رکی

"واہ بھئی... آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں" وہ بائیک سے اترتے ہوئے بولا تھا

"لیکن افسوس کہ آپ بڑے بڑے لوگوں کے سواگت کے لئے موجود ہی نہیں تھے" وہ بس اس کا چہرہ تکے جا رہی تھی, معیز ہنستا چلا گیا

"دراصل بڑے لوگوں کے آنے کی ٹائمنگ ہی غلط ہے... وہ تب آتے ہیں جب میں گھر پر نہیں ہوتا"معیز نے کہا

"اور اگر آپ گھر پر ہوتے تو کیا کرتے...؟"دانین نے اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو بمشکل سنبھالا تھا

"بڑے لوگوں کا سواگت..."وہ بولا

"کیسے...؟"اس نے پوچھا, معیز سے کوئی جواب نہ بن پڑا, وہ بس مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہ گیا

وہ لائیٹ گرین کلر کی لانگ سی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے ہوئے تھی, پیروں میں امپورٹڈ کینوس شوز اور بالوں کی اونچی سی پونی ٹیل... ہمیشہ کی طرح صاف شفاف چہرہ اور نیلی نیلی آنکھیں

"دیکھا معیز ضامن میر... آپ کو تو پتہ ہی نہیں کہ بڑے لوگوں کا سواگت کیسے کرتے ہیں...؟"دھیرے سے مسکراتے ہوئے وہ اس کے پاس سے گزر گئی تھی,

معیز بس سر جھٹک کر رہ گیا

.....

وہ اور حیان اکٹھے ہی آفس سے گھر آئے تھے, ٹی وی لاؤنج میں ایک غل غپاڑہ مچا ہوا تھا, دانین ریفری بنی ہوئی تھی اور رعنین اور سنان کا فل ٹائم ڈانس کمپیٹیشن جاری تھا, ٹی وی فل والیوم میں آن تھا

ان دونوں کو اندر آتا دیکھ کر دانین کے شور کو فل سٹاپ لگا تھا

"نہیں نہیں... رک کیوں گئے, ناچو... ناچو" حیان کا پارہ ایک دم سوپر پہنچا تھا,

دانین نے جلدی سے والیوم کم کر دیا

"تم دونوں بچے ہو کیا...؟ تمہاری غیر انسانی آوازیں گیٹ سے باہر تک جا رہی ہیں

"وہ یکدم پھٹ پڑا

"جاؤ فریش ہو لو..." اس نے بازو سے پکڑ کر حیان کو اوپر کی طرف دھکیلا

"کیا ہوا اسے...؟" رعنین نے پوچھا

"کچھ نہیں بس تھک گیا ہے, ایک پراجیکٹ فائنل کرنا تھا سو میں نے کہہ دیا کہ یونیورسٹی سے واپسی پر آفس آجانا... وہاں دیر ہو گئی اور موصوف تپتے چلے گئے"

اس نے اپنا بیگ صوفے پر اچھالتے ہوئے جوتے اتارے تھے

"انا... کھانا لگواؤں؟" دانین نے پوچھا

"ہاں... میں چینج کر آؤں" وہ خود بھی تھک گئی تھی

"ماما... حیان بھائی غصہ ہو گئے ہیں" سنان اس کے ساتھ ہی اوپر چلا آیا

"کھانا کھا کر ٹھیک ہو جائے گا" وہ اسے خود سے لگائے اوپر آگئی

"آج سکول کا دن کیسا گزرا؟" اس نے پوچھا

"ماما میرے تینوں ٹیسٹ پیپرز میں اے گریڈ ہے..." وہ جھٹ سے اپنا بیگ اٹھا لایا, اس نے ایک ایک کر کے اس کے سارے ٹیسٹ دیکھے تھے, پھر اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے واش روم میں گھس گئی

فریش ہو کر نیچے آئی تو حیان بھی آگیا تھا, وہ ایک نظر اس کا تھکا ہوا چہرہ دیکھ کر اپنی

www.novelsclubb.com

کرسی پر بیٹھ گئی

رعنین اور دانین اسے مسلسل سارے دن کی روداد سنا رہی تھیں, اس نے دھیرے سے سنان کو اشارہ کیا تھا, وہ دونوں بھی اسے دیکھنے لگیں

"حیان بھائی..." سنان نے دھیرے سے اسے پکارا, وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا

"سوری..." اس لمحے دنیا جہان کی معصومیت سنان کے چہرے پر طاری ہو گئی تھی, وہ کچھ دیر اسے گھورتا رہا پھر بیساختہ ہی مسکرا دیا

"شوہدے... مجھے تو آج پتہ چلا کہ تو میری پیٹھ پیچھے کیسے ناچ گانا کرتا ہے... میراثی نہ ہو تو" حیان نے ہنستے ہوئے اسے گھرکا تھا

"اور آپ... خبردار جو آئندہ مجھ سے اس قسم کی بیکار مشقت کروائی تو" اس کا رخ انعمتا کی طرف ہو گیا

"بیکار مشقت...؟؟؟ ہم نے پراجیکٹ سیل کر دیا" وہ بولی

"لیکن اس میں آٹھ گھنٹے لگے... آٹھ گھنٹے" وہ تڑخا

"آٹھ گھنٹے کچھ بھی نہیں ہوتے حیان... دو سال بعد تم صبح آٹھ سے رات آٹھ بجے تک روزانہ اسی آفس میں گزارا کرو گے "انعمتا نے کہا

"وہ کس خوشی میں ؟"حیان آنکھیں پھیل گئیں

"حمدان انٹر پرائزز کے چیئر پرسن بننے کی خوشی میں..."وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

"انا... میرا اگلے کئی سالوں تک حمدان انٹر پرائزز کا چئر پرسن بننے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"وہ بولا

"اس کا فیصلہ تم نہیں... میں کروں گی"انعمتا نے کندھے اچکائے تھے

"میں سائن ہی نہیں کروں گا"وہ زور سے بولا

...You know I have the power of attorney"

اور مجھے کوئی بھی کام کرنے کے کے لئے کسی کے بھی دستخط ضروری نہیں ہیں"

انعمتا اس کا لال چہرہ دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی

"میں گھر سے بھاگ جاؤں گا..." وہ اور زور سے بولا, چمچ پلیٹ میں پٹخ دیا تھا

You know I am the current chair person of "

Hamdan Enterprises... The second largest

...private limited of the city

میں تمہیں چند گھنٹوں میں ڈھونڈ لوں گی حیان حمدان خان..." انعمتا کے چہرے پر

بلا کا سکون تھا, حیان لال بھبھوکا چہرہ لئے اسے گھورتا چلا گیا

"اینڈ یو نو... آئی ہیٹ یو" وہ غصے سے بولا

"تھینک یو مائی بوائے..." انعمتا مسکراتی چلی گئی تھی

حیان, رعنین اور دانین تینوں سگے بہن بھائی تھے, رعنین سب سے بڑی تھی,

حیان اس سے چھوٹا, اور دانین سب سے چھوٹی...

دانین ابھی صرف ڈیڑھ سال کی تھی جب مائرہ دنیا سے گزر گئیں, حمدان بھلا اتنے

چھوٹے چھوٹے تین بچوں کو اکیلا کیسے پالتا...؟؟؟ دانین تو بہت ہی ضد کرتی تھی,

حیان بھی ہمہ وقت اس کے ساتھ چپکا رہتا تھا, حمدان کی والدہ بھی کافی عمر رسیدہ ہو چکی تھیں, بہت مجبور ہو کر اس نے انعمتا سے دوسری شادی کر لی تھی

.....

وہ اپنے آفس میں تھا جب یزدان اندر داخل ہوا, اس کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر تھی

"حنین یہ کیا ہے یار...؟" اس نے ایک فائل میز پر رکھ دی

"پارٹنر شپ..." اس نے فائل دیکھتے ہوئے کہا

"کس کے ساتھ...؟" یزدان نے پوچھا

"فائل میں لکھا تو ہے..." وہ بولا

"لیکن فائل میں یہ نہیں لکھا کہ ہاشمی ٹریڈرز نے پچھلے دس سالوں میں کوئی ایک بھی پارٹنر شپ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچائی... پچھلے دس سالوں میں ان سے پارٹنر شپ کرنیوالوں کو پچھتاوے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا, اور اس میں یہ بھی نہیں

لکھا کہ ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن شرطوں کے بنا کوئی پارٹنرشپ نہیں کرتی" وہ کہتا چلا گیا

"مجھے یہ سب پتہ ہے یزدان..." وہ بولا

"پھر کنویں میں چھلانگ لگانے کا مطلب...؟" یزدان نے پوچھا

"دیکھ یزدان... بیشک ہاشمی والوں کا پاسٹ ریکارڈ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے لیکن... وہ شہر کی چند ٹاپ کمپنیز میں سے ایک ہے, ہم نے کئی سالوں سے کسی بڑی کمپنی کے ساتھ پارٹنرشپ نہیں کی ہے, پچھلے کئی سالوں سے ہم بس ایک لیمیٹیڈ سے ایریا میں سفر کر رہے ہیں, وہی چند پرسنٹ کا نفع اور بس... کیا یونہی چلتا رہے گا...؟ کب تک ہم بس چھوٹے موٹے کیفے ٹیریا اور سٹریٹ فوڈ کارنرز کو فنانس کرتے رہیں گے" حنین کہتا چلا گیا

"کیونکہ ہمارا تجربہ فنانسنگ کا ہے حنین... ہم مائکرو فنانس پرائیوٹ لمیٹڈ ہیں... ہمارا کام ہی یہ ہے کہ ہم چھوٹے بزنس کو سپورٹ کریں اور بدلے میں اپنا نفع

کمائیں, پارٹنرشپ کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں پتہ...اور پارٹنرشپ بھی کس سے...؟؟؟آئرہ کیف خان سے...پورے بزنس سرکل میں وہ خاتون اپنی جعل سازیوں کی وجہ سے بدنام ہے" یزدان کہتا چلا گیا

"تو پھر کیا کریں؟؟؟؟اسی چند فیصد نفع پر پڑے رہیں؟؟"حنین نے کہا

"تو مجھ سے شرط لگالے...ہاشمی والوں سے پارٹنرشپ کر کے تجھے یہ چند فیصد کا نفع بھی نہیں ملنے والا میرے دوست..." یزادن نے کہا تھا

"اڑان بھریں گے تو اڑنا آئے گا نا یزدان..."حنین نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا

www.novelsclubb.com

"ہم یہ اڑان کسی اور کے ساتھ بھی بھر سکتے ہیں..." یزدان نے کہا, حنین کے چہرے کا رنگ یکلخت تبدیل ہوا تھا

"تجھے یاد ہے جس دن ہم دونوں نے یہ مائیکرو فنانس شروع کی تھی اس دن میں نے تجھ سے کیا کہا تھا...؟؟؟"حنین نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے

یزدان کی طرف دیکھا

"یاد ہے..."بولا

"کیا کہا تھا؟؟؟"

"یہ ہی کہ حمدان انٹرپرائزرز سے پارٹنرشپ بھلے ہی ہمیں قارون کے خزانوں سے ہی مالا مال کیوں نہ کر دے...ہم دونوں میں سے کوئی اس کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں"یزدان نے کہا

"تو بس پھر...بات ختم"حنین نے فائل واپس اس کی طرف کھسکا دی تھی

"حنین...آج سے...اور ابھی سے...ایک بات میں بھی تجھ سے کہہ رہا ہوں...اور وہ یہ کہ ہاشمی ٹریڈرز سے پارٹنرشپ سراسر تیرا اپنا فیصلہ ہو گا...میں اس فیصلے میں تیرے ساتھ نہیں ہوں...اور نا ہی میں وہاں جاؤں گا"یزدان نے فیصلہ سنا دیا تھا

.....

کھانے کی میز پر وہ تینوں ہی بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے

"چاچو یار جلدی آ جائیں..." سنایا کی بس ہوئی پڑی تھی

"کتنی بار تو کہا ہے کہ میرا انتظار نا کیا کرو... کھانا شروع کر دیا کرو" وہ جلدی سے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

"یہ نہیں کرنے دیتا..." سنایا نے گھور کر معیز کو دیکھا تھا

"پاپا مجھے بھی ڈال دیں کچھ..." عنایہ نے کہا

"کیا ڈالوں؟؟"

"جو مرضی..." وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی تھی

"تمہیں خیر تو ہے؟؟؟" حنین نے پوچھا

"محترمہ ایک عدد میڈیم پیزا پورے کا پورا ہڑپ کر کہ بیٹھی ہیں..." معیز نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"تو پھر یہ ماش کی دال کیسے اترے گی تمہارے گلے سے..." حنین نے اس کی

پلیٹ اپنی طرف سرکالی تھی

"معیز... کل آفس آسکتے ہو؟؟؟" حنین نے پوچھا

"کیوں...؟؟؟"

"تمہیں کہیں ساتھ لیکر جانا ہے" وہ بولا

"چاچو پلیز... مجھے کوئی بزنس ڈیل کرنے آپ کے ساتھ نہیں جانا... پلیز" وہ بولا

"پھر ڈیل کرنی کیسے آئے گی؟؟"

"جب سر پڑے گی تو آجائے گی" وہ بولا

"سارا دن یونیورسٹی میں بھی یہ ہی ایک اور ایک دو کرو اور پھر آپ کے ساتھ جا کر بھی دو اور دو چار کرنے لگ جاؤ" وہ ستا پڑا تھا

"دو سال رہ گئے ہیں معیز ضامن میر... اس کے بعد ساری عمر یہ ہی چار اور چار آٹھ کرنا ہے" حنین نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

معیز اور سنایا ابھی چھوٹے ہی تھے جب حنین کے بڑے بھائی جان سبتین کی ڈیتھ

ہو گئی تھی, سبتین کی بیوی مایا ان کی رشتے دار کزن بھی تھی سو سبتین کی موت کے کچھ ماہ بعد مایا اور حنین کا نکاح ہو گیا تھا, عنایہ کی پیدائش پر وہ بھی ان کا ساتھ چھوڑ گئی تھی

.....

اسے کہیں سے پتہ چلا تھا کہ الحمراء میں کوئی بزنس سیمینار ہو رہا تھا...اب بزنس سیمینار ہو اور وہاں حمدان انٹرپرائزز کی چیئر پرسن نہ آئے... یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا...؟؟؟

آناً فاناً وہ گاڑی لیکر بھاگا تھا, حالانکہ اسے ابھی رعنین کے ساتھ مل کر کل کی پریزینٹیشن کے لئے ڈھیر ساری تیاری مکمل کرنی تھی اور رعنین پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے مسلسل فون کھڑکا رہی تھی, وہ جانتا تھا کہ جب وہ لائبریری پہنچے گی اور وہ اسے وہاں نہیں ملے گا... تو کیا ہو گا؟؟

لیکن فی الوقت سب سے اہم کام الحمراء پہنچنا تھا, جتنی دیر میں وہ وہاں پہنچا, اتنی دیر

میں سیمینار ختم بھی ہو گیا, دیوانوں کی طرح وہ پورے ہال میں اسے کھوج رہا تھا

"زارون..." وہ تو اسے نظر نہ آئی... لیکن وہ اپنی ماں کو نظر آ گیا

"تو یہاں کیا کر رہا ہے؟؟؟" آئرہ حیرانی کی ساتویں منزل پر تھی

"وہ... مم میں... ایک دوست سے... ملنے آیا تھا" زارون گڑبڑا سا گیا

"ابھی اگر میں تجھے کہہ دیتی نا کہ ایک بزنس سیمینار اٹینڈ کرنے جانا ہے تو کھڑے کھڑے تیری روح نکل جاتی لڑکے.... اور یہاں تو دوست سے ملنے چلا آیا ہے"

آئرہ برس ہی پڑی, دفعتاً وہ اسے اپنی گاڑی کی طرف جاتی نظر آئی تھی

"مام... میں ابھی آتا ہوں... بس دو منٹ" وہ وہاں سے سر پر پیر رکھ کر بھاگا, لیکن اس کے ہجوم سے باہر نکل کر پارکنگ تک آتے آتے بہت دیر ہو چکی تھی

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی

اس کی نظروں کے سامنے سے گاڑی ریورس لیکر نکلتی چلی گئی

اور وہ اکیس سالہ لڑکا وہاں خالی ہاتھ کھڑا رہ گیا

سیل بجا تھا...رعنین کی کال تھی

"ہاں رعنا..."

"کام چور انسان...تم ہو کہاں آخر...؟؟؟"وہ برس ہی تو پڑی تھی

"رعنا...ابھی موڈ نہیں ہے یار...کل کر لیں گی,ایم سوری"وہ تھکے تھکے سے لہجے میں کہتا ہوا کال کاٹ گیا

تبھی اسے آئرہ اپنی طرف آتی دکھائی دی,وہ بس نامحسوس سے انداز سے ہجوم میں گم ہو گیا تھا

اس وقت جو چیز شدت سے درکار تھی وہ"خاموشی"تھی

.....

رات کو کھانے کی میز پر بھی وہ آئرہ کو نظر نہیں آیا

"زارون کہاں ہے؟؟؟"اس نے ملازمہ سے پوچھا تھا

"اپنے کمرے میں ہیں..."

"بلا کر لاؤ..." وہ بولی اور تبھی زاہا بھاگتی ہوئی آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی

"تم سات منٹ لیٹ ہو..." آئرہ نے اسے گھورا

"میں واش روم میں تھی.." وہ شرمندہ سی تھی

"حلیہ دیکھو ذرا اپنا..." دوسرا اعتراض

"کیا ہوا؟؟؟" وہ بس اپنے کپڑے دیکھتی رہ گئی, گرے کھدر کے کرتے سٹائل شرٹ کے ساتھ وہ جینز پہنے ہوئے تھی, بالوں فولڈ کر کے کیچر لگا رکھا تھا

"یہ بھی میں بتاؤں... اکیس سال کی ہو گئی ہو, کم از کم پہننا اوڑھنا تو سیکھ لو" وہ برس پڑی اور جس پر برس رہی تھی اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کے پہناوے میں کمی کیا ہے

"اور چہرہ دیکھو... یہ دانے کیوں نکلتے جا رہے ہیں, سارا دن وہاں یونیورسٹی میں جانے کیا الا بلا کھاتی رہتی ہو, مجھے تو لگتا ہے تمہارا وزن بھی بڑھتا جا رہا ہے..."

آئرہ ایک کے بعد ایک اس پر نکتہ چینیاں کرتی جا رہی تھی, وہ بیچاری بس شرمندہ

شرمندہ سی سنتی چلی گئی, زارون آیا تو اس کی خلاصی ہوئی

"کتنی بار کہا ہے سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرو" اس نے اسے گھر کا

"سب مطلب...؟؟؟ کتنے لوگ ہیں اس گھر میں؟؟؟" وہ بیزاریت سے بولا

"جتنے بھی ہوں...اصول بھی کوئی چیز ہوتی ہے" وہ بولی

"الحمراء کیا کرنے گیا تھا؟؟؟" آئرہ کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی

"بتایا تو تھا...ایک دوست سے ملنا تھا"

"کونسا دوست...؟؟؟"

"مام پلیز...بال کی کھال نا اتارا کریں" وہ زچ ہو گیا

"اور تم ذرا اپنے اس موٹاپے کو کنٹرول کر لو, بے تکا پھیلتی جا رہی ہو..." وہ واپس زاہا کی طرف ہو گئی, اس نے روہانسی سی نظروں سے زارون کی طرف دیکھا تھا

"مام...اگر کھانا کھانے نہیں دینا تو بتا دیں, خاموشی سے کھانا کھانے کا کوئی اصول نہیں ہے؟؟؟" زارون تڑخ گیا

"تمیز سے... سمجھا" آئرہ نے اسے رکھ کر گھورا, کچھ دیر بعد وہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر ایک بار پھر زاہا کو سخت سست سنا کر اٹھ گئی تھی

زارون بس اس کا سرخ سرخ سا چہرہ اور کانپتے ہوئے لبوں کو دیکھتا رہ گیا

"خدا نے تمہیں دوکان کس لیے دیئے ہیں بھلا...؟؟؟ ایک سے سن کر دوسرے سے نکال دیا کرو" وہ اسے کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

آئرہ, زاہا کی سوتیلی ماں تھی...

زاہا تمیم ہاشمی... بشر تمیم ہاشمی کی اکلوتی بیٹی جو کئی سال پہلے ہی اسے تنہا کر گئے تھے

.....

یزدان آفس میں ہی تھا جب وہ عجلت میں بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا, اس کی تیاری سے ہی یزدان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کہیں اور ہی جانے کی تیاریوں میں تھا

"کدھر چلے بادشاہ سلامت؟؟؟" اس نے پوچھ ہی لیا

"مس آئرہ کیف خان سے ایک پرسنل سی میٹنگ ہے..." وہ فائلیں کھنگالتے

www.novelsclubb.com

ہوئے بولا تھا

یزدان نے ایک بھرپور نظر اسے دیکھا

وہ چونتیس سال کا انتہائی شاندار اور وجیہہ شخصیت کا حامل انسان تھا, اسے دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک دس سال کی بیٹی کا باپ تھا, بزنس سرکل میں اکثر لوگ تو ابھی تک اسے کنوارا ہی سمجھتے تھے

مسٹر حنین یامن میر...

...The crush in the business world

"ہاں...اب کیا دم پھونکنے لگ گیا تو میرے اوپر؟؟؟"حنین اس کی نظریں تاڑ گیا تھا

"کچھ نہیں... گڈ لک" یزدان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا

"یزدان.... یار آج ان دونوں بچوں نے بھی آنا ہے, وہ جو ریسٹورنٹ کھولنا چاہ رہے ہیں, ان سے ڈیل کر لینا" وہ اپنی مطلوبہ فائل اٹھاتے ہوئے بولا تھا

"اوکے باس..." یزدان نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں چلتا ہوں..." وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے باہر نکل گیا

تقریباً دس بجے کا وقت تھا جب وہ ہاشمی ٹریڈرز کی چار منزلہ بلڈنگ کے سامنے پہنچا, اپنی گرے کلٹس کو پارک کر کے وہ اندر آ گیا تھا

"مس آئرہ کیف خان سے ملنا ہے..." اس نے ریسیپشن کو اپنا نام بتاتے ہوئے کہا, اس کی میٹنگ فکس تھی

"سر پلیز آپ تھرڈ فلور پر چلے جائیں, میم ازویٹنگ..." ریسیپشنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا, وہ سر ہلا کر لفٹ سے اوپر آ گیا

www.novelsclubb.com

اب تک اس نے صرف آئرہ کیف خان کے بارے میں بس سنا ہی تھا... یا پھر صرف ٹی وی سکرین اور میگزینز پر دیکھا تھا... آج پہلی بار روبرو دیکھ رہا تھا

وہ خاتون بزنس کی دنیا کی ملکہ مانی جاتی تھی, پورے بزنس سرکل میں وہ اپنی شاطرانہ چالوں اور باریک بینیوں کے سبب مشہور تھی, بشر تمیم ہاشمی کی موت

کے بعد سے وہ ہاشمی ٹریڈرز کی چیئر پرسن تھی

پورا بزنس سرکل جانتا تھا کہ وہ عقلمند نہیں تھی, شاطر تھی....

ذہین نہیں تھی, تیز تھی....

تجربہ کار نہیں تھی, پر اعتماد تھی....

اس کا اکیڈمک ریکارڈ بہت اچھا نہیں تھا, اسے بزنس کی الف بے بس پوری پوری ہی آتی تھی لیکن اسے شوق تھا....آگے بڑھنے کا

ایک لگن تھی...سب پر چھا جانے کی, اس کا پاسٹ ریکارڈ بہت شاندار نہیں تھا, شاید پچھلے کئی سالوں میں اس کی آدھی سے زیادہ ڈیلنگز فیل ہی ہوئی تھیں لیکن وہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی

ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی...جو کرتی تھی ڈنکے کی چوٹ پر کرتی تھی, پورے کانفیڈینس کے ساتھ اگلا قدم اٹھاتی تھی, وہ نقصان سے ڈرتی نہیں تھی

اور یہ سچ تھا کہ آج اس کی شہرت کی بڑی وجہ اس کی کامیابیوں سے زیادہ اس کی

ناکامیاں تھیں

اب بھی حنین اس کے آفس میں داخل ہوا تو وہ کھڑی ہو گئی

43 سالہ آئرہ کیف خان جس نے شادی کے بعد بھی بشر تمیم ہاشمی کا سر نیم استعمال نہیں کیا, وہ آج بھی اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام لگاتی تھی

"آئیں مسٹر حنین.... خوش آمدید" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

حنین نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی, وہ سکن رنگ کی شیفون کی بڑی نفیس سی ساڑھی پہنے ہوئے تھی, ایک کندھے پر ساڑھی کا پلو تھا اور دوسرے پر اس نے بہت خوبصورت سی شال ڈال رکھی تھی, پانچ فٹ دس انچ قد کے ساتھ اس کا متناسب سراپا چیخ چیخ کر اس کے عمر خور ہونے کی چغلی کھا رہا تھا, چہرے پر ساڑھی سے ہم رنگ میک اپ تھا اور بالوں کو ایک جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھا بلاشبہ وہ اپنی عمر کے تینتالیسویں سال میں بھی بہت خوبصورت تھی

"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی میم..." حنین ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھ

گیا تھا

"مجھے بھی..." آئرہ نے چائے منگوالی تھی

کافی دیر تک وہ دونوں ایک دوسرے سے بزنس سے متعلق باتیں کرتے رہے

"مسٹر حنین... آپ کے پارٹنر ساتھ کیوں نہیں آئے؟؟" اس نے پوچھا

"اسے پیچھے سے دو, تین ڈیلز دیکھنی تھی بس اسی لئے نہیں آسکا..." حنین نے کہا, آئرہ دھیما سا مسکرادی, حنین اس کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھ نہیں سکا تھا

"جہاں تک میرے علم میں ہے آپ فنانسنگ کا بزنس کرتے ہیں مسٹر حنین... پھر ایک دم سے پارٹنرشپ کی طرف کیسے آگئے؟؟؟" اس نے پوچھا

"سوچا ذرا منہ کا ذائقہ بدل کر دیکھتے ہیں" وہ مسکرایا تھا

"دیکھ لیں... کہیں منہ کا ذائقہ کڑوا ہی نا ہو جائے" آئرہ نے کہا

"میں نے ہر کڑوے سے کڑوا ذائقہ چکھ رکھا ہے میم... ایک اور بھی سہی... کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ بولا

"ایک بات پوچھوں آپ سے مسٹر حنین؟؟؟"

"جی...پوچھیں..."

"میں نے آپ کی پچھلی ساری ہسٹری سٹڈی کی ہے,اب تک آپ نے چھوٹے موٹے ریسٹورنٹس, فوڈ کارنرز یا ڈرنک کارنرز فنانس کیے ہیں, آپ نے بے شمار چھوٹی بڑی کمپنیز کے ساتھ بھی چھوٹے لیول کی فنانسنگ کی ہے لیکن..." وہ کہتے کہتے رکی, حنین شاید جانتا تھا کہ وہ آگے کیا کہے گی

"آپ نے کبھی حمدان انٹرپرائزز کے ساتھ کوئی کام کیوں نہیں کیا...؟؟؟" آئرہ نے پوچھا, حنین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

"یہ سوال تو میں آپ سے بھی پوچھ سکتا ہوں" وہ بولا

"میرا معاملہ اور ہے...میرے مرحوم شوہر بشر تمیم ہاشمی, حمدان سیف خان کے بہت قریبی دوستوں میں سے تھے, میرا نہیں خیال کہ حمدان انٹرپرائزز کی کسی بھی پارٹنر شپ میں وہ شامل نہ ہوتے ہوں لیکن....بشر کی موت کے بعد میں

دوستی کی اس لکیر کو مزید کھینچ نہیں پائی..."وہ کہتے ہوئے تھوڑا آگے کو ہوئی تھی

"کیونکہ...مجھے حمدان انٹرپرائزرز کی چیئرپرسن زہر کی طرح بری لگتی ہے"اس لمحے آئرہ کے صرف لفظوں سے ہی نہیں,آنکھوں سے بھی نفرت چھلکی تھی,

حنین بہت دیر تک بول نہ سکا

"اور آپ کی بزنس ہسٹری سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ...شاید اسی قسم کی کوئی نفرت آپ کے دامن میں بھی ہے مسٹر حنین؟؟؟"آئرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"ایسا کچھ نہیں ہے..."اس نے دھیرے سے کہا

"الفاظ جھوٹے ہو سکتے ہیں...لیکن آنکھیں کبھی جھوٹ نہیں بولتیں"آئرہ نے کہا تھا

اور وہ بول نہیں سکا تھا,اسے کہہ نہیں سکا تھا کہ وہ آج وہاں اس سے ملنے صرف اسی لئے آیا تھا تاکہ جان سکے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن نے بشر

تمیم ہاشمی کے بعد حمدان انٹرپرائزرز سے کوئی ڈیل کیوں نہیں کی...؟؟؟

اور آئرہ کیف خان اس سے زیادہ صاف گو نکلی تھی...اس نے ببانگ دہل اپنی نفرت کا اظہار کر دیا تھا

شاید جس سوال کا جواب ڈھونڈنے وہ ہاشمی ٹریڈرز آیا تھا...اسی سوال کا جواب جاننے کے لئے آئرہ کیف خان نے اسے ہاشمی ٹریڈرز بلوایا تھا

جو وہ کھوجنا چاہتی تھی... حنین بھی وہی تلاش رہا تھا

پچھلے دس سالوں سے ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ نے شہر کی دوسری بڑی کمپنی سے کوئی پارٹنرشپ نہیں کی تھی...ہزاروں مواقع ملنے کے باوجود...

کیوں؟؟؟

.....

"رعنین..." وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اسے بلانے کے دو سو جتن کر چکا تھا لیکن رعنین نے بھی جیسے منہ نہ کھولنے کی قسم ہی کھالی تھی,ان دونوں نے آج اپنے

نئے ریسٹورنٹ کی اوپننگ کے لئے ایچ اینڈ وائے فنانسنگ ہاؤس جانا تھا

ان دونوں نے چھ ماہ پہلے ہی فوڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی میں بی ایس کیا تھا اور اب اپنا ذاتی ریسٹورنٹ کھولنے کے لئے تگ ودو کر رہے تھے, حالانکہ انعمتار عنین کے ریسٹورنٹ کھولنے کے حق میں بالکل نہیں تھی لیکن رعنین نے اے لیولز کے بعد ہی اپنی لائن سلیکٹ کر لی تھی

کچھ ایسا ہی حال زارون کا تھا, آئرہ کا بس نہیں چلتا تھا کہ اسے ہاتھ پیر باندھ کر آفس لے جائے لیکن وہ لڑکا اپنے پروں پر پانی بھی نہیں پڑنے دیتا تھا, شروع دن سے اس نے ہمیشہ آئرہ کے خلاف جا کر اپنی فیلڈ کا چناؤ کیا تھا, جب جب اس نے زارون کو بزنس کی طرف کھینچنے کی کوشش کی, تب تب وہ لڑکا ماں کے آگے کھڑا ہو گیا, آئرہ کی ہر ممکن کوشش کے باوجود اس نے بی بی اے میں ایڈمیشن نہیں لیا تھا, اور زارون کے حصے کا سارا اعتاب وہ زاہا پر اتار دیتی تھی... زاہا پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی اے کر رہی تھی

اب بھی اس ریسٹورنٹ کے لئے کی جانے والی ساری کوششیں سراسر زارون اور رعنین کی خود ساختہ تھیں, ان دونوں کی ماؤں میں سے کوئی بھی اس ریسٹورنٹ کے لئے راضی نہیں تھی

"رعنا... یار کچھ تو بولو" زارون جیسے تنگ آ گیا

"زارون.. جب میں بولتی ہوں تو تمہیں تب بھی ناقابل برداشت لگتی ہوں... اب اگر میں نہیں بول رہی تب بھی مسئلہ ہے" رعنین بھڑک پڑی

"اچھا ایم سوری...." وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا

"زارون میری ایک بات کان کھول کر سن لو... اگر آئندہ کبھی تمہارا کسی کام کو دل نہ کرے... تو پلیز مجھے صاف صاف بتا دینا... گھمن گھیریاں ڈالنے والے لوگ مجھے زہر لگتے ہیں" وہ بولی

"اچھا سوری کہا نا.... میں کل واقعی بہت ڈسٹرب تھا رعنا" وہ بولا

"تو تم مجھ سے شیئر کر لیتے" رعنین نے کہا, وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گیا

"زارون...جب سے ہم نے پاس آؤٹ کیا ہے نا...تب سے تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے, کیمپس کے چار سالوں تک تم بالکل ٹھیک تھے...اس کے بعد تمہیں کچھ ہوا ہے...اور ہوا ضرور ہے....مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں؟؟؟"وہ کہتی چلی گئی

"اچانک ہی بیٹھے بٹھائے تمہارا موڈ آف ہو جاتا ہے, کوئی وجہ بھی نہیں ہوتی اور تمہارا ہر چیز سے دل اچاٹ ہو جاتا ہے...زارون ہم دوست ہیں یار...پکے والے دوست...مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے...؟؟؟"وہ پوچھ رہی تھی, زارون نے اس کی طرف دیکھا, وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"ایک منٹ...ایک منٹ...زارون کہیں تمہیں...کسی سے پیار تو نہیں ہو گیا" رعنین کے کہتے ہی زارون نے یکدم بریک لگائی تھی, وہ بیچاری اڑتی ہوئی گاڑی کے ڈیش بورڈ پر جا پڑی

"زارون..."وہ متوحش نظروں سے ساکت بیٹھے زارون کو دیکھے جا رہی تھی

.....

وہ اپنے آفس میں تھی جب اس کا جنرل منیجر فائلوں کا پلندہ اٹھائے اندر داخل ہوا

"میم یہ ساری فائلز سائن کرنی ہیں..." وہ فائلیں اس کی میز پر رکھتے ہوئے بولا تھا

"فہد ان پر سائن کرتے کرتے صدیاں بیت جائیں گی... ساتھ ساتھ ہی کروالیا کرو" انعمتا نے کہا

"آئیندہ ساتھ ساتھ ہی کرواؤں گا... بس یاد نہیں رہتا, کام ہی اتنے ہیں میم" وہ بولا

"اپنے لیے ایک اسسٹنٹ رکھ لو فہد..." اس نے کہا

"جی ٹھیک ہے میم..." وہ بولا تھا

"میم فارس انٹرپرائزز کے ساتھ میٹنگ ہے آج... کب جانا ہے؟؟؟" فہد نے پوچھا

"حیان کو بلایا ہے میں نے.... جیسے ہی وہ آتا ہے تو چلتے ہیں" وہ بولی

"ہاں فہد مجھے یاد آیا, حیان کے سارے ڈاکیومینٹس بھی تیار کرواؤ, تمام بورڈ ممبرز کی ایک میٹنگ بھی کرنی ہے.... میں چاہ رہی ہوں کہ اس کے چیئرپرسن بننے سے

پہلے ہی ہر پراجیکٹ اس کے علم سے ہو کر گزرے...تاکہ اسے تھوڑا تجربہ حاصل ہو جائے" وہ کہتی چلی گئی

"میم ایک بات کہوں؟؟؟"

"ہاں بولو...."

"آپ کو نہیں لگتا حیان ابھی بہت چھوٹا ہے...صرف اکیس سال" فہد نے کہا

"میں بھی اکیس سال کی ہی تھی فہد جب اس کرسی پر بیٹھی تھی" وہ دھیما سا مسکرائی تھی

"آپ کا کیس تھوڑا مختلف تھا میم...آپ کے پاس اس کرسی پر بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چوائس نہیں تھی لیکن...حیان کے پاس ابھی اس کرسی پر نا بیٹھنے کے لئے چوائس ہے...آپ...آپ چاہیں تو ابھی مزید دس, بارہ سال اس بزنس ورلڈ پر راج کر سکتی ہیں, اس دوران حیان کو کافی تجربہ بھی حاصل ہو جائے گا" فہد کہتا چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"فہد... یہ کرسی میری نہیں ہے... یہ امانت ہے اور امانت جتنی جلدی ہو سکے اسکے حقدار کے سپرد کر دینی چاہیے "انعمتا نے کہا, تبھی حیان اندر داخل ہوا تھا

"آؤ آؤ... میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی "وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی

"انا... میں دو کلاسز چھوڑ کر آیا ہوں, کتنا ضروری ہے میرا جانا؟؟؟"اس کا موڈ آف ہی ہوا پڑا تھا

"سو ملین کی ڈیل ہے حیان..."وہ اس کی طرف مڑی تھی, حیان چپ رہ گیا

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں میٹنگ سے فارغ ہو گئے تھے, گاڑی میں بیٹھتے ہی حیان کا سیل بج اٹھا

www.novelsclubb.com

سکرین پر چمکتا زاہا ہاشمی خود بخود ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا

اس کی انتہائی خشک اور روکھی پھیکی زندگی میں بس ایک وہی تو تازہ ہوا کا جھونکا تھی

"ہیلو..."اس نے چور نظروں سے انعمتا کی طرف دیکھتے ہوئے سیل کان سے لگا کیا

"ہاں میں بس دس منٹ میں آیا... بس دس منٹ "اس نے جلدی سے کہتے ہوئے

کال کاٹ دی تھی

"انا...مجھے جانا ہے پلیز...اٹس ارجنٹ"اس نے افراتفری میں گاڑی رکوائی تھی

"کہاں جانا ہے؟؟؟"وہ دم بخود رہ گئی

"کیمپس..."

"وہاں کیا ہے اب؟؟؟"

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہاں تو میرا سب کچھ ہے

"میں اپنی گاڑی واپسی پر لے لوں گا..."وہ نیچے اترتے ہوئے عجلت میں بولا تھا اور ساتھ ہی ایک آٹو والے کو ہاتھ دے دیا تھا

www.novelsclubb.com

"اتنا ارجنٹ ہے کیا...؟؟"انعمتا حیران تھی

"شام کو ملتے ہیں انا..."اس نے آٹو میں سے اسے ہاتھ لہرا دیا تھا

.....

اس کے فنانس مینیجر کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں, آئرہ کسی میٹنگ کے لئے

نکلی ہوئی تھی, پچھلے ہفتے انہوں نے کئی ملین ڈالرز کے شیئرز خریدے تھے جن کی قیمت پچھلے آدھے گھنٹے میں تیس فیصد گر گئی تھی

اب بھی وہ بھاگا ہوا اس کے آفس میں آیا تو آفس خالی تھا

جی ایم اور پرسنل سیکرٹری بھی اس کے آفس میں آ گئے تھے, کچھ ہی دیر بعد آئرہ اپنے آفس میں داخل ہوئی, غصہ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا

"آخر ایسی کونسی قیامت آ گئی ہے؟؟؟" وہ پھٹ پڑی تھی

"وہاں اتنی اہم ڈیلز سائن ہو رہی تھیں اور تم لوگوں نے مجھے وہاں ایک منٹ بھی رکنا دوبھر کر دیا" وہ بولی

"میم ہم پچھلے آدھے گھنٹے میں کئی لاکھ کا نقصان کھا چکے ہیں..." فنانس مینیجر پیلا پڑتا جا رہا تھا

"شیئرز کی قیمت گر کیسے گئی؟؟؟" وہ دہاڑی

"میم ان کی قیمت گر ہی جانی تھی, میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ شیئرز اپنی اصل

www.novelsclubb.com

قیمت سے آدھی میں بھی سیل نہیں ہوں گے "اس نے لیپ ٹاپ کھول لیا تھا,
سکرین پر مختلف قسم کے گراف اور نمبرز نظر آنے لگے تھے
"میم اگر کوئی حل نہ نکالا گیا تو اگلے چوبیس گھنٹوں میں ہماری ہر ڈیل متاثر ہو گی" وہ
بولا
"ان شیئرز کو ابھی سیل کر دو..." وہ بولی
"کوئی ایک سنگل کسٹمر بھی نہیں ہے میم... یہ شیئرز اس لمحے بالکل ناکارہ اور
فضول ہیں" وہ بولا
"میم ہم 50 فیصد نقصان میں جا رہے ہیں" اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا تھا
"کوئی تو طریقہ ہو گا اس کا..." وہ چیخ پڑی
"کیا سارے نکمے ہی بھر رکھے ہیں میں نے؟؟؟" وہ تڑخ گئی تھی
"میم میں پوری کوشش کر چکا ہوں, میرے پاس ایک پلان ہے لیکن... میں فگرز
میں ایکسپرٹ نہیں ہوں, اگر ہم میم زاہا کو بلا لیں تو..." فنانس مینیجر نے بات

ادھوری چھوڑ دی

"وہ کیا کر لے گی؟؟؟"آئرہ بھڑک پڑی

"میم...وہ اکاؤنٹنگ میں گولڈ میڈلسٹ ہیں,ہر بار ہمیں اس قسم کی مصیبت سے وہی نکالتی ہیں"جی ایم بھی بولا تھا

"کسی کام کے نہیں ہو تم..."اس نے غصے سے کہتے ہوئے زاہا کو کال ملائی تھی

.....

وہ وہاں سے اٹھنے ہی لگی تھی جب اس نے حیان کو بھاگتے ہوئے آتے دیکھا,اس بیچارے کا اچھا خاصا سانس پھولا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"ویسے تو ہر وقت کہتے رہتے ہو کہ تم میرے ڈپارٹمنٹ نہیں آتیں,اب میں پچھلے بیس منٹ سے تمہارے ڈپارٹمنٹ میں خوار ہوتی پھر رہی ہوں"اسے غصہ بھی آیا ہوتا تو لگتا نہیں تھا کہ وہ غصے میں ہے,اتنا دھیما بولتی تھی کہ سننے والا بس سنتا ہی رہ جائے

"یار مجھے کیا پتہ تھا کہ شہزادی زاہا تمیم ہاشمی آج میرے ڈپارٹمنٹ تشریف لائیں گی... خدا کی قسم میں فرش پر آنکھیں بچھا دیتا" حیان نے کہا, زاہا نے شکوہ کناں نظروں سے اس کی طرف دیکھا, وہ ڈپارٹمنٹ کی پچھلی جانب سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی, حیان اس سے نچلی سیڑھی پر بیٹھ گیا

"کچھ کھاؤ گی؟؟؟" وہ بڑی فرصت سے اس کا سنہری مائل چہرہ تکتے ہوئے بولا تھا

"نہیں... مام نے میرا جینا حرام کیا ہوا ہے کہ میں بے تکا پھیلتی جا رہی ہوں" وہ بولی

"بے تکا مطلب؟؟؟" وہ سمجھ نہ سکا

"حیان... میں واقعی موٹی ہوتی جا رہی ہوں؟؟؟" زاہا کی آنکھوں سے پریشانی چھلک رہی تھی

"تو اور کیا...؟؟ بڑی ہی عقابی نظر ہے تمہاری سٹیپ مام کی... دیکھو تو ذرا... پھول پھول کر کیسے کپاسا ہوتی جا رہی ہو... گول گپاسا لگنے لگی ہو" حیان نے

اسقدر سنجیدہ سے لہجے میں کہا کہ زاہا کچھ دیر تو ٹرانس سے ہی نا نکل سکی, بس پریشان سی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی... چند لمحوں بعد حیان کا انتہائی بلند قہقہہ پھوٹ نکلا تھا

"آج جا کر ذرا خود کو آئینے میں دیکھنا تم... کہ تم اگر موٹی ہو تو پتلا ہونا کسے کہتے ہیں لڑکی..." وہ ہنسے جا رہا تھا, زاہا نے زور سے اسے اپنا بیگ دے مارا

دفعتاً اس کا سیل بجنے لگا

"چپ... مام کی کال ہے..." اس نے حیان کو ٹہوکا مارا تھا

"جی مام... جی.... میں آتی ہوں, میں بس دس منٹ میں آ رہی ہوں" وہ عجلت میں کہتے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی

"کہاں جا رہی ہو؟؟"

"آفس جانا ہے.... ضروری کام ہے, کل ملتے ہیں حیان" وہ بس اپنا بیگ اور فائل اٹھائے پارکنگ کی طرف دوڑی چلی گئی تھی

حیان بس دل مسوس کر رہ گیا

.....

وہ دونوں عین اس کے سامنے بیٹھے تھے,ان کی پروپوزل فائل یزدان کے سامنے کھلی ہوئی تھی

"اپنے پراجیکٹ کو تھوڑا بیان کریں مسٹر زارون حاطب..."یزدان نے کہا,

رعنین اس کے ساتھ والی کرسی پر خاموش بیٹھی تھی,زارون نے بڑے مفصل انداز سے اسے سب کچھ کلئیر کر دیا

"آپ کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے..."یزدان نے کہا

"کیونکہ یہ کوئی چھوٹا موٹا فوڈ پوائنٹ نہیں ہے...ایک عدد ریسٹورنٹ ہے سر..."

رعنین نے کہا

"???what's your good name please"

"رعنین حمدان خان...."وہ بولی,یزدان یکلخت ہی چونک گیا

"آپ حمدان سیف خان کی بیٹی ہیں؟؟؟"اس نے پوچھا

"جی..."

"تو آپ یہاں کیا کرنے آئی ہیں؟؟؟"یزدان مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"اپنے ریسٹورنٹ کے لئے لون اپروو کروانے..."وہ بولی

"حمدان انٹرپرائزز آپ کو فنانس کیوں نہیں کر رہی؟؟؟"اس نے پھر پوچھا تھا,

زارون کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ رعنین نے ہاتھ کھڑا کر دیا

آپ ہمیں فنانس کر رہے ہیں یا نہیں؟؟؟"اسے تاؤ آگیا

"رعنین پلیز یار..."زارون نے اسے بیچ میں ٹوکا تھا

"ہاں تو اور کیا کہوں...؟؟؟میرا نہیں خیال تھا کہ ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کا آنر اتنا بیوقوف ہے کہ اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ حمدان انٹرپرائزز ایک سیلنگ کمپنی ہے...وہ پراڈکٹس بناتی ہے,انہیں سیل کرتی ہے اور نفع کماتی ہے,وہ ایک بے روزگار کو جاب تو دے سکتی ہے لیکن اسے قرضہ نہیں دے سکتی...اس کی چیئر

پر سن چاہے تو آج اس جیسے دس ریسٹورنٹس کھڑے کر دے لیکن.... پھر آپ کا کیا فائدہ؟؟؟"اسے اچھا خاصا غصہ آ گیا, یزدان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی

"آپ بالکل اپنے فادر پر گئی ہیں مس رعنین حمدان خان..."اس نے یونہی مسکراتے ہوئے کہا تھا, رعنین بس اسے دیکھ کر رہ گئی

"سر دراصل ایک عدد ریسٹورنٹ کھڑا کر لینا ہم دونوں کے لئے ہی کوئی بڑی بات نہیں ہے... بڑی بات یہ ہے کہ اسے اپنے بل بوتے پر کھڑا کیا جائے"زارون نے کہا

"آپ کے فادر کیا کرتے ہیں مسٹر زارون؟؟؟"

"وہ زندہ نہیں ہیں..."زارون نے کہا

"اوہ...ایم سوری"یزدان کو دکھ ہوا تھا

"ٹھیک ہے پیارے بچو...اگلے ہفتے تک اپنی ڈیمانڈ لسٹ جمع کروا دو...پھر دیکھتے ہیں"اس نے فائل سائن کرتے ہوئے کہا تھا

"اور میرے خیال سے کسی کو ایکسکیوز بھی کرنا چاہیے.. کیوں مس رعنین؟؟" وہ بدستور مسکرا رہا تھا

"ایم سوری..." رعنین نے زارون کی گھوریوں سے زچ ہو کر کہہ ہی دیا

"تھینک یو سر..." وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے

ان کے نکلتے ہی یزدان نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی

"یہاں سے چلے جاؤ یزدان... اتنی دور چلے جاؤ کہ دوبارہ مجھے کہیں بھولے سے بھی تمہاری شکل نظر نہ آئے... جو لے جانا چاہو لے جاؤ، جو مانگنا چاہو مانگ لو... بس میری زندگی سے دور چلے جاؤ" اس کی سماعتوں سے حمدان کی افسردہ سی آواز ٹکرائی تھی

"بھائی... کیا اتنا ہی مشکل ہے مجھے پہلی بار معاف کرنا؟؟؟" یہ اس کی اپنی آواز تھی

"میں تمہیں سو بار معاف کر دیتا....اگر تم صرف میرے مجرم ہوتے..." حمدان نے کہا تھا

یزدان کی آنکھوں کے گوشے نم ہوتے چلے گئے تھے

.....

آپ کی آسانی کے لئے تاکہ فیملیز یاد رکھنی آسان ہو جائیں)

انعمتا حمدان خان.... حمدان سیف خان کی دوسری بیوی

حمدان سیف خان کے تین بچے

رعنین سب سے بڑی، حیان اس سے چھوٹا، دانین سب سے چھوٹی

سنان انعمتا کا سگا بیٹا

آئرہ کیف خان...بشر تمیم ہاشمی کی بیوہ

زاہا تمیم ہاشمی....بشر کی اکلوتی بیٹی

زارون حاطب....آئرہ کا اکلوتا بیٹا

حنین یا من میر....دو عدد بچوں کا چاچو

معیز ضامن میر....سنا یا ضامن میر

عنایہ اس کی سگی بیٹی ہے

(یزدان, حنین کا دوست ہے....بس بات ختم

****

وہ سب ایک بار پھر ڈنر کے لئے ایکساتھ تھے,انعمتا اسی نشست پر بیٹھی ہوئی تھی

جہاں حمدان بیٹھا کرتا تھا

حمدان سیف خان...انعمتا حمدان خان کا انتہائی محبت کرنے والا شوہر جو صرف

اکیس سال کی عمر میں اسے تنہا کر گیا تھا...تب رعنین صرف چھ سال کی تھی,

حیان پانچ سال کا...اور دانین تین سال کی

ایک قیامت ہی تو تھی جو ان چاروں پر گزر گئی تھی

حمدان کی موت کے آٹھ ماہ بعد سنان کی پیدائش ہوئی تھی

"حیان..." وہ اسے پکارتے ہوئے اس کی طرف مڑی

"آخر ایسا کونسا ارجنٹ کام تھا جس کی خاطر رکشے پر بیٹھ کر اڑ گئے تھے تم؟؟" انعمتا کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی

"ڈپارٹمنٹ جانا تھا انا... معیز کی کال تھی" وہ بولا

"معیز کی کال آئی اور تم مرسیڈیز چھوڑ کر رکشے میں بیٹھ گئے... واہ حیان... مجھے پاگل سمجھا ہے کیا؟؟" انعمتا نے کہا, حیان بے بسی سے اسے دیکھنے لگا

"حیان حمدان خان...." انعمتا نے مسکراتے ہوئے اسے پکارا تھا, دونوں بہنیں بھی حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھ رہی تھیں

"انا کیا ہے یار؟؟" وہ جھینپ سا گیا

"کون ہے وہ؟؟؟" اس نے پوچھا

"وہ... ایم بی اے ڈپارٹمنٹ میں ہوتی ہے, لاسٹ ایئر وہ اکاؤنٹنگ میں گولڈ میڈلسٹ تھی... زاہا ہاشمی" حیان نے دونوں بہنوں سے نظریں چراتے ہوئے کہا

تھا

"حد ہو گئی یار...انا مجھے لگتا ہے کہ ان لڑکوں میں آجکل کوئی خاص قسم کی وبا پھوٹی ہوئی ہے..ادھر یہ اکیس کا ہندسہ کراس کرتے ہیں اور ادھر انہیں دن میں تارے نظر آنے لگتے ہیں...وہ زارون کا بچہ بھی کسی سے دل لگا کر بیٹھا ہے, یہ بیچارہ بھی گیا کام سے...پتہ نہیں وہ معیز کیسے ابھی تک بچا ہوا ہے..."رعنین پھٹ ہی تو پڑی تھی

"آپ کو کیسے پتہ کہ معیز ابھی تک بچا ہوا ہے...ہو سکتا ہے اسے بھی کوئی بھا گئی ہو"دانین کہہ کر پچھتائی تھی

"تم کیا اس کی اسسٹنٹ ہو؟؟"وہ بولی

"نہیں میں تو...ویسے ہی کہہ..."رعنین نے اس کی بات کاٹ دی

"انا...اس سے بھی پوچھ لیں, مجھے تو اس کے تیور بھی خطرناک ہی لگتے ہیں, آجکل یہ ضرورت سے زیادہ ہی سنایا کے گھر کے چکر کاٹنے لگ گئی ہے"رعنین نے کہا

"دانی..."انعمتا اور حیان دونوں نے اسے جن نظروں سے دیکھا, وہ بیچاری شرم سے سرخ ہو گئی

"دانی تم ابھی پورے اٹھارہ سال کی بھی نہیں ہوئیں؟؟؟"وہ پریشان ہو گئی تھی

"انا...ایسا کچھ نہیں ہے, آپی خوامخواہ ہی شک کرے جا رہی ہیں, میں تو بس ٹیسٹ کی تیاری کرنے جاتی ہوں اس کے گھر..."وہ بولی

"شیور...؟؟؟"انعمتا نے پوچھا

"...hundred percent sure"

اس لمحے اسے اپنی ریپوٹیشن ہر چیز سے بڑھ کر تھی

"آئیندہ ٹیسٹ کی تیاری کرنی ہو تو سنایا کو یہاں بلا لینا...اوکے؟؟؟"اس نے کہا

"اوکے انا..."اس نے رعنین کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"انا...اس رعنا کی بچی کی بھی خبر لیں ذرا...یہ پوری طرح آپ کا نام خراب کرنے پر تلی ہوئی ہے"حیان نے کہا...دانین میں تو جان تھی اس کی, اب بھی اس کا

شرمندگی سے سرخ ہوتا ہوا چہرہ حیان سے برداشت نہیں ہوا تھا

"رعنا... میں نے منع کیا تھا نا..." وہ بولی

"انا... مجھے وہ کرنا ہے جو مجھے اچھا لگتا ہے, مجھے نہیں اچھا لگتا یہ بزنس اور بزنس کی بھول بھلیاں..." رعنین نے کہا

"مسئلہ بزنس کا نہیں ہے رعنا... ریسٹورنٹ چلانا بھی تو بزنس ہی ہے... مسئلہ صرف یہ ہے کہ وہ ریسٹورنٹ میں بھی تمہیں کھول کر دے سکتی ہوں..." انعمتا نے کہا

"انا... بات وہ نہیں ہے, میں جانتی ہوں آپ چاہیں تو ایک دن میں میرا ریسٹورنٹ کھڑا کر دیں لیکن... اس میں میری کیا efforts ہوں گی؟؟؟ اور اگر وہ جہ چل سکا تو؟؟؟" رعنین نے کہا

"تو پھر کیا ہوا؟؟؟ میری کونسا ساری ڈیلنگز کامیاب ہوتی ہیں" وہ بولی, رعنین چپ ہو گئی

"رعنا... پہلی بات... حمدان انٹرپرائزز میری جاگیر نہیں ہے, یہ سب کچھ تمہارے پاپا کا ہے... اور وہ تم لوگوں کے لئے چھوڑ گیے ہیں, دوسری بات... میں اچھی طرح سمجھ رہی ہوں کہ تم اپنے بل پر کچھ کرنا چاہتی ہو, مجھے کوئی ایشو نہیں ہے اگر تم اپنے ریسٹورنٹ کے لئے حمدان انٹرپرائزز کی فنانسنگ نہیں لینا چاہتیں لیکن... بیٹا بات صرف اتنی ہے کہ اگر کوئی چیز ہمارے اپنے پاس ہے تو اسے کسی دوسرے سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟"انعمتا کہتی چلی گئی

"انا... اگر نقصان ہو گیا تو؟؟؟"اسے بس یہ ہی ڈر تھا

"اگر لون اپروو کروا کر نقصان ہو گیا تو؟؟؟"انعمتا نے کہا, اس بات کا رعنین کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

"ٹھیک ہے... جیسے تم چاہو کر لو لیکن یاد رکھنا... حمدان انٹرپرائزز ہر وقت تمہارے لئے حاضر ہے"انعمتا کو اس کی معصوم سی شکل پر ترس آیا تھا

.....

سال کا اختتام ہونے والا تھا, ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی بزنس کارپوریشن اور ٹریڈرز نے ایک انتہائی شاندار اینول ڈنر کا اہتمام کیا تھا, ساتھ میں ایک سیمینار بھی تھا جس میں مختلف قسم. کی شیلڈز اور ایوارڈز تقسیم کیے جا رہے تھے

یہ شاید پہلی مرتبہ تھا کہ زارون, آئرہ کے کہنے پر وہاں جانے کے لیے راضی ہوا تھا, کل ہی اسے کسی کے ذریعے اس کے ایچ اینڈ وائے فنانسنگ جانے کے بارے میں پتہ چلا تھا اور وہ پورے دو گھنٹے اس پر برستی رہی تھی

"میں حنین یامن کے ساتھ پارٹنر شپ کرنے کا سوچ رہی ہوں اور تم اسی کے پاس لون اپروو کروانے چلے گئے... زارون وہ کیا سوچے گا کہ تمہاری ماں تمہیں ایک ریسٹورنٹ کھول کر نہیں دے سکتی؟؟؟" آئرہ کا پارہ آسمانوں کو چھو رہا تھا

"تو کھول دیں مجھے ایک ریسٹورنٹ... نہیں جاتا میں کسی کے پاس لون اپروو کروانے" وہ بھی تڑخ گیا

"زارون... یہ ریسٹورنٹ والا خناس دماغ سے کب نکالنا ہے؟؟؟" آئرہ چیخ پڑی

"مام... آپ کو میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی, میں نے فوڈ سائنسز میں بی ایس کیا ہے, شروع سے مجھے کامرس اور میتھ زہر لگتی ہے, نہیں ہوتا مجھ سے یہ دو اور دو چار والا کام.... آپ ایک کام کیوں نہیں کرتیں, بجائے مجھے اپنے ساتھ گھسیٹنے کے آپ زاہا کو گھسیٹا کریں نا... اسے شوق بھی ہے اس سب کا, اکاؤنٹس میں گولڈ میڈلسٹ ہے یہ" وہ تو پھٹ ہی پڑا,

اس بار بھی ہاشمی ٹریڈرز کو زاہا تمیم ہاشمی نے ہی مصیبت سے نکالا تھا

ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا, آئرہ کی ساری نادانیوں اور غلطیوں کے نقصان کی بھرپائی عین وقت پر وہی کرتی تھی, بزنس جیسے اس کی رگوں میں دوڑ رہا تھا, ایڈمنسٹریشن اور اکاؤنٹنگ کی ساری الف ب اسے ازبر تھی لیکن آئرہ تو نہ جانے اس گھر میں اسے کیسے برداشت کرتی تھی نا کہ اسے آفس میں بھی ساتھ رکھتی

"مجھے فضول مشورے دینے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے... تم آئرہ کیف خان کے اکلوتے بیٹے ہو, میں چاہتی ہوں کہ میرے بعد تم ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن کی

کرسی پر بیٹھو" وہ بولی

"مام... مجھے اس کرسی پر نہیں بیٹھنا, وہ میری نہیں ہے, زاہا کے پاپا نے ویسے ہی ہمارے لئے بہت کچھ کیا ہے, آپ نے دس سال انکی کمپنی پر راج کیا ہے... اب کیا ضروری ہے کہ آپ کے بعد میں اس پر قبضہ کر لوں" وہ کچھ زیادہ ہی صاف گو تھا

"بکواس بند کرو... کوئی احسان نہیں کیا بشر نے ہم دونوں پر, سڑک کنارے سے نہیں اٹھا کر لایا تھا وہ ہمیں..." آئرہ چیخ پڑی تھی

"مام... پلیز, آپ آخر اس بحث کو ختم کیوں نہیں کر دیتیں" وہ عاجز آیا پڑا تھا

"ٹھیک ہے... بحث ختم ہو گئی... تم رات کو میرے ساتھ اینول ڈنر پر جا رہے ہو" آئرہ اپنی ضد پر قائم تھی

"مام..." زارون نے انتہائی بے بسی سے اس کی طرف دیکھا تھا

"وہ عورت مجھے ہمیشہ مات دیتی آئی ہے زارون... مجھ سے کمتر ہونے کے باوجود اس نے ہر بار مجھے شکست دی ہے, پچھلے دس سال سے وہ کسی ملکہ کی طرح بزنس

انڈسٹری پر راج کر رہی ہے, حمدان انٹرپرائزز ساتویں نمبر پر تھی جب وہ چیئر پرسن کی کرسی پر بیٹھی تھی اور اب وہ دوسرے نمبر پر آ گئی ہے..." آئرہ کے لہجے سے چھلکتی نفرت نے زارون کو خاموش کروایا تھا

"وہ آخری بار بھی مجھے ہرا دے گی زارون... وہ حمدان کے بیٹے کو اس کی کرسی پر بٹھا کر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گی... اور میں یہ آخری جیت کسی صورت اس کی نہیں ہونے دوں گی, وہ کرسی تمہاری ہے زارون... اور یہ میں آج آخری بار کہہ رہی ہوں کہ میرے بعد تم ہی اس کرسی پر بیٹھو گے" آئرہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا, زارون چپ چاپ کھڑا رہ گیا

"وہ بھی آئیں گی وہاں؟؟؟" اس نے چند لمحوں بعد پوچھا تھا

"انعمتا حمدان خان...؟؟؟"

"اسی کے لیے تو سارا فنکشن ہے.... وہ نا آئی تو تاج کون پہنے گا؟؟؟" آئرہ کلس کر کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی

اور زارون حاطب چپ چاپ اس کے ساتھ اینول ڈنر پر جانے کے لئے تیار ہو گیا اپنی ماں کی اس ایموشنل تقریر کی وجہ سے نہیں بلکہ حمدان انٹر پرائزز کی اس بتیس سالہ انتہائی کامیاب چیئر پرسن کے لئے جو پچھلے چھ ماہ سے اس کے دل کی دنیا اتھل پتھل کیے ہوئے تھی

بظاہر وہ آئرہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا تھا لیکن نظریں مسلسل انعمتا حمدان خان کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

وہ بس دیکھ رہا تھا... جتنا وہ دیکھ سکتا تھا, جتنا وہ دو آنکھوں سے دیکھ سکتا تھا...

افسوس کے وہ دو آنکھوں سے اسے کتنا دیکھ سکتا تھا

وہ ہلکے آسمانی رنگ کا انتہائی نفیس سا ریشمی سوٹ پہنے ہوئے تھی, چہرے پر گولڈن شیڈ کا مدھم سا میک اپ تھا, سیاہ ریشمی بالوں کا ہلکا سا سٹائل بنا کر یونہی پشت پر کھلا چھوڑ رکھا تھا, ایک کندھے پر سوٹ سے ہم رنگ ریشمی دوپٹہ ڈال رکھا تھا اور دوسرے کندھے سے ریشمی زلفیں آگے کو لٹک رہی تھیں, نیوی بلو ویلوٹ کی

کا مدار شال اس نے دونوں کندھو پر ڈال رکھی تھی

وہ بلاشبہ ایک ملکہ تھی... بزنس انڈسٹری پر راج کرنے والی کم سن ترین ملکہ

صرف بتیس سال کی عمر میں اس کے پاس وہ سب کچھ تھا جسے حاصل کرنے کے

لئے لوگ عمریں لگا دیتے ہیں, پچھلے دس سالوں میں وہ حمدان انٹرپرائزز کو ساتویں

نمبر سے دوسرے نمبر پر لے آئی تھی جو بلاشبہ آج رات بزنس ورلڈ کی ٹاپ

انڈسٹری بننے والی تھی

بڑی تمکنت سے وہ اپنی مرسیڈیز سے نکلی تھی, ہر آنکھ اسے دیکھ رہی تھی, حیان

اس کے ساتھ ہی آیا تھا, اس کے برابر میں چل رہا تھا

حمدان سیف خان کا اکلوتا بیٹا... جو آنیوالے وقتوں میں اپنے باپ کی کرسی کا وارث

بننے والا تھا

ہر آنکھ میں ستائش تھی... اس زمینی حور پر مر مٹنے والوں کی ایک لمبی قطار تھی, اس

پر فدا ہو جانے والے ہزاروں تھے, نہ جانے وہ کتنے ہی نوجوان دلوں کا کرش تھی,

استقبالیہ پر اس نے مسکراتے ہوئے سرخ اور سفید گلابوں کا بکے وصول کیا تھا

"تمہارا زوال بھی آئے گا ایک دن....انعمتا حمدان خان..."آئرہ نے اپنی نشست پر سے اسے دیکھا تھا

"مام...آپ کو وہ اتنی بری کیوں لگتی ہیں؟؟؟"اس کے برابر والی نشست پر بیٹھا زارون نہ جانے کتنی ہی بار اس پر دل ہار چکا تھا

اس میں اچھا کیا ہے؟؟؟"وہ بولی

"She is beautiful.... simply beautiful"

وہ جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا

انعمتا کسی کی بات پر مسکرائی تھی,اس پورے ہال میں جیسے جگنو سے جگمگا گئے تھے

"No son... She is a Slute"

آئرہ کے لئے وہ قطعی ناقابل برداشت تھی

"مام...میں ایک بار پھر آپ سے کہہ رہا ہوں,آپ کو یہاں زاہا کو لیکر آنا چاہیے

www.novelsclubb.com

تھا, مجھ پر فضول وقت ضائع کر رہی ہیں آپ" زارون دھیرے سے کہہ کر اٹھ گیا تھا

کچھ ہی دیر بعد کھانا سرو کر دیا گیا, اس کے بعد پورے سال کی کامیابیوں اور ناکامیوں پر ایک چھوٹا سا ریویو تھا

ایوارڈز اور شیلڈز دینے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا, انعمتا, حیان کے ساتھ فرنٹ رو میں بیٹھی تھی

اور اب باری ہے...اس سالانہ تقریب کی روح رواں کی...وہ جو دیکھنے میں تو حسین ہیں ہی...سننے میں بھی حسین ہیں, سوچنے میں بھی حسین ہیں, بولنے میں بھی حسین ہیں...اس سال کے بتیس میں سے ستائس ایوارڈان کے ہیں جن میں سے آخری ہے... The top business icon of the year.... مس انعمتا حمدان خان, "اینکر نے زور سے کہا تھا

تالیوں کا ایک شور عظیم گونج گیا تھا, وہ مسکراتی ہوئی اپنی نشست سے اٹھی تھی

"چلو..." دھیرے سے اپنے ساتھ بیٹھے حیان سے کہتے ہوئے اس نے حیان کا ہاتھ پکڑا تھا,اسے اپنے ساتھ لئے وہ سٹیج پر آئی تھی

ایوارڈ دینے کے لئے سابقہ ٹاپ بزنس آئیکون اشعر زیدی سٹیج پر موجود تھا,انعمتا نے ذرا سا جھکتے ہوئے اس سے ایوارڈ وصول کیا تھا

"انشاءاللہ...اگلے سال یہ ایوارڈ حمدان انٹرپرائزز کے نئے چیئرپرسن وصول کریں گے...حیان حمدان خان" اس نے مائیک پکڑتے ہوئے کہا,حیان بس اسے دیکھ کر رہ گیا

"تو آپ چیئرپرسن کی سیٹ چھوڑ رہی ہیں میم...؟؟؟" صحافیوں,رپورٹروں اور کیمرہ مینوں کا ایک رش لگا ہوا تھا

"یہ سیٹ کبھی بھی میری نہیں تھی...یہ سیٹ حمدان سیف خان کے بیٹے کی امانت تھی جو اگلا سال آنے تک اسے واپس مل جائے گی" انعمتا نے کہا

"آپ کے خیال میں مسٹر حیان اس قابل ہیں کہ حمدان انٹرپرائزز کو سنبھال

سکیں...؟؟؟"ایک اور سوال ہوا تھا

"میرا نہیں خیال کہ یہاں موجود کسی بھی شخص کو حمدان سیف خان کے خون پر کوئی شک ہونا چاہیے"وہ بولی

"تو آپ ریٹائرمنٹ لے رہی ہیں؟؟؟"کسی نے پوچھا

"ہو سکتا ہے..."

"میم ہم نے سنا ہے کہ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد شادی کر رہی ہیں؟؟؟"کسی نیوز اینکر نے پوچھا تھا

"آپ کی شادی ہو گئی مسٹر؟؟؟"انعمتا نے جواباً پوچھا

"نہیں میم..."وہ جھینپ سا گیا

"تو آپ کریں گے مجھ سے شادی؟؟؟"اس نے پوچھا,ایک عظیم الشان قہقہہ بلند ہوا تھا,اینکر دوبارہ بول نہ سکا

"مجھ سے ہر انٹرویو میں,ہر تقریب میں,ہر بزنس گیدرنگ میں,سوشل میڈیا

پر...بس یہ ہی سوال داغا جاتا ہے اور جب میں پوچھتی ہوں کہ "آپ کریں گے مجھ سے شادی؟؟؟تو کوئی ہاں بھی نہیں کہتا" وہ مسکراتے ہوئے کہتی چلی گئی تھی

عین اسی لمحے زارون نے اس کی تصویر کھینچی تھی...جو اس کی ماں کی نظروں سے چھپی نہیں رہ سکی تھی

وہ شام اس کے نام تھی

The star of the night... Anamta hamdan khan

.....

"یزدان..."فریحہ نے اس نے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے آواز دی تھی

"جی امی..."وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا

"طبیعت ٹھیک ہے تیری؟؟؟"انہوں نے اندر آتے ہوئے پوچھا

"جی امی..."وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

"نوری بتا رہی تھی تو نے کھانا بھی نہیں کھایا" وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئیں

"دل نہیں کیا...."وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

"کیا ہوا ہے؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"آج دو بچے آئے تھے آفس..UVAS سے گریجوایٹ,اپنے ریسٹورنٹ کے لئے لون اپروو کروانے آئے تھے..."وہ بولتے بولتے رکا

"امی وہ...وہ لڑکی...وہ رعنین تھی"یزدان نے کہا,اس کے بالوں میں سرسراتی ہوئی فریحہ کی انگلیاں یکلخت رک گئیں

"رعنین..."وہ سرگوشی میں بولی تھیں

"امی وہ...بائیس سال کی ہوگئی ہے,بالکل حمدان بھائی کی طرح بولتی ہے...وہی انداز,وہی لہجہ..."یزدان نے کہا

"تو نے اسے بتایا نہیں کہ تو کون ہے"فریحہ نے کہا

"نہیں امی...میں شائد ساری عمر اسے نہیں بتا سکوں گا کہ میں کون ہوں"وہ بولا

"یزدان...بیٹے وہ تجھے معاف کر چکی ہے"انہوں نے کہا

"لیکن بھائی نے مجھے معاف نہیں کیا تھا امی.... وہ مجھے معاف کیے بنا ہی اس دنیا سے چلے گئے" یزدان نے کہا, فریحہ بول نہیں سکی تھیں

.....

وہ عنایہ کی ضد کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا, سارے دن کی اوٹ پٹانگ روداد اسے سناتے سناتے وہ نیند میں اتر گئی تو وہ بھی اٹھ کر نیچے چلا آیا, سنایا صوفے پر لیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی

"بس کرو اب سو جاؤ..." اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے اسے گھرکا

"بس آخری دس منٹ ہیں..." وہ پوری طرح سکرین پر چلتی Elementals میں مگن تھی

"دس منٹ بعد مجھے ٹی وی کی آواز نہ آئے" وہ اسے وارن کرتا ہوا اوپر آ گیا, سنایا اور عنایہ دونوں ایک ہی کمرہ شئیر کرتی تھیں, معیز کے کمرے میں جھانکا تو وہ بیڈ پر اوندھا لیٹا خراٹے لے رہا تھا

وہ سر جھٹکتا ہوا اپنے کمرے میں آ گیا, پانی کے گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے ٹی وی آن کیا تھا, پھر بوتل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا واش روم میں گھس گیا, چند منٹ بعد باہر نکلا تو اس نے فقط ٹراؤزر ہی پہن رکھا تھا, الماری سے ٹی شرٹ نکال کر پہنتے ہوئے وہ کمبل میں گھس گیا, بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے چینل سرچنگ شروع کی تھی

اور یکلخت ہی ٹھٹھکا تھا

روشنیوں سے چکاچوند ہوتے اس سٹیج پر کھڑی وہ دلربا... وہی تو تھی مسکراتی ہوئی... ہزاروں دلوں کو تسخیر کرتی ہوئی, اپنی کامیابی کا ایک اور باب تحریر کرتی ہوئی

وہ بس ریموٹ ہاتھ میں لیے بیٹھا رہ گیا

"میم ہم نے سنا ہے کہ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد شادی کر رہی ہیں؟؟؟"

"آپ کی شادی ہو گئی مسٹر؟؟؟"

"نہیں میم..."

وہ مسلسل ٹی وی سکرین کو دیکھ رہا تھا...بنا سانس لئے, بنا پلکیں جھپکائے

"تو آپ کریں گے مجھ سے شادی؟؟؟"

لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ کئی سال پیچھے چلا گیا تھا

انعمتا...تم شادی کرو گی نا مجھ سے؟؟؟" گزرے وقتوں میں وہ بھی اس شمع کا

پروانہ رہ چکا تھا

"مجھ سے ہر انٹرویو میں, ہر تقریب میں, ہر بزنس گیدرنگ میں, سوشل میڈیا

پر...بس یہ ہی سوال داغا جاتا ہے اور جب میں پوچھتی ہوں کہ "آپ کریں گے مجھ

سے شادی؟؟؟ تو کوئی ہاں بھی نہیں کہتا"

"تم کرو گے...؟؟؟ مجھ سے شادی؟؟؟" انعمتا حمدان خان دور کہیں ماضی میں یہ

سوال اس سے بھی پوچھ چکی تھی

اس نے ایک دم ٹی آف کر دیا...دل جیسے انگارے کی مانند دہکنے لگا تھا

.....

رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ اور حیان گھر واپس آئے, حیان بیچارہ تو نیند میں جھولتا ہوا اپنے کمرے تک پہنچا تھا

رعنین اور دانین دونوں کب کی سو چکی تھیں

وہ بھی چینج کر کے اپنے بستر کی طرف آ گئی, سنان کمبل لئے لیٹا تھا, وہ ابھی تک اس کے ساتھ ہی سوتا تھا, وہ لائیٹ آف کرتے ہوئے بستر پر لیٹ گئی

بہت دیر تک وہ سنان کے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی تھی

"حمدان..." نیند نہ آئی تو اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی حمدان کی تصویر اٹھالی

آج اس کے بغیر چودھواں سال بھی گزر گیا تھا

"میں نے آپ سے کئے سارے وعدے پورے کر دیے ہیں حمدان..." وہ اس کی تصویر پر انگلیاں پھیرتے ہوئے سرگوشی میں بولی تھی

"انعمتا...." اس کی سماعتوں سے حمدان کی لرزتی ہوئی آواز ٹکرائی تھی

"میری رعنا کو وہ سب کرنے دینا جو وہ کرنا چاہے..... میرے بیٹے کو میری کرسی پر بٹھانا....اور..."

انعمتا کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں

"اور میری دانی کو.... کبھی رونے مت دینا"

.....

اس دونوں کی ڈیمانڈ اپروو ہو گئی تھی, کل زارون کو یزدان کی کال آئی تھی کہ ایچ اینڈ وائے فنانسنگ ان دونوں کے ریسٹورنٹ کو فنانس کرنے کے لئے تیار تھی, نقصان کی صورت میں 70 فیصد ہرجانہ ان دونوں نے بھگتنا تھا, وہ بھی جنوری کا ایک یخ بستہ سا دن تھا جب اسے زارون کی کال آئی, یزدان نے ان دونوں کو آفس بلایا تھا, کچھ ضروری کاروائی مکمل کرنی تھی

"میں بس نکلنے نکلنے لگا ہوں, تم بھی جلدی آجاؤ" زارون نے خود پر پرفیوم انڈیلتے ہوئے اسے کال کی تھی

"مجھے ذرا پہلے نہیں بتا سکتے تھے... گاڑی سروس کے لئے گئی ہوئی ہے" رعنین نے کہا

"حیان کی گاڑی لے آؤ" وہ بولا

"وہ یونیورسٹی گیا ہوا ہے..." رعنین تڑخی

"میں آجاؤں لینے؟؟؟" اس نے کمرے سے نکلتے ہوئے پوچھا تھا

"تو یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے..." وہ بولی

"دس منٹ ہیں تمہارے پاس... میں گیٹ کے سامنے پہنچ کر رنگ کروں گا" زارون نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی, آئرہ آفس چلی گئی تھی, اپنی گاڑی نکالتے ہوئے اس نے رعنین کے گھر کی طرف موڑ دی تھی

دس منٹ بعد وہ گیٹ کے سامنے تھا

"میں باہر کھڑا ہوں..." اس نے رعنین کو کال کی تھی, وہ بھاگتے ہوئے گیٹ سے باہر آئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زارون اندر آجاؤ...مجھے دس منٹ اور لگ جائیں گے پلیز" وہ اس کی گاڑی کے پاس آتے ہوئے بولی

"اب کیا رہ گیا تمہارا؟؟؟" وہ تڑخا

"یار جو سوٹ استری کر رہی تھی اس کا دوپٹہ جل گیا...اب دوسرا استری کیا ہے, بس میں نے پانچ منٹ میں شاور لینا ہے اور پانچ منٹ میں تیاری...اندر آجاؤ" وہ کہتی چلی گئی

"رعنا...یار دفع مارو دوسرے سوٹ کو, یہ جو پہنا ہوا ہے یہ ہی ٹھیک ہے, ایسے ہی آجاؤ" وہ چشمہ اتارتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"اچھا...خود تو تم Robert Pattinson بن کر آگئے ہو اور میں ایسے ہی سر جھاڑ منہ پہاڑ ہو کر چلی جاؤں...آجاؤ, دس منٹ بس" اس نے کہا, زارون اسے گھورتا ہوا گاڑی سے باہر نکل آیا

"ناشتہ کرو گے؟؟؟" وہ اسے ساتھ لئے اندر آگئی, پورچ میں کھڑی انعمتا کی گاڑی

کی طرف اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا, اسے کیا پتہ تھا کہ آج صبح ہی صبح قسمت اس پر کیسے مہربان ہونے والی تھی

"نہیں تمہاری بڑی مہربانی... بس جلدی تیار ہو کر واپس آؤ" زارون نے کہا,

رعنین اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھی, تبھی انعمتا نیچے اتری تھی

رات ساری آنکھوں میں کٹی تو صبح جلدی اٹھا ہی نہیں گیا... اب بھی وہ سوئی سوئی سی آنکھوں کے ساتھ لمبے بالوں کو فولڈ کرتے ہوئے نیچے اتری تھی

زارون نے ایک نظر اسے دیکھا اور جہاں تھا وہیں تھم گیا

"تمہیں کیا ہو گیا صبح صبح؟؟؟" وہ رعنین کی پھرتیوں پر حیران ہوئی تھی

"انا... مجھے جانا ہے جلدی" وہ تیزی سے اوپر کو بھاگی, پھر واپس آئی

"بائے داوے انا... یہ زارون ہے, میرا دوست" وہ جلدی سے کہہ کر اوپر چلی گئی تھی

زارون بس دم بخود سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

"بیٹھو زارون..." وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف آئی تھی

"تھینک یو..." اس بیچارے کو تو پتہ نہیں سانس بھی آ رہی تھی یا نہیں

"چائے لوگے یا جوس منگواؤں؟؟؟" اس نے زارون کے بالکل سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"میں ناشتہ کر کے آیا ہوں میم..." وہ دھیرے سے بولا

"چلو پھر چائے پی لو... رانی چائے لیکر آؤ" اس نے کچن کی طرف مڑ کر آواز دی تھی, زارون نے چور نظروں سے اسے دیکھا

وہ ہلکے کاسنی رنگ کا ڈھیلا سا سلیپنگ سوٹ پہنے ہوئے تھی, ساتھ ہی کاسنی رنگ کا وولن سا مفلر گلے میں ڈالا ہوا تھا

"رعنین اکثر ذکر کرتی ہے تمہارا... بس دیکھا آج پہلی بار ہے" وہ بولی

"میم آپ نے پہلی بار دیکھا ہے مجھے... لیکن میں تو تقریباً روز ہی دیکھتا ہوں آپ

کو" وہ بولا

"کہاں...؟؟؟" اس نے پوچھا

"ہر جگہ..." وہ بیساختہ ہی بولا تھا اور اگلے ہی لمحے سنبھل بھی گیا تھا

"میرا مطلب ہے کہ نیوز چینلز, ٹاک شوز, میگزینز... ہر جگہ آپ ہی تو ہیں" وہ بولا, انعمتا دھیرے سے مسکرا دی, رانی چائے لے آئی تھی, تبھی انعمتا کا سیل بجا, اس نے کال ریسیو کرتے ہوئے سیل کان سے لگایا تھا

زارون نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے چور نظروں سے اس کی طرف دیکھا وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے تھے, کیچر میں مقید ریشمی بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر گری ہوئی تھیں جنہیں وہ وقتاً فوقتاً اپنے کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی پھر یکدم ہی کسی بات پر مسکرائی تھی, زارون حاطب اگلا گھونٹ بھرنا بھول گیا تھا

کاش... کاش کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں ایک بار وقت کو روک لینے کا اختیار ہوتا

توزارون حاطب وہ اختیار اس لمحے ہی استعمال کر لیتا...اس ایک پل کو روک لیتا

جب اس کے سامنے بیٹھی انعمتا حمدان خان اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے کھل کر مسکرائی تھی

وہ بات کرتی جا رہی تھی, بالوں کی وہ چند ایک لٹیں کچھ زیادہ ہی ضدی تھیں, ہر بار وہ اس کے کانوں سے باہر نکل آتی تھیں

زارون کا دل چاہا کہ اٹھے اور اٹھ کر اس کی مخروطی انگلیوں کی اس مشقت سے آزاد کر دے لیکن...وہ کہتے ہیں نا...ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

اس لمحے وہاں بیٹھے زارون حاطب کو صرف ایک چیز کا ادراک ہوا تھا اور وہ یہ کہ وہ مرتے دم تک صرف اس کی تمنا ہی کر سکتا ہے...بس

اور کچھ نہیں کر سکتا

"چلو زارون..."رعنین دھڑ دھڑ کرتی سیڑھیاں اتری تھی

"ناشتہ تو کر لو..."انعمتا نے بات ختم کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

"انا دیر ہو رہی ہے..." وہ بولی

"اٹس اوکے... تم کر لو ناشتہ" زارون کے کہتے ہی رعنین کی آنکھیں پھیل گئیں

"ابھی تو تم گاڑی کا سٹیرنگ نہیں چھوڑ رہے تھے کہ ایسے ہی آ جاؤ..." وہ بولی

"مجھے لگا تھا شاید زیادہ وقت ہو گیا ہے" وہ بولا

"رعنا... ناشتہ کر لو" انعمتا نے کہا, وہ نا سمجھی سے زارون کی طرف دیکھتے ہوئے ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی

"ٹھیک ہے زارون... بہت اچھا لگا تم سے مل کر, میں ذرا فریش ہو لوں پھر آفس جانا ہے... گڈ لک ٹو یور پلان" وہ مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

اس کے کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی زارون تیر کی طرح رعنین کی طرف آیا تھا

"بس کرو, اور کتنا ٹھونسو گی, پہلے ہی اتنی دیر ہو گئی ہے... بس کرو, اٹھو" اس نے رعنین کے منہ میں جاتا توس کھینچ کر پلیٹ میں پھینکا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی

طرف دوڑ لیا,رعنین بیچاری حق دق سی اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی گئی تھی

"زارون...یہ کیا بد تمیزی ہے...؟؟؟"وہ بس چیختی ہی رہ گئی,زارون نے اسے فرنٹ سیٹ پر گھسیڑ کر گاڑی سٹارٹ کر دی تھی

"جب ناشتہ کرنے نہیں دینا تھا تو انا کے سامنے ناٹک کرنے کی کیا ضرورت تھی"

وہ اس پر چڑھ دوڑی

"سمجھا کرو یار...اب بندہ حمدان انٹرپرائزز کی چیئرپرسن کے سامنے بھی نمبر نہ بنائے"وہ ہنسا

"...Shame on you"

رعنین نے اسے اپنا ہینڈ بیگ مارا تھا,اور پھر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

لیکن اگلے ہی پل وہ کچھ یاد آنے پر پھر سے زارون کی طرف مڑی

"زارون...."لہجہ انتہائی خطرناک تھا

"ہاں..."زارون نے بالکل اسی کے لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

"کون ہے وہ؟؟؟"اس نے پوچھا

"کون...؟؟؟"

"وہی جس نے آجکل تمہارے چھکے چھڑا رکھے ہیں"رعنین نے پوچھا

"اچھا وہ...وہ میری مام ہیں"زارون نے کہا

"زارون..میں سیریس ہوں"وہ تڑخی

"میں تم سے زیادہ سیریس ہوں رعنا...خدا کی قسم آجکل میری مام نے میرے چھکے چھڑا رکھے ہیں,کل رات انہوں نے میری اتنی بے عزتی کی ہے کہ سوچ ہی ہو گی تمہاری..."وہ دھیرے دھیرے اسے حنین یا من میرا اور آئرہ کیف خان کی آئیندہ ہونے والی پارٹنر شپ اور آئرہ کے غصے کے بارے میں بتاتا چلا گیا

اور اس دوران وہ بہت کامیابی سے رعنین کا دھیان "کون ہے وہ" سے ہٹا چکا تھا

.....

"معیز...پلیز مجھے چھوڑ آؤ"سنایا نے تیسری دفعہ اس کے کمرے کا دروازہ بجایا تھا

اور معیز کا کمبل سے نکلنے کا کوئی موڈ نہیں تھا

"معیز..." وہ اس کے سر پر آ کر زور سے چیخی

"کیا مصیبت ہے؟؟؟" وہ تڑخ گیا

"آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے تمہاری منتیں کرتے ہوئے کہ مجھے دانی کے گھر چھوڑ آؤ" وہ چیخی

"ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ..."

"وہ چھٹی لیکر چلا گیا ہے"

"سنایا یار کتنا ضروری ہے اس کے گھر جانا.. اسے بلا لو" وہ بولا

"ہر بار وہی آتی ہے... اس بار وہ کہہ رہی ہے تم آ جاؤ, پانچ منٹ لگیں گے چھوڑ آؤ" وہ بولی

"چلو... چلو... چڑیل" معیز ایک دم کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا

سارا راستہ وہ سنایا کو اپنی باتوں سے زچ کرتا آیا تھا, دانین کا گھر آیا تو اس نے شکر کا

سانس لیا

"جاؤ...دفع ہو جاؤ"معیز کے کہتے ہی وہ اسے گھورتی ہوئی گاڑی سے اتر گئی اور اس سے پہلے کہ وہ گاڑی ریورس کرتا,حیان نے اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھ لیا تھا

"معیز..."حیان نے اسے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھاگتا ہوا نیچے آ گیا

"کیسے ہیں حیان بھائی؟؟؟"سنایا اس کا حال چال پوچھتی ہوئی اندر چلی گئی

"گڈ..."حیان اسے جواب دیتا ہوا باہر آ گیا

"میں تجھے نا دیکھتا تو تو یہیں سے واس پلٹ جاتا سالے..."حیان نے کہا,معیز گاڑی سے باہر نکل آیا تھا

"مجھے پتہ نہیں تھا کہ تو گھر پر ہے"وہ اس سے گلے ملا تھا,سمیسٹر بریک کی وجہ سے وہ دونوں پچھلے ایک ہفتے سے نہیں مل سکے تھے

"آجا...چائے پلواتا ہوں تجھے"حیان اسے اندر لے آیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دانی..."

"جی حیان بھائی..." وہ اس کی پکار سن کر اپنے کمرے سے نکلی اور اس کے ساتھ کھڑے معیز کو دیکھ کر تھم سی گئی

"دانی معیز آیا ہے... چائے تو بنوا دو" حیان اسے لیکر ٹی وی لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا تھا

"سنایا کی بچی... تم. تو کہہ رہی تھیں کہ معیز واپس چلا گیا ہے" دانین نے سے گھورا

"مجھے تو یہی کہہ رہا تھا... اب چائے کے لالچ میں بیٹھ گیا ہو گا" سنایا نے کہا

"رکو میں چائے بنوا دوں" دانین اسے کہتی ہوئی نیچے آ گئی

"کیا حال ہے معیز...؟؟؟" کوشش کو باوجود وہ اسے معیز بھائی نہیں کہہ پائی تھی

"دو سال بڑا ہے تم سے.... تمیز کا صیغہ بھی استعمال کر لو گی تو کیا حرج ہے؟؟؟" حیان نے اسے گھرکا

"وہ سنایا بھی ان کو نام سے ہی بلاتی ہے... مجھے بھی عادت ہو گئی ہے.... معیز کہنے کی" وہ بولی

"اچھا جاؤ...رانی سے کہو چائے بنادے" حیان کے کہنے پر وہ کچن کی طرف چلی گئی

رانی سے کہہ کر نا صرف چائے بنوائی بلکہ ساتھ لوازمات کا ایک پلندہ بھی سجالیا,اس نے خود معیز کو چائے کا کپ پکڑایا تھا

"اے دانی...آجاب, نیند آنے لگ گئی ہے مجھے" سنایا نے پکارا تو وہ وہاں سے اٹھی ٹھیک سے پڑھائی ہو ہی نا سکی تھی, دھیان بار بار معیز کی طرف جارہا تھا, جب تک وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا رہا, دانین کے اوپر نیچے کے چکر ہی لگتے رہے, کبھی کسی بہانے... کبھی کسی بہانے

تقریباً دو گھنٹے بعد وہ دونوں واپس چلے گئے تھے, ان کے جاتے ہی حیان اس کے کمرے میں آدھمکا

"یہ کیا چل رہا ہے دانین حمدان خان؟؟؟" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کڑے تیوروں سے اسے گھور رہا تھا

"کک..کیا؟؟" وہ واقعی ہکلا گئی

"دانی میں بچہ نہیں ہوں... کونسا ٹیسٹ ہے کل بتانا ذرا, میں دیکھوں وہ کتنا یاد کیا ہے تم نے؟؟؟"حیان اس کا بیگ اٹھاتے ہوئے بولا

"حیان بھائی... میں نے یاد کیا ہے ٹیسٹ..."وہ رندھیا گئی

"دانی..."وہ اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

"رعنا اس دن جو تکا لگا رہی تھی... وہ سچ تھا نا؟؟؟"حیان نے پوچھا

"نن.. نہیں تو... وہ میں تو..."دانین سے بات نہ بن پڑی

"???...You like him"

www.novelsclubb.com

حیان نے پھر پوچھا تھا... دانین اس بار بالکل ہی نہ بول سکی, بس اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی, لمحہ لگا اور دانین کی خوبصورت آنکھیں پانیوں سے بھرتی چلی گئیں

"دانین..."حیان نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا

"اگر آپ کو اچھا نہیں لگا تو میں آئیندہ اس کی طرف دیکھوں گی بھی نہیں..." وہ گھٹ گھٹ کر بولی تھی

حیان چپ بیٹھا رہ گیا

کیا اس کے لئے محبت کرنا جائز تھا؟؟؟ کسی کو پسند کرنا جائز تھا..؟؟؟ لیکن دانین کے لئے نہیں

اگر اس کے سینے میں ایک دل تھا تو کیا دانین کے سینے میں نہیں تھا....؟؟؟

کیا اس کے پاس آنکھیں نہیں تھیں...؟؟؟ کیا وہ انسان نہیں تھی...؟؟

"دانی...." حیان نے بہت محبت سے اس کے آنسو صاف کیے تھے

"میں بس اتنا کہوں گا کہ ابھی تم بہت چھوٹی ہو...اور ابھی وہ بھی اتنا میچور نہیں ہے, پہلے اچھے سے اپنی پڑھائی مکمل کر لو, کچھ بن جاؤ... پھر اسے پانا آسان ہو جائے گا" حیان نے کہا

"اور اگر اس دوران وہ کسی اور کا ہو گیا تو؟؟؟" دانین نے کہا

"کیونکہ میری اس کے لئے فیلینگز سراسر یک طرفہ ہیں حیان بھائی... میں نے اسے کچھ بتایا ہی نہیں ہے" وہ بولی

"بتانے میں کوئی مضائقہ تو نہیں ہے لیکن... صحیح موقع آنے پر" حیان نے اس کا سر تھپتھپایا تھا

حیان بھائی..." وہ دروازے کی طرف بڑھا تو دانین نے پکار لیا

"ہاں..."

"انا کچھ مت بتانا... پلیز" وہ ڈر بھی رہی تھی, حیان بس مسکراتے ہوئے سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گیا

www.novelsclubb.com

.....

آج دونوں کی پہلی آفیشل میٹنگ تھی... ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ ایک دوسرے سے پارٹنرشپ کرنے کے لئے بالکل تیار تھے

"اس پارٹنرشپ کا کوئی مقصد بھی ہونا چاہیے... کیوں مسٹر حنین؟؟؟" ایک بار

پھر وہ آئرہ کیف خان کے انتہائی لگژری آفس میں موجود تھا

"ہر پارٹنر شپ کا کوئی نا کوئی مقصد ہوتا ہے میم..." حنین نے کہا

"تو مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی اس پارٹنر شپ کو سال کی بہترین پارٹنر شپ ثابت کریں گے, ایک ایسی پارٹنر شپ جو سب سے زیادہ نفع کمائے گی, آپ کی فنانسنگ اور ہماری پراڈکٹس... ہاشمی ٹریڈرز ہر بڑے سے بڑا ٹینڈر اور پراجیکٹ لینے کی کوشش کرے گی, آپ ہمارے ہر پراجیکٹ کو فنانس کریں گے..." آئرہ کہتی چلی گئی

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ کا لیا ہر پراجیکٹ اور ٹینڈر کامیاب ہو پائے گا ؟؟؟" حنین نے پوچھا

"اس کی آپ فکر نہ کریں, میرے پاس ترمپ کا ایک ایسا پتہ ہے جو کبھی نہیں ہارتا..." وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

"کیا مطلب ؟؟؟"

"ہماری اس پارٹنر شپ کی ہیڈ میری بیٹی زاہا تمیم ہاشمی ہو گی...وہ اکاؤنٹنگ میں گولڈ میڈ لسٹ رہی ہے اور اس سال اس کا ایم بی اے بھی مکمل ہو جائے گا...ایک اور گولڈ میڈل کے ساتھ "آئرہ نے کہا

"بہت اچھے... مس آئرہ پھر تو آپ چاہیں تو ہم اس پارٹنر شپ کو مزید آگے بڑھا سکتے ہیں "حنین نے کہا

"وہ کیسے ؟؟"آئرہ نے پوچھا

"میرا بھتیجا بھی انشاءاللہ اسی سال پی یو سے گریجوایٹ ہو جائے گا...اس نے بی بی اے آنرز کیا ہے, آپ چاہیں تو اس سے مل سکتی ہیں "حنین نے کہا

"ارے واہ...آپ نے مجھے بہت زیادہ خوش کر دیا ہے مسٹر حنین...میں ضرور ملوں گے اس سے...کیا نام ہے اس کا؟؟؟"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"معیز ضامن میر..."وہ بولا

"اگلی میٹنگ میں اسے ساتھ لیکر آیئے گا"آئرہ نے کہا

"ٹھیک ہے مس آئرہ... ہم آپ کے ساتھ ہیں, چاہے آپ جتنا بھی بڑا پراجیکٹ شروع کرنا چاہیں" حنین نے کہا

"یہ سال پچھلے دس سالوں جیسا بالکل نہیں ہوگا مسٹر حنین... میں اور آپ مل کر یہ سال بدل دیں گے, کامیابیاں حمدان انٹرپرائزز کی جاگیر نہیں ہیں... ہم مل کر یہ ثابت کر دیں گے, کم از کم یہ سال انعمتا حمدان خان کے نام نہیں ہوگا..." وہ اپنے ازلی نفرت بھرے لہجے میں کہتی چلی گئی

اور اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ حنین کو اسے سننا اچھا لگ رہا تھا

"ایک بات پوچھوں مس آئرہ؟؟؟" وہ بولا

"آخر انعمتا حمدان خان سے اسقدر نفرت کی کوئی تو وجہ ہوگی؟؟؟" اس نے پوچھا

"وجہ وہی ہے مسٹر حنین... جو ہمیشہ ہوتی ہے... نفرت کی وجہ ہمیشہ محبت ہی ہوتی ہے" آئرہ نے سرد ترین لہجے میں کہا تھا

.....

"اور آپ سنائیں مس رعنین... کیا حال چال ہیں؟؟؟"آج پھر خوش قسمتی سے ان دونوں کو وہاں یزدان ہی ملا تھا, حنین ہاشمی ٹریڈرز گیا ہوا تھا

"ٹھیک ہوں سر..."وہ بولا

"اور باقی گھر والے؟؟؟"اس نے پھر پوچھا

"وہ بھی ٹھیک ہیں سر..."وہ بولی

"مبارک ہو مس رعنین... آپ کی سٹیپ مام شہر کی ٹاپ بزنس آئیکون بن گئی ہیں"وہ جان بوجھ کر اسے بولنے کے لئے اکسا رہا تھا

"تھینکس..."وہ بولی

"زارون.... تم نے بھی پہلی ملاقات میں نہیں بتایا کہ تم مس آئرہ کیف خان کے بیٹے ہو"یزدان نے کہا

"آپ نے پوچھا ہی نہیں"وہ ہنسا

"میں نے پوچھا تھا... شاید"وہ بولا

www.novelsclubb.com

"آپ نے میرے فادر کا پوچھا تھا سر... میری مدر کا نہیں پوچھا" زارون نے کہا,

یزدان بس مسکراتا چلا گیا

"ویسے تم دونوں کی جوڑی کافی اچھی لگتی ہے... بہت ساری باتیں تم دونوں میں بالکل ایک جیسی ہیں" یزدان نے ان کی فائل سائن کر دی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہے سر... ہم دونوں صرف بہت اچھے دوست ہیں" رعنین نے کہا

"تو جوڑی کا مطلب دوستوں کی جوڑی بھی تو ہو ہی سکتا ہے..." یزدان نے کہا,

رعنین کچھ نہ بولی

"یہ لو... جاؤ جا کر کام شروع کرو" اس نے فائل زارون کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"تھینک یو سر..." وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

تبھی حنین کی گاڑی باہر آ کر رکی تھی, رعنین کی نظر آفس کی گلاس ونڈو سے اس پر پڑی, وہ آنکھوں پر لگے سن گلاسز اتارتا ہوا اندر کی طرف آیا تھا اور اس سے پہلے کے

وہ دونوں باہر نکلتے, وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر آ گیا

"ٹھیک ہے زارون.... تم لوگ جا سکتے ہو" یزدان نے جلدی سے کہا

"یہ دونوں وہ ریسٹورنٹ والے بچے ہیں؟؟؟" حنین نے پوچھا

"ہاں..... میں نے ان کا لون اپروو کر دیا ہے" یزدان نے کہا

"گڈ... کہاں سے گریجوایٹ ہو دونوں؟؟؟" حنین ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے بولا تھا

"...UVAS"

زارون نے کہا

www.novelsclubb.com

"تم زارون کیف خان ہو؟؟؟" حنین نے پوچھا

"نہیں... میں زارون حاطب ہوں" وہ بولا

"میرے خیال سے اگر تم اپنی مدر کا سر نیم استعمال کرو گے تو کافی اونچی اڑان بھر سکتے ہو" حنین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"میں یہ اڑان اپنے فادر کے سرنیم کے ساتھ بھی بھر سکتا ہوں" زارون کو اس کا لہجہ اچھا نہیں لگا تھا, حنین مسکراتا چلا گیا

"اور آپ کا سرنیم کیا ہے مس...؟؟" وہ رعنین کی طرف مڑا

"حنین میرے خیال سے ان دونوں کو اب جانا چاہئے" یزدان نے کہا, رعنین نے ایک نظر زارون کو دیکھا

"میں نے کچھ پوچھا ہے مس...؟؟؟" حنین بغور اسے دیکھ رہا تھا

"رعنین حمدان خان..." وہ اس کی طرف مڑتے ہوئے پورے اعتماد سے بولی, حنین کے چہرے کی خفیف سی مسکراہٹ لمحوں میں غائب ہوئی تھی

"میرے سرنیم کے لئے بھی کوئی مشورہ ہے آپ کے پاس... سر؟؟" وہ بولی

"رعنین.... زارون.... تم لوگ جا سکتے ہو" یزدان نے کہا, رعنین ایک نظر حنین کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی تھی

"یہ لون ابھی اسی وقت کینسل کر دے یزدان..." وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا

"کیوں؟؟؟"

"تجھے پتہ ہے کیوں؟؟" وہ بولا

"حنین... ہم دس سال سے ایج اینڈ وائے فنانسنگ چلا رہے ہیں... ہمیشہ میں نے تیری اور تو نے میری بات مانی ہے... لیکن" وہ اس کے قریب آیا تھا

"اس بار ایک تو نے میری نہیں مانی... اور ایک میں تیری نہیں مانوں گا" یزدان نے کہا

"تو یہ بات ہے..." حنین نے کہا

"میں نے صرف دو بچوں کا لون اپروو کیا ہے... بس اتنی سی بات ہے" یزدان نے کہا

"نہیں یزدان... بات اتنی سی نہیں ہے... بات یہ نہیں ہے کہ وہ تیری بھتیجی ہے... بات یہ ہے کہ وہ حمدان سیف خان کی بیٹی ہے... حمدان سیف خان... جس نے میری بھری جھولی کو الٹ کر خالی کر دیا تھا" حنین کی آواز اونچی ہو گئی

"کسی نے میری جھولی بھی الٹ کر خالی کر دی تھی حنین...اور جس نے خالی کی تو اس سے ابھی ہاتھ ملا کر آیا ہے...تو حساب برابر ہوا" یزدان نے کہا

یعنی تو وہی کرے گا جو میں نہیں چاہتا؟؟؟" حنین نے پوچھا

"تو بھی وہی کر رہا ہے....جو میں نہیں چاہتا" یزدان مضبوط لہجے میں کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا

.....

پندرہ سال پہلے

اس وسیع و عریض صحن میں دریاں بچھا کر اوپر سفید چادریں بچھا دی گئی تھیں, صحن کھچا کھچ عورتوں سے بھرا ہوا تھا, داخلی دروازے کے باہر مردوں کے لئے دریاں بچھی ہوئی تھیں, سبھی لوگ گٹھلیاں اور سیپارے پڑھنے میں مصروف تھے

"حمدان....بہت افسوس ہوا یار" کسی نئے آنیوالے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

"بس... خدا کی مرضی" حمدان نے سر جھکاتے ہوئے کہا, آج اس کی بیوی مائرہ کو دنیا سے گزرے تیسرا دن تھا, وہ شہر کی ایک جانی پہچانی بزنس شخصیت تھا سو لوگ جوق در جوق اس سے افسوس کرنے آرہے تھے

"پاپا..." اچانک ہی پانچ سالہ حیان بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا

"جی بیٹے..."

"پاپا... دانی روئے جا رہی ہے, چپ ہی نہیں کر رہی, فیڈر بھی نہیں لے رہی, دادو آپ کو بلا رہی ہیں" وہ ایک ہی سانس میں کہتا چلا گیا

"آپ چلو میں آتا ہوں" اس نے بہت محبت سے حیان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا, وہ سر ہلا کر واپس بھاگ گیا

دانین ابھی صرف تین سال کی تھی اور وہ مائرہ سے بہت زیادہ اٹیچ تھی... پرسوں سے اس بچی کا رو رو کر برا حال تھا, اب بھی وہ باہر سے اٹھ کر اندر آیا تو اس نے رو رو کر فریحہ بیگم کی ناک میں دم کر رکھا تھا

"لائیں مجھے دے دیں..."اس نے روتی بلکتی دانین کو ان کی گود سے لے لیا

"یہ فیڈر بھی لے لو اس کا... بھوک لگی ہے اسے"وہ خود نڈھال تھیں

"امی آپ تھوڑا ریسٹ کر لیں... اسے میں سنبھال لوں گا"وہ دانین کو کندھے سے لگائے اوپر اپنے کمرے میں آ گیا, وہاں چھ سالہ رعنین گھٹنوں میں منہ دیئے بیٹھی رو رہی تھی

"رعنا... میری جان کیا ہوا؟؟؟"وہ تڑپ ہی تو گیا تھا

"مما یاد آ رہی ہیں..."وہ بلک بلک کر رو دی

"حمدان نے بستر پر بیٹھتے ہوئے دانین کو اپنی گود میں لٹایا اور اس کے منہ میں فیڈر دے دیا, پھر رعنین کو بالکل اپنے ساتھ جوڑ لیا

"مما ہمیشہ کے لئے اللہ کے پاس چلی گئی ہیں رعنا... وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گی, اگر ہم انہیں یاد کر کے روئیں گے تو انہیں تکلیف ہو گی... اسلیے رونا نہیں ہے بلکہ ان کے لئے دعا کرنی ہے... ٹھیک ہے؟؟"وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں

میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہتا چلا گیا

دانین کو بھی اس نے تھپک تھپک کر سلا دیا تھا, کچھ دیر بعد رعنین بھی اس کے ساتھ ہی لگے لگے سو گئی

دانین کو دھیرے سے بستر پر لٹاتے ہوئے وہ لائیٹ آف کر کے باہر نکل آیا تھا

مائرہ اس کی چچازاد کزن تھی, سات سال پہلے اس کی اور مائرہ کی شادی ہوئی تھی, تب وہ اٹھائس سال کا تھا

وہ... حمدان سیف خان, سیف خان کا بڑا بیٹا

جس نے محض اکیس سال کی عمر میں ایک کیشیئر کی حیثیت سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا, اس نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی اے کیا تھا اور اپنے خاندان میں وہ واحد لڑکا تھا جو یونیورسٹی تک پہنچا تھا, ورنہ تو میٹرک یا انٹر کے بعد سے ہی لڑکوں کو کام پر لگا دیا جاتا تھا

اس کے والد اور چچا دو بھائی تھے, سیف خان... اور کیف خان

ان کا کافی پرانا فرنیچر کا کاروبار تھا جسے وہ دونوں بھائی مل کر سنبھالتے تھے, صرف حمدان ہی تھا جس نے انٹر کے بعد ضد کر کے بی سی ایس میں ایڈمیشن لیا تھا, سیف خان کی ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ کاروبار کی طرف نہیں آیا تھا, بی سی ایس کے بعد اس نے ایم بی اے کیا اور ایک بار پھر سیف خان کے خلاف جا کر کسی پرائیویٹ فرم میں کیشیئر کی جاب کر لی... اسے بھی کاروبار ہی کرنا تھا... لیکن کسی اور طرح سے

یزدان اس سے چھ سال چھوٹا تھا... اور وہ پوری طرح اسے بھی اپنے ہی نقش قدم پر چلا رہا تھا, حمدان سے چھوٹی دو بہنیں بھی تھیں جن کی ایف اے کے بعد ہی شادیاں کر دی گئی تھیں

کیف خان کی دو بیٹیاں تھیں... بڑی آئرہ اور چھوٹی مائرہ... ان دونوں بہنوں کی شادیاں بھی آگے پیچھے ہی ہوئی تھیں لیکن شادی کے فقط دو سال بعد ہی آئرہ واپس آ گئی تھی

اس کی گود میں تب دو ماہ کا زارون تھا...اور پھر واپس نہیں گئی تھی, حالانکہ حاطب کئی بار اسے لینے آیا لیکن وہ جم کر بیٹھ گئی اور طلاق لیکر ہی رہی تھی

.....

"حمدان...."اپنے پیچھے آئرہ کی آواز سن کر وہ پلٹا تھا

"تائی کہہ رہی ہیں کہ تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا...چلو آؤ میں نے کھانا لگا دیا ہے, کھانا کھالو"وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی تھی, رات کے دس بج رہے تھے اور وہ حیان کو سلا کر نیچے اترا تھا

"مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے آئرہ...پلیز"وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب آئرہ اس کے سامنے آگئی

"حمدان جانے والی تو چلی گئی...اب کیا ساری عمر اس کا ماتم ہی مناتے رہو گے؟؟؟ چلو آؤ کھانا کھالو"اس نے حمدان کا ہاتھ پکڑا تھا

"آئرہ...میں بچہ نہیں ہوں سمجھیں....جب بھوک لگے گی تو کھالوں گا"حمدان

ذرا سختی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑا گیا تھا

آئرہ وہیں کھڑی رہ گئی

وہ یر بار یونہی کرتا تھا... ہر بار وہ اس کے ہاتھوں یونہی دھتکاری جاتی تھی

حالانکہ پورے خاندان میں وہ اپسرا مشہور تھی... خوبصورتی میں اس کا کوئی ثانی

نہیں تھا, اوپر سے اسے اپنا آپ سنوارنا بھی بہت اچھے سے آتا تھا, پہننے اوڑھنے کا

سلیقہ تو کمال کا تھا, سیاہ بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں جنہیں وہ کسی سمندر کی طرح

گہرا کیے رکھتی تھی, چہرے کے تیکھے تیکھے نقوش جن میں سر فہرست اس کی غرور

سے کھڑی ستواں ناک تھی, صراحی دار دودھیا گردن جس کے گرد وہ ہمیشہ ہی

کوئی نا کوئی چیز پروئے رکھتی تھی, لمبے سیاہ بال جنہیں شاذ و نادر ہی وہ باندھا کرتی

تھی ورنہ تو وہ یونہی اس کے دائیں بائیں گرتے رہتے تھے, اس کے لمبے قد میں بھی

کوئی اس کے برابر نہیں تھا... وہ عام سا لان کا سوٹ پہن کر بھی ذرا سی کریم لگا لیتی

تو کسی حور سے مشابہ لگنے لگتی تھی

اور جوانی کی سرحدوں پر قدم رکھتے ہی اس نے اپنے نام کے ساتھ جس کا نام سنا...

وہ حمدان سیف خان تھا

صرف حمدان کی خاطر اس نے ایف اے کے بعد بی اے میں ایڈمیشن لیا...ہر ممکن اس کی کوشش ہوتی کہ حمدان کا ہر کام وہ خود کرے, وہ سب چونکہ ایک جوائنٹ فیملی سسٹم کا حصہ تھے سو حمدان سے محبت کرنے کے لئے اسے کوئی خاص پاپڑ بیلنے کی ضرورت نہیں تھی

حمدان کی دونوں بہنوں کی شادیوں کے بعد تو اس کی ساری ذمہ داری آئرہ نے اپنے سر لے لی تھی, بڑے دل سے وہ اس کے کپڑے پریس کرتی تھی, اپنے ہاتھوں سے اسے چائے بنا کر دیتی تھی, اس کے لئے کھانا لگاتی تھی, اس کے جوتے تک پالش کرتی تھی

وہ آئرہ کیف خان جو کبھی کسی کو خاطر میں نہ لائے...وہ حمدان سیف خان کے پیروں کی دھول تک بن جانے کے لیے راضی تھی

سب جانتے تھے کہ حمدان کی شادی اسی سے ہو گی, ان دونوں کی جوڑی جیسے چاند سورج کی جوڑی تھی, حمدان کی جاب ہوتے ہی سیف خان نے اس پر شادی کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا, انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ لڑکی بھی باہر سے ہی نا بیاہ لائے اور وہ بھی ایسی ہی ایک سیاہ رات تھی جب سیف خان اور فریحہ بیگم نے اس کے سامنے آئرہ کا نام رکھ دیا تھا

"ابو... آپ چاچو سے مائرہ کا ہاتھ مانگ لیں پلیز, مجھے آئرہ سے شادی نہیں کرنی" وہ اس پر قیامت لے آیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

"حمدان..." آئرہ نے اسے گھیر ہی لیا تھا

"مجھ میں آخر کمی کیا ہے؟؟؟" وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن... رو پڑی تھی

"میں نے کب کہا کہ تم میں کوئی کمی ہے" وہ بولا

"پھر مجھے کیوں دھتکارا؟؟؟" وہ چیخ پڑی تھی

"کیونکہ میرا نہیں خیال کہ ہم دونوں میں کبھی بن سکے گی آئرہ... تمہارا مزاج مجھ سے یکسر مختلف ہے, مجھے اپنے لیے ایک سیدھی سادھی نرم مزاج لڑکی چاہیے جو ہر حال میں میرے ساتھ خوش رہ سکے, جو میرے بچوں کی اچھی تربیت کر سکے, جو میرے گھر کو جنت بنا سکے..." حمدان کہتا چلا گیا

"یہ سب میں بھی کر سکتی تھی حمدان...." آنسو تھمتے نہ تھے

"نہیں آئرہ... تم صرف اپنی دنیا میں جیتی ہو, تمہیں صرف اپنی ذات ہی عزیز ہے, آنیوالا وقت یہ ثابت بھی کر دے گا" حمدان نے دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا تھا

دو ماہ بعد اس کی اور مائرہ کی شادی ہو گئی تھی

.....

لیکن محبت کے اس کھیل میں ایک اور بھی تھا جو آئرہ کیف خان کے لئے کبھی بھی اہم نہیں رہا... وہ بس اس کے لئے ایک سات سال چھوٹا کزن تھا

یزدان سیف خان... جس کی آنکھوں سے چھلکتی محبت آئرہ کے لئے ہمیشہ بے

معنی ہی رہی, وہ اس کے لئے ہمیشہ سات سال چھوٹا ہی رہا

حمدان کی شادی کے بعد اس نے دبے دبے لفظوں میں فریحہ سے اپنے دل کی بات کی تھی اور فریحہ نے یزدان کے لئے آئرہ کا ہاتھ بھی مانگا تھا لیکن.... آئرہ کیف خان کے غصے کا کوئی حال نہیں تھا

"واہ تائی امی... آئرہ کیف خان کو بھیک دے رہی ہیں آپ... کہ چلیں حمدان نا سہی تو یزدان ہی سہی, میں تھوکتی بھی نہیں ہوں اس پر.." وہ بھڑک پڑی تھی کئی دنوں تک بھڑکتی رہی

پھر ایک دن یزدان اس کے ہتھے چڑھ گیا

"دوبارہ کبھی میرا نام بھی لیا تو دیکھ لینا... زبان کھینچ لوں گی میں تمہاری..." اس نے یزدان کی اسقدر بے عزتی کی کہ حد نہیں

ناچار اس کے ماں باپ نے اس کے لئے حاطب کا رشتہ دیکھا اور اس کی شادی کر دی جو وہ بمشکل دو سال ہی چلا پائی

حمدان کا کہا ایک ایک لفظ ٹھیک تھا

وہ شکر کرنے والی لڑکی نہیں تھی...وہ زندگی کو اپنے طور طریقوں سے جینے والی لڑکی تھی, سمجھوتے سے نفرت تھی اسے, من مانیاں کرنے کی عادت تھی اسے...زارون چار ماہ کا تھا جب حاطب نے اسے طلاق دے دی تھی

.....

مائرہ کو گزرے دو ہفتے ہو گئے تھے, اسے بس گردے میں شدید قسم کا درد اٹھا تھا جو آخر کار اس کا قاتل ثابت ہوا

دو ہفتوں سے وہ آفس نہیں گیا تھا, مینیجر کی کالز پر کالز آ رہی تھیں, کئی پراجیکٹس تھے جنہیں مکمل کرنا تھا

اس دن بھی وہ حیان اور رعنین کو سکول چھوڑ کر آفس آ گیا, پچیس سال کی عمر میں اس نے یہ کمپنی ایک دوست کے توسط سے خریدی تھی, کمپنی کی مالی حالت بہت خراب تھی, وہ سراسر نقصان میں جا رہی تھی, حمدان نے سیف خان سے اپنے حصے

کا مطالبہ کر کے وہ کمپنی خرید لی تھی

صحیح معنوں میں اس نے اپنا دن رات ایک کر دیا, ایمپلائز ہائر کیے, پراجیکٹس ڈیمانڈ کیے, ڈیلز مکمل کروائیں... وہ کئی کئی راتیں سوتا نہیں تھا, ایک جنون تھا اسے... کامیابی کا

اور وہ کامیابی اس نے اگلے چند سالوں میں ہی پا لی تھی, اس گری ہوئی کمپنی کو وہ دھکا لگا کر ٹاپ ٹین میں لے آیا تھا... اپنی عمر کے ستائسویں سال اسے سالانہ بزنس کانفرنس میں رائزنگ سٹار کا ایوارڈ مل گیا تھا

صرف ستائیس سال کی عمر میں وہ حمدان انٹرپرائزز کا چیئرپرسن تھا... انتہائی ڈیشنگ اور ہینڈسم چیئرپرسن جو آنیوالے وقتوں میں کامیابیاں سمیٹتا ہی چلا گیا

خدا نے اس کی نجی زندگی بھی جنت بنا دی تھی, رعنین اور حیان کی پیدائش کے ساتھ ہی ان دونوں کی فیملی مکمل ہو گئی

تیس سال کی عمر میں اس نے بزنس ٹائیکون آف دی سٹی کا ایوارڈ جیتا تھا, اس سال

حمدان انٹر پرائزز ساتویں نمبر پر آگئی تھی

"ازمیر... جتنی بھی پینڈنگ فائلیں ہیں ساری لے آو..." وہ اپنے فنانس سیکشن کے ازمیر طارق سے کہتا ہوا اپنے آفس میں آگیا, اس وقت اس کی کمپنی میں کل اٹھائس ایمپلائز تھے, ورکرز اس کے علاوہ تھے

"سر آپ کتنی دیر رکیں گے؟؟؟" ازمیر کو اس کا آفس جوائن کیے دو سال ہو گئے تھے

"جتنی دیر ممکن ہو سکا..." وہ فائلیں سائن کرنے لگا

"حاتم والوں کے ساتھ ایک فائنل میٹنگ باقی رہتی ہے سر... اگر وہ ہو جاتی تو میں اس پراجیکٹ کو اوکے کروا دیتا" ازمیر نے کہا

"حنین کہاں ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"سر وہ بینک تک گیا ہے... کیش بکس سائن کروانے" ازمیر نے کہا

"ازمیر... میں گھر جا کر یزدان کو بھیجتا ہوں, حنین آجائے تو اسے کہنا کہ یزدان

کے ساتھ جا کر حاتم والوں سے مل لے اور ڈیل اوکے کروالے... میں نہیں جا پاؤں گا" وہ کہتا چلا گیا

"ٹھیک ہے سر... اٹس اوکے, اگر یزدان نہیں بھی آسکا تو حنین اور میں چلے جائیں گے" ازمیر نے کہا

"مائرہ کا چالیسواں ہو جائے تو پھر شیڈول ذرا سیٹ کرتا ہوں, ابھی بچے بھی بہت ڈسٹرب ہیں... دانین بہت تنگ کرتی ہے" وہ بولا

"کوئی بات نہیں سر.... آپ آفس کی ٹینشن نا لیں, میں اور حنین سنبھال لیں گے" ازمیر فائلیں اٹھاتے ہوئے بولا تھا

"تمہارے ابو کا کیا حال ہے اب ازمیر؟؟" حمدان کو یاد آیا تھا

"وہ بس ذرا سے بہتر ہوئے ہیں سر... زیادہ امید افزاء بات نہیں ہے" ازمیر نے کہا

"چلو اللہ بہتر کرے..." وہ اسے کہتا ہوا موبایل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

کچھ ہی دیر میں حنین بھی آ گیا

"حنین... یزدان آرہا ہے, اس کے آتے ہی حاتم کامرانی سے ملنے چلے جانا" وہ بمشکل دو گھنٹے ہی آفس میں رک سکا تھا, گھر سے فریحہ کے فون آنے لگ گئے تھے, افسوس کرنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا

"جی سر... اوکے "حنین اور ازمیر دونوں ہی اس کے ساتھ بہت مخلص تھے واپسی پر اس نے دونوں بچوں کو بھی سکول سے لے لیا تھا

.....

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ گھر آیا, بیگ کندھے پر ڈالے وہ تھکا تھکا سا سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا, نیچے کچن سے مایا اور دونوں بچوں کی آوازیں اوپر تک آرہی تھیں

کچھ دیر بیڈ پر اوندھا لیٹا رہا, پھر جوتے اتار کر واش روم میں گھس گیا, شاور لیکر نیچے آیا تو سبھی لوگ ڈائننگ ٹیبل کے گرد جمع تھے

"حنین بڑی دیر کر دی آج...؟؟؟" سبتین اس کا بڑا بھائی تھا

"حمدان سر کی وائف کی ڈیتھ ہو گئی ہے بھائی... اسلیے مجھے اور ازمیر کو دیر تک رکنا پڑتا ہے" وہ بولا

"اوہ... اس کے تو بچے بھی چھوٹے ہوں گے ابھی" سبتین کو افسوس ہوا تھا

"ہاں جی... بڑی بیٹی ابھی صرف چھ سال کی ہے, بیٹا اپنے معیز کا ہم عمر ہے" حنین نے کہا

"اللہ رحم کرے اس پر..." زینب بیگم نے دھیرے سے کہا تھا

"مایا یہ کیا بنایا؟؟؟" وہ سالن کے نام پر گوبھی دیکھ کر تڑخ گیا تھا

"آلو گوبھی..." وہ بولی

"مجھے نہیں کھانا یہ گوبھا... مجھے انڈہ بنا دو" وہ بولا

"اچھا دو منٹ رکو... بنا دیتی ہوں" مایا, سنایا کو کھانا کھلا رہی تھی

"مایا یار دوپہر سے بھوکا ہوں... بنا دو نا" حنین نے کہتے ہی آنکھیں میچ لیں

مایا نے فوراً سبتین کی طرف دیکھا لیکن... تیر کمان سے نکل چکا تھا

www.novelsclubb.com

سبتین کے ابرو تن گئے

"ساری عمر تیری عقل گھٹنوں میں ہی رہے گی کیا...؟؟؟ کتنی بار کہوں کہ اس سے تمیز سے بات کیا کر" وہ چنگھاڑ کر بولا تھا

"بھائی سوری... سوری میرے منہ سے نکل گیا" وہ جلدی سے بولا مبادا سبتین کا سارا عتاب مایا پر ہی نہ اتر جائے

"تیرے منہ کے آگے کنواں کھدا ہوا ہے حنین, جو بکواس کرتا ہے اس میں گر جاتی ہے... بیہودہ انسان, بھا بھی کہا کر اسے" سبتین نے اب کہاں جلدی ٹھنڈے ہونا تھا

www.novelsclubb.com

"اور تم... اندر آؤ ذرا...." وہ قہر بار نظروں سے مایا کو گھورتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

"حنین کتنی بار کہا ہے کہ زبان کو تھوڑا قابو کر کے رکھا کر..." زینب نے اسے گھرکا, لیکن قصور شاید حنین کا بھی نہیں تھا, وہ اور مایا فرسٹ کزنز تھے, دونوں

ایک ہی رات کی پیدائش تھے, ایک ساتھ بڑھے ہوئے تھے, دونوں بچپن کے ساتھی تھی

اب جس مایا کو اس نے ساری عمر "اے مایا" اور "مایا یار" کہہ کر بلایا ہو, اسے ایک دم سے بھابھی جان کیسے کہہ دیتا...؟؟؟

وہ ابھی صرف سترہ سال کی تھی جب اس کی اور سبتین کی شادی ہو گئی, زینب اور میر طاہر کا ایک کار ایکسیڈینٹ ہوا تھا جس کے نتیجے میں میر طاہر تو دنیا ہی چھوڑ گیے تھے جبکہ زینب وہیل چیئر پر آ گئیں تھیں

وہ بیچاری کس کس کام کے لئے ملازمہ رکھتیں...؟؟؟ سبتین تب پچیس سال کا تھا, سو انہوں نے اپنی نند سے مایا کا رشتہ مانگ لیا, پورے فیملی یہ ہی سمجھتی رہی کہ حنین اور مایا کا جوڑ بنے گا لیکن... وہ سترہ سالہ لڑکی سبتین ضامن کی دلہن بن گئی ابھی یہ بھی شکر تھا کہ حنین اور مایا کی کوئی دلی وابستگی نہیں تھی ورنہ تو نہ جانے کیا حشر اٹھتا... سبتین نا صرف غصے کا بہت تیز تھا بلکہ حد سے زیادہ شکی بھی تھا

بظاہر اس نے مایا کو کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی لیکن اپنے غصے اور شک کی وجہ سے وہ اس کا جینا حرام کیے رکھتا تھا, معیز کے بعد سنایا بھی دنیا میں آگئی تھی اب بھی وہ سارے کام نپٹا کر کمرے میں آئی تو وہ غصہ ماتھے پر سجائے بیٹھا تھا

"کتنی بار کہا ہے کہ اس کے منہ مت لگا کرو, کیوں فری ہوتی ہو اس کے ساتھ... مایا یار... مایا یار انڈہ بنا دو, مایا یار چائے بنا دو... میں تو بھاڑ میں گیا پھر..." ساری رات اس شخص نے اس بیچاری کو سکون کا سانس نہیں لینے دیا تھا

ساری رات کچوکے ہی لگاتا رہا تھا

.....

www.novelsclubb.com

مائرہ کا چالیسواں بھی ہو گیا تھا, اس نے دھیرے دھیرے اپنا شیڈول سیٹ کرنے کی پوری کوشش کی تھی, صبح جلدی اٹھنا پڑتا تھا, رعنین کسی کے بھی ہاتھ سے ناشتہ نہیں کرتی تھی, فریحہ کو ان دونوں بچوں کی سکول کی تیاری ہی گھما کر رکھ دیتی تھی, حمدان نے ایک کیئر ٹیکر ملازمہ کا بھی بندوبست کیا لیکن بے سود... وہ دونوں

بچے اسے دیکھتے ہی وہ واویلا مچاتے کہ خدا کی پناہ

رہ گئی آئرہ... تو وہ زارون کو سنبھال لیتی یہ ہی بہت تھا.... نا کہ وہ حمدان کے تین بچوں کو سنبھالتی...؟؟؟

صبح اٹھ کر وہ خود ہی ان دونوں کی سکول کی تیاری کرواتا تھا, پھر خود ہی انہیں ناشتہ کرواتا... انہیں سکول چھوڑ کر واپس آتا اور پھر تیار ہو کر آفس جاتا... واپسی پر اس نے یزدان کی ڈیوٹی لگائی تھی, وہ ان دونوں کو سکول سے گھر واپس چھوڑ آتا تھا فریحہ کے لئے وہ دو بجے سے شام سات بجے تک کا درمیانی وقفہ ہی سب سے مشکل ہوتا تھا, ان کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ دوپہر کا کھانا کھا کر تینوں بچے کچھ دیر کے لیے سو جائیں

اس کا بھی ایک فائدہ تھا کہ حمدان رات کو انہیں ہوم ورک کروا دیتا تھا

رہ گئی دانین.... تو اصل ناکوں چنے تو اس نے چبوائے تھے, اکثر ہی حمدان کو اسے آفس ساتھ لے جانا پڑتا, وہ تین سال کی بچی ماں کے بعد اسقدر ضدی ہو گئی تھی کہ

خدا کی پناہ....ہر وقت حمدان سے چمٹی رہتی تھی

وہ بھی ایسی ہی ایک رات تھی, حمدان تقریباً ساڑھے سات بجے گھر پہنچا تھا, دانین کے رونے کی آواز اسے باہر پورچ تک سنائی دے رہی تھی, گاڑی کھڑی کر کے وہ بھاگتا ہوا اندر آ گیا

دانین فل ٹاس گلا پھاڑ کر رو رہی تھی اور چھ سالہ رعنین اسے گود میں اٹھائے اسے چپ کروانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی, حیان کبھی اس کے منہ میں فیڈر دیتا, تو کبھی کوئی اور جتن کرتا

اس نے اندر آتے ہی دانین کو کندھے سے لگایا تھا, فریحہ کے کمرے میں ایک دھما چوکڑی مچی ہوئی تھی, آئرہ, آئرہ کی ماں, اس کی دونوں بہنیں... سبھی وہاں جمع تھیں...اور ان سب عورتوں کا ایک گھمسان کا رن جاری تھا

"امی....کیا ہوا ہے؟؟؟" وہ دانین کو گود میں اٹھائے کمرے کے دروازے میں آ کھڑا ہوا

"حمدان تو کب آیا...؟؟؟"فریحہ یکدم ہی اس کی طرف آئیں

"امی یہاں کیا ہو رہا تھا؟؟؟"حمدان کا لہجہ تھوڑا سخت ہو گیا

"حمدان میں تیرے لئے اپنی نند کا رشتہ لیکر آئی تھی لیکن یہاں تو پہلے سے ہی دعویدار بیٹھے ہیں, میں نے بس اتنا کہہ دیا کہ جب حمدان نے پہلے آئرہ سے شادی نہیں کی تو اب کیسے کرلے گا"اس کی بہن کہتی چلی گئی, حمدان نے تاسف سے فریحہ کی طرف دیکھا

"امی ابھی مائرہ کو گزرے دو مہینے بھی نہیں ہوئے اور آپ لوگوں کو میری شادی کی فکر پڑ گئی.... خدا جانے دانین کب سے رو رہی تھی"وہ سر جھٹکتا ہوا اوپر آ گیا تھا بڑی مشکلوں سے اس نے دانین کو سلایا, وہ سوئی تو بڑے دونوں بیگ اٹھا کر آ گئے, ان دونوں سے فارغ ہوا تو نونج رہے تھے... چینج کر کے وہ نیچے آ گیا کھانے کی میز پر پھر وہی بحث چھڑی ہوئی تھی

"میں آج آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آیندہ کوئی میرے لئے یہاں رشتہ نہ لیکر

آئے... جب مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں خود ہی دوسری شادی کر لوں گا...

بس "اس نے قہر بار نظروں منسے اپنی دونوں بہنوں کو گھورا تھا اور آئرہ کے گرتے حوصلوں کو ذرا سا سہارا مل گیا تھا

.....

پندرہ سال پہلے

وہ, یزدان اور ازمیر ایک ساتھ ہی آفس سے نکلے تھے, شام کے چھ بج رہے تھے,

دفعتاً ازمیر کا سیل بج اٹھا

"ہاں انعمتا...؟؟؟"اس کے لبوں سے نکلتا نام سن کر حنین ٹھٹھک گیا

"انعمتا بچے میں نے تو یہاں سے ہسپتال جانا ہے, ابو کو وہاں چھوڑ کر آیا تھا, وہ کب سے وہاں بیٹھے ہیں "ازمیر ہیلمٹ پہنتے ہوئے بولا

"تو تم رکشے پر آجاؤ..."دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا

"انعمتا یہ کیا بات ہوئی بھلا... تھوڑی ہمت تو کیا کرو, کالج سے نکل کر رکشہ پکڑو

اور گھر چلی جاؤ"ازمیر نے کہا

"اچھا...میں دیکھتا ہوں"اس نے کلس کر کال کاٹ دی تھی, پھر بائیک سٹارٹ کرنے لگا

"کیا ہوا؟؟؟"حنین نے پوچھ ہی لیا

"یار انعمتا کا پیپر تھا آج... سیکینڈ ٹائم, اب کہہ رہی ہے گھر چھوڑ کر آؤ, ادھر ابو ایک گھنٹے سے ہسپتال میں بیٹھے ہیں"ازمیر تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا, اس کے والد کو پچھلے کچھ عرصے سے دل کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا, گھر والوں کی ساری ذمہ داری اسی کے کندھوں پر تھی

www.novelsclubb.com

"اگر تو برا نا منائے تو انعمتا کو میں گھر چھوڑ دیتا ہوں"حنین نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا, ساتھ ساتھ کن اکھیوں سے یزدان. کو بھی دیکھ رہا تھا

"رہنے دے... تو کہاں خوار ہوتا پھرے گا"ازمیر نے کہا

"ازمیر...اٹس اوکے, تو انکل کو لے آ"حنین نے کہا

"چل ٹھیک ہے... تھینکس یار" وہ بائیک سٹارٹ کرتے ہوئے روڈ پر ہو لیا تھا

حنین کے دل میں جیسے تتلیاں اڑنے لگی لگیں, بلاوجہ ہی لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

"شرم سے ڈوب کر مر جا..." یزدان نے اسے مکارا تھا

"کس خوشی میں؟؟؟" حنین تڑپ گیا

"دوست کی بہن سے عاشقی کر رہا ہے تو" وہ. بولا

"اوئے زبان سنبھال کر... میری محبت ہے وہ, اور محبت سے زیادہ عزت کرتا ہوں میں اس کی" یزدان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے اس نے آناً فاناً اپنی بائیک سٹارٹ کی تھی, کچھ ہی دیر میں وہ اس کے کالج کے سامنے تھا, وہ کلپ بورڈ اور پاؤچ ہاتھ میں پکڑے دیوار کے ساتھ کھڑی تھی

"چلو بیٹھو... جلدی کرو" حنین نے عین اس کے سامنے لے جا کر بائیک روک دی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم کیوں آئے ہو؟؟؟"انعمتا کے پسینے چھوٹ گئے تھے

"یار میں تمہارے بھائی سے پوچھ کے آیا ہوں.... قسم سے "حنین نے مسکراتے ہوئے کہا,انعمتا کو یقین نہیں آیا تھا

"کال کر کے پوچھ لو اسے..."حنین کلس گیا,اور اس بیوقوف لڑکی نے ازمیر کو کال ملا بھی لی

"ازمیر بھائی حنین کو آپ نے بھیجا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا,آس پاس کی ساری لڑکیاں ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں

"ہاں انعمتا... میں ہسپتال جا رہا ہوں, تمہیں حنین چھوڑ دے گا"ازمیر کی بات سن کر اس کی جان میں جان آئی تھی

"ہو گئی تسلی... بیٹھو اب "حنین نے کہا,وہ دھیرے سے اس کے پیچھے بیٹھ گئی

"انعمتا جم کر بیٹھنا... گر گئیں تو میرا ذمہ کوئی نہیں "وہ ہنستے ہوئے بولا تھا

"اچھا... ویسے تو سارے ذمے اٹھانے کو تیار ہو تم "انعمتا نے مضبوطی سے اس کا

کندھا پکڑ لیا تھا

"دراصل ابھی میں پوری طرح حق نہیں جتا سکتا نا تم پر... ورنہ ابھی تم کسی اور طرح بیٹھی ہوتیں" وہ کہتا چلا گیا

"شرم کرو..." انعمتا نے اسے کلپ بورڈ سے چوٹ لگائی تھی, حنین ہنستا چلا گیا

وہ پورا راستہ اسے اپنی ذو معنی باتوں سے زچ کرتا آیا تھا اور انعمتا بس ہر دو منٹ بعد اسے شرم ہی دلا رہی تھی

بادِ صبا خاموش ہو، گُلزار چُپ رہیں

وہ بات کر رہا ہے خبردار! چُپ رہیں

یاں بات چُونکہ عِشق کے بارے میں جاری ہے

سو معذرت کے ساتھ! سمجھدار چُپ رہیں

لیکن وہاں بھلا سمجھدار تھا ہی کون...؟؟؟ وہ سترہ سالہ لڑکی جو ابھی آئی سی ایس کے پیپرز دے رہی تھی یا وہ بائیس سالہ لڑکا جسے حمدان انٹرپرائزز جوائن کئے ابھی

صرف ایک سال ہی ہوا تھا

.....

"حمدان...."فریحہ نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا, سیف خان بھی وہیں موجود تھے

"بیٹے آگے کیا سوچا ہے تو نے؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"امی میں نے دوسری شادی کے بارے میں تو ابھی کچھ بھی نہیں سوچا..."وہ بولا

"لیکن دوسری شادی کئے بنا کیسے پالے گا تو تین بچے؟؟؟"فریحہ نے پوچھا

"اچھا بتائیں...کس سے کروانی ہے میری دوسری شادی؟؟؟"وہ تھوڑا سا تڑخ گیا

"آئرہ سے کر....."حمدان نے ان کی بات کاٹ دی

"امی...اگر آئرہ سے ہی کرنی ہوتی تو پہلی بار ہی نہ کر لیتا....نہیں کرنی مجھے اس سے شادی, ایک دن بھی نہیں گزار پاؤں گا میں اس کے ساتھ...میرے لئے ناقابل برداشت ہے وہ بہت"حمدان کو جیسے اس سے چڑ سی ہو گئی تھی

"وہ تیرے چچا کی بیٹی ہے حمدان... ہمارا اپنا خون ہے" سیف خان نے کہا

"تو آپ یزدان کی شادی کر دیں نا اس سے... وہ تو اس سے شادی کرنا بھی چاہتا ہے" حمدان نے کہا

"وہ یزدان کے لئے نہیں مانتی..." فریحہ نے کہا

"تو بس پھر.... اس کے لئے میں نہیں مانتا... امی اگر اس کی پسند ناپسند آپ کے لئے معنی رکھتی ہے تو میرے کیوں نہیں رکھتی....؟؟؟ جیسے وہ یزدان سے شادی نہیں کرنا چاہتی بالکل ویسے ہی میں بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا..." حمدان نے دو ٹوک الفاظ میں کہا تھا, فریحہ نے ایک لمبی سانس بھری

"پھر بلقیس کی نند سے کر لے...." وہ بولیں

"مجھے معاف رکھیں... میں پہلے تھوڑا کھپا ہوا ہوں بلقیس اور شاہین کے لئے, نا کہ مزید ان کے نیچے لگ جاؤں" حمدان نے کلس کر کہا تھا

اور یہ بات سولہ آنے درست تھی, جب حمدان نے سیف خان سے اپنا حصہ مانگا تھا

توانہوں نے باقیوں کے حصے بھی ان کے نام کر دیے تھے, سیف خان اور کیف خان کا مشترکہ کاروبار کیف خان کے دونوں بیٹوں کے سپرد کر دیا گیا تھا اور جو زمینی جائیداد تھی وہ حمدان اور یزدان میں بانٹ دی تھی

یزدان نے اپنا حصہ فی الحال ڈیپازٹ کروا دیا تھا اور حمدان نے کمپنی خرید لی تھی, کیف خان کے دونوں بیٹوں نے کچھ عرصہ تو کاروبار چلایا پھر ڈبو کر رکھ دیا... نا ہی تجربہ تھا اور نا ہی شوق... انہیں بس حمدان کی حمدان انٹرپرائزز نظر آتی تھی, رفتہ رفتہ بچے کھچے کاروبار کو بیچ کر حمدان نے ان دونوں کو ایک چھوٹی سی کمپنی سٹارٹ کروا دی جو سال دو سال بعد ہی دیوالیہ ہو گئی, اب وہ دونوں ہی اس کے پاس کام کر رہے تھے

یہ ہی حال اس کے دونوں بہنوییوں کا تھا, بہنوں کے منہ کو اسے ان دونوں کو اپنے پاس رکھنا پڑتا تھا, آئے روز اس کے پاس کبھی کسی بہن کی شکایت, کبھی کسی کی منت, کبھی چچا کی التجائیں... صحیح معنوں میں وہ لوگ اسے جونک بن کر چوس رہے

تھے

یہ ہی حال گھریلو سیاست کا تھا, کسی کو بھی حمدان یا اس کے بچوں سے کوئی سروکار نہیں تھا, صرف حمدان اور اس کی دولت اور شہرت میں دلچسپی تھی, آئرہ کا تو پہلے دن سے شوق تھا کہ وہ حمدان کے ساتھ اس کے آفس جائے, اس کی کرسی پر بیٹھے, حکم چلائے

جبکہ اس کی دونوں بہنیں راشن پانی لیکر فریحہ پر چڑھی ہوئی تھیں کہ حمدان کی شادی آئرہ سے تو بالکل نہیں کرنی

"پھر کس سے کرے گا تو شادی...؟؟؟"فریحہ خود تھک گئی تھیں

"جس سے دل کیا...بس اس موضوع کو یہیں ختم کردیں"وہ کہہ کر اٹھ گیا تھا

.....

وہ دوپہر میں دونوں بچوں کو چھوڑنے گھر آیا تھا

"یزدان کھانا کھائے گا؟؟؟"فریحہ نے پوچھا

"امی میں ذرا شاور لے آؤں... بہت گرمی لگ رہی ہے" وہ ٹائی اتارتا ہوا اوپر اپنے کمرے میں چلا آیا, اے سی آن کرتے ہوئے اس نے شرٹ اتاری تھی, اچانک ہی اس کی نظر گھر کے پچھلی طرف والے لان میں جا پڑی

وہ آئرہ ہی تھی... شاید نہا کر آئی تھی, وہ درختوں کی چھاؤں میں لان کے وسط میں کرسی ڈالے بیٹھی تھی, لمبے سیاہ بال گھٹاؤں کی صورت کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور پشت سے قمیض گیلی ہوتی جا رہی تھی, ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ پوری طرح اپنے موبائل میں منہمک تھی

یزدان بس اسے دیکھتا رہ گیا... وہ اس سے چھ سال بڑی تھی... ہمارے معاشرے میں اگر لڑکا چھ سال بڑا ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا... فرق تو شاید لڑکی کے بھی چھ سال بڑے ہونے سے نہیں پڑتا لیکن.... اسے پڑتا تھا

اس کے نزدیک یزدان سیف خان کچھ بھی نہیں تھا... محض ایک بھیک جو فریحہ اسے حمدان کے بدلے دینے کو تیار تھیں

حالانکہ یزدان میں کوئی کمی نہیں تھی, عمر میں بھلے ہی وہ اس سے چھوٹا تھا لیکن اس کے برابر کھڑا ہوتا تو اس سے اونچا ہی لگتا تھا, خوش شکل تھا, خوش گفتار تھا, پڑھا لکھا تھا... لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ عورت کی نظر میں ہمیشہ اس کا من پسند شخص ہی سب سے خوبصورت ہوتا ہے... چاہے مقابلے میں حسن کا دیوتا ہی کیوں نا کھڑا ہو جائے یہ ہی حال آئرہ کا تھا... اسے کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں تھا سوائے حمدان کے...

گزرے چند سالوں میں اس نے حمدان کو پانے کی کوشش کو اپنی ضد بنا لیا تھا

یزدان کافی دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا... بلاشبہ وہ اسے بہت اچھی لگتی تھی, بلاشبہ وہ اسے اپنے دل کی ملکہ بنا چکا تھا... اب انتظار تھا تو کسی معجزے کا جو اصل زندگی میں بھی آئرہ کیف خان کو اس کا کر دیتا

یکلخت ہی آئرہ کی نظر اس کی جانب اٹھ گئی, یزدان اسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے مسکرایا تھا, وہ سلگ ہی اٹھی... غصے سے کرسی سے اٹھی اور اندر چلی گئی

یزدان بس مسکراتا ہوا واش روم میں گھس گیا تھا

.....

وہ آج ہی فارن ٹور سے واپس آیا تھا اور ائیر پورٹ سے سیدھا حمدان کے گھر چلا آیا, وہ ملک سے باہر تھا جب اسے حمدان کی وائف کی ڈیتھ کی خبر ملی تھی, دل تو کیا تھا کہ اسی وقت واپس چلا جاتا لیکن بس کام آڑے آ گیا, اب بھی وہ چار ماہ بعد واپس آیا تھا

"کیسا ہے بشر..؟؟؟" حمدان بڑی گرمجوشی سے اس سے گلے ملا

"فائن.... حمدان یار ایم سو سوری, جس لمحے تجھے میری سب سے زیادہ ضرورت تھی اس لمحے میں تیرے پاس نہیں تھا" بشر کو صحیح معنوں میں افسوس ہوا تھا

"اٹس اوکے یار... یہ میری قسمت کا لکھا ہے... یہ ایسے ہی ہونا تھا" حمدان اسے ڈرائینگ روم میں لے آیا

"کیا ہوا تھا بھابھی کو؟؟؟" اس نے پوچھا

"گردے کا مسئلہ بن گیا تھا... بس جانبر نہیں ہو سکی" حمدان نے کہا اور ساتھ ہی

چائے کا بھی کہہ دیا

"بچے کیسے ہیں؟؟؟"

"بڑی مشکل سے سنبھلے ہیں....دانین تو بہت تنگ کرتی ہے, بڑے دونوں بھی ہر ہر پل مائرہ کو یاد کرتے ہیں" وہ بولا

"خدا تجھے حوصلہ اور ہمت دے حمدان.....اس مشکل وقت کو کاٹنے کے لئے, میرے دوست اگر میری کہیں بھی ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں" بشر اس کا بہت پرانا دوست تھا

وہ جدی پشتی بزنس مین تھا...بشر تمیم ہاشمی

www.novelsclubb.com

ہاشمی ٹریڈرز کا چیئرپرسن جو اس وقت شہر کی ٹاپ کمپنی تھی, ہر چھوٹی بڑی کمپنی کے ساتھ اس کی ڈیلز اور پراجیکٹس چل رہے تھے, آئے روز ہی وہ باہر کے ممالک کے دوروں پر رہتا تھا

اس کی ایک ہی بیٹی تھی...زاہا تمیم ہاشمی جو ابھی صرف چھ سال کی تھی

تبھی ڈرائینگ روم کا دروازہ کھلا اور آئرہ اندر داخل ہوئی, اسے جب بھی حمدان کے کسی امیر کبیر دوست کے آنے کی خبر ملتی تھی تو چائے وہ خود لیکر جاتی تھی

"بشر کیسے ہیں آپ؟؟؟" وہ چائے کی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے بولی, بشر سے وہ پہلے بھی ایک دو بار مل چکی تھی

"ٹھیک ہوں... آپ سنائیں آئرہ" وہ اپنا کپ اٹھاتے ہوئے بولا

"میں بھی ٹھیک ہوں... کب واپس آئے آپ؟؟؟" آئرہ کی خوش گفتاری عین اپنے عروج پر تھی

"ابھی تھوڑی دیر پہلے..." وہ بولا

"بشر آپ حمدان کے دوست ہیں... آپ ہی سمجھائیں نا اسے کہ اپنا بھلے ہی نہ سوچے... اپنے بچوں کا تو سوچے, اتنے چھوٹے بچے بھلا ماں کے بنا کیسے رہ پائیں گے" آئرہ نے کہا, حمدان نے تنبیہ کے سے انداز سے اسے دیکھا لیکن اسے تو موقع مل گیا تھا

"جب جب اس کی دوسری شادی کی بات کرتے ہیں... تب تب یہ ہتھے سے اکھڑ جاتا ہے, دانین ابھی اتنی چھوٹی ہے.... یہ اکیلا کیسے پالے گا اسے؟؟؟"آئرہ اس کی گھوریوں کو نظرانداز کئے کہتی چلی گئی

"حمدان... آئرہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں, تیری ابھی کونسا عمر نکل گئی ہے... بچے بھی بہت چھوٹے ہیں, دوسری شادی کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے"بشر نے کہا

"بشر... وقت آنے پر سوچوں گا, آئرہ جاؤ جا کر بشر کے لئے کھانا لگواؤ"حمدان کا لہجہ تھوڑا سخت ہو گیا, آئرہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی تھی

"حمدان... آئرہ میں کیا کمی ہے یار؟؟؟"بشر نے پوچھا, حمدان نے اس کی طرف دیکھا

"وہ تیری کزن ہے... چچا کی بیٹی, پھر ایک چھوٹا سا بیٹا بھی ہے اس کا, تیرے بچوں کو ماں مل جائے گی اور اس کے بیٹے کو باپ... مضائقہ تو کوئی نہیں ہے"بشر نے کہا

"بشر... تو نہیں جانتا کہ اس گھر میں کیا چل رہا ہے...؟؟؟ابھی مائرہ کو گزرے دو

ماہ بھی نہیں ہوئے تھے اور اس گھر کی خواتین کو میری شادی کی فکر پڑ گئی تھی, میں آج آئرہ سے شادی کر لوں لیکن... میرے بچے رل جائیں گے یار.... وہ زارون کو کتنی توجہ دیتی ہے مجھے پتہ ہے... اس سے شادی کر کے میرے بچوں کو قطعاً ایک ماں نہیں ملنے والی" حمدان کہتا چلا گیا تھا

.....

چھت پر آ کر اس نے انعمتا کو کال ملائی تھی

"ہاں کیا بات ہے؟؟؟" وہ رج کے بدمزہ ہوا

"وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آج کے میچ میں سری لنکا نے کتنے رنز بنائے؟؟؟" وہ بھی آخر کو حنین یامن میر تھا

"تم نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا؟؟؟" انعمتا نے حیرانی سے پوچھا تھا

"جس طرح تم نے لٹھ مار لہجے میں پوچھا ہے نا کہ کیا بات ہے؟؟ اب کچھ تو بات بنانی تھی کہ نہیں" وہ کلس گیا

"اچھا...اب بتادو کس لیے کال کی؟؟؟" وہ ذرا دھیما پڑی

"تمہارے پیپرز ختم ہو گئے؟؟؟"

"ہاں..."

"تبھی تو...میں پورا گھنٹہ تمہارے کالج کے سامنے کھڑا رہا آج...تم نظر ہی نہیں آئیں" وہ ریلنگ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

"تو تم تب کال کر لیتے" انعمتا ہنس پڑی

"کیا کروں...عقل تو ماری گئی ہے میری ساری" حنین نے اسے تصور میں سجالیا تھا، کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلی تھیں

"چلو جی...میں تو نہیں کروں گی کسی بے عقل آدمی سے شادی..." وہ کھلکھلا کر بولی تھی

"بے عقل بھی تمہاری وجہ سے ہی ہوا ہوں" وہ بولا

"میں نے کیا کہا ہے؟؟؟" وہ انجان بن گئی

"تم کہتی ہی تو نہیں ہو... بس چپ رہتی ہو..." وہ بولا, انعمتا سرخ ہو گئی تھی

"انعمتا...؟؟؟" حنین نے بہت محبت سے اسے پکارا تھا

"میری جان کچھ تو کہو..." وہ پوری طرح اس کے تصور میں سرشار ہوتا جا رہا تھا

"حنین میں..." دفعتاً کسی نے اس کے کان سے لگا سیل کھینچ لیا, وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا, مایا مسکراتے ہوئے اس کا سیل اپنے کان سے لگائے کھڑی تھی

"مایا کی بچی... ادھر دو" حنین نے زور سے اپنا موبایل جھپٹ لیا

"مجھے پتہ چل گیا... چل گیا... ممانی کو بتاتی ہوں" مایا نیچے کو بھاگی تھی, حنین نے زور سے بھاگ کر اس کا بازو پکڑا اور کھینچتا ہوا چھت پر لے آیا, انعمتا کال ڈس کنیکٹ کر گئی تھی

"کیا بدتمیزی تھی یہ...؟؟؟" وہ تڑخا

"کون ہے وہ؟؟؟" مایا مسلسل مسکرا رہی تھی

"بڑے پیار سے تمہارا نام لے رہی تھی..."

"آہستہ بولو..." حنین نے اس کا بازو مروڑا تھا, مایا کی سسکی نکل گئی

"میں سبتین کو بتاتی ہوں..." وہ پھر نیچے کو بھاگی تھی, حنین نے بھاگ کر اسے اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا

اور نیچے اپنے کمرے میں لیٹے سبتین کو چھت پر ہوتی دھڑ دھڑ پر ہی شک ہونے لگا تھا

"مایا..." اس نے فوراً مایا کو آواز دی... جواب ندارد

"مایا..." وہ اٹھ کر باہر نکل آیا, معیز اور سنایا, زینب کے کمرے میں کھیل رہے تھے, وہ اوپر آ گیا

www.novelsclubb.com

عین اسی وقت جب حنین اسے دونوں بازوؤں میں جکڑے ریلنگ کی طرف لے جا رہا تھا

"مایا..." سبتین کی چنگھاڑ نے اس کے حواس سلب کئے تھے

"سبتین آپ... وہ میں..." حنین نے فوراً اسے چھوڑ دیا

"کیا بیہودگی کر رہے تھے تم دونوں؟؟"اس کی چنگھاڑ نیچے زینب کے کمرے تک گئی تھی

"بھائی ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں... میں سگریٹ پی رہا تھا اور.... مایا بس امی کو میری شکایت لگانے کا کہہ رہی تھی...."حنین کہتا چلا گیا

"کیوں آئی تھیں تم اوپر جب پتہ تھا کہ یہ اکیلا اوپر ہے؟؟؟"سبتین کا تھپڑ مایا کے چودہ طبق روشن کر گیا

"سبتین بھائی دوبارہ ہاتھ نہ اٹھانا اس پر..."حنین کو تاؤ آ گیا

"کیوں؟؟تو کیا لگتا ہے اس کا؟؟؟بے غیرت، بے شرم... چکر چل رہا ہے نا تم دونوں کا"سبتین ہر حد ہی پار کر گیا

"حنین کیا ہوا ہے؟؟"زینب نیچے کھڑی ہول رہی تھی

"بھائی ایسا کچھ نہیں ہے"حنین چیخا اور سبتین کا دوسرا تھپڑ اس کا منہ لال کر گیا تھا، مایا کو گھسیٹتا ہوا وہ نیچے لیکر آیا تھا

.....

وہ اپنے آفس میں تھا جب ازمیر اندر آیا

"آؤ ازمیر..." وہ کچھ پراجیکٹس دیکھ رہا تھا

"سر ایک گھنٹے کے لئے شارٹ لیو چاہیئے تھی" وہ بولا

"خیریت؟؟؟"

"جی سر... چھوٹی سسٹر کا پریکٹیکل تھا آج کمپیوٹر سائنس کا... اسے گھر چھوڑنا ہے

بس" ازمیر نے کہا

"کیا کر رہی ہے وہ؟؟؟"

"آئی سی ایس..."

"گڈ... ٹھیک ہے چلے جاؤ، یزدان کو ذرا الرٹ کر کے جانا" حمدان نے کہا

"تھینک یو سر..." وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا

"یزدان... میں ایک گھنٹے تک آ جاؤں گا" اس نے آفس سے باہر نکلتے ہوئے یزدان

www.novelsclubb.com

کو آواز دی تھی

"ازمیر جلدی آجائیں یار... وہ کل والا پراجیکٹ ڈسکس کرنا ہے" یزدان مینیجر کے پاس کھڑا تھا, ازمیر سر ہلا کر باہر نکل گیا

تقریباً دو گھنٹے بعد حمدان نے اسے بلایا تھا

"ازمیر آگیا؟؟؟"

"نہیں سر... ابھی تو نہیں آیا" وہ بولا

"کال کرو اسے... ایک گھنٹے کا کہہ کر گیا تھا" حمدان نے کہا, یزدان نے کال کی لیکن نمبر بند

www.novelsclubb.com

"حنین سے بلاؤ..." حمدان نے کہا اور حنین جیسے ہی اندر آیا, اسے انعمتا کی کال آنے لگی, اس نے ایک نظر یزدان کو دیکھتے ہوئے کال اٹینڈ کر لی

"ہاں انعمتا..." وہ دھیرے سے بولا تھا

"حنین... ازمیر بھائی کا نمبر بند جا رہا ہے... وہ آفس سے نکلے نہیں ابھی, یہاں

پورا کالج خالی ہو گیا ہے" وہ انتہائی پریشان تھی

"یہاں سے تو دو گھنٹے پہلے ہی نکل گیا تھا" حنین یکدم ہی چونک گیا

"وہ تو آئے ہی نہیں..." وہ بولی

"اچھا رکو... میں آرہا ہوں" اس نے جلدی سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی

"کیا ہوا ہے؟؟؟" حمدان نے پوچھا

"سر ازمیر کی سسٹر کی کال تھی, وہ تو ابھی تک کالج پہنچا ہی نہیں" حنین نے کہا,

یزدان بھی ٹھٹھک گیا تھا

"کہاں گیا پھر؟؟؟" حمدان بھی پریشان ہو گیا

"سر میں جاؤں... وہ دو گھنٹے سے کالج کے باہر کھڑی ہے" حنین کی جان پر بن رہی تھی

"ہاں جاؤ... اور پتہ کرو ذرا کہ ازمیر کہاں ہے؟؟؟" حمدان کے کہتے ہی وہ باہر نکلا اور بائیک دوڑاتے ہوئے کالج تک آیا, انعمتا باہر ہی کھڑی تھی

"کہاں گئے ازمیر بھائی؟؟؟" وہ اس کے پیچھے بیٹھتے ہوئے بولی

"پتہ نہیں... آفس میں تو نہیں ہے" حنین خود پریشان تھا, ازمیر گھر بھی نہیں پہنچا تھا, تبھی اسے یزدان کی کال آئی

"ہاں یزدان..."

"حنین... جلدی سول ہسپتال پہنچ, ازمیر کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اور اس کی ڈیتھ ہو گئی ہے..." یزدان نے اس کے ہوش گم کئے تھے

.....

پندرہ سال پہلے

www.novelsclubb.com

اس چھوٹے سے گھر کے صحن میں کسی قیامت کا سا سماں تھا, ازمیر کا سفید چادر سے ڈھکا ہوا بے جان وجود صحن کے عین وسط میں پڑا تھا, اس کی ماں کی آہوں کا کوئی حال نہیں تھی, تینوں بہنیں اس کی لاش سے لپٹ لپٹ جاتی تھیں, باپ کو تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا

کون جان سکتا ہے ان بوڑھے ماں باپ کے دل کا حال جن کے جوان بیٹے کی لاش ان کے آنگن میں پڑی ہو, کون جانے اس باپ کا دکھ جس کا اس کے قد سے نکلتے ہوئے قد کا جوان بیٹا مستقل آنکھیں بند کر جائے, اس ماں کے دکھ کا اندازہ کون کرے جو خود زندہ ہو وہ اس کا کڑیل جوان بیٹا آنکھیں موند جائے, ان بہنوں کے دکھ کا اندازہ کون کرے جنہیں جوان بھائی کی میت پر آنسو بہانے پڑیں...؟؟؟ کوئی نہیں کر سکتا....اس لمحے ازمیر کے ماں باپ اور بہنوں کا دکھ کوئی نہیں جان سکتا تھا

حمدان بس تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا, وہ روتے بلکتے ماں باپ اور تڑپتی ہوئی بہنیں دیکھنا کونسا آسان کام تھا, ابھی چند ماہ پہلے ہی تو وہ یہ قیامت خود پر جھیل کر بیٹھا تھا

"حنین, یزدان...ازمیر کے ابو کا خیال رکھنا, وہ ہارٹ پیشنٹ ہیں, دونوں یہیں رہنا...میں جنازے پر آجاؤں گا" وہ فریحہ کے مسلسل فون کرنے پر گھر چلا آیا تھا

ازمیر کا جنازہ عشاء کی نماز کے بعد رکھا گیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے ابو اور انعمتا کی حالت سب سے زیادہ نازک تھی...اس کے کفن دفن اور کھانے وغیرہ کا سارا خرچہ کمپنی نے ہی افورڈ کیا تھا, حمدان جنازہ اٹھنے سے پہلے ہی پہنچ گیا

اس کی بہنوں کی چیخوں نے آسمان ہلا دیا تھا

"ازمیر بھائی...." وہ دوپٹے سے بے نیاز اس کی میت کے پیچھے دروازے تک آئی تھی

"انعمتا..." کسی نے اس کا نام پکارا تھا, حمدان نے بس ایک نظر پلٹ کر دیکھا وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر دہلیز پر گر گئی تھی

.....

رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے جب وہ اور یزدان گھر واپس آئے, سارا گھر ہی سو چکا تھا, یزدان فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے اوپر چلا گیا, اس نے دھیرے سے فریحہ کے کمرے میں جھانکا, تینوں بچے ان کے پاس ہی سو رہے تھے, ظاہر ہے

رعنین اور حیان ابھی اتنے بڑے تو نہیں ہوئے تھے کہ خود ہی اوپر جا کر سو جاتے,

اور فریحہ سے سیڑھیاں چڑھنا بھی مشکل تھا

ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے وہ اوپر اپنے کمرے میں آ گیا, سارے دن کی تھکن

سے بدن ٹوٹے جا رہا تھا, کوٹ اتارتے ہوئے اس نے پاس پڑے صوفے پر اچھال

دیا اور خود ٹائی کھولنے لگا

یکلخت ہی خوشبو کا ایک جھونکا سا اس کی سانسوں میں گھلا تھا, وہ چونک کر پلٹا, آئرہ

اس کے کمرے کی دہلیز پر کھڑی تھی, وہ سیاہ رنگ کا پیروں تک آتا ڈھیلا ڈھالا سا

سلیپنگ گاؤن پہنے ہوئے تھی

www.novelsclubb.com

"آج بڑی دیر کر دی حمدان..." وہ اندر آ گئی

"ایک ایمپلائی کی ڈیتھ ہو گئی ہے آج... عشاء کے بعد اس کا جنازہ تھا" حمدان نے

کہا

"لاؤ میں اتار دیتی ہوں" وہ اس کے قریب آئی اور ٹائی کی ناٹ پکڑ لی

"آئرہ...مجھے ٹائی کھولنی آتی ہے"حمدان نے سختی سے اس کے دونوں ہاتھ جھٹک دیے تھے,وہ ڈھیٹوں کی طرح مسکراتے ہوئے اس کے کف لنکس کھولنے لگی

"حمدان...آخر کیوں اتنا دور بھاگتے ہو مجھ سے؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی

"مجھے کیا ضرورت ہے تم سے دور بھاگنے کی؟؟؟"حمدان نے اس کے ہاتھوں سے اپنا کف چھڑوایا تھا

"پھر پاس کیوں نہیں آنے دیتے.."وہ فسوں خیز لہجے میں کہتی اس کے قریب ہوئی تھی,اس کے وجود سے اٹھتی مہک حمدان کے حواس سلب کر لینے کے لیے کافی تھی

"آئرہ...میری ایک بات آج کان کھول کر سن لو,تم مجھے زبردستی اپنا نہیں بنا سکتیں"حمدان نے کہا

"پھر کیا کروں؟؟؟کیا کروں کہ تمہارے دل میں تھوڑی سی جگہ پا سکوں"آئرہ نے ہر لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے دونوں بازو اس کے گلے میں ڈال دیئے

"اپنی ان گھٹیاں حرکتوں سے باز آجاؤ... بس" حمدان مڑنے ہی لگا تھا جب آئرہ نے اس کی شرٹ کا کالر اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا

"حمدان... آئی لو یو, پتہ نہیں کب سے" وہ جیسے بھیک مانگ رہی تھی

"اس بار تو اپنا لو... پلیز حمدان... اس بار تو نہ دھتکارو" آئرہ کی سانسیں اس کی سانسوں میں گھلنے لگی تھی

"آئرہ.... جاؤ یہاں سے" حمدان نے ذرا سختی سے اس کی دونوں کلائیاں جکڑتے ہوئے اسے پیچھے کو دھکیلا تھا, آئرہ نے اس کا کالر اور مضبوطی سے جکڑ لیا, حمدان کا توازن بگڑا تھا, اور اگلے ہی پل وہ اپنے پورے وزن سے آئرہ کے دھان پان سے وجود کے اوپر گر گیا تھا

"بس اتنے قریب آنا ہے تمہارے حمدان... بس اتنے قریب کے تمہاری مہک مجھے سرشار کر دے, بس اتنے قریب کے تمہاری سانسیں میرے لبوں سے ٹکرانے لگیں... بس اتنا سا قریب کر لو مجھے حمدان سیف خان... بس اتنی سی

خواہش ہے میری..." وہ اس کی قربت سے زیر ہوتی جا رہی تھی

حمدان نے بمشکل اپنے باغی ہوتے جذباتوں پر قابو پاتے ہوئے یکدم ہی اسے دونوں کندھوں سے جکڑتے ہوئے دوسری طرف موڑا اور خود اس کے اوپر جھک آیا۔

لمحوں میں اس نے آئرہ کی دونوں کلائیاں جکڑ کر اس کے کندھوں سے اوپر کر دی تھیں

"چلو پھر... تمہاری خواہش آج رات ہی پوری کر دیتا ہوں لیکن وعدہ کرو... صبح اٹھ کر میرا نام بھی بھول جاؤ گی" وہ سرد ترین لہجے میں بولا تھا۔ آئرہ ششدر سی اسے دیکھتی رہ گئی

www.novelsclubb.com

"تمہیں صرف میں چاہیئے ہوں نا آئرہ کیف خان... تو میں اپنی آج رات تمہارے نام کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن وعدہ کرو... کہ اس کے بعد آنے والی کسی بھی رات میں تمہیں اپنے کمرے کی دہلیز پر نہیں دیکھوں گا" وہ پورے حق سے اس پر جھک گیا تھا۔ اس کے لبوں کے کنارے آئرہ کے لرزتے ہوئے لبوں سے مس

ہونے لگے تھے

"کہو منظور ہے؟؟" حمدان نے اس کی کلائیوں پر گرفت ذرا مضبوط کی تھی

"نہیں... مجھے تم ایک رات کے لئے نہیں چاہیئے ہو حمدان... مجھے تم آنے والی ہر ایک رات میں چاہیئے ہو... اپنے دل کے اتنے پاس.... جتنے اس وقت ہو" آئرہ نے سرگوشی میں کہا تھا

"تو جاؤ... اور یاد رکھنا اگر دوبارہ تم مجھے آدھی رات کو اس کمرے میں نظر آئیں تو... مجھے درندہ بننے میں دیر نہیں لگے گی" وہ انتہائی سخت لہجے میں کہتا ہوا اس کے اوپر سے ہٹ گیا تھا

www.novelsclubb.com

.....

آج ازمیر کی قرآن خوانی تھی... حمدان نے حنین اور یزدان کو صبح ہی اس کے گھر بھیج دیا تھا, ساری رات اس کے والد ہسپتال میں داخل رہے تھے, ماں کا رو رو کر برا حال تھا, ایک بہن کسی دروازے کو پکڑے بیٹھی تھی تو دوسری کسی دیوار کے ساتھ

گری ہوئی تھی

وہ انعمتا کو ڈھونڈتا ہوا اوپر آیا تھا

چھت پر بنے اس سٹور نما کھنڈر سے کمرے کے ایک تاریک سے کونے میں گری وہ

خاموش سسکیاں بھر رہی تھی

"انعمتا..." وہ تڑپ ہی تو گیا تھا

"میری جان بس کرو... کل سے رو رہی ہو" اس نے بنا کوئی پرواہ کئے اس کانڈھال

سا وجود اپنے ساتھ لگا یا لیا تھا

"حنین ہم کیا کریں گے بھائی کے بغیر..." وہ ایک بار پھر بلک پڑی تھی

"اللہ ہے نا تم لوگوں کے ساتھ... از میر نا ہوا تو کیا وہ تمہیں بے آسرا چھوڑ دے

گا...؟؟؟ نہیں نا... تو بس حوصلہ کرو" وہ اسے خود سے لگائے تھپکتا چلا گیا

"چلو آؤ نیچے چلیں... کچھ کھالو, کل سے بھوکی پیاسی روئے جا رہی ہو" حنین نے

اس کا چہرہ خشک کیا تھا, سیاہ جھیل نما آنکھیں صحیح معنوں میں چھلک رہی تھیں,

ناک سرخ ہوئے جا رہی تھی

"میرے حلق سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں اتر پا رہا حنین..."

"ایسے نہیں کرتے انعمتا...ازمیر کے بعد آنٹی اور انکل کا سہارا کون ہے...؟؟؟تم ہو...تم ہی ڈھے گئیں تو وہ دونوں کیا کریں گے؟؟؟؟اٹھو,آنٹی بھی کچھ نہیں کھا رہیں,خود بھی کچھ کھاؤ اور انہیں بھی کھلاؤ" وہ بڑے جتن کر کے اسے نیچے لیکر آیا تھا

جانے والا تو چلا گیا تھا

اور جانے والوں کے ساتھ تو نہیں جایا جاتا....

.....

حمدان واپس جاتے ہوئے ازمیر کے ابو سے ملنے اندر آیا تھا,وہ تو بستر سے اٹھ بھی نہیں پا رہے تھے,اس کی امی بھی نڈھال سی وہیں بیٹھی تھیں

"میرے لفظ آپ لوگوں کے دکھ کا ذرا سا بھی ازالہ نہیں کر سکتے انکل...لیکن پھر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی...مجھے ازمیر جیسا مخلص انسان شاید دوبارہ کبھی نہیں مل سکے گا,اس کے ہوتے مجھے کبھی کسی کام کے لئے پریشانی نہیں ہوئی,وہ میرے پیچھے بہت سارے کام خود ہی سنبھال لیا کرتا تھا.... مجھ سے جہاں تک ہو سکا میں آپ لوگوں کے لئے حاضر ہوں" وہ سر جھکائے دھیرے دھیرے کہتا چلا گیا

تبھی وہ پانی کا گلاس اور طارق صاحب کی دواؤں کا شاپر پکڑے اندر آئی تھی,حمدان نے بس ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا

ملگجہ ساحلیہ,سر پر دوپٹہ,سوجی ہوئی آنکھیں اور سرخ سرخ ناک

"ابو دوا کھالیں...."اس نے پانی کا گلاس طارق صاحب کی طرف بڑھادیا

"تمہارا بہت شکریہ بیٹا...تم نے بہت کچھ کیا ہے ہمارے لئے "ازمیر کی امی اور کیا کہتیں

"کوئی بات نہیں آنٹی...یہ سب کرنا میرا فرض تھا,میں چلتا ہوں اب" وہ طارق صاحب کے سرہانے کھڑی انعمتا پر دوسری نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا

.....

وہ کھانے کے برتن رکھنے کچن میں آیا تھا, بچوں کے لئے دودھ گرم کرتی مایا نے پلٹ کر اسے دیکھا اور پھر اپنے کام میں لگ گئی

اس رات سبتین نے اسے کافی مارا تھا, بہت دنوں تک اس کے چہرے کے نشان مند مل نہیں ہو سکے تھے, اس رات کے بعد حنین نے تو اس کے سامنے آنے سے توبہ ہی کر لی تھی, صبح کا ناشتہ بھی خود ہی نکال کر اپنے کمرے میں لے جاتا اور رات کو بھی اپنے کمرے میں ہی کھانا کھاتا

مایا سے بات چیت اس نے صفر کر دی تھی, ظاہر ہے سبتین کا زیادہ تر عتاب اسی کو سہنا پڑتا تھا

اب بھی وہ برتن رکھ کر انہی قدموں واپس مڑنے لگا تھا جب ذرا سا رکا

"مایا ایم سوری... میری وجہ سے تمہیں... مار پڑ گئی" اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا کہے

"اور اگر تم فوراً یہاں سے نہیں گئے تو مجھے پھر سے مار پڑ جائے گی... جاؤ یہاں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے "وہ زور سے بولی تھی

"ہاں ہاں... میں جا رہا ہوں, مایا وہ سبتین بھائی نے تھوڑی دیر تک امی کو ازمیر کے گھر لیکر جانا ہے, افسوس کے لئے, تم بھی ساتھ چلنا پلیز... وہ..." حنین ادھر ادھر دیکھتا ہوا اس کے قریب ہوا تھا

"انعمتا سے بھی مل کر آنا... پھر میں امی سے بات کروں گا..." وہ منت کرتے ہوئے بولا تھا

"پتہ نہیں سبتین مجھے جانے بھی دیں گے یا نہیں؟؟؟" وہ ڈر رہی تھی

"میں امی سے کہتا ہوں وہ بھائی کو منا لیں گی... تم بس چلی جانا... اچھا, بھائی خود بھی جا رہے ہیں" حنین جلدی جلدی کہتا ہوا کچن سے چلا گیا

زینب کے ترلے منت مار مار کے اس نے مایا کو ساتھ لے جانے کے لیے تیار کیا تھا, سبتین کو زینب نے ہی راضی کیا تھا, حنین بچوں کے ساتھ گھر پر ہی رک گیا تھا, صرف سبتین, زینب اور مایا ہی گئے تھے

وہ دونوں خواتین کافی دیر ازمیر کی امی کے پاس بیٹھی رہیں

"آنٹی میں ذرا انعمتا اور باقی دونوں سے مل لوں" مایا کچھ دیر بعد کھڑی ہو گئی

"ہاں بیٹا... مل لو" انہوں نے کہا, وہ اٹھ کر اندر چلی گئی

اب اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ انعمتا کون ہے...؟؟؟ کچن میں اسے دو لڑکیاں کھڑی نظر آئی تھیں

"انعمتا..." اس نے کچن میں آتے ہوئے دھیرے سے کہا تو مڑنے والی انعمتا ہی تھی

"میں... حنین کی بھابھی ہوں" وہ بولی, انعمتا سر ہلاتے ہوئے اس سے گلے ملی, آنکھیں نم ہو گئیں

"بیٹھیں آپ..." انعمتا نے اس کے لئے کرسی کھینچی تھی, مایا چپ چاپ بیٹھ گئی

"یہ میری سب سے چھوٹی بہن ہے... ارحہ" انعمتا نے کہا, ارحہ اسے سلام کہتی ہوئی باہر نکل گئی تھی

مایا کچھ دیر اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی

"ایک پرسنل سی بات پوچھوں انعمتا...؟؟" مایا نے کہا

"جی پوچھیں...."

"تمہارا کہیں رشتہ وغیرہ تو طے نہیں ہوا؟؟؟" اس نے پوچھا

"نن.. نہیں تو" وہ بوکھلا سی گئی

"حنین نے خاص طور پر مجھے بھیجا ہے... وہ کہہ رہا تھا کہ انعمتا سے ضرور مل کر آنا" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی, انعمتا پزل سی ہو گئی, اس سے مایا کی طرف دیکھا ہی نہ گیا

www.novelsclubb.com

"تمہارے بھائی کا چالیسواں گزر جائے... پھر میں اور ممانی دوبارہ آئیں گے" وہ انعمتا کے ہاتھوں کو تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

.....

"پاپا... آپ خالہ سے شادی کرنے لگے ہیں؟؟؟" وہ دونوں بچوں کو ہوم ورک

کروا رہا تھا جب رعنین نے ایک دم پوچھ لیا, حمدان ششدر رہ گیا

"آپ سے کس نے کہا؟؟؟"اس نے پوچھا

"خالہ نے..."وہ بولی

"پاپا پھر خالہ آپ کے روم میں رہا کریں گی؟؟"اب کے حیان نے پوچھا تھا, حمدان کو آئرہ پر شدید غصہ آیا

"پاپا پھر آپ ہمیں اپنے ساتھ نہیں سلایا کریں گے؟؟؟"وہ دونوں بچے سوالیہ نشان بنے بیٹھے تھے, آنکھوں میں دور کہیں خوف ہلکورے کھا رہا تھا

"اور کیا کہا خالہ نے؟؟؟"اس نے پوچھا

"خالہ کہہ رہی تھیں کہ وہ آپ سے شادی کریں گی اور پھر آپ کے روم میں رہا کریں گی, پھر ہم تینوں الگ روم میں سویا کریں گے اور دانی بھی ہمارے ساتھ سویا کرے گی...اور..."وہ دونوں بچے کہتے چلے گئے تھے, حمدان نے تاسف سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے دونوں بازوؤں میں بھر لیا

www.novelsclubb.com

"رعنا....حیان...آپ نے میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی ہے...آپ تینوں میری جان ہو اور میں آپ کے لئے جو کروں گا....وہ سب سے بہتر ہو گا سمجھے"

اس نے دونوں کا ماتھا چوما تھا

"یعنی آپ خالہ سے شادی نہیں کریں گے نا؟؟؟"حیان نے پوچھا

"نہیں..."اس کے کہتے ہی دونوں زور سے اس سے لپٹ گئے تھے

اگلے ہی دن حمدان نے آئرہ کو فریحہ اور سیف خان کے سامنے طلب کر لیا تھا,اس کے ماں باپ بھی وہیں موجود تھے

"آج ان سب لوگوں کی موجودگی میں میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ باز آجاؤ...میرے بچوں کے ذہنوں میں زہر بھرنا بند کر دو,آج آخری بار کان کھول کر سن لو کہ مجھے تم سے شادی نہیں کرنی... سمجھی"حمدان کا پارہ آسمانوں کو چھو رہا تھا

آئرہ مارے غصے کے سرخ ہوتی چلی گئی تھی

.....

وہ ازمیر کے چالیسویں پر آیا تھا... حنین کو ساتھ لے کر آیا تھا اور آفس یزدان کے حوالے کر کے آیا تھا, دعا کے بعد طارق صاحب بہت مجبور کر کے اسے اندر لے گئے تھے

"انعمتا بیٹے حمدان صاحب کے لئے کھانا لگاؤ" انہوں نے آواز دے کر کہا

"انکل مجھے صرف حمدان کہا کریں... پلیز" وہ شرمندہ سا ہو گیا

"اور بڑی معذرت کے ساتھ... مجھے آج ایک میٹنگ میں جانا ہے سو... کھانا رہنے دیں, انشاءاللہ پھر کبھی سہی" وہ بولا

"نہیں بیٹے ایسے بنا کچھ کھائے پیئے تو نہیں جانے دوں گا میں... چائے تو پی لو" طارق صاحب نے کہا

"اچھا چلیں... چائے پی لیتے ہیں" وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا, ڈرائینگ روم کے بالکل ساتھ کچن کا دروازہ تھا, طارق صاحب نے چائے بنانے کا کہا تھا

حنین, حمدان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

کچھ دیر بعد انعمتا چائے لے آئی, حمدان نے ایک بار پھر اسے دیکھا تھا اس دن کی نسبت آج وہ قدرے بہتر حلیے میں تھی, گلابی سے رنگ کا عام سا سوٹ پہن رکھا تھا, ساتھ گلابی دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا, حمدان کا کپ پرچ میں رکھ کر انعمتا نے اس کی طرف بڑھا دیا

"یہ میری سب سے بڑی بیٹی ہے...انعمتا, اس دن اس کا سیکینڈ ایئر کا پریکٹیکل تھا جس دن ازمیر کا ایکسیڈینٹ ہوا..." طارق صاحب کے کہتے ہی انعمتا کی آنکھیں نم ہو گئیں, حنین کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے اس کی انگلیوں کی لرزش کو حمدان نے واضح محسوس کیا تھا

www.novelsclubb.com

"کتنی بیٹیاں ہیں آپ کی؟؟؟" حمدان نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا

"تین ہیں..." وہ بولے, انعمتا انہیں چائے کا کپ پکڑا کر باہر نکل گئی تھی, حمدان بس دس منٹ میں چائے پی کر اٹھ کھڑا ہوا, حنین اس کے ساتھ ہی میٹنگ پر گیا تھا, اس نے ہاشمی ٹریڈرز اور حاتم برادرز کے ساتھ ایک بہت بڑی ڈیل سائن کی

تھی, واپسی پر پانچ بج گئے

"حنین... اب باقی کا کام یزدان کے ساتھ ڈسکس کر کے مکمل کر لینا... میں نے فی الوقت یزدان کو ازمیر کی جگہ پر سیٹ کیا ہے, پھر کچھ دنوں تک کوئی نیا لڑکا رکھ لیں گے" حمدان نے کہا

"جی سر..."

"ازمیر کی فیملی کے لئے ایک سال تک کا سٹیپن مقرر کر دو, وہ پہلی تاریخ کو ہی اس کے گھر بھجوا دیا کرنا... ٹھیک ہے؟؟؟" وہ پھر بولا

"اوکے سر...."

www.novelsclubb.com

"حنین... تمہارا تو کافی آنا جانا ہے نا ازمیر کے گھر... تو تم اس کے ابو سے ذرا کھل کے بات کر لینا, اگر وہ چاہیں تو ہم انعمتا طارق کو اپنے آفس میں کہیں ایڈجسٹ کر لیتے ہیں, ساتھ ساتھ وہ اپنی سٹڈی بھی جاری رکھ سکے گی... ہو سکتا ہے ازمیر کی طرح ذہین ہوئی تو کام جلدی سیکھ لے, اپنی فیملی کو سپورٹ تو کر سکے گی" حمدان

کہتا چلا گیا اور اس دوران حنین یامن میر کی آنکھوں کی چمک دیکھ ہی نہ سکا, اس کے لبوں پر پھیلتی انتہائی خوبصورت سی مسکان نظر انداز ہی کر گیا, اسے پتہ ہی نہ چلا کہ جانے انجانے وہ حنین کے دل پر کیسا جادو کرتا جا رہا تھا

"جی ٹھیک ہے سر... میں انکل سے بات کر لوں گا" وہ بمشکل اپنی خوشی دباتے ہوئے بولا تھا

.....

وہ فریج سے پانی کی بوتل نکالنے آیا تھا, آئرہ سلیب کے پاس کھڑی زارون کے لئے سیب چھیل رہی تھی, اسے دیکھ کر یزدان کی شرارتی رگ پھڑک گئی تھی

"میں نے سنا ہے کہ ایک بندے کی بڑی بے عزتی ہوئی ہے کل..." وہ بڑی لگاوٹ سے بولا تھا, آئرہ چپ چاپ اپنے کام میں لگی رہی

"افسوس... کہ لوگ محبت کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں لیکن... محبت بن کر کسی کی سر آنکھوں پر بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے..." وہ

گھونٹ بھرتے ہوئے بولا تھا

"گیٹ لاسٹ..." آئرہ نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا

"ویسے میرا کمرہ بھی حمدان بھائی کے کمرے سے ذرا ہی آگے ہے...اگر تم کبھی راستہ بھول پڑو تو..." آئرہ نے اگلے ہی پل اپنے ہاتھ میں پکڑی چھری بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر رکھنی چاہی تھی لیکن یزدان اس سے زیادہ شاطر تھا اگلے ہی لمحے اس نے آئرہ کا وہی بازو مروڑ کر وہی چھری اس کی گردن پر رکھ دی تھی

"مجھے نہیں پتہ کہ تم نے ان سے کیا بھیک مانگی ہے لیکن...میں وہی بھیک تم سے مانگ رہا ہوں آئرہ...چلو میری محبت میرا حق سمجھ کر نہ دو, ترس کھا کر بھی مت دو....خیرات سمجھ کر ہی دے دو" یزدان کی سانسیں اس کے بالوں سے الجھنے لگی تھی

آئرہ نے یکدم اسے پیچھے کو دھکا دے کر اس کے چنگل سے نکلنا چاہا لیکن اپنے ہاتھ

میں آتی اس کی کلائی کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے یزدان نے اسے کچن کی دیوار کے بالکل ساتھ لگا دیا تھا

"تم میری خیرات کے بھی لائق نہیں ہو..." آئرہ نے نفرت سے کہا

"مجھ میں اور حمدان سیف خان میں فرق ہی کیا ہے آئرہ کیف خان؟؟؟" وہ بے خود ہو کر اس پر جھکا تھا

"بس اتنا کہ تم حمدان سیف خان کے پیروں کی دھول کے برابر بھی نہیں ہو..." یزدان سیف خان "آئرہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا

.....

www.novelsclubb.com

حنین نے کھلے الفاظ میں زینب کے سامنے اپنی فرمائش رکھ دی تھی

انہیں بھلا کیا اعتراض ہونا تھا... وہ خود بھی انعمتا کو دیکھ چکی تھیں, ازمیر کی فیملی بھی ان لوگوں کی دیکھی بھالی تھی

شام کو انہوں نے یہ معاملہ سبتین کے سامنے بھی رکھ دیا... اس رات کے بعد

سے آج حنین اس کے سامنے آیا تھا

"چلیں دیکھتے ہیں..." سبتین نے کہا,مایا نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا کہ شائد شادی کے بعد سبتین کا شکی ذہن بھی تھوڑا سا بدل جاتا

ایک ہفتے بعد زینب نے پھر اسے پوچھا تھا

"کب جانا ہے؟؟؟" وہ بولا

"جب تو فارغ ہو..." زینب نے کہا

"اتوار کو چلیں گے..." سبتین کے کہتے ہی حنین ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا

اسی رات اس نے انعمتا کو کال ملالی,ازمیر کو گئے تین ماہ ہونے کو آئے تھے

"کیا کر رہی ہو؟؟؟" اس نے پوچھا

"ابو کو دوا کھلا کر آئی ہوں" وہ بولی

"انعمتا...ایک گڈ نیوز سنانی تھی تمہیں..." وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

"گڈ نیوز؟؟؟"

"امی اور بھائی اتوار کو تمہارے گھر آئیں گے... میرے اور تمہارے رشتے کی بات کرنے "حنین کے تو پیٹ میں درد ہوئے جا رہا تھا, انعمتا بس چپ بیٹھی رہ گئی

"ہے.. کہاں گئیں؟؟"حنین نے اسے پکارا

"یہیں ہوں..."وہ بمشکل بولی تھی

"انعمتا طارق..."حنین نے بڑی محبت سے اسے بلایا تھا

"ہاں..."اس کی شرم سے لبریز آواز نکلی

"تم شرما رہی ہو...؟؟؟"وہ. مسکرائے جا رہا تھا

"حنین... میں فون بند کرنے لگی ہوں"وہ واقعی شرما رہی تھی

"میں بھی آجاؤں ساتھ؟؟؟"وہ اسے ستائے جا رہا تھا

"مجھے نہیں پتہ..."وہ سچ میں کال کاٹ گئی تھی

.....

پندرہ سال پہلے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی صاحب.... میں اپنے حنین کے لئے انعمتا کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں" زینب نے کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اپنا مدعا عرض کر ہی دیا تھا, ازمیر کی والدہ صفیہ بیگم نے فوراً طارق صاحب کی طرف دیکھا

"جیسے چاہیں جانچ پرکھ کروالیں, حنین آپ کا دیکھا بھالا ہے... برسر روزگار ہے, میں آپ کی بیٹی کی ہر خوشی کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہوں" زینب کہتی چلی گئیں, انعمتا کچن کے دروازے کے پاس کھڑی تھی

دل دھک دھک کر رہا تھا

حنین کی کوئی دس کالز آچکی تھیں

"ہمیں سوچنے کے لئے تھوڑا وقت دیں بہن..." صفیہ نے کہا

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ واپس آگئے, اگلے ہی دن حنین طارق صاحب سے ملا تھا اور حمدان کی پیشکش ان کے سامنے رکھ دی تھی

وہ سن کر خاموش سے ہو گئے تھے

"انکل...مجھے نہیں پتہ کہ ابھی مجھے یہ کہنا چاہیئے یا نہیں لیکن...آپ کو انعمتا کی عزت اور ناموس کے لئے ذرا بھی فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے...میں اس پر ذرا سی بھی آنچ نہیں آنے دوں گا" وہ کہتا چلا گیا

اس رات صفیہ اور طارق دونوں سر جوڑ کر بیٹھ گئے, بظاہر حنین کو انکار کر دینے کی کوئی وجہ نہیں تھی, وہ اور ازمیر کئی سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے تھے, حنین اس کے لئے بھائیوں جیسا تھا, حنین کی فیملی کے بارے میں بھی انہیں کوئی خاص چھان بین کروانے کی ضرورت نہیں تھی

اور پھر حمدان کی پیشکش...ظاہر ہے وہ ساری عمر تو ان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تھا, طارق صاحب دل کے مریض تھے, کوئی بھی مشقت آمیز کام ان کی پہنچ سے دور تھا, صفیہ اتنی پڑھی لکھی نہیں تھیں کہ کوئی نوکری کر لیتیں, اوپر سے تین بیٹیاں...اور تینوں ہی پڑھ رہی تھیں

انعمتا کا بی سی ایس کرنے کا ارادہ تھا, ازمیر بھی اسے کمپیوٹر سائنس کی طرف لیکر جانا

چاہتا تھا,اس سے چھوٹی اسمارہ فسٹ ائیر میں تھی, سب سے چھوٹی ارحہ ابھی نائنتھ کلاس میں تھی

آگے کو انہیں یہ تین بیٹیاں بیاہنی بھی تھیں

اگر حنین اور انعمتا کا رشتہ ہو جاتا تو وہ انعمتا کے فرض سے سبکدوش ہو جاتے, حنین اسکی ہر قسم کی ذمہ داری اٹھانے کو تیار تھا

چند دنوں بعد ہی زینب کو صفیہ کا فون آگیا

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بہن لیکن...ابھی صرف بات طے کر لیتے ہیں, منگنی کچھ عرصہ ٹھر کر کر لیں گے...ویسے بھی انعمتا ابھی بہت چھوٹی ہے" صفیہ سبھاؤ سے کہتی چلی گئیں

زینب کو کوئی اعتراض نہیں تھا, ویسے بھی ابھی ازمیر کو گئے عرصہ ہی کتنا ہوا تھا جو وہ لوگ انعمتا کی منگنی کے لئے تیار ہو جاتے

کچھ دن بعد وہ اور سبتین جا کر انعمتا کے ہاتھ پر پیسے رکھ کر بات پکی کر آئے...اور

ان دونوں میاں بیوی سے صاف کہہ آئے کہ انہیں قطعی اس احسان کو اتارنے کی ضرورت نہیں ہے

پھر بھی طارق اور صفیہ جا کر حنین کا منہ میٹھا کروا ہی آئے تھے, ابھی اس خبر کو نا تو طارق اور صفیہ نے زیادہ پھیلایا... اور نا ہی زینب نے اپنے خاندان میں زیادہ لوگوں کو بتایا

یہ ہی فیصلہ کیا گیا کہ چھ ماہ بعد جب ان دونوں کی منگنی ہو گی تو سبھی کو پتہ چل جائے گا

حنین کی خوشی کا کوئی عالم نہیں تھا...

"انعمتا حنین یا من..." وہ اسے مسلسل چھیڑے جا رہا تھا

"بس کرو... ابھی صرف بات پکی ہوئی ہے" انعمتا کے گال شفق کی سرخی ہوئے جا رہے تھے

.....

وہ آج حمدان انٹرپرائزز آئی تھی, طارق صاحب صفیہ کو لیکر ہسپتال جاتے ہوئے اسے وہاں چھوڑ گیے تھے, انہیں کئی دنوں سے کمر میں شدید درد کی شکایت تھی, حمدان ابھی تک آفس نہیں آیا تھا سو حنین نے اسے اپنے کیبن میں بٹھا دیا

طارق اور صفیہ ہسپتال چلے گئے تھے

انعمتا کی nervousness کا کوئی حال نہیں تھا, بار بار دوپٹہ ماتھے پر کھینچ رہی تھی, کندھے پر پڑا بیگ دس دفعہ اتارا اور بیس دفعہ دوبارہ کندھے پر ڈال لیا, دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی تو اچھی ہی شامت آئی ہوئی تھی, انہیں وہ مروڑ مروڑ کر اکھاڑنے کے درپے ہوئی ہوئی تھی, ماتھے پر آیا پسینہ کتنی ہی بار صاف کر چکی تھی, لبوں کی لرزش, اوپری کناروں پر آئے پسینے کے قطرے, تمتماتے ہوئے گال...

حنین اس کی اسقدر نروس صورتحال دیکھ کر بس خفیف سا مسکرائے جا رہا تھا

"وہ کیا پوچھیں گے مجھ سے؟؟؟" اس نے دسویں بار حنین سے سوال کیا تھا,

حنین نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کیبن کا دروازہ دھیرے سے بند کر دیا, پھر

اس کے قریب کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھا اور پورے حق سے اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کر لیا, انعمتا پوری کی پوری لرز اٹھی تھی

"وہ انسان ہیں انعمتا... کوئی جن یا بھوت تھوڑی ناہیں جو اتنا کنفیوز ہو رہی ہو...

پلیز, ریلیکس" وہ اس کے ہاتھوں کو تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا

"مجھے ایک اور گلاس پانی پلا دو پلیز..." وہ اپنے ہاتھوں کو اس کی گرفت سے چھڑواتے ہوئے بولی

"اوکے..." حنین نے دھیرے سے کہتے ہوئے اسے ایک گلاس پانی منگوا دیا تھا

"حنین...." کچھ دیر بعد اسے یزدان نے آواز دی تھی

"سر آ گئے ہیں..." وہ بولا

"میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں... یہیں بیٹھو" حنین اسے کہتا ہوا باہر نکل گیا

"سر ازمیر کی سسٹر آئی ہوئی ہیں...." اس نے حمدان کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا

"کب سے؟؟؟"

"تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے..."

"کہاں ہیں؟؟؟"

"میرے کیبن میں..."

"بلاؤ جلدی..." حمدان کے کہتے ہی وہ باہر نکل گیا, کچھ دیر بعد انعمتا اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی تھی

"بیٹھیں مس انعمتا..." حمدان نے اپنے سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا

"حنین کل والا پراجیکٹ فائنل کر کے لے آؤ... جلدی" حمدان کے کہتے ہی وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا

اب انعمتا کے اصل پسینے چھوٹے تھے, حنین کے ہونے کا جو ذرا سا حوصلہ تھا وہ بھی گیا, کپکپاتی ہوئی انگلیوں سے اس نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا

حمدان نے آفس کا دروازہ بند ہوتے ہی اس کی طرف دیکھا

ساڑھے سترہ سالہ انعمتا طارق...جو اس وقت انتہائی پزل ہوتی صورتحال میں اس کے سامنے تھی, ہلکے سبز رنگ کا لان کا سوٹ پہنے, سوٹ کا میچنگ دوپٹہ سر پر اوڑھے, دائیں کندھے پر براؤن رنگ کا شولڈر بیگ ڈالے...وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر بیٹھی تھی, اے سی خنکی کے باوجود اس کا ماتھا گیلا ہو رہا تھا, اس کے کپکپاتے ہوئے گلابی ہونٹ حمدان سیف خان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھے

اس کے یوں غور سے دیکھنے پر وہ معصوم لڑکی مزید حوصلہ ڈھا گئی, ٹھاں کی آواز سے گود میں دھری فائل نیچے گر گئی, اسے اٹھانے کے لئے جھکی تو بیگ دھڑام سے نیچے گر گیا

"مس انعمتا...ریلیکس...یہ لیں" حمدان نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے اس کے لئے پانی کا گلاس بھرا تھا

"تھینک یو سر..." وہ بس اتنا ہی کہہ سکی

"نیکسٹ ایڈمیشن لے لیا؟؟؟"

"جی سر..."

"کس میں لیا؟؟؟

"بی سی ایس..."

"سبجیکٹس...؟؟"اس نے پوچھا

"اکنامکس, کمپیوٹر سائنس اور جیو گرافی..."وہ بولی

"میتھ کیوں نہیں رکھا...؟؟؟"

"مجھے...وہ بہت مشکل لگتا ہے..."اس نے دھیرے سے کہا

"آئی سی ایس میں کیسے پڑھا پھر؟؟؟"اس نے پوچھا

"بہت مشکل سے..."وہ بولی, حمدان کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل گئی

"فائل دکھائیں"وہ بولا, اس نے اپنی فائل اس کے سامنے رکھ دی, وہ بیچاری واقعی سچی تھی, میٹرک اور انٹر دونوں میں ہی اس کے میتھس کے مارکس بس پورے

سورے ہی تھے, حالانکہ ازمیر کا میتھس بہت اچھا تھا, اس نے ایم کام کیا تھا تبھی تو حمدان نے اسے فنانس سیکشن میں رکھا ہوا تھا, انعمتا کی انگلش اور کمپیوٹر سائنس... یہ دو سبجیکٹس اچھے تھے

"آپ ٹائپنگ کر لیتی ہے؟؟"اس نے پوچھا

"جی..."

"سپیڈ کیا ہے؟؟؟"

"پتہ نہیں... کبھی جج نہیں کی"وہ بولی, حمدان نے انٹر کام اٹھایا تھا

"یزدان...ایک لیپ ٹاپ بھجواؤ"اس نے کہا, کچھ ہی دیر بعد لیپ ٹاپ آ گیا

""یہ پیرا گراف ٹائپ کریں ذرا..."اس نے ایک فارم اس کے سامنے رکھا تھا, انعمتا کا کانفیڈینس تھوڑا سا بحال ہوا تھا, وہ تھوڑا آگے کو ہوئی اور ٹائپ کرنے لگی, حمدان نے اس کے پیچھے لگی گھڑی پر ٹائم نوٹ کیا تھا

وہ ٹائپ کرتی جا رہی تھی

حمدان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی...اب اس کے پاس ایک منٹ تھا

حمدان انٹرپرائزز کے اس ڈیشنگ سے چیئرپرسن کے پاس پورا ایک منٹ تھا انعمتا طارق کو دیکھنے کے لئے...اور وہ دیکھنے لگا

سب سے خوبصورت اس کی آنکھیں تھیں...گہری گہری کالی سیاہ آنکھیں...

کھڑی کھڑی سی ستواں ناک....اور گلابی گلابی سے ہونٹ جن پر وہ وقفے وقفے سے زبان پھیر رہی تھی

بلاشبہ وہ ایک حسین لڑکی تھی,نہ جانے کیوں اس چونتیس سالہ انتہائی کامیاب اور دوراندیش انسان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھرتی چلی گئی

"گنتی کریں کتنے لفظ ٹائپ ہوئے ہیں...؟؟؟"اس نے ایک منٹ پوچھا

"انیتس...."وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"گڈ...میں فی الحال آپ کو آئی ٹی سیکشن میں ایڈجسٹ کر رہا ہوں...صبح آٹھ سے دوپہر دو بجے تک...اوکے؟؟؟"حمدان نے اس کی فائل بند کرتے ہوئے کہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوکے سر..." وہ بولی

"کالج میں کتنے بجے سے کلاسز ہیں؟؟"

"تین بجے سے..." وہ بولی

"ٹھیک ہے... کمپنی کی فیمیل ایمپلائز کے لئے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت ہے... آپ چاہیں تو وہ avail کر سکتی ہیں" اس نے دوبارہ یزدان کو بلایا تھا

"یزدان... انہیں مس کومل کے پاس لے جاؤ, وہ ان کے ضروری ڈاکیومینٹس بھی لے لیں گی اور انہیں ان کا کام بھی بتا دیں گی.. میں نے انہیں کال کر دی ہے" وہ بولا

www.novelsclubb.com

"تھینک یو سر..." وہ اپنی فائل اٹھا کر کھڑی ہو گئی تھی

"کل سے جوائن کر لیجیے گا" حمدان نے کہا

"جی... ٹھیک ہے سر" وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے یزدان کے پیچھے آفس سے باہر نکل گئی

.....

شام کے چھ بج رہے تھے جب وہ گھر واپس آیا,دروازہ معیز نے کھولا تھا,اندر آتے ہی اسے سبتین کی چنگھاڑ سنائی دی تھی

"کیا ہو گیا تمہارے پاپا کو؟؟؟"اس نے بائیک کھڑی کرتے ہوئے پوچھا

"پتہ نہیں....وہ ماما پر غصہ ہو رہے ہیں"معیز بھاگتا ہوا اندر چلا گیا,وہ بھی جلدی سے آندر آیا تھا,مایا ایک طرف سہمی ہوئی سی کھڑی تھی, سبتین کا عتاب اپنے عروج پر تھا

"کیا ہوا امی؟؟؟"اس نے سرگوشی میں زینب سے پوچھا

"کیا ہوتا ہے؟؟؟وہی جو ہمیشہ ہوتا ہے"زینب خود تھک گئی تھیں

"دفع ہو جاؤ یہاں سے..."سبتین نے اسے تھپڑ مار ہی دیا تھا

"بھائی ہاتھ اٹھائے بنا آپ سے بات کیوں نہیں ہوتی؟؟؟"حنین سے برداشت نہیں ہوا

"بکواس بند کر اپنی... میری بیوی ہے یہ سمجھا... چاہے مار مار کر زندہ گاڑھ دوں"

توپ کا رخ حنین کی طرف ہو گیا

"ایسے کیسے زندہ گاڑھ دیں گے آپ؟؟؟لاوارث ہے کیا یہ؟؟؟ماں باپ دونوں

حیات ہیں اس کے, آج اس کے بھائیوں کو پتہ چل جائے کہ آپ کیسے اس کے

ساتھ مار پیٹ کرتے ہیں تو کیا ہو گا؟؟؟"حنین کہتا چلا گیا

"سالے میں اس کے بھائیوں سے ڈرتا ہوں کیا؟؟" سبتین دہاڑا

"چل بس کر سبتین... یہ دیکھ میرے جڑے ہاتھ "زینب نے بے بسی سے اس

کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے, وہ قہر بار نظروں سے مایا کو گھورتا ہوا اندر چلا گیا

"ممانی قسم سے افشین بھابھی کی کال تھی..."مایا روتے ہوئے بولی تھی

"چل بس کر میرا بیٹا... تجھے پتہ تو ہے اس کا... چپ کر جا..."زینب نے اس کے

سر پر ہاتھ رکھا تھا

"میں تو کہتا ہوں مایا کہ ایک بار اپنے گھر والوں کو بتا ہی دو کہ بھائی تمہارے ساتھ

کچھ زیادہ ہی مار پیٹ کرنے لگ گئے ہیں..."حنین نے کہا

"عدنان بھائی مجھے ایک بار لے گئے تو پھر واپس نہیں آنے دیں گے...اسی لئے میں نہیں بتاتی"وہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی تھی

جس دن میری بس ہو گئی اس دن میں عدنان بھائی کو فون کر دوں گا"وہ تن فن کرتا اوپر چلا گیا تھا

.....

وہ حنین کو ساتھ لیکر وزٹ پر نکلا تھا,ازمیر کی جگہ اس نے ایک نیا لڑکا ہائر کر لیا تھا سویزدان کو واپس اس کی پوسٹ پر بھیج دیا تھا,حنین پراجیکٹ ہیڈ تھا

"کیسے ہو فاران؟؟؟"وہ فنانس مینیجر کے پاس رکا تھا,اسے جوائن کیے ابھی دو ہفتے ہی ہوئے تھے

"فائن سر..."

"بہت loyalty سے کام کرنا ہے فاران...تم سے پہلے جو اس کرسی پر بیٹھا کرتا

تھا اس نے کبھی مجھے "کیوں" کہنے کا بھی موقع نہیں دیا" حمدان نے کہا

"انشاءاللہ سر... آئیندہ بھی ایسا نہیں ہو گا" وہ بولا, وہاں سے وہ ورکرز کی طرف آیا, تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ آئی ٹی سیکشن کی طرف آگیا, کومل اسے دروازے پر ہی مل گئی تھی

اس سے بات کرتے ہوئے حمدان کی نظر انعمتا پر پڑی, وہ کسی کولیگ کے ساتھ مل کر ٹائپنگ کروا رہی تھی, دفعتاً اس نے دروازے کی طرف دیکھا, حنین نے بڑے نامحسوس سے انداز سے اسے آنکھ کا اشارہ کیا تھا, وہ خفیف سا مسکراتے ہوئے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گئی

www.novelsclubb.com

"حنین... کومل سے کل کی میٹنگ کا ایجنڈا لے لینا" حمدان نے کہا لیکن حنین یامن میر کا سارا دھیان اس لمحے اس چھاؤں جیسی لڑکی کی طرف تھا

"حنین..." حمدان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ذرا سختی سے کہا

"جی سر..." وہ بوکھلا گیا

"میں نے کیا کہا ہے ابھی؟؟؟"

"وہ.. سر... آپ نے کہا کہ... وہ..." اسے نہیں پتہ تھا, اور شاید ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ حمدان کے سامنے شرمندہ سا کھڑا رہ گیا تھا

"دھیان کہاں ہے تمہارا؟؟؟" اس نے پوچھا

"سوری سر..." وہ سر جھکا کر بولا, حمدان بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

بریک ٹائم میں وہ دوبارہ اس کے پاس آیا تھا

"لنچ کرو گی؟؟؟" اس نے پوچھا

"میں نے تمہارے ساتھ باہر کہیں نہیں جانا... جو کھلانا ہے یہیں کھلا دو" وہ بولی تھی, حنین کچھ دیر بعد اس کے لئے پیزا لے آیا

"حنین... دھیان کہاں ہے تمہارا؟؟؟" انعمتا نے ہنستے ہوئے اس پر چوٹ کی تھی

"تمہاری طرف..." وہ بے چارگی سے بولا

"سر کو کیوں نہیں بتایا؟؟؟" وہ مسلسل ہنس رہی تھی

"اڑالو میرا مذاق... حق بنتا ہے تمہارا" وہ اس کے کھانے کے بعد بچا ہوا ٹکڑا اٹھا کر کھانے لگا تھا

"تم شادی کے بعد بھی میرا بچا ہوا کھا لیا کرو گے؟؟؟" انعمتا نے کچھ دیر بعد پوچھا

"میں ساری عمر تمہارا بچا ہوا کھانے کے لئے تیار ہوں انعمتا..." وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا, انعمتا کی پلکیں جھک گئیں, چہرہ گلنار سا ہو گیا تھا

حنین دیوانہ وار اسے دیکھے گیا

ہمارے عشق کی دس بیس نے بھی داد نہ دی

کسی کا حُسن،،،،زمانے میں اِنتخاب ہُوا

.....

"اور آپ کا سر نیم کیا ہے مس...؟؟؟" حنین یامن میر کی طنزیہ سی آواز پر یکدم ہی اس کی آنکھ کھلی تھی, پچھلی تین راتوں سے یہ ہی ہو رہا تھا, جیسے ہی اس کا ذہن ذرا سا فری ہوتا... جھٹ سے ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کا وہ مغرور سا چیئرپرسن

آنکھوں میں اتر آتا

"میں نے کچھ پوچھا ہے مس..." وہی طنزیہ سی آواز, جتاتا ہوا لہجہ, انتہائی پر غرور نظریں اور... وجیہہ سا چہرہ

نامحسوس سے انداز سے رعنین کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی, گردن موڑ کر اس نے اپنے برابر سوئی دانین کو دیکھا, وہ بے خبر نیند میں دھت تھی, سیل اٹھا کر ٹائم دیکھا... ایک بج رہا تھا

اس نے جیسے ہی واٹس ایپ کھولا, زارون کی کال آنے لگی

وہ چپ چاپ اٹھ کر ٹیرس پر آگئی

"تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟؟؟" اس نے پوچھا

"یہ ہی پوچھنے کے لئے تو میں نے کال کی ہے کہ تم کیوں ابھی تک جاگ رہی ہو؟؟؟" وہ بولا

"نیند ہی نہیں آرہی" وہ بے بس سی کرسی پر گر گئی

www.novelsclubb.com

"کہاں چلی گئی؟؟؟"زارون نے پوچھا,اس کے پوچھتے ہی وہ دلکش سا چہرہ پھر سے اس کی نظروں میں آن سمایا

"پتہ نہیں..."وہ دھیرے سے بولی تھی

"اچھا...رعنا,یار ایک کام تو کر دو"وہ کچھ دیر بعد بولا

"ہاں..."

"میرا ایک دوست ہے...اس نے ابھی آئی کام کیا ہے,یار وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہے,اسے اپنی سٹیپ مام سے کہہ کر کہیں ایڈجسٹ کروا دو پلیز"زارون نے کہا

www.novelsclubb.com

"تو تم اپنی مام سے کہہ دو..."

"کہا ہے...وہ نہیں مان رہیں,کہتیں آئی کام والے کا میں کیا اچار ڈالوں گی"وہ بولا

"اچھا میں انا سے بات کروں گی"وہ بولی

"یاد سے کرنا پلیز...کل ملتے ہیں اوکے"وہ محسوس ہی نہ کر سکی کہ زارون

ضرورت سے زیادہ ہی خوش ہو گیا تھا

.....

وہ ناشتے کی میز پر اکٹھے ہوئے تھے, آئرہ اپنی مخصوص نشست پر بیٹھی تھی

میں نے تم دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے" آئرہ کے کہتے ہی ان دونوں کی

چھٹی حس جاگ اٹھی تھی, دونوں نے فوراً ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کی پارٹنر شپ ہیڈ تم ہو گی..." وہ زاہا کی

طرف مڑی

"میں...؟؟؟" وہ حیرانی کی ساتویں منزل پر تھی

"ہاں...اس پارٹنر شپ کے سارے پراجیکٹس تم ڈیل کرو گے, غلطی کی کوئی

گنجائش نہیں ہے زاہا...ویسے بھی تمہیں بڑا شوق ہے نا اپنے باپ کی کرسی

سنبھالنے کا, تو میں تمہیں ایک موقع دے رہی ہوں, اپنے آپ کو ثابت کرو, اس

پارٹنر شپ کا کوئی پراجیکٹ نقصان میں نا جائے..." وہ کہتے کہتے رکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور شاید اب میرا بیٹا بھی مجھ سے خوش ہو جائے بقول جس کے میں تمہارے باپ کی کرسی پر قابض ہو کر بیٹھی ہوں" وہ بولی, زارون سر جھکا گیا

"فائنل ایئر کے پیپرز کب ہیں؟؟؟"

"اگلے مہینے..."

"ٹھیک ہے...یونیورسٹی سے واپسی پر آفس آجایا کرو" وہ بولی

"اوکے میم...." وہ کافی عرصہ سے اسے میم ہی بلا رہی تھی

"اور تم..." وہ زارون کی طرف مڑی

"میرا لون اپروو ہو گیا ہے...میں تو آج سے اپنے ریسٹورنٹ کی بلڈنگ کھڑی کروانے لگا ہوں" وہ اس سے پہلے بولا تھا

"تمہارا لون حنین نے اپروو کیسے کر دیا...؟؟؟ میں نے منع بھی کیا تھا اسے" وہ یکدم دہاڑی

"انہوں نے نہیں کیا...ان کے پارٹنر نے کیا ہے" وہ بولا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زارون تو نے ٹھان لی ہے کہ ساری عمر تو لڑکیوں کی طرح ہانڈی روٹی کرتے ہی گزارے گا" آئرہ کے رونکھے سے انداز پر زاہا کو ہنسی آگئی

"مام... ناتو میں ہانڈی پکا رہا ہوں اور نا روٹی... پلیز" وہ برا منا گیا

"تیری طبعیت میں صاف کر لیتی ہوں لڑکے, حنین سے بات کر لینے دے مجھے" وہ تن فن کرتی رہ گئی تھی

.....

وہ عنایہ کی برتھ ڈے پارٹی پر آئی تھی, چھوٹا سا گھر کا فنکشن تھا لیکن سنایا نے زبردستی اسے بلا لیا, جانے سے پہلے اس نے انعمتا سے اجازت لے لی تھی

پورے فنکشن کے دوران معیز اس کی نظروں کا مرکز بنا رہا, نیلی جینز پر آف وائیٹ شرٹ کے ساتھ نیلی ڈینم جیکیٹ پہنے وہ معمول سے کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا تھا, سٹائلش سے بال, ہلکی ہلکی ڈاڑھی اور متبسم سا چہرہ... دانین بس اسے ہی دیکھ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لو دانی..." سنایا نے کیک پلیٹ میں رکھ کر اس کی طرف بڑھا دیا

"ارے... دانین بھی آئی ہوئی ہے" معیز کو تو وہ نظر ہی نہیں آتی تھی

"چلیں شکر ہے میں آپ کو نظر تو آئی" وہ مسکراتے ہوئے بولی مگر آنکھوں کے گوشوں میں دو قطرے چمکنے لگے تھے, معیز بس مسکرا کر رہ گیا

وہ تقریباً ایک گھنٹہ وہاں رکی رہی, آج دل کچھ زیادہ ہی اداس ہو رہا تھا

"سنایا... میں چلتی ہوں یار, نیند آ رہی ہے" وہ سنایا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی, وہ اس سے گلے مل کر کسی اور کی طرف متوجہ ہو گئی تھی, وہ اپنے گلے میں پڑا سٹالر ٹھیک کرتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی

www.novelsclubb.com

"دانین... رکو" معیز کو وہ نظر آ گئی تھی

"جانے لگی ہو؟؟؟"

"جی..." وہ وہ دھیرے سے بولی تھی

"ڈرائیور آ گیا؟؟؟"

"جی..."

"چلو آؤ میں گاڑی تک چھوڑ آتا ہوں" وہ بولا, دانین چپ چاپ اس کے برابر میں ہولی

"دانین... مجھے ایک بات کہنی تھی تم سے" وہ مین گیٹ سے ذرا ہی دور تھے

"جی کہیں..." دانین رک گئی, روش کے دونوں اطراف میں لگے لیمپس کی روشنی میں معیز کو اس کا معصوم سا چہرہ نظر آیا

"تم ابھی بہت چھوٹی ہو دانین حمدان خان..." وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا

"تو کیا ہوا... ایک دو سالوں میں بڑی ہو جاؤں گی" اس نے دھیرے سے کندھے اچکائے تھے

"تب تک مجھے کسی اور سے محبت ہو گئی تو؟؟؟" معیز نے کھل کر کہہ دیا, دانین کے جیسے دل پر ہاتھ پڑا تھا, وہ کچھ دیر اس کا خوبرو سا چہرہ دیکھتی رہی, پھر دو قدم چل کر کیاری میں لگا گلاب توڑا, پھونک مار کر صاف کیا اور اسے معیز کی طرف بڑھا دیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تب کی تب دیکھی جائے گی... معیز ضامن میر "اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"اس کا کیا مطلب ہے؟؟؟"معیز نے یوں پوچھا جیسے جانتا ہی نہ ہو

"...It means I love you"

وہ کہہ کر گیٹ کی طرف بڑھ گئی تھی

.....

انہیں ایک فائل پر یزدان کے سائن چاہئے تھے, زارون انجینئر سے ملنے گیا ہوا تھا سو وہ اکیلی ہی فائل لیکر ایچ اینڈ وائے فنانسنگ چلی آئی

دن کے گیارہ بج رہے تھے, آنکھوں پر لگائے سن گلاسز سر پر کرتی ہوئی وہ اندر آگئی

"سر یزدان سے ملنا ہے "ریسیپشنٹ اسے جانتی تھی

"آپ اندر چلی جائیں "وہ بولی, رعنین سر ہلاتے ہوئے اندر آگئی, آفس میں کوئی بھی نہیں تھا, اٹیچ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی, وہ فائل میز پر رکھ کر وہیں کھڑی ہو کر انتظار کرنے لگی

تبھی واش روم سے قدموں کی آواز آئی

"سر اس فائل پر آپ کے سائن...." حنین کو دیکھ کر اس کے لفظوں کو بریک لگی تھی

"ایم سوری... مجھے سریزدان سے ملنا تھا" وہ بولی

"کہیں نظر آرہا ہے وہ تمہیں؟؟" حنین نے گیلے ہاتھ تولیے سے صاف کرتے ہوئے اس سے پوچھا

"کہاں ملیں گے وہ؟؟؟" رعنین نے صبر کا گھونٹ پیتے ہوئے دوبارہ پوچھا

"میری جیب میں دیکھ لو... شاید مل جائے" حنین کو وہ ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی, رعنین کا چہرہ سرخ ہو گیا, ایک نظر اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا

"اوکے... میں پھر آجاؤں گی" اس نے فائل اٹھاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمدان انٹرپرائزز کیا دیوالیہ ہو گئی ہے جو حمدان سیف خان کی بیٹی یوں سڑکوں پر آ گئی ہے" حنین کی چبھتی ہوئی آواز پر وہ یکلخت پلٹی تھی

"مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ آپ کو حمدان سیف خان کی بیٹی سے آخر مسئلہ کیا ہے ؟؟؟" اس نے بھی سارا لحاظ بالائے طاق رکھ دیا

مسئلہ...؟؟؟ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ ریسٹورنٹ کے لئے لون حمدان سیف خان کی بیٹی اپروو کروا رہی ہے تو میں تمہیں اس آفس کی دہلیز بھی پار نہیں کرنے دیتا..."

اس نے رعنین کی عزت نفس رگڑ کر رکھ دی تھی

"لیکن دیکھ لیں... آپ کے ظرف کا امتحان... کہ میں آپ سے بس چند قدم کی دوری پر کھڑی ہوں" وہ دھیما سا مسکرائی تھی

"اور مجھے بس چند سیکینڈز ہی لگیں گے اس لون کو کینسل کرنے کے لئے" وہ بولا

"کریں... ابھی کر دیں، میں کینسلڈ فائل لیکر جاؤں گی" وہ فائل اس کے سامنے رکھتے ہوئے خود بھی عین اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی

"لیکن آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ میرا لون اپروو نہیں کریں گے تو میرا ریسٹورنٹ نہیں بنے گا...؟؟؟ میں اسی سال آپ کو وہ ریسٹورنٹ کھڑا کر کے دکھاؤں گی مسٹر حنین یامن میر..." وہ اس کی عمیق تر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی یہ اور بات تھی کہ نظریں اس کے دلکش چہرے پر گڑی جا رہی تھیں

"حنین کچھ دیر اس کی طرف دیکھتا رہا... پھر ہولے سے مسکرا دیا

اس کی مسکراہٹ اسقدر جان لیوا تھی کہ اس کے سامنے بیٹھی رعنین چند لمحوں کے لئے تو جیسے مفلوج سی ہو گئی

حنین نے اس کی فائل اپنے سامنے کی اور یونہی مسکراتے ہوئے اس پر سائن کر دیئے

وہ چوٹ ہی کیا جو ایک ہی بار مار دی جائے... وہ درد ہی کیا جو ایک ہی بار دے دیا جائے... اور وہ بدلہ ہی کیا جو ایک ہی بار لے لیا جائے...

چوٹ تو وہ ہے جو زخم کے ناسور بننے کے بعد ماری جائے... عین اس زخم کے اوپر,

درد تو وہ ہے جو مسلسل دیا جائے... کسی زہر کی مانند...اور بدلہ تو وہ ہے جو بار بار لیا جائے...

"جاؤ...بناؤ چل کے ریسٹورنٹ "اس نے فائل رعنین کی طرف کھسکا دی,وہ خاموشی سے اپنی فائل اٹھا کر کھڑی ہو گئی,دروازے کی طرف بڑھی تو حنین نے پھر پکار لیا

"تمہاری سوتیلی ماں کیسی ہے؟؟؟"اس نے بڑی لگاوٹ سے پوچھا تھا,رعنین سلگ اٹھی,مڑی تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

لائیٹ گرے فارمل شرٹ کے ساتھ ڈارک گرے ڈریس پینٹ پہنے,گلے میں گرے لائننگ والی ٹائی لٹکائے,شرٹ کی دونوں آستینیں کہنیوں تک چڑھائے, شرٹ کا اوپری بٹن کھولے,ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے,کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے,اسے گھماتے ہوئے,طنزیہ سا مسکراتے ہوئے....اسے ہی دیکھ رہا تھا

رعنین کا دل اتنی زور سے دھڑکا جیسے ابھی سینہ پھلانگ کر باہر نکل آئے گا,اس کی

سیاہ چمکتی آنکھوں سے جیتنا انتہائی محال تھا

"شام کو آئیں گی وہ...ARY NEWS پر, وہاں دیکھ لیجیے گا" بالکل اسی کے سے انداز میں کہتی ہوئی وہ دروازہ پار کر گئی تھی

.....

وہ اب تقریباً روزانہ ہی یونیورسٹی کے بعد آفس جانے لگا تھا, جس دن نا جاتا, اس دن انعمتا کی کال آجاتی, اب بھی اسے آفس میں بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا, انعمتا اپنے مینیجر کے ساتھ کسی میٹنگ کا ایجنڈا ڈسکس کر رہی تھی

"اس میٹنگ کے لئے حیان جائے گا..." اپنا نام سن کر اس نے موبائل پر سے نظریں ہٹائیں

"کیا مطلب؟؟؟ آپ نہیں جائیں گی" اس نے پوچھا

"مجھے ایک دو پراجیکٹس دیکھنے ہیں... تم اور فیصل چلے جاؤ" وہ اپنے فنانس آفیسر کا نام لیتے ہوئے بولی

"انا...اگر آپ نہیں جائیں گی تو میں بھی کہیں نہیں جا رہا" وہ اڑ گیا

"حیان...میں ہمیشہ تو ہر جگہ تمہارے ساتھ نہیں جایا کروں گی نا" وہ بولی

"ابھی تو چلیں..." وہ بولا

"تم اور فیصل...بس بات ختم" وہ ذرا سختی سے بولی

"میں اور آپ...نہیں تو میں بھی نہیں...بس بات ختم" اس نے دوبارہ موبائل آن کر لیا, انعمتا نے تاسف سے اسے دیکھا, تبھی اس کی پرسنل سیکرٹری اندر داخل ہوئی

"میم...آج کی میٹنگ کے لئے ہمارے representative کا نام مانگ رہے ہیں..." اس نے سیل کان سے لگا رکھا تھا

"اور کون کون ہے؟؟؟" انعمتا نے پوچھا

"جواد احمد...حاتم برادرز سے, سونیا فیض...فیض انٹرنیشنلز سے, ملک شاہ...ملک برادرز سے, یزدان سیف خان...ایچ اینڈ وائے فنانسنگ سے, زاہا تمیم ہاشمی...

ہاشمی ٹریڈرز سے..." سیکریٹری کہتی چلی گئی, حیان یکدم چونکا

"چلو ایسا کرو ہماری طرف سے فیصل کا نام..." حیان نے اس کی بات کاٹ دی

"اچھا ٹھیک ہے... چلا جاتا ہوں میں" وہ بیزار سا منہ بناتے ہوئے بولا تھا حالانکہ دل خوشی سے اچھلنے لگا تھا

"اب کیا ہو گیا تمہیں؟؟؟" انعمتا نے حیرانی سے اسے دیکھا

"تو اور کیا کروں؟؟؟ میں آج نا گیا تو اگلا پورا ہفتہ آپ کا موڈ بنا رہے گا" وہ اس پر احسان دھرتا کھڑا ہو گیا تھا, انعمتا ناسمجھی سے اسے دیکھتی رہ گئی, اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ کبھی اس نے حیان سے موڈ بنایا ہو

"دے دو میرا نام..." وہ باہر نکلتے ہوئے بولا

"فیصل سے کہو میں باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں, ساری فائلیں اٹھا لائے" وہ موبائل جیب میں ڈالتا ہوا باہر نکل گیا, انعمتا حق دق سی اسے جاتے کو دیکھتی رہ گئی تھی

کچھ ہی دیر بعد وہ میٹنگ ہال میں تھا... زاہا اس سے پہلے ہی آچکی تھی, اس کے برابر والی کرسی خالی نہیں تھی

"ایکسکیوزمی سر... پلیز آپ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ سکتے ہیں, مجھے میڈم زاہا سے کچھ ضروری ڈسکشن کرنی ہے" وہ اس کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے بڑی خوش اخلاقی سے بولا تھا

"کس کی طرف سے ہو تم؟؟؟" کرسی والے نے پوچھا

"حمدان انٹرپرائزرز..." وہ بولا, کرسی والا ذرا سا ٹھٹھک گیا

"???your good name"

اس نے پھر پوچھا

"حیان حمدان خان..." وہ بولا, کرسی والے کے لبوں پر مسکراہٹ سی بکھر گئی

"بیٹھو... حیان حمدان خان" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا

"شکریہ سر..." حیان نے اس کے لئے ساتھ والی کرسی کھینچی تھی, وہ مسکراتا ہوا

www.novelsclubb.com

اس پر بیٹھ گیا, حیان بڑی دلنشین سی مسکراہٹ زاہا کی طرف اچھالتے ہوئے اس کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا

"کیسی ہو؟؟؟"خوشی اس کی آنکھوں سے چھلک رہی تھی

"تم یہاں کیسے؟؟؟"زاہا نے پوچھا

"میں نے بس تمہارا نام سنا اور... یہاں چلا آیا"وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا

"سیدھے ہو کر بیٹھو, یہ کیمپس نہیں ہے"زاہا نے اسے ٹہوکا مارا تھا, وہ جلدی سے سیدھا ہو گیا

میٹنگ بالکل ویسی ہی تھی جیسی ہر بزنس میٹنگ ہوتی ہے... بورنگ, سب کی اپنی اپنی رائے... اختلافات, مشورے

حیان نے بڑی مشکلوں سے اپنی جمائی روکتے ہوئے آگے کو ہو کر ایک کہنی میز پر ٹکائی اور دوسرا ہاتھ اپنے ساتھ بیٹھی زاہا کے ہاتھ پر رکھ دیا

"حیان... یہ کیمپس نہیں ہے"وہ پراجیکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی میں بولی

تھی

"تو یہ کہاں لکھا ہے کہ تمہارا ہاتھ پکڑنا بس کیمپس میں ہی جائز ہے؟؟؟"اس نے زاہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا

"کسی نے ٹیبل کے نیچے دیکھ لیا تو؟؟؟"وہ بولی

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آدھی پبلک ٹیبل کے نیچے یہ ہی کر رہی ہو گی"وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا تھا,زاہا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

حیان کی انگلیوں نے دھیرے دھیرے اس کے بازو پر سفر کرنا شروع کر دیا,وہ کوارٹر سلیوز پہنے ہوئے تھی,اس کی کہنی تک پہنچ کے حیان کی انگلیوں نے واپس نیچے کی طرف آنا شروع کر دیا,وہ جیسے ہی زاہا کے ہاتھ تک پہنچیں,اس نے مضبوطی سے حیان کی چاروں انگلیاں اپنے ہاتھ میں مقید کر لیں

"چھوڑو..."اس نے زاہا کے کان میں سرگوشی کی تھی

"چھڑوالو..."وہ دھیما سا مسکرائی,حیان نے زور لگایا لیکن وہاں وہ پورا زور تو نہیں

لگا سکتا تھا

"زاہا... چھوڑ دو یار" وہ بولا

"...No way"

وہ بھی انجوائے کرنے لگی تھی, حیان نے ایک نظر اس کی طرف دیکھتے ہوئے

دھیرے سے اپنا پیر جوتے سے نکالا اور اس کے پیر پر رکھ دیا

"نہیں چھوڑا تو میں نے یہاں شروع ہو جانا ہے..." اس نے دھمکی دی تھی, زاہا

یونہی خفیف سا مسکراتے ہوئے اس کی انگلیاں جکڑے بیٹھی رہی, حیان کے پیر کا

انگوٹھا دھیرے دھیرے اس کی ٹانگ پر رینگنے لگا تھا

"حیان... پلیز یار" وہ بے بس سی ہو گئی

"ہاتھ چھوڑو میرا" وہ بولا, زاہا نے اس کی طرف مڑتے ہوئے دھیرے سے اس کی

انگلیاں رہا کر دیں, حیان بس مسکراتا چلا گیا تھا

اسی دوران میٹنگ ختم ہو گئی, لوگ اٹھ اٹھ کر جانے لگے تھے

"میں جا رہی ہوں...." وہ کھڑی ہو گئی

"تو میں کونسا ساری رات یہاں بیٹھا رہوں گا" حیان نے کھڑے ہوتے ہوئے دھیرے سے اس کے ہاتھ کو اپنی طرف جھٹکا دیا تھا, زاہا یکدم ہی اس کے انتہائی قریب ہو گئی

بس لمحوں کا کھیل ہوا تھا اور وہ اس کی کمر کے گرد بازو ڈال گیا تھا

"...I love you zaha"

اس کے کانوں میں سرگوشی گھولتے ہوئے وہ پیچھے کو ہو گیا, زاہا سرخ ہوتی ہوئی باہر نکلتی چلی گئی, حیان نے مسکراتے ہوئے اپنا جوتا پہنا تھا

"ہو گئی ڈسکشن ینگ مین...؟؟؟" اس کے برابر والی کرسی والا بھی کھڑا ہو گیا تھا

"جی سر... تھینکس ٹو یو" وہ بولا

"کوشش کرنا اگلی بار تمہاری ڈسکشن on the table ہو مسٹر حیان... Below the table نہیں" اس نے مسکراتے ہوئے حیان کے کندھے پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ رکھا تھا, حیان شرمندہ سا ہو گیا

بائے داوے... میں یزدان ہوں, ایچ اینڈ وائے فنانسنگ سے" یزدان نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا

.....

آج ان تینوں نے اپنے پہلے پراجیکٹ کے لئے میٹنگ رکھی تھی... آئرہ, حنین اور زاہا

آئرہ نے بڑی تاکید کر کے اسے معیز کو ساتھ لانے کا کہا تھا

"معیز کہاں ہے یار؟؟؟" حنین تیار کھڑا تھا

"میں یہاں ٹریفک میں پھنس گیا ہوں" وہ واقعی پھنسا کھڑا تھا

"معیز یار یہ کیا بات ہوئی, وہ دونوں وہاں انتظار کر رہی ہیں..." حنین تپ گیا

"میں کیا کروں پھر؟؟" وہ بھی سڑا پڑا تھا, حنین نے مزید پندرہ, بیس منٹ اس کا انتظار کیا لیکن معیز ندارد... ناچار وہ اکیلا ہی فورٹریس چلا آیا

اس بار کی. میٹنگ فورٹریس میں تھی, وہ دونوں وہاں پہنچ چکی تھیں

"سوری میم.... ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہو گیا" وہ اپنی کرسی کھینچتے ہوئے ہوئے بولا

"معیز نہیں آیا؟؟؟" آئرہ نے پوچھا

"وہ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے ٹریفک جام میں پھنسا ہوا ہے... بس اسی لئے نہیں آسکا" حنین نے کہا

"اوہو... میں تو آج اسی سے ملنے آئی تھی ورنہ صرف زاہا نے آنا تھا" وہ بولی

"بائے داوے.... یہ میری بیٹی ہے... زاہا تمیم ہاشمی" اس نے تعارف کروایا

"ہیلو سر..." زاہا نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا, حنین نے بھی سر ہلاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا, وہ سانولے سی رنگت کی بڑے خوبصورت نین نقش والی لڑکی تھی

"معیز زاہا سے کیمپس میں ہی مل لے گا میم... دونوں ایک ہی یونیورسٹی میں تو پڑھتے ہیں" حنین نے کہا

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے... زاہا ایم بی اے ڈپارٹمنٹ میں ہوتی ہے, اسے کہئے گا کہ کل ہی اس سے مل لے" آئرہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے درپے تھی, زاہا کی چھٹی حس اسے کچھ کچھ آگاہ کر تو رہی تھی کہ کچھ عجیب ہونے والا ہے

"ضرور... کیوں نہیں" حنین نے کہا, ویٹر جوس رکھ گیا تھا

"مسٹر حنین... مجھے ایک گلہ ہے آپ سے, میں نے آپ کو منع بھی کیا تھا اس کے باوجود آپ نے زارون کالون اپروو کر دیا" وہ بولی

"اس کالون یزدان مجھ سے پہلے ہی اپروو کر چکا تھا میم... اگر آپ کہتی ہیں تو میں اسے کینسل کر دیتا ہوں لیکن... یہ ہماری فرم کی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز کے خلاف ہو گا کیونکہ وہ ساری شرائط پوری کر رہا ہے" حنین کہتا چلا گیا

"سب سے پہلے تو اس یزدان الو کے پٹھے کو فارغ کریں آپ... میں آپ کو وارن کر رہی ہوں اس خبیث نے آج تک اپنی زندگی میں کوئی ڈھنگ کا کام نہیں کیا ہے" آئرہ کو غصہ آگیا, زاہا بے پناہ شرمندہ ہوئی

"میم بس کریں پلیز..." وہ دھیرے سے بولی, حنین بس مسکرائے جا رہا تھا

"وہ میرا بہت پرانا دوست ہے میم... بہت قابل دوست... دس سالوں سے ہم دونوں ایک ہیں... اب اگر اس نے ایک لون مجھے پوچھے بنا اپروو کر بھی دیا تو خیر ہے... میں بھی تو آپ سے پارٹنر شپ اس سے پوچھے بنا ہی کر رہا ہوں" حنین کہتا چلا گیا

"آستین کا سانپ ہے وہ شخص... میں بتا رہی ہوں آپ کو کہ وہ ایسی جگہ ڈنگ مارے گا جہاں سوچا بھی نہیں ہو گا" آئرہ کلس گئی

"جانے دیں میم... کوئی بات نہیں, ایک چھوٹا بسا لون ہی تو ہے" وہ بولا

"ہم پراجیکٹ ڈسکس کر لیں اب..." وہ فی الحال اس کا دھیان یزدان سے ہٹانا چاہ رہا تھا

"مسٹر حنین آپ زاہا سے اس پراجیکٹ کی ڈسکشن کر لیں, کب فنانسنگ کرنی ہے, کب ٹینڈر لینا ہے اور کب ڈلیوری کرنی ہے... مجھے ایک ضروری کام سے جانا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے" وہ بولی

"اوکے میم..." وہ بولا, آئرہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑہ ہوئی

ان کی پارٹنر شپ کا پہلا پراجیکٹ پچاس ملین کا تھا, زاہا نے اس کے لئے سارا ہوم ورک مکمل کر لیا تھا, پراجیکٹ فیض برادرز کا تھا, انہیں دو ہفتوں میں ڈلیوری چاہیے تھی, پورا ایک گھنٹہ ان دونوں نے اس پراجیکٹ کو ڈسکس کیا اور اس ایک گھنٹے میں وہ پوری طرح زاہا کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا, وہ چیزوں کو بہت باریک بینی سے دیکھتی تھی

"ایک بات کہوں آپ سے مس زاہا..." ڈسکشن کے بعد انہوں نے لنچ بھی ایک ساتھ کیا تھا

"ضرور... لیکن آپ مجھے تم کہیں گے تو اچھا لگے گا" وہ مسکرائی

"مجھے آج بھی یاد ہے جب اس شہر میں تمہارے ڈیڈ کا نام بولتا تھا... بشر تمیم ہاشمی, کئی سالوں تک ہاشمی ٹریڈرز شہر کی ٹاپ کمپنی رہی تھی, میں بس ایک دو بار ہی ان

سے ملا تھا...تب میں ایک معمولی سا پراجیکٹ ہیڈ ہوا کرتا تھا..."حنین کہتا چلا گیا

"میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر وہ جاتے ہوئے اپنی کرسی تمہیں سونپ کر جاتے تو آج ہاشمی ٹریڈرز کی جگہ حمدان انٹرپرائزرز سے کہیں اوپر ہوتی"وہ کہہ ہی گیا

"لیکن ایسا ممکن نہیں تھا...جب ڈیڈ نے آنکھیں بند کیں تو میں صرف تیرہ سال کی تھی"وہ بولی

"...You are just like your Dad"

حنین اس سے بہت متاثر ہوا تھا

"تھینک یو سر..."وہ بس مسکرادی

اور اس لمحے وہاں کھڑی قسمت بھی حنین کی اس بات پر مسکرائی تھی,یقیناً وہ آنیوالے وقتوں میں بزنس انڈسٹری کی ملکہ بننے والی تھی

.....

وہ اور حیان کلاس لیکر نکلے تھے جب اسے حنین کی کال آئی

"فارغ ہو گیا؟؟؟"اس نے پوچھا

"جی..."

"چل پھر جلدی ایم بی اے ڈپارٹمنٹ کو نکل..."وہ بولا

"کیوں...وہاں جا کر حج ہونا ہے میرا؟؟؟"معیز تڑخ گیا

"معیز تو جاتا ہے کہ میں آؤں؟؟"حنین نے اسے گھر کا

"جا رہا ہوں..."اس نے کلس کر کال کاٹ دی

"کیا ہو گیا؟؟؟"حیان نے کینٹین سے دو ٹن خریدے تھے

"حیان میرے ساتھ چل ذرا...ایم بی اے ڈپارٹمنٹ جانا ہے"وہ اس سے ٹن پکڑتے ہوئے بولا

"وہاں کیا ہے؟؟؟"حیان اس کے برابر میں چلتے ہوئے بولا

"خدا جانے...ایک ہفتے سے چاچو نے میرا دماغ کھا رکھا ہے,پارٹنر شپ ان کی اور

سودامیرا..."وہ ستا پڑا تھا

"پتہ نہیں کس سے پارٹنر شپ کی ہے...اس کی ایک عدد بیٹی ہے جو یہاں ایم بی اے ڈپارٹمنٹ میں ہوتی ہے, کل کہیں اس سے کوئی میٹنگ کر کے آئے ہیں اور میرا جینا محال کیا ہوا ہے کہ میں جا کر اس کے درشن کر کے آؤں..."وہ بولتا جا رہا تھا اور گھونٹ بھرتا جا رہا تھا, حیان اس کے ساتھ ہی تھا

ایم بی اے ڈپارٹمنٹ کا سوچ کر اس کا دل بھی اچھلنے لگا تھا

"نام کیا ہے اس کا...؟؟"حیان نے پوچھا لیکن عین اسی لمحے معیز سامنے سے آتی اس لمبے سے قد کی سانولی سی رنگت والی انتہائی پرکشش لڑکی کو روک چکا تھا, اس کے ساتھ کھڑے حیان کی چہرے پر یکلخت ہی قوس قزح کے رنگ پھیلے تھے

"ایکسکیوزمی...یہاں فائنل ایئر کی زاہا تمیم ہاشمی کون ہیں؟؟؟"اس کے پوچھتے ہی اس کے سامنے کھڑی زاہا اور اس کے برابر کھڑا حیان دونوں ہی چونک گئے

"میں ہی ہوں...آپ کون؟؟؟"وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"میں معیز ہوں... معیز ضامن میر" اس نے قدرے خوشدلی سے کہا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا، زاہا نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا

حیان حمدان خان کے دل کی دنیا لمحوں میں اتھل پتھل ہوئی تھی

یہ سب نظارے اداس کیوں ہیں؟؟؟

سوال پوچھا تو بات نکلی

تمام موسم ہیں، دل کے موسم

وہ ساتھ ھے تو حسین موسم

اگر نہیں تو، اداس موسم

تمام موسم، ادھار موسم۔۔!!!

.....

پندرہ سال پہلے

اس کے پاس انعمتا طارق کی دو دن کی چھٹی کی درخواست آئی تھی

www.novelsclubb.com

تیز بخار, سر درد اور نزلہ زکام

وہ اس پر سائن کرتے ہوئے مدھم سا مسکرا دیا جیسے جانتا ہو کہ ایسا ہو گا, بھلا وہ

دھان پان سی لڑکی جاب اور پڑھائی دونوں ایک ساتھ کیسے مینیج کر سکتی تھی؟؟؟

دو دن بعد وہ آئی تو حمدان نے اسے اپنے آفس میں بلا لیا

"بیٹھیں انعمتا..." وہ بس اس کا زردی مائل چہرہ اور کئی کئی انچ اندر کو اتری ہوئی

آنکھیں دیکھتا رہ گیا تھا

"کیا ہوا؟؟؟"

"کچھ نہیں سر... بس بخار ہو گیا تھا..."

"کام کے بوجھ کی وجہ سے؟؟؟" اس نے پوچھا

"جی شاید..." وہ اس کے سامنے نظریں ہی نہیں اٹھا پاتی تھی

"انعمتا میں بس اتنا ہی کہوں گا کہ خدا کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ

نہیں ڈالتا... اگر اس نے ازمیر کے بعد آپ کے والدین اور آپ کی بہنوں کی ذمہ

داری آپ کے کندھوں پر ڈالی ہے تو یقیناً آپ اسے اٹھانے کے قابل ہیں..." وہ کہتا چلا گیا

"میں بھی اٹھارہ سال کا تھا جب میں نے بی سی ایس میں ایڈمیشن لیا تھا, مجھے شروع سے ہی بزنس کا بہت شوق تھا, میرے گھر والوں کو آج بھی نہیں پتہ کہ میں کالج کے بعد ایک ملٹی نیشنل فرم میں جونیئر کلرک کی جاب کیا کرتا تھا, اور رات میں ابو مجھے دوکان پر بٹھا دیتے تھے... مجھے آج بھی یاد ہے جب میں نے ایم بی اے کے بعد اس کمپنی کو خریدا تھا, اس کی بدحالی کا کوئی حال نہیں تھا, نا کوئی پروجیکٹ, نا کوئی ورکر, نا کوئی شیئر... کچھ بھی نہیں... یہ بالکل ایسے تھی جیسے مر گئی ہو, اور میں نے ٹھان لیا تھا کہ مجھے اس مری ہوئی کمپنی کو دوبارہ سے زندہ کرنا ہے.... میں نے اپنا دن رات ایک کر دیا انعمتا... اور انسان صرف دو ہی صورتوں میں کسی کام کے لئے اپنا دن رات ایک کرتا ہے... یا تو اسے انتہا کا شوق ہو یا پھر انتہا کی مجبوری... مجھے شوق تھا... بے پناہ شوق... میں مسلسل کئی کئی راتوں تک سوتا نہیں تھا, بعض

اوقات تو یہ بھی یاد نہیں رہتا تھا کہ کچھ کھانا بھی ہے, بس پانی کے ایک گلاس پر صبح سے شام ہو جاتی تھی, میرا جنون تھا... مجھے ایک انتہائی کامیاب انسان بننا تھا... اپنے بل پر... اور صرف تیس سال کی عمر میں میں نے حمدان انٹرپرائزز کو ٹاپ ٹین میں شامل کر دیا تھا..." وہ اسے بتاتا چلا گیا

"آپ کا معاملہ مجھ سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے انعمتا... میں شوقین تھا... آپ مجبور ہیں... اور بات ایک ہی ہے..." وہ بولا

"سر میں نے کبھی محنت سے جی نہیں چرایا..." وہ بس اتنا ہی سمجھ سکی

"میں جانتا ہوں... اگر آپ محنت سے جی چرانے والی ہوتیں تو اس کمپنی میں ستائس دن تو کیا... ستائس منٹ بھی نہیں گزار پاتیں" وہ مسکرایا تھا

"میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ عورت اگر چاہے تو مرد سے کہیں آگے نکل سکتی ہے کیونکہ اس میں صبر کا مادہ مرد سے کہیں زیادہ ہوتا ہے... آپ سب کچھ کر سکتی ہیں انعمتا... بس خود پر یقین کرنے کی دیر ہے" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا

"جی سر..." وہ دھیرے سے بولی

"اب اگلی لیوا پلیکیشن کب آئے گی میرے پاس؟؟؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا, انعمتا نے فوراً اس کی طرف دیکھا, وہ بدستور مسکرا رہا تھا

"اگر زیادہ بیمار ہو گئی تو...؟؟" اس کے پوچھتے ہی حمدان زور سے ہنسا تھا

آخر ایک اٹھارہ سالہ لڑکی میں وہ وقت سے پہلے میچورٹی کیسے پیدا کر دیتا... ناممکن تھا

.....

اس دن موسم کافی زیادہ خراب تھا, نیلا آسمان پوری طرح سیاہ بادلوں سے گھر چکا تھا, کسی بھی وقت چھما چھم شروع ہو جاتی, کمپنی بس سروس کے لئے گئی ہوئی تھی سو وہ واپسی پر کافی لیٹ ہو گئی, اس کی کافی ساری کولیگز تو خود ہی گھر چلی گئی تھیں چار بجے تک بھی بس واپس نہ آئی تو وہ حنین کے کیبن تک چلی آئی, وہ اور یزدان کسی پراجیکٹ کو ڈسکس کر رہے تھے, حنین اسے دیکھتے ہی چونک گیا

"پلیز مجھے گھر تک چھوڑ آؤ گے ؟؟؟"وہ یزدان کو وہاں دیکھ کر نروس سی ہو گئی

"بس نہیں گئی آج؟؟"

"وہ سروس کے لئے گئی ہوئی ہے"وہ بولی

"چلو..."حنین اسی وقت کھڑا ہو گیا

"میں بس دس منٹ تک آیا..."وہ یزدان کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر انداز کرتا ہوا انعمتا کے ساتھ باہر نکل آیا, یزدان کو اس نے کل ہی اپنے اور انعمتا کے رشتے کے بارے میں بتایا تھا...وہ بھی اس لئے کیونکہ یزدان مسلسل اس پر دوست کی بہن پر ڈورے ڈالنے کا الزام دھرے جاتا تھا

www.novelsclubb.com

وہ دونوں باہر نکلے تو موسم واقعی بہت خراب ہو رہا تھا, ہلکی ہلکی ہوا بھی چل پڑی تھی, حنین کے بائیک سٹارٹ کرتے ہی وہ اس کے پیچھے بیٹھ گئی, ابھی دو منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ بوندیں گرنے لگیں

"حنین....بارش ہونے لگ گئی ہے"وہ زور سے بولی تھی

"پھر کیا ہوا... دونوں مل کر بارش میں نہائیں گے "حنین نے ہنستے ہوئے کہا تھا,

لمحوں میں جل تھل ہو گیا, وہ دونوں پانی سے شرابور ہو گیے تھے

دفعتاً بائیک گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ بند ہو گئی

"اسے کیا ہوا؟؟"

"پتہ نہیں..."حنین کا ہر حربہ بیکار ہی گیا

"چلو آؤ... گھر تھوڑا ہی دور ہے اب..."اس نے بائیک ایک دوکان کے سامنے

کھڑی کر کے لاک لگایا اور مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا, وہ تیز ٹھنڈی ہوا سے

کپکپانے لگی تھی, حنین نے اپنا کوٹ اتارا اور اس کے کندھوں پر ڈال دیا

"ویسے تو یہ بھی گیلا ہی ہے لیکن... گزارہ ہو جائے گا" وہ اپنی شرٹ کی آستینیں

نچوڑتے ہوئے بولا تھا, انعمتا نے اس کا کوٹ زور سے اپنے کندھوں سے لپیٹ لیا

"انعمتا..."حنین نے بڑی محبت سے پکارا تھا, وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی

"جیسے ہی تمہارا بی سی ایس ہو گا... ہم شادی کر لیں گے... ٹھیک ہے؟؟؟" وہ بولا

"بالکل نہیں...ایم سی ایس کون کرے گا" وہ بولی

"وہ شادی کے بعد کر لینا" حنین نے کہا

"شادی کے بعد کونسی پڑھائی ہوتی ہے؟؟؟" وہ بولی

"ساری پڑھایاں شادی کے بعد ہی تو ہوتی ہیں انعمتا جان..." حنین کے معنی خیز سے انداز پر وہ جھینپ سی گئی, اس نے مسکراتے ہوئے پھر اس کا ہاتھ تھام لیا

"چھوڑو..." وہ کسمسائی تھی

"کبھی بھی نا چھوڑوں..." حنین نے ایک جھٹکے سے اسے قریب کیا تھا, انعمتا لہرا کر اس کے کندھے سے جا ٹکرائی, وہ دونوں مین روڈ سے نیچے اتر آئے تھے, ہر طرف گھٹاٹوپ اندھیرا اور جل تھل کرتی بارش... حنین کا بازو بڑے حق سے اس کے نازک سے وجود کے گرد حصار بنا گیا

"حنین... کوئی دیکھ لے گا" وہ بولی

"اچھا ہے نا... پھر ہماری شادی جلدی ہو جائے گی" حنین نے بازو موڑ کر اسے

اپنے سامنے کیا تھا, دفعتاً سامنے سے کوئی آتا دکھائی دیا, وہ فوراً اسے لیکر دیوار کی اوٹ میں ہو گیا, اس کا گھر چند قدم کی دوری پر تھا

"چھوڑو مجھے... گھر آ گیا ہے" وہ دھیرے سے بولی اور اس کا کوٹ اتار کر اس کی طرف بڑھا دیا

"تھینک یو نہیں کہو گی" حنین اس کے بھیگے بھیگے سے وجود سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

"تھینک یو..." وہ اس کی نظروں کے ارتکاز سے سمٹی جا رہی تھی, حنین اپنا کوٹ بازو پر ڈالتے ہوئے اس کے قریب ہو گیا... اتنا کہ انعمتا کا بھیگا ہوا چہرہ اس کے لبوں سے ذرا ہی دور رہ گیا تھا

"میری بس ہوتی جا رہی ہے اب... تم میری ہو کر بھی میری نہیں ہو یہ کیسا امتحان ہے میرا... پوری پوری رات تمہارے تصور میں گزر جاتی ہے, ہر کروٹ پر تم نظر آتی ہو..." حنین نے بڑے حق سے اس کا پھول سا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں

بھر لیا, انعمتا کے لبوں میں لرزش ہونے لگی تھی, وہ جیسے ہر شے سے بیگانہ ہو گیا تھا

"میں کب تک بس تمہیں دیکھ دیکھ کر جیتا رہوں گا... مجھے تم میری بانہوں میں چاہیئے ہو انعمتا... میرے دل کے بالکل پاس, میری سانسوں میں گھلتی ہوئی" وہ دیوانہ وار اس کے لرزتے ہوئے لبوں پر جھکا تھا, انعمتا ایک جھٹکے سے اس کا حصار توڑ کر نکل گئی

وہ بس خالی ہاتھ سا اس دیوار کے پاس کھڑا رہ گیا تھا

.....

آج صبح سے اس کی طبیعت مضمحل سی تھی, وقفے وقفے سے گردے میں درد اٹھ رہا تھا جو کمر کے پچھلے حصے کی طرف جا رہا تھا, خود پر بے تحاشا قابو پائے وہ دوپہر تک کرسی پر بیٹھا رہا لیکن درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا

تقریباً ایک بجے وہ کرسی سے اٹھ کر واش روم گیا, کمر ٹوٹنے والی ہو گئی تھی, باہر نکلا تو چہرہ پسینے سے تر ہو رہا تھا, گردے کا یہ درد اسے اکثر و بیشتر ہی اٹھتا تھا, چھ مہینے

پہلے اس نے پتھری کا آپریشن کروایا تھا جو چار ماہ بعد پھر بن گئی تھی, پھر آپریشن کروایا... لیکن صورتحال دن بدن بگڑتی ہی جا رہی تھی

اب بھی تکلیف کی شدت سے وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھتا ہوا درد سے دوہرا ہو کر آفس ٹیبل کے پاس ہی گر گیا, آنکھوں سے پانی نکلنے لگا تھا, بمشکل اس نے کال کر کے یزدان کو بلایا

"بھائی کیا ہو گیا؟؟؟" وہ تو اسے منہ کے بل فرش پر گرے دیکھ کر ہی دہل گیا تھا

"یزدان... دراز میں سے انجیکشن نکالو, جلدی" یزدان نے اسے سہارا دے کر صوفے پر لٹا دیا, ہر بار ایسی صورتحال میں یزدان ہی اس کے ساتھ ہوتا تھا, اب بھی اس نے جلدی سے انجیکشن بھرا اور اس کے لگا دیا

"بھائی ہسپتال لے چلوں..." وہ اس کا نڈھال سا چہرہ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

"ذرا درد کم ہو جائے... پھر چلتے ہیں" وہ بولا, تقریباً آدھے گھنٹے بعد یزدان اسے ہسپتال لے آیا, وہ ڈاکٹر چھ ماہ سے اس کا ٹریٹمنٹ کر رہا تھا

"اب کیسی طبیعت ہے حمدان..." ڈاکٹر نے اس کے ٹیسٹ کروائے تھے

"اب تو بہتر ہے..." وہ بولا

"نہیں حمدان... یہ بہتر نہیں ہے... تمہارا ایک کڈنی دھیرے دھیرے ناکارہ ہوتا جارہا ہے, دوسرے میں دو بار سٹونز بن چکے ہیں... زیادہ سے زیادہ چھ ماہ... اور پھر تم ڈائلسز پر آجاؤ گے" وہ بولا, حمدان چپ رہ گیا

"ٹرانسپلانٹ کروالو؟؟؟" ڈاکٹر نے کہا

"اس کا رسک فیکٹر بہت زیادہ ہے ڈاکٹر..." وہ بولا

"تو ڈائلسز میں رسک نہیں ہے کیا... ہر ہفتے اسقدر تکلیف... کیسے جھیلا کروگے ؟؟؟" وہ بولا

"میرے بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں ڈاکٹر... وہ تنہا ہو جائیں گے... بالکل تنہا" وہ چپ چاپ وہاں سے پلٹ آیا, یزدان کو اس نے گھر میں کسی کو بھی کچھ بتانے سے سختی سے روک دیا تھا

شام میں بشر اس سے ملنے آیا... یزدان نے اس کے منع کرنے کے باوجود اسے بتا دیا تھا

"دوسری شادی کر لے حمدان.... ہر سوتیلی ماں تو بری نہیں ہوتی" وہ بولا, اس لمحے ڈرائینگ روم میں بس وہ اور بشر ہی تھے

"اور اگر بری نکل آئی تو...؟؟؟ وہ بولا

"بشر میں جانتا ہوں کہ میرے آنکھ بند کرنے کی دیر ہے... میرے رشتے دار میرے معصوم بچوں کو رول کر رکھ دیں گے, ابھی کل میں نے سنا کہ آئرہ زارون کے لئے رعنین کے رشتے کی بات کر رہی تھی... میری بہنیں الگ سے حیان پر نظر رکھ کر بیٹھی ہیں, چچا اور ان کے بیٹے نہ جانے کیسے میرا لحاظ کر رہے ہیں, آج اگر میری آنکھ بند ہو گئی تو انہیں صرف حمدان انٹرپرائزز سے سروکار ہو گا, میرے بچوں کو کوئی نہیں پوچھے گا... اور اگر اس سب میں میری دوسری بیوی بھی انہی جیسی نکل آئی تو کیا ہو گا...؟؟؟ میں سوچ کر کانپ جاتا ہوں" وہ کہتا چلا گیا

"حمدان.... یزدان یے نا تیرے ساتھ" وہ بولا

"کب تک...؟؟؟اسے بھی شادی کرنی ہے بشر,اسے بھی گھر بسانا ہے,وہ کب تک میرے بچوں کی دیکھ ریکھ کرتا رہے گا..." وہ از حد پریشان تھا

"مجھے میرے رب پر پورا بھروسہ ہے بشر لیکن....اس کٹھور دنیا پر نہیں ہے,یہ میرے معصوم بچوں کو نوچ کھائے گی,میری ماں کب تک ان کی ڈھال بنی رہے گی...؟؟؟" وہ بولا

"حمدان....خدا پر بھروسہ ہے تو اس کا نام لیکر دوسری شادی کر لے,ہو سکتا ہے اس نے تیرے بچوں کے نصیب میں ایک بہترین سوتیلی ماں لکھی ہو" وہ جاتے ہوئے اسے کہہ کر گیا تھا

اس رات اس نے رعنین اور حیان کو خود ہی ہوم ورک کروایا,دانین اس کی گود میں ہی سو گئی تھی

"حمدان....دوسری شادی کر لے..." بشر کی آواز بار بار اس کے کانوں میں گونج

رہی تھی

اور المیہ یہ تھا کہ دوسری شادی کے نام پر جو چہرہ ذہن کے پردے پر ابھر رہا تھا وہ اسی اٹھارہ سالہ معصوم لڑکی کا تھا جو پچھلے کچھ عرصے سے اس کے حواسوں پر سوار تھی

اس سے پندرہ سال چھوٹی...انعمتا طارق

"حیان...رعنا...آپ اپنے پاپا سے کتنا پیار کرتے ہو؟؟؟"اس نے دونوں کو اپنے دائیں بائیں لٹا لیا تھا,دانین اس کے سینے پر لیٹی ہوئی تھی

"بہت زیادہ..."وہ دونوں اس سے لپٹ گئے

"اور پاپا آپ لوگوں کے لئے جو کریں گے وہ ہمیشہ بہت اچھا ہو گا...ہے نا؟؟؟"

اس نے کہا

"جی پاپا..."

"دیکھو دانی ابھی بہت چھوٹی ہے...اور آپ کو اور رعنا کو بھی تو ماما کی کمی محسوس

ہوتی ہے...ہے نا؟؟؟"وہ بولا

"جی پاپا..."

"تو اگر پاپا آپ کو ایک بہت اچھی دوسری ماما لا دیں تو اچھا ہو گا نا...؟؟؟"اس کی بات سن کر دونوں چونک گئے

"پاپا آپ خالہ سے شادی کر رہے ہیں؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"نہیں بیٹے...کوئی اور...کوئی بہت اچھی"وہ بولا

"وہ پھر آپ کے روم میں رہے گی...؟؟؟"

"نہیں...ہم اسے ایک الگ روم دے دیں گے"وہ بولا,دونوں بچے تشویشناک سی صورتحال میں تھے

"دیکھو بیٹے...وہ بہت اچھی ہو گی,آپ لوگوں کا بہت خیال رکھے گی,آپ کو ناشتہ کروایا کرے گی,لنچ باکس بنا کر دیا کرے گی,واپسی پر کپڑے چینج کروایا کرے گی, اور پھر شام کو ہوم ورک بھی کروایا کرے گی,آپ کے ساتھ مل کر کھیلا کرے

گی..."حمدان کہتا چلا گیا

"پھر آپ کیا کیا کریں گے پاپا...؟؟؟"حیان نے پوچھا

"میں بھی آپ کے پاس ہی ہوں گا..."وہ بولا,بچے سوچ میں پڑ گئے تھے

"پاپا آپ کو زیادہ وقت نہیں دے پاتے نا بیٹے...اسلیے کہہ رہا ہوں"حمدان نے ان دونوں کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا

.....

طارق صاحب کو دوسرا ہارٹ اٹیک ہوا تھا,بظاہر وہ نارمل ہی نظر آتے تھے لیکن جوان بیٹے کی موت نے انہیں اندر سے بالکل ہی کھوکھلا کر دیا تھا,دو دن وہ ہسپتال میں ایڈمٹ رہے,حمدان ایک بار انہیں دیکھنے آیا تھا

صفیہ کی حالت بھی تشویشناک ہی تھی,ان کے جوڑوں اور پٹھوں میں مسلسل کھچاؤ تھا,یورک ایسڈ حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا,کوئی باقاعدہ علاج نا ہونے کی وجہ سے وہ بالکل ہی مفلوج ہوتی جا رہی تھیں

پھر آئے روز کے خرچے...راشن, بجلی کا بل, پانی کا بل, دودھ کا بل...دونوں لڑکیوں کی پڑھائی...فیسیں...زندگی مشکل ترین ہوتی جا رہی تھی

انعمتا بیچاری کہاں تک کرتی...؟؟؟وہ بھی تھک جاتی تھی, اوپر سے صفیہ کو دن رات اس کی شادی کے اندیشے ستائے رکھتے تھے, نا کوئی تیاری تھی اور نا کوئی پیسہ

ادھر حمدان کی حالت بھی روز بروز بگڑ رہی تھی, دائیں گردے میں پھر سے پتھری کی شکایت ہونے لگی تھی, وہ اپنے بچوں کی طرف دیکھتا تو لرز جاتا تھا...مائرہ کے بعد اگر وہ بھی دنیا سے چلا گیا تو ان تینوں کا کیا بنے گا؟؟؟

اس کے سارے رشتے دار سچ میں جیسے گھات لگائے بیٹھے تھے, چچا کے دونوں بیٹوں کی آئے روز کی شکایات اس تک پہنچتی تھیں, ایک دفعہ تو وہ دونوں وہیں کمپنی میں ہی گتھم گتھا ہو گئے تھے, آئرہ ہر طور اس سے شادی کرنے کے درپے تھی, دونوں بہنوں نے اپنی اپنی نندوں کے رشتے لا کر الگ سے اس پر چڑھائی کی ہوئی تھی,

روزانہ ہی اسے فریحہ کے سامنے پیش ہونا پڑتا, دونوں بہنوئیوں کی فرمائشیں دن

بدن بڑھتی جارہی تھیں, حالانکہ حمدان انٹرپرائزز سراسر اس کی اپنی کاوش تھی... سراسر اس کا اپنا حق تھی, اس پر کسی بھی رشتے دار کا کوئی حق نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ سب اس کے سر پر سوار تھے, اسے ان سب کو پالنا پڑ رہا تھا, سیف خان کے گزرنے کے بعد تو وہ سبھی اسے مزید جونک کی طرح چمٹ گئے تھے, اس پورے خاندان میں اگر کوئی اس کے ساتھ مخلص تھا تو وہ یزدان تھا... لیکن آخر کب تک؟؟؟

صورتحال اس تیسرے گھر میں بھی مخدوش ہی تھی, اس اکیس سالہ لڑکی کا صبر اب جواب دیتا جارہا تھا, پچھلے پانچ سالوں سے وہ سبتین کا بے جا شک اور غصہ برداشت کر رہی تھی, دو بچے پیدا کر چکی تھی, سارا گھر سنبھالتی تھی... اس کا بھی آخر کو ایک ظرف تھا جو چھلک جاتا تھا

اس رات بھی ایسا ہی ہوا تھا

سبتین کسی معمولی سی بات پر اس پر چڑھ دوڑا تھا اور مایا کی بس ہو گئی تھی, وہ بھی

جواباً چیخ پڑی...اور مرد سے بھلا کہاں برداشت ہوتا ہے عورت کا سر اٹھانا....اس نے مایا کے ساتھ اچھی ہی مار پیٹ کی تھی...اسی رات وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی امی کی طرف چلی گئی تھی

بڑی ہی مشکلوں سے سبتین وہاں جانے پر راضی ہوا,مایا کے بھائی ہتھے سے اکھڑے پڑے تھے,پانچ سالوں میں بھی اس بیچاری کے چہرے پر آسودگی کی کوئی رمق نہیں تھی,ہمہ وقت بس اسے سبتین کے موڈ کی فکر پڑی رہتی تھی

.....

وہ نومبر کا ایک خوشگوار سا دن تھا,ایک ہفتہ پہلے ہی حمدان کی لیتھوٹرپسی ہوئی تھی,اس بار یزدان نے فریحہ کو بھی بتا دیا تھا,وہ تو جوان بیٹے کو بے سدھ ہسپتال کے بستر پر پڑے دیکھ کر ہی ڈھے گئیں,سیف خان کی موت کے بعد وہ بھی بہت اکیلی ہو گئی تھیں

"حمدان...تیرے پاس صرف ایک ہفتہ ہے لڑکے,اگر تو نے مجھے اپنی پسند نا بتائی

تو میں خود اپنی پسند سے تیری دوسری شادی کر دوں گی" انہوں نے اسے الٹی میٹم دے دیا تھا

اب بھی وہ ایک ہفتے بعد آفس آیا تھا, کئی پراجیکٹس اور ٹینڈرز پینڈنگ پڑے تھے

"حنین... ساری فائلز لے آؤ..." اس نے آتے ہی حنین کو بلا لیا, کافی دیر وہ اس کے ساتھ فائلیں ڈسکس کر کے سائن کرتا رہا, پھر اس نے فاران کو بلایا, سارا فنانسنگ سیٹ اپ ڈسکس کیا, تقریباً بارہ بجے کے قریب یزدان نے آ کر اسے انجیکشن لگایا تھا

"کچھ دیر ریسٹ کر لیں اب..." وہ اسے صوفے سے اٹھنے نہیں دے رہا تھا

"یزدان... انعمتا کو بھیجو میرے پاس" بمشکل اٹھ کر وہ اپنی کرسی تک آیا تھا

"اور ایک لیپ ٹاپ بھی بھیجنا...." وہ بولا, یزدان سر ہلا کر باہر نکل گیا, کچھ ہی دیر بعد وہ چلی آئی

جامنی رنگ کے ریشمی سوٹ میں ملبوس, ساتھ ہلکا کاسنی کنٹراسٹ کا دوپٹہ سر پر

اوڑھے, لبوں پر مدھم سی کاسنی لپ اسٹک لگائے وہ اندر آ گئی

"بیٹھیں انعمتا..." حمدان نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا, وہ سر جھکاتے ہوئے بیٹھ گئی

"کیسی ہیں آپ؟؟؟؟"

"ٹھیک ہوں سر..."

"انعمتا میرے لئے ایک لیٹر ٹائپ کریں گی آپ؟؟؟" اس نے پوچھا

"جی سر...." اس نے لیپ ٹاپ کھول لیا, حمدان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے اسے دیکھا, وہ اس کے بولنے کے انتظار میں بیٹھی تھی

"To whom may it concern....

وہ بولنا شروع ہوا

This was just a request... More precisely "

just a wish...a wish to have a very beautiful

and amazing person... and today... I want to "put my wish before that person

"یہ صرف ایک تمنا ہے...یا یوں کہہ لیں کہ ایک خواہش ہے,ایک انتہائی خوبصورت اور خاص ہستی کو حاصل کر لینے کی خواہش...اور آج میں یہ خواہش اس کے سامنے رکھ دینا چاہتا ہوں" وہ کہتا چلا گیا,انعمتا بنا کوئی تاثر دیئے ٹائپ کرتی چلی گئی,حمدان جانتا تھا کہ وہ اس وقت صرف اس کے لئے ایک لیٹر ٹائپ کر رہی ہے,اس کے لفظوں پر کوئی دھیان نہیں دے رہی

I am 34 year old... Having three kids, one " son, two daughters, I know i have only a little time left... and in this time, i want to "...be with you

"میں چونتیس سال کا ہوں,میرے تین بچے ہیں...ایک بیٹا,دو بیٹیاں,مجھے پتہ

ہے میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے لیکن جتنا ہے...اسے میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں" وہ کہہ ہی گیا...انعمتا نے ٹائپ کر دیا, حمدان مسلسل اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا

I"ll be with you... in your evey bad time, "

I" ll be with yiu in your all responsibilities, worries, sorrows... My everything will be yours and yours are mine... I"ll be yours and you will be mine..."

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گا...تمہارے ہر برے وقت میں, ذمہ داریوں میں, پریشانیوں میں, تکلیفوں میں, دکھوں میں...میرا سب کچھ تمہارا ہو گا اور تمہارا سب کچھ میرا...میں تمہارا ہوں گا...اور تم میری..." وہ اس سے زیادہ اور کیا کہتا ل ء کن شاید اسے مزید کچھ کہنے کی ضرورت تھی

I am not forcing you, not threatening you, "

not blackmailing you... I just want to ask

"...that will you be mine till death

"میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر رہا... کوئی ڈراوا نہیں, کوئی ایموشنل بلیک میلنگ نہیں... صرف ایک التجا ہے کہ کیا تم میری بننا چاہو گی... مرنے تک کے لئے "اس نے پوچھ لیا تھا, انعمتا کی انگلیاں رینگتی چلی گئیں, وہ خاموش ہو گیا, وہ کچھ دیر انتظار کرتی رہی, پھر اس کی طرف دیکھا

"سر بس...؟؟؟"

"ذرا پڑھو تو کیا لکھا ہے؟؟؟" حمدان نے کہا

"دھیان سے پڑھنا... دھیرے دھیرے" وہ جیسے اس کا چہرہ کھوج رہا تھا

انعمتا نے پڑھنا شروع کیا

...To whom may it concern"

www.novelsclubb.com

This was just a request... More precisely "
just a wish...a wish to have a very beautiful
and amazing person... and today... I want to
"put my wish before that person

وہ ذرا سا رکی تھی... چہرے کا رنگ ذرا سا بدلا تھا

I am 34 year old... Having three kids, one "
son, two daughters, I know i have only a
little time left... and in rhis time, i want to
"...be with you

وہ ٹھٹھک گئی... خشک ہوتے لبوں پر دھیرے سے زبان پھیری, پلکوں میں
لرزش ہونے لگی تھی

I"ll be with you... in your evey bad time, "

I" ll be with yiu in your all responsibilities, worries, sorrows... My everything will be yours and yours are mine... I"ll be yours and ...you will be mine"

وہ ذرا سا رکی, مطلب سمجھ آنے لگا تھا, ماتھے پر پسینہ ابھر آیا, گال تمتمانے لگے

I am not forcing you, not threatening you, " not blackmailing you... I just want to ask ...that will you be mine till death"

آخر میں اس کی زبان لڑکھڑا گئی, چہرہ تمتما اٹھا تھا, بہت دیر تک وہ لیپ ٹاپ کی سکرین سے نظریں ناہٹا سکی, اسے پتہ تھا کہ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

"اسے مکمل کریں انعمتا..." حمدان نے کہا, اس نے اپنی انگلیاں کی بورڈ پر رکھ دیں

"???Will you marry me.... Anamta Tariq"

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی...انعمتا طارق؟؟؟"وہ پوچھ رہا تھا,انعمتا ٹائپ نہ کر سکی,بس انتہائی پزل ہوتی حالت میں بیٹھی رہ گئی

"انعمتا...میری طرف دیکھیں..."حمدان نے کہا,اس نے بمشکل نظریں اٹھائیں تھیں

"مجھے صرف آپ کی مرضی درکار ہے انعمتا...صرف اتنا پوچھنا ہے کہ آپ کو مجھ سے شادی پر کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا؟؟"وہ بولا,انعمتا جواب نہ دے سکی....بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی

"یہ میرا پرسنل نمبر ہے...آپ آج گھر جا کر اچھی طرح سوچ لیں...اور جب فیصلہ کر چکیں تو مجھے بس ایک ٹیکسٹ کر دینا...اور یہ قطعی ضروری نہیں ہے کہ آپ کا ٹیکسٹ YES ہی ہو...وہ NO بھی ہو سکتا ہے...مجھے صرف آپ کا جواب چاہئے انعمتا...باقی کا سارا کام میں خود کر لوں,آپ کے ابو سے میں خود بات کر لوں گا"حمدان نے کہا اور پانی کا گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھ دیا

"میں اب جا سکتی ہوں؟؟؟"اس نے کپکپاتے ہوئے لبوں سے پوچھا تھا

"جی بالکل... تھینک یو"حمدان نے کہا, وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر نکل گئی تھی

.....

انعمتا نے اسے آفس بلایا تھا, تقریباً شام چار بجے کا وقت تھا, کچھ دن پہلے اس نے دس لاکھ روپے ڈیمانڈ کئے تھے, لون اپروو ہو تو گیا تھا لیکن پیسے آنے تک کام تو شروع کروانا تھا سو اس نے انعمتا سے کہا تھا, اس نے دو دن میں اس کا چیک تیار کروا کر سائن کر دیا

اس دن بھی وہ اپنا چیک لینے ہی آفس گئی تھی

کافی دیر وہ اس کے آفس میں بیٹھی رہی, انعمتا اپنے پراجیکٹ ہیڈ فیصل کے ساتھ آئی ٹی سیکشن کے وزٹ پر تھی, جب وہ بیٹھی بیٹھی تھک گئی تو خود بھی اٹھ کر آئی ٹی سیکشن کی طرف آ گئی, انعمتا اسے فیصل اور دو اور ورکرز کے ساتھ کھڑی نظر آئی, رعنین تیزی سے اس کی طرف آئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"انا یار جلدی کر دیں..." وہ اکتا کر بولی

"بس دس منٹ... یہ آخری فائل ہے" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

"آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے..." وہ بولی

"فیصل یہ فائل کس نے تیار کی ہے...؟؟؟"

"یہ اس نئے لڑکے نے بنائی ہے میم... جسے پرسوں رکھا تھا" فیصل نے کہا

"ذرا بلاؤ اسے..." وہ بولی, فیصل دو منٹ میں اسے لے آیا, وہ چہرے پر ماسک لگائے ہوئے تھا

"یہ فائل آپ نے تیار کی ہے...؟؟؟" اس نے پوچھا

"یس میم..." بڑی مشکل سے اس کی آواز نکلی تھی

"گلے کو کیا ہوا؟؟؟"

"ٹانسلز..."

"رعنین یہ وہی لڑکا ہے جس کی تم نے سفارش کی تھی" انعمتا نے مسکراتے ہوئے

کہا, رعنین نے اس کی طرف دیکھا, اسے وہ دو آنکھیں بڑی جانی پہچانی لگی تھیں

"نیکسٹ جب فائل تیار کرو تو ذرا صفائی سے کرنا..." انعمتا نے کہا

"اوکے..." وہ بولا, انعمتا اسے فائل کے بارے میں کافی کچھ بتاتی چلی گئی, وہ بس مختصراً بات کرنے پر اکتفا کر رہا تھا

رعنین کو اب عجیب سا تجسس ہونے لگا, اسے اس لڑکے کی آواز بھی شناسا سی لگنے لگی تھی

انعمتا نے پھر اس سے کچھ پوچھا, وہ جیسے ہی بولا, رعنین چونک سی گئی

"زارون..." وہ ایک دم بولی تھی, انعمتا اور فیصل دونوں اسے دیکھنے لگے

تبھی اس لڑکے نے رعنین کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا, آنکھیں جیسے التجا کیے جا رہی تھیں

"وہ... انا... زارون کی کال آ رہی ہے بار بار... جلدی کریں پلیز" وہ جلدی سے بولی, آنکھیں حیرت سے پھٹی پڑ رہی تھیں

"چلو آؤ..." وہ فائل فیصل کو پکڑاتے ہوئے اس کے ساتھ آفس چلی آئی, چیک ریڈی تھا, انعمتا نے سائن کر کے کاروائی مکمل کی اور اسے دے دیا, وہ چیک پکڑتے ہی بھاگتی ہوئی باہر نکلی اور آئی ٹی سیکشن کی طرف آگئی, مسلسل ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے اسے وہ نظر آگیا تھا, رعنین دوڑتی ہوئی اس تک آئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتی, وہ خود ہی بول پڑا

"چپ, چپ... بالکل چپ... بعد میں بتاتا ہوں, فی الحال چپ..." وہ سرگوشی میں کہتا چلا گیا, اب اس کی آواز بھی ٹھیک ہو گئی تھی, رعنین حیرت سے مرنے والی ہو گئی

وہ آخر وہاں کر کیا رہا تھا؟؟؟

"سائٹ پر پہنچو... میں آرہا ہوں" زارون نے جلدی سے کہا, وہ بس اسے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی, دس منٹ بعد وہ سائٹ پر تھی, بیس منٹ بعد زارون بھی آگیا رعنین بس صدمے کی سی حالت میں اسے دیکھے جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"تم آخر وہاں کر کیا رہے تھے زارون؟؟؟" وہ بولی, زارون نے ایک نظر اسے دیکھا, پہلے تو دل کیا کہ ایک اور جھوٹ بول دے... جان بچا لے لیکن آخر کب تک...؟؟؟؟ کب تک وہ جھوٹ پر جان بچاتا رہے گا... ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

"میں وہاں... تمہارے سٹیپ مام کو دیکھنے گیا تھا" وہ بولا

"انا کو... لیکن کیوں؟؟؟" وہ نا سمجھی سے بولی

"کیونکہ میرا دل کر رہا تھا" وہ بولا

"مطلب...؟؟؟" رعنین پاگل ہونے کے قریب تھی, زارون نے بے بسی سے اسے دیکھا, وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"مطلب یہ کہ... میرا دل کرتا ہے کہ میں چوبیس گھنٹے بس انعمتا حمدان خان کو ہی دیکھتا رہوں, ہر پل, ہر لمحہ... بس انہیں ہی سوچتا رہوں, وہ بولتی جائیں... اور میں بس چپ چاپ سنتا رہوں..." وہ کہتا چلا گیا, رعنین ششدر سی کھڑی تھی

...I think.... I have a crush on her"

اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا, رعنین نے یکدم اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

"چھ ماہ ہو گئے ہیں رعنا... مجھے اندھا دھند ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے, جہاں مجھے ان کے ہونے کی ذرا سی بھی خبر ملے... میں وہاں پہنچ جاتا ہوں, کبھی تو نظریں سیراب ہو جاتی ہیں.... کبھی نہیں, جس دن وہ مجھے نظر آجائیں... وہ سارا کسی تہوار کی طرح گزرتا ہے میرا... اور جس دن کہیں نظر نا آئیں... اس دن کسی مرگ جیسی خاموشی چھا جاتی ہے میرے اندر..." وہ کہتا جا رہا تھا

"میں نے جان بوجھ کر اس لڑکے کو ان کے آفس میں رکھوایا تھا.. کہ چلو اس بہانے میں کم از کم روز انہیں دیکھ تو لیا کروں گا... لیکن" زارون نے اس کی طرف دیکھا

"تم نے چھاپہ مار دیا..." وہ بڑی بے بسی سے ہنسا تھا

"زارون..." رعنین کو لگا جیسے وہ ابھی رو دے گی... وہ اس کا بیسٹ فرینڈ تھا...

چار سالوں سے

اور آج وہ اسے بتا رہا تھا کہ وہ اس کی سوتیلی ماں پر دل ہار چکا تھا

"مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟" وہ بولی تو آواز بھرا سی گئی

"کیسے بتاتا...؟؟" وہ بولا

"وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکتیں زارون... وہ صرف تمہارا ایک خواب ہی ہو سکتی ہیں اور بس... تم ساری عمر بس انہیں دیکھ ہی سکتے ہو... کبھی چھو نہیں سکتے.. کبھی نہیں" رعنین بڑے دکھ سے دوسری کرسی پر گر گئی تھی

"ہاں میں جانتا ہوں" یہ شاید زارون حاطب کی سب سے بڑی بے بسی تھی

.....

ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کی پہلی ڈیل بڑی کامیابی سے مکمل ہو گئی تھی، انہوں نے مقررہ مدت سے پہلے ہی فیض والوں کو آرڈر پورا کر دیا تھا، زاہا نے بڑی ذہانت سے اس ڈیل کو سپر وائز کیا تھا اور ہاشمی ٹریڈرز کو کئی ملین کا نفع پہنچایا تھا

آئرہ بہت خوش تھی...ان دونوں کی پارٹنر شپ کا آغاز ہی بہت شاندار ہوا تھا,ان دونوں کی اس بڑی کامیابی کی خبر پورے بزنس سرکل میں پھیل چکی تھی,ہر نیوز چینل اور بزنس شوز میں اسی خبر پر چرچا ہو رہی تھی, پچھلے دس سالوں میں یہ کسی بھی پارٹنر شپ کا سب سے زیادہ پرافٹ تھا

اور اس کامیابی کے بعد بزنس ٹایکونز کی نظروں میں دو لوگ ابھرے تھے

پہلا حنین یامن میر جواب سے پہلے گمنام ہی تھا, جس نے آج تک اتنا بڑا پراجیکٹ فنانس نہیں کیا تھا, پچھلے دس سالوں میں یہ اس کی پہلی بڑی کامیابی تھی...34 سالہ حنین یامن میر...جو ایک دم سے میڈیا کی نظروں میں آگیا تھا

...The cool star

سب اسے یہ ہی بلا رہے تھے

اور دوسری...زاہا تمیم ہاشمی...بشر تمیم ہاشمی کی اکلوتی بیٹی,اور بشر تمیم ہاشمی اس شہر کے بزنس ورلڈ کو ابھی تک یاد تھا,اس کی شہرت اور کامیابیاں ابھی اتنی پرانی نہیں

ہوئی تھیں کہ لوگ بھول بھی جاتے, ہاشمی ٹریڈرز کا عروج انہیں آج بھی یاد تھا....اوراب...بشر کے جانے کے دس سال بعد اس کی بیٹی کا نام چمکا تھا

...The young emergent

اسے یہ ہی ٹائیٹل ملا تھا

اور رہ گئی آئرہ کیف خان...تو اس سال ہاشمی ٹریڈرز کی وہ 43 سالہ چیئرپرسن دسویں نمبر پر آ ہی گئی تھی

دھڑا دھڑ انٹرویوز, میٹنگز, سیمینارز, فوٹو شوٹس...

اس رات بھی وہ دونوں ایک مشہور ٹی وی چینل کے کسی بزنس شو میں انوائیٹڈ تھے انعمتا سر شام ہی گھر واپس آ گئی تھی, وہ آجکل پوری طرح حیان کو چیئرپرسن بنانے کی کوششوں میں مصروف تھی, سارے ضروری ڈاکیومینٹس اور کاروائیاں مکمل کروا رہی تھی

ڈنر کے بعد وہ سب ٹی وی لاؤنج میں ہی بیٹھ گئے, رانی نے انہیں چائے وہیں سرو کی

تھی, سنان اپنا بیگ اٹھالایا...ایک کے بعد ایک وہ انعمتا کو اپنی کاپیاں دکھا رہا تھا, حیان, دانین کے ساتھ لگا ہوا تھا, وہ اس کے کانوں میں نہ جانے کیا پھس پھس کرے جا رہی تھی, رعنین ریموٹ ہاتھ میں لیے چینل سرچنگ میں مصروف تھی اچانک اس نے ایک چینل پر سٹاپ کیا...وہ کوئی مشہور بزنس شو تھا, سکرین پر نظر آتے حنین کو دیکھ کر وہ ساکت ہوئی تھی, دھیرے سے اس نے آواز اونچی کر دی, انعمتا نے فوراً سکرین کی طرف دیکھا

...She is 43 and He is 34

اینکر نے ہنستے ہوئے کہا تھا

www.novelsclubb.com

نیوی بلو شیفون کی فینسی سی ساڑھی میں ملبوس آئرہ کیف خان اور نیوی بلو تھری پیس میں ملبوس حنین یامن میر...دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں کھڑے تھے...ہنستے ہوئے, مسکراتے ہوئے

انعمتا بس ساکت سی نظروں سے سکرین کو دیکھتی رہ گئی...

وہ آج بھی اتنا ہی وجیہہ تھا...اتنا ہی دلکش

دس, بارہ سال بعد آج پہلی بار دیکھا تھا اسے...دس بارہ سالوں میں کبھی نظر نہیں آیا تھا وہ...نا کسی میٹنگ میں, نا کسی فنکشن میں, نا کسی سیمینار میں

آج نظر آیا تھا...اور نظر بھی آیا تو کس کے پہلو میں...؟؟؟

"مسٹر حنین...ذرا ایک رومینٹک پوز ہو جائے" ان دونوں کے سامنے نیوز رپورٹرز اور کیمرہ مینز کا رش لگا ہوا تھا

"اگر میم کو کوئی اعتراض نا ہو تو..." وہ مسکراتے ہوئے بولا...انعمتا تھم سی گئی

دس, بارہ سال بعد اس کی آواز سنی تھی...وہ آج بھی اتنی ہی شائستہ تھی...اتنی ہی میٹھی

"اب میں ان کے کندھے پر ہاتھ رکھوں؟؟؟" آئرہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

"نو میم...رومینٹک سر نے ہونا ہے...آپ نے نہیں" اینکر کچھ زیادہ ہی شوخی ہو رہی تھی, حنین نے ہنستے ہوئے اپنا ایک بازو دھیرے سے آئرہ کی کمر کے گرد

ڈال دیا تھا

سنان نہ جانے اسے کیا کہہ رہا تھا... حیان نہ جانے کیا بول رہا تھا.... اسے بس سکرین پر نظر آتا حنین ہی سنائی دے رہا تھا

"سر ذرا کلوز ہو جائیں..." کیمرہ مین کی آواز پر اس نے آئرہ کو اپنے قریب کیا تھا, انعمتا کو لگا جیسے کوئی تیر اس کے دل کے آر پار ہو گیا ہو

حنین یامن میر بھلے جس مرضی لڑکی کے پہلو میں کھڑا ہو جاتا... لیکن وہ... آئرہ کیف خان

اور وہ اپنے دل پر نازل ہوتی اس قیامت خیز تکلیف میں اپنے بالکل سامنے بیٹھی اس بائیس سالہ لڑکی کی تکلیف دیکھ ہی نہ سکی جو اس کے پورے چہرے کو زرد کر گئی تھی

رعنین حمدان خان... جو بس پھٹی پھٹی نظروں سے آئرہ کے پہلو میں مسکراتے ہوئے حنین کو دیکھے جا رہی تھی

.....

اس نے اپنے آفس کی کھڑکی سے آئرہ کی گاڑی کو آفس کے سامنے رکتے دیکھا تھا,

وہ یکدم چونک گیا, جب سے ان دونوں کی پارٹنر شپ ہوئی تھی وہ ایک بار بھی اس کے آفس نہیں آئی تھی

"یزدان...."اس نے سائیڈ والی کرسی پر بیٹھے یزدان کو دیکھا

"مس کیف خان آئی ہیں" وہ سیدھا ہوتے ہوئے بولا

"وہ کیا کرنے آئی ہے یہاں؟؟؟" یزدان جی بھر کر بدمزہ ہوا

"یزدان... وہ اگر کچھ کہے بھی تو ذرا صبر کر لیں پلیز" حنین نے اس کے کندھے پر

ہاتھ رکھا تھا, اس سے پہلے کہ یزدان کچھ کہتا, وہ اندر داخل ہوئی

"ارے میم آپ..." وہ ذرا حیرانی سے کہتا کھڑا ہوا

"کیوں میں آپ کے آفس نہیں آسکتی؟؟؟" آئرہ نے کہا

...My pleasure mam"

پلیز بیٹھیں..."حنین نے کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا,وہ مکمل طور پر یزدان کو نظر انداز کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی

"اور سنائیں میم... کیا حال ہے آپ کا؟؟؟"حنین نے چائے منگوالی

"میں ٹھیک ہوں... مسٹر حنین آپ سے ایک پرسنل سی بات کرنے آئی ہوں میں"وہ بولی

"جی میم... کہیں...؟؟؟"

"پلیز...اکیلے میں...."وہ بولی,حنین نے یزدان کی طرف دیکھا,وہ یوں ہو گیا جیسے وہاں ہو ہی نا

"یزدان..."حنین نے اسے آواز دی تھی

"ہاں..."

"مس کیف کو اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے..."وہ ساتھ ہی ساتھ اسے آنکھوں سے بھی اشارے کیے جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"مس کیف خان تجھ سے معیز کا رشتہ مانگنے آئی ہیں... مجھ سے سن لے" یزدان ببانگ دہل کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا, آئرہ ایک لمحے کو گڑبڑا سی گئی اور اگلے ہی پل راشن پانی لیکر یزدان پر چڑھ دوڑی

"یہ کنواں ہمیشہ سے تمہاری اس دس گز لمبی زبان کے آگے کھدا ہوا ہے یزدان... خدا کرے ایک دن تم اسی کنویں میں گر جاؤ... خدا کرے تمہارے آخری وقت میں کوئی تمہارے منہ میں پانی ڈالنے والا نا ہو یزدان سیف خان... تمہیں ایسی جگہ موت آئے جہاں تمہیں قبر بھی نصیب نا ہو" وہ تڑخی

"اور یہ اتنی ڈھیر بددعائیں بھلا کس لئے...؟؟؟ میں نے کیا کیا تمہارے ساتھ ؟؟؟" یزدان پلٹ کر آیا تھا

"تم نے برباد کر دیا مجھے..." وہ چیخ پڑی

"نہیں... میں نے آباد کرنا چاہا تھا تمہیں" وہ بس ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھتا ہوا باہر نکل گیا

"مس کیف... پلیز آپ بیٹھیں, یہ پانی لیں..." حنین نے اسے بمشکل ٹھنڈا کیا

کچھ ہی دیر بعد وہ اپنے مدعے پر آ گئی

"ویسے وہ خبیث ٹھیک ہی کہہ رہا تھا... میری پچھلے ہفتے معیز سے ملاقات ہوئی ہے, وہ بہت اچھا لگا ہے مجھے, بہت سمجھدار ہے اور... بہت ڈیشنگ ہے بالکل آپ کی طرح..." وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

"میں چاہ رہی تھی کہ اگر ہم اپنی اس پارٹنر شپ کو رشتے داری میں بدل لیں تو کیسا رہے گا؟؟؟" اس نے کہہ ہی دیا

اور حنین کے تو یہ دل کی بات تھی, وہ تو پہلے ہی زاہا سے اچھا خاصا امپریس ہوا پڑا تھا, اوپر سے خود آئرہ کیف خان ایسا چاہتی تھی, تو بھلا اسے کیا اعتراض ہوتا....

"مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی مس کیف... مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" وہ خوشدلی سے بولا تھا

"چلیں ٹھیک ہے پھر... کچھ دنوں تک ہم ان دونوں کی باقاعدہ منگنی کا پروگرام بنا

لیتے ہیں" وہ بولی, حنین نے اثبات میں سر ہلا دیا, ابھی تو اسے معیز کو قائل کرنا تھا

کچھ دیر بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی, اس کے جانے کے بعد حنین آفس کے ساتھ والے

کمرے میں آیا, یزدان صوفے پر لیٹا تھا

"ہاں... دے دیا رشتہ ؟؟؟"اس نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا

"یزدان کیا یار... اگر چپ چاپ باہر چلا جاتا تو کیا تھا" وہ اندر آ گیا

"میں نے جو پوچھا ہے وہ بتا..." وہ بولا

"انکار کا کوئی جواز تو ہو... زاہا تمیم ہاشمی کو کوئی بیوقوف ہی انکار کرے گا" وہ بولا

"میں نے تجھے کہا تھا نا حنین... کہ آئرہ کیف خان شرطوں کے بنا کوئی ڈیل نہیں

کرتی... وہ تجھے باندھ رہی ہے حنین یامن میر..." وہ بولا

"ایک بات پوچھوں یزدان..." حنین کرسی پر بیٹھ گیا

"ماضی میں کیا جھگڑا تھا تم دونوں کا؟؟؟"اس نے پوچھا

"وہی جو تیرا تھا..." یزدان اٹھ بیٹھا, حنین چونک سا گیا

"کیا مطلب؟؟؟" وہ سمجھ نا سکا

"میں اس مغرور حسینہ کے دعویداروں میں سے ایک تھا..." وہ کہہ ہی گیا

"اس سے محبت کے دعویداروں میں سے ایک...اس سے شادی کے دعویداروں میں سے ایک...اور اسے ہمیشہ یہ ہی لگا کہ میں شاید اسے حمدان سیف خان کے بدلے میں بھیک کے طور پر دے دیا جاتا ہوں" اس کی بات سن کر حنین ششدر رہ گیا

"حمدان سیف خان...؟؟؟" وہ پھر نہیں سمجھا تھا

"...She loved him... from always to always"

"یہ ان سے پیار کرتی تھی...ہمیشہ سے ہمیشہ تک" یزدان نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا

.....

"میم...آپ نے بلایا مجھے" زاہا نے اس کے کمرے میں جھانکا

"آؤ اندر..." وہ چپ چاپ اندر آ گئی

"ایک ضروری بات کرنی تھی تم سے..." وہ بستر پر بیٹھی تھی

"جی کہیں..." وہ بولی

"تمہیں معیز کیسا لگا؟؟؟؟" اس نے پوچھا

"ٹھیک ہی لگا... بس ایک دو بار ہی ملاقات ہوئی ہے" وہ بولی

"دیکھو زاہا... بھلے ہی تم تسلیم نا کرو لیکن... یہ سچ ہے کہ میں اس وقت تمہاری ماں کی جگہ پر ہوں, اور یقیناً میں تمہارے لئے اچھا ہی سوچوں گی..." وہ کہنا شروع ہوئی

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہارا اور معیز کا رشتہ طے کر دیا ہے" اس نے زاہا کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا, وہ ششدر سی اسے دیکھتی رہ گئی

"کچھ دنوں تک تم دونوں کی باقاعدہ منگنی کر دوں گی" وہ بولی

"لیکن میم... ہم بس ابھی ایک دو بار ہی ملے ہیں... اور میرا نہیں خیال کہ معیز کی

طرف سے کوئی پسند ید گی..."آئرہ نے اس کی بات کاٹ دی

"...ابھی نہیں ہے تو آنے والے وقتوں میں ہو جائے گی, وہ لڑکا مجھے بہت اچھا لگا ہے...خوبصورت اور ہینڈسم ہے, ایجوکیٹڈ اینڈ وائے فنانسنگ آنے والے وقتوں میں اسی کی ہو گی" وہ کہتی چلی گئی

"لیکن میم...."اس نے ایک اور کوشش کرنی چاہی

"لیکن کیا... تمہیں کوئی اعتراض ہے؟؟"آئرہ کو کہاں اتنی "لیکن..."پسند تھی

"وہ...میں...دراصل ابھی میں ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں..."وہ بولی

"تو میں کونسا تمہاری شادی کر رہی ہوں...ابھی تو صرف رشتہ طے کیا ہے"آئرہ نے کہا, زاہا بے بسی سے اسے دیکھنے لگی

"اب تم جا سکتی ہو..."وہ لوشن اٹھاتے ہوئے بولی تھی, زاہا اٹھ کھڑی ہوئی, دروازے تک گئی پھر رک گئی

"اگر ابھی ہمت نہیں کی نا زاہا تمیم ہاشمی...تو عمر بھر کسک ستاتی رہے گی"کسی نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے اندر سے آواز اٹھائی تھی, وہ پلٹ گئی

"وہ... میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں" اس نے آئرہ کی سماعتوں پر دھماکہ کیا تھا

"کون ہے وہ؟؟؟" اس نے پوچھا

"حیان حمدان خان... حمدان سیف خان کا بیٹا..." اصل قیامت تو اب آئی تھی

.....

یہ ہی حال معیز کا تھا, حنین کی بات سن کر وہ کرسی سے فٹ فٹ اوپر اچھل رہا تھا,

سنایا اور عنایہ خاموش بیٹھی اسے دیکھ رہی تھیں

"معیز... آخر اس میں کمی کیا ہے؟؟؟" حنین نے اطمینان سے پوچھا

"کوئی کمی نہیں ہے اس میں, بالکل پرفیکٹ ہے وہ لیکن... مجھے ابھی شادی نہیں کرنی" وہ بولا

"ابھی نہیں کرنی یا... اس سے نہیں کرنی؟؟؟" حنین نے پوچھا, معیز ایک لمحے کو گڑبڑا سا گیا

"کوئی اور ہے نظروں میں؟؟؟؟" حنین نے پوچھتے ہی اس کے ذہن کے پردے پر ایک معصوم سا چہرہ لہرایا تو تھا لیکن...

"دیکھ معیز... صرف ایک صورت میں تیرا انکار سمجھ آتا ہے... اگر تجھے کسی اور سے محبت ہے تو... تب میں تیرے ساتھ ہوں, صبح ہی میں آئرہ کیف خان کو انکار کر دوں گا.... کیونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ محبت کا بچھڑ جانا کیا ہوتا ہے لیکن..." وہ ذرا سا رکا

"اگر کوئی اور نہیں ہے تو.... وہ بہترین ہے" وہ بولا, معیز بول نہ سکا

"معیز....؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا لیکن معیز ضامن میر کا دل اس لمحے دانین حمدان خان کے لئے دھڑک نہ سکا, وہ دانین کی محبت تھا... لیکن دانین اس کی محبت نہیں تھی... فی الحال تو نہیں

اسے یاد کیا تو دل میں کسی جذبے نے سر نہ اٹھایا, کوئی گلاب نہ کھلا, کوئی تتلی نا اڑی, کوئی بوندنا گری

"کوئی نہیں ہے..."اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا

"تو بس پھر... شادی تو کرنی ہے نا ایک دن..."حنین نے مسکراتے کہا تھا

.....

پندرہ سال پہلے

"انعمتا..."اپنے پیچھے حنین کی سرگوشی نما آواز سن کر وہ پلٹی تھی

"کہاں گم تھیں دو دنوں سے؟؟؟"اس نے بیتابی سے پوچھا

"یہیں تھی... میں نے کہاں گم ہونا ہے"وہ دھیرے سے بولی اور اس کے لہجے کا سوناپن حنین محسوس نا کرتا... تو اور کون کرتا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"کچھ بھی نہیں..."انعمتا کی یکدم ہی آواز بھرا گئی

"انعمتا... میری جان کیا ہوا؟؟؟"حنین نے تڑپ کے اس کا ہاتھ تھام لیا, ارد گرد کی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی

"وہ...ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"اب اسے کوئی تو بات بنانی تھی

"ادھر آؤ..."وہ اسے اپنے ساتھ اپنے کیبن میں لے آیا,کرسی کھینچ کر اسے بٹھایا اور خود اس کے عین سامنے بیٹھ گیا

"انعمتا...میری طرف دیکھو"وہ بولا,انعمتا نے نظریں اٹھائیں تو وہ پانی سے بھری پڑی تھیں

"اور کچھ بھی مت سوچو...بس اتنا سوچو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں"وہ بڑے مان سے بولا تھا,انعمتا نے دھیرے سے سر ہلا دیا

حنین کافی دیر اس سے ادھر ادھر کی ہلکی پھلکی باتیں کرتا رہا,پھر اسے لنچ پر لے گیا, اس کے ساتھ ہونے سے انعمتا کے ڈوبتے دل کو بے پناہ سہارا ملا تھا

"میں کچھ دنوں کے لئے اسلام آباد جا رہا ہوں ایک پراجیکٹ کے سلسلے میں... تمہارے لئے کیا لے کے آؤں؟؟؟اس نے واپس آتے ہوئے پوچھا

"جو مرضی لے آنا..."وہ بولی

"تمہیں اچھا نا لگا تو..." وہ مسکرایا

"مجھے تمہارا لایا اچھا نہیں لگے گا حنین ؟؟؟؟"انعمتا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا اور حنین کا سیروں خون بڑھ گیا تھا

واپسی پر بھی سارا راستہ وہ حمدان کی باتوں کو سوچتی رہی

دو دن گزر چکے تھے, وہ کسی بھی وقت اس سے جواب مانگ سکتا تھا...اور جب وہ جواب مانگے گا تو وہ کیا کہے گی..؟؟؟

یکلخت ہی اس کی آنکھوں میں حنین کا مسکراتا ہوا چہرہ آن سمایا... بھلا اس سے زیادہ مخلص انسان بھی کوئی ہو سکتا تھا جس نے ہمیشہ اس سے محبت ہی کی تھی...انتہائی بے غرض ہو کر.... صرف محبت

"میں حنین کے بنا کیسے رہوں گی؟؟؟؟اور حنین بھی بھلا میرے بنا کیسے رہے گا ؟؟؟"اس نے سوچا

دل میں ٹیس سی اٹھی... حنین کے نا ہونے کا سوچ کر وہ کانپ سی گئ

"میں انہیں انکار کر دوں گی... میں آج ہی انہیں NO کا میسیج کر دوں گی... زیادہ سے زیادہ کیا کریں گے... جاب سے نکال دیں گے, تو نکال دیں, حنین کو ویسے بھی میری جاب سے کوئی سروکار نہیں ہے..." گھر آتے آتے وہ یہ سب کرنے کا پکا تہیہ کر چکی تھی لیکن...

دروازے سے اندر قدم رکھتے ہی ایک قیامت اس کی منتظر تھی

طارق صاحب کمرے کی دہلیز پر گرے پڑے تھے... اور انہیں اٹھانے کے لئے دوڑ کر آتی صفیہ پاؤں پھسل کر پورے وزن سے فرش پر گر گئی تھیں

ارحہ اور اسمارہ ان دونوں کو بمشکل ہی اٹھا پا رہی تھیں

"ابو..." وہ ہر شے چھوڑ چھاڑ کر طارق صاحب کی طرف بھاگی

دو, تین محلے داروں کی مدد سے وہ اور اسمارہ انہیں ہسپتال لے گئے تھ, طارق صاحب کو دوسرا اٹیک ہوا تھا, ان کا دل انتہائی کمزور ہو چکا تھا

"ارجنٹ بائی پاس...." ڈاکٹر نے خبر سنا دی

دوسری جانب صفیہ کے کمر کا مہرہ کھسک گیا تھا, ران کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی, ان کا آپریشن ہونا تھا, ساری رات اس ہسپتال میں وہ اور اسمارہ سر جوڑ کر روتی رہیں,

دامن تو سارا خالی تھا

بائی پاس کہاں سے ہوتا؟؟؟

"انعمتا... حنین بھائی کو کال کرو" اسمارہ نے کہا

"وہ اسلام آباد گیا ہوا ہے..." انعمتا نے کہا

"پھر ہم کیا کریں گے...؟؟؟" وہ رو پڑی

اور اس نے بڑی ہمت کر کے حمدان کا نمبر ملا لیا تھا

"جی انعمتا..." وہ پہچان گیا

"سر ابو کو دوبارہ سے ہارٹ اٹیک ہوا ہے... اور امی بھی ایمرجنسی میں ایڈمٹ ہیں... اگر آپ..." حمدان نے اس کی بات کاٹ دی

"آپ کس ہسپتال میں ہیں...؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"سول ہسپتال..."

"اوکے... میں آرہا ہوں" وہ کال کاٹتے ہوئے بولا تھا اور دس منٹ بعد وہ سول ہسپتال تھا

وہ دونوں بہنیں ہسپتال کے فرش پر ایمرجنسی کے آگے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھیں, حمدان اسے اسقدر بدحال دیکھ کر تڑپ ہی گیا

"کہاں ہیں انکل؟؟؟" اسے سامنے دیکھ کر انعمتا کی جان میں جان آئی تھی

"ابو آپریشن روم میں ہیں اور... امی ایمرجنسی میں" وہ بولی

"آئیں میرے ساتھ..." وہ خود ڈاکٹر سے ملا تھا, سب کچھ ڈسکس کیا تھا, سارے ٹیسٹ کروائے تھے

طارق صاحب کا بائی پاس ہی ہونا تھا... ان کے بائی پاس کا سارا خرچہ اسی نے اٹھایا تھا, اس پوری رات اور اگلا پورا دن وہ ان دونوں کے پاس ہسپتال رکا رہا, صفیہ کی ران میں راڈ ڈلوایا تھا, وہ ذرا سا بھی ہلنے جلنے سے قاصر تھیں

"اسمارہ... بچے آپ گھر جاؤ, وہاں ارحہ اکیلی ہے, یہاں میں اور انعمتا آپ کے امی ابو کو دیکھ لیں گے "اسے ان دونوں پر ٹوٹ کر ترس آرہا تھا, انعمتا کے اشارے پر وہ حمدان کے ڈرائیور کے ساتھ گھر چلی گئی

طارق صاحب کا بائی پاس کامیابی سے ہو گیا تھا... کچھ دیر بعد انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیا جاتا, حمدان نے اپنے اثر ورسوخ سے ان کے لئے الگ سے کمرہ لے لیا تھا, وہ ابھی تک بے ہوش تھے, صفیہ کا آپریشن جاری تھا

"انعمتا... مجھے تھوڑی دیر کے لیے آفس جانا ہے, ابھی آجاؤں گا, حنین بھی نہیں ہے اور یزدان نے ایک میٹنگ میں جانا ہے" وہ اسے طارق صاحب کے پاس بٹھاتے ہوئے بولا

"اٹس اوکے سر... آپ پہلے ہی کل سے یہاں ہیں, اتنا ساتھ دیا ہے آپ نے..." وہ جلدی سے بولی

"کوئی بات نہیں... میں بس تھوڑی دیر تک آجاؤں گا" وہ دھیرے سے کہتا ہوا باہر

نکل گیا

انعمتا طارق صاحب کے پاس بیٹھ گئی, وہ خود بھی دو راتوں سے جاگ رہی تھی, سو کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہی سو گئی

حمدان آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تھا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹھٹھک گیا, وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بے خود تھی, دوپٹہ سر پر سے ڈھلک کر کندھے پر آن گرا تھا, بالوں کی آوارہ سی لٹیں چہرے پر جھول رہی تھیں

وہ دہلیز پر ہی تھم گیا... بہت دیر تک وہ کھڑا اسے دیکھتا رہا, پھر اندر آ گیا, آتے ہوئے وہ کھانا لیکر آیا تھا

www.novelsclubb.com

"انعمتا..." اس کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی, دوپٹہ جلدی سے ٹھیک کیا تھا

"چلو آؤ کھانا کھالو..." اس نے شاپر کھولتے ہوئے کہا تھا

"سر آپ اتنا تکلف نا کرتے, پہلے ہی آپ نے اتنا کچھ کیا ہے..." وہ شرمندہ سی ہو گئی

"کسی کو کھانا آفر کرنا کوئی تکلف نہیں ہوتا... کھاؤ شاباش" وہ بولا, انعمتا چپ چاپ اس کے سامنے بیٹھ گئی

اب جتنی دیر اس نے کھانا تھا... اتنی دیر حمدان نے اسے دیکھنا تھا, اور جب دیکھ دیکھ کر تھک گیا تو بول اٹھا

"آپ نے کوئی جواب نہیں دیا انعمتا..." اس کے پوچھتے ہی وہ چونک سی گئی, وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

سچ ہی تو کہا تھا اس نے... وہ اس کی ہر پریشانی میں اس کے ساتھ تھا, اس کی ہر تکلیف میں, ہر دکھ میں اس کے ساتھ تھا... پچھلی رات سے اس کے ساتھ تھا

حمدن انٹرپرائزز کا چیئرپرسن ہونے کے باوجود اس لمحے ہسپتال میں اس کے ساتھ تھا

کیا وہ اکیلی یہ سب کر پاتی؟؟؟

اس کے باپ کا بائی پاس ہوا تھا, اس کی ماں کا آپریشن ہوا تھا, اس کی دو چھوٹی بہنیں

ہسپتال میں خوار ہونے کی بجائے سکون سے گھر بیٹھی تھیں... کیا یہ کم تھا؟؟؟

اور اس لمحے انعمتا طارق کو ادراک ہوا کہ محبت ہی سب کچھ نہیں ہوتی... کبھی کبھار کچھ چیزیں محبت سے زیادہ اہم ہوتی ہیں... جیسے بستر پر پڑا باپ... جیسے ایمرجنسی میں پڑی ماں... جیسے دو چھوٹی جوان بہنیں... جیسے آنیوالے وقت کی کسمپرسی...

اس لمحے اس نے بس یہ سوچا کہ جو حمدان نے کیا... وہ کوئی اور نہیں کر سکتا تھا یہ سوچا ہی نہیں کہ اگر وہ حمدان کی بجائے حنین کو کال کرتی تو کیا وہ نہ آتا...؟؟؟ کیا وہ دو راتیں اس کے ساتھ ہسپتال میں نارکتا, کیا وہ اس کا ساتھ نا دیتا...؟؟؟ نہیں سوچا... بس سوچا تو حمدان سیف خان کا خود پر کیا احسان سوچا... بس یہ سوچا کہ اگر وہ اس کی بات مان لیتی ہے تو کم از کم وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہو گا... اس کے ماں باپ سلامت رہیں گے... اس کی بہنیں محفوظ رہیں گی... سب کچھ مل جائے گا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محبت نا بھی ملی تو کیا ہوا؟؟؟ حنین نا بھی ملا تو کیا ہوا؟؟

اس نے دھیرے سے اپنا سیل اٹھایا اور YES ٹائپ کر کے اسے سینڈ کر دیا, حمدان دیکھ کر خفیف سا مسکرا دیا

"یہ اس لیے کیونکہ میں نے آپ کا ساتھ دیا؟؟؟"اس نے پوچھا

"نہیں... یہ اسلیے کیونکہ آپ ہمیشہ میرا ساتھ دیں گے" وہ سر جھکاتے ہوئے ایک لمحے میں حنین کو قربان کر گئی تھی

.....

طارق صاحب اور صفیہ دونوں گھر واپس آ چکے تھے, صفیہ تو ابھی بستر پر ہی تھیں البتہ طارق صاحب ذرا ذرا چلنے پھرنے لگے تھے, انعمتا کافی دنوں سے گھر پر ہی تھی, حمدان نے خود ہی اسے کچھ دنوں کی چھٹی دے دی تھی

وہ بھی اکتوبر کی ایک خاموش سی شام تھی, انعمتا اور ارحہ نے واشنگ مشین لگائی ہوئی تھی, طارق صاحب باہر صحن میں بیٹھے تھے جبکہ اسمارہ صفیہ کو یخنی پلا رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب حمدان کی گاڑی ان کے گھر کے سامنے آکر رکی

دروازہ ارحہ نے کھولا تھا, اسے دہلیز پر کھڑا دیکھ کر انعمتا کے دل کی دھڑکن یکدم تیز ہو گئی, ارحہ نے اسے اندر آنے کا کہہ کر دروازہ بند کر دیا, طارق صاحب اسے لیکر اندر آ گئے

"انکل اگر آپ برا نا منائیں تو آنٹی کے پاس بیٹھ جاتے ہیں, مجھے آپ دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے" وہ بولا, طارق صاحب اسے صفیہ کے کمرے میں لے آئے

"اب کیسی طبیعت ہے آنٹی؟؟؟" اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا

"شکر اللہ کا بیٹے.... تمہارا بڑا احسان ہے ہم پر..." وہ بولیں, کچھ ہی دیر میں اسمارہ چائے لے آئی, چائے کے بعد حمدان اصل مدعے پر آیا تھا

"انکل میری بیوی کی موت کو تقریباً ایک سال ہو چلا ہے... میرے تین بچے ہیں... اور تینوں ابھی چھوٹے ہیں, ایک طرف گھر اور دوسری طرف بزنس...

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زندگی بہت زیادہ مشکل ہو گئی ہے..."اس نے کہنا شروع کیا,انعمتا دروازے کے باہر کھڑی تھی

"انکل میں سیدھے مدعے کی بات پر آؤں گا...اگر آپ دونوں کو برا نا لگے تو میں انعمتا کو اپنانا چاہتا ہوں" وہ بولا,طارق صاحب اور صفیہ دونوں دم بخود رہ گئے تھے

"میں جانتا ہوں وہ مجھ سے پندرہ سال چھوٹی ہے...میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ کنواری ہے اور میں تین بچوں کا باپ...لیکن میں پھر بھی آپ سے یہ التجا کرنے چلا آیا..."وہ بولا

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں انکل کہ انعمتا کو زندگی کی ہر خوشی میسر کروں گا, کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئیں گے,آپ سب لوگ میری ذمہ داری ہوں گے...ارحہ اور اسمارہ میرے لئے اتنی ہی اہم ہوں گی جتنی انعمتا کے لئے...میرے ہوتے آپ لوگوں کو کسی بھی چیز کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی,میں اللہ کے فضل سے آپ کی ہر ضرورت پوری کروں گا,ارحہ اور اسمارہ

کی شادیوں کی ساری ذمہ داری میں اٹھاؤں گا..." وہ کہتا چلا گیا

"لیکن تم یہ سب کیوں کرو گے بیٹے؟؟؟" طارق صاحب نے کہا

"کیونکہ میں بھی باقیوں کی طرح ایک خود غرض انسان ہی ہوں انکل جسے اس لمحے صرف اور صرف اپنے بچوں سے سروکار ہے... میرے رشتے دار میری عزت صرف اور صرف میری دولت کی وجہ سے کرتے ہیں, وہ میرے آگے پیچھے صرف اسلیے پھرتے ہیں کیونکہ میں ان کے لئے قارون کا خزانہ ہوں, میرے بچوں سے کسی کو کوئی سروکار نہیں ہے...." وہ بولا

"وہ ابھی بہت چھوٹے ہیں انکل... انہیں ایک ماں کی ضرورت ہے... جو ان سے محبت کر سکے, ان کی حفاظت کر سکے, میں چاہوں تو آج اپنی کلاس کی کسی بھی لڑکی سے شادی کر لوں لیکن وہ صرف میری بیوی ہو گی.... وہ میرے بچوں کی ماں نہیں ہو گی" وہ بولا, طارق صاحب نے صفیہ کی طرف دیکھا

"آپ کو ازمیر کی جگہ ایک بیٹا چاہیئے نا انکل... اور مجھے میرے بچوں کے لئے ایک

ماں..."اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا

"آپ پر کوئی زبردستی نہیں ہے...اقرار یا انکار...جو بھی آپ کرنا چاہیں, میں بالکل برا نہیں مناؤں گا" وہ بولا

"انعمتا ابھی پڑھ رہی..." حمدان نے صفیہ کی بات کاٹ دی

"وہ شادی کے بعد جتنا پڑھنا چاہے گی پڑھ لے گی.....میری طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی" وہ بولا

"اور تمہارے گھر والے...؟؟؟؟" صفیہ نے پوچھا

"اگر آپ راضی ہیں تو میں اپنی والدہ کو لے آؤں گا...والد صاحب حیات نہیں ہیں" وہ بولا

"میں آپ کی کال کا انتظار کروں گا انکل..." وہ کچھ دیر بعد چلا گیا تھا

.....

"انعمتا..." وہ اپنے ازلی لہجے میں اسے پکارتا ہوا وہاں آیا تھا, دو دن پہلے ہی وہ اسلام

آباد سے واپس آیا تھا اور سیدھا اس کے کیبن میں چلا آیا, وہ آج کافی دنوں بعد آفس آئی تھی

"کیسی ہو؟؟؟"

"ٹھیک ہوں..." وہ نظریں چرا گئی

"انکل آنٹی کیسے ہیں اب؟؟؟" اس نے پ,اسے یزدان کی زبانی سب پتہ چلا تھا

"ٹھیک ہیں...."

"میں شام میں چکر لگاؤں گا..." وہ کہتا جا رہا تھا, انعمتا بس چپ چاپ سنتی جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"انعمتا...ایک بات مانو گی میری؟؟؟" اسنے کچھ دیر بعد پوچھا

"ہاں...بولو"

میرے پاس تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے...آج آفس سے واپسی پر ساتھ والے ریسٹورینٹ میں چلو گی تھوڑی دیر....؟؟؟" اس نے پوچھا

"حنین...امی ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے...مجھے ذرا جلدی گھر جانا ہوتا ہے" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

"ہاں ہاں...مجھے پتہ ہے, میں واپسی پر خود تمہیں چھوڑ دوں گا...انکل آنٹی سے مل کر آؤں گا" وہ بولا, انعمتا چپ رہ گئی

"چلو گی نا...؟؟؟" وہ آس بھرے لہجے میں بولا

"اچھا...." وہ دھیرے سے بولی تھی

کچھ دیر بعد اسے اسمارہ کی کال آئی

"تمہارے پاس حنین کے بھائی جان کا نمبر ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"ہاں ہے...کیوں؟؟؟؟"

"سینڈ کر دو مجھے...ابو اور میں ان کے گھر جانے لگے ہیں" اسمارہ کے کہتے ہی اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا

"کیوں؟؟؟" حالانکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی پھر بھی پوچھنے لگی, ابھی رات ہی تو

طارق اور صفیہ نے اسے سامنے بٹھا کر اس سے پوچھا تھا

"حنین....یا حمدان...؟؟؟"

اور اس نے حمدان کو چن لیا تھا

"حنین بھائی کی امی اور بھائی سے بات کرنے جانا ہے...انہیں...انکار بھی تو کرنا ہے, اگر امی کے ٹھیک ہونے کا انتظار کیا تو بہت دیر ہو جائے گی" اسمارہ کہتی چلی گئی,

اس نے چپ چاپ کال کاٹ کر اسے سبتین کا نمبر سینڈ کر دیا

شام تقریباً چار بجے سے حنین کی کال آئی تھی

"انعمتا...آجاؤ, میں انتظار کر رہا ہوں, پھر گھر چلیں گے" وہ چہک رہا تھا, انعمت کی آنکھیں بھر آئیں, اس نے کل کاٹ دی, پندرہ منٹ بعد پھر وہ کال کرنے لگا, بار بار...اس نے موبائل بند کر دیا اور چپ چاپ اٹھ کھڑی ہوئی آفس سے باہر نکلی اور زندگی میں پہلی بار رکشہ پکڑ کر گھر آگئی, اسے پتہ تھا کہ اس کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر حنین یقیناً دوبارہ آفس آئے گا اور اس وقت سب سے مشکل کام اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا سامنا کرنا تھا

وہ بیچارہ تادیر اس کا انتظار کرتا رہا... سارا کھانا ٹھنڈا ہو گیا, بار بار کال کی لیکن موبایل بند

ناچار وہ آفس واپس آیا...

"کومل... انعمتا کہاں ہے؟؟؟"

"وہ تو گھر چلی گئی" اس کی بات سن کر حنین پریشان ہو گیا, اسی وقت انعمتا کے گھر پہنچا, دروازے پر ہوتی دستک سے ہی اسے حنین کے آنے کا پتہ چل گیا تھا

"ارحہ.... انعمتا واپس آ گئی؟؟"

"جی... اندر ہیں" وہ بولی

"مجھے اس سے بات کرنی ہے..." وہ اندر آ گیا

"انعمتا..." اس نے آواز دی تھی, وہ خاموش اندر بیٹھی رہی

"انعمتا... میری جان کیا ہوا ہے؟؟؟" وہ ایسا ہی تو تھا... اس کی پریشانی میں پریشان

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو کر ارد گرد کی خبر ہی کھو بیٹھتا تھا,اب بھی وہ پاس کھڑی ارحہ کو بھول گیا

"انعمتا... یار میری بات تو سنو, کیا ہوا ہے؟؟؟"وہ پوچھ رہا تھا

"اسے کیا ہوا ہے؟؟"وہ ارحہ کی طرف مڑا

"پتہ نہیں حنین بھائی..."اس نے انجان بننے میں ہی عافیت جانی

"انکل کہاں ہیں؟؟؟"

"باہر گئے ہیں کہیں..."

"اور آنٹی...؟؟؟"

"وہ سو رہی ہیں..."

www.novelsclubb.com

خدا گواہ ہے کہ وہ لڑکا پورا گھنٹہ باہر کھڑا اس کا انتظار کرتا رہا لیکن انعمتا اپنے کمرے سے نا نکلی

"انعمتا...."وہ دروازے کے باہر کھڑا آوازیں دیتا رہا, وہ اندر چپ چاپ تکیے میں منہ دیے روتی رہی

دفعتاً اس کا سیل بجا... سبتین کی کال تھی

"حنین... جلدی گھر آ" وہ ایک نظر بند دروازے کو دیکھتا ہوا واپس پلٹ گیا

گھر پہنچا تو ایک قیامت اس کی منتظر تھی

"کیا ہوا امی؟؟؟" وہ زینب کا ستا ہوا چہرہ دیکھ کر بولا

"حنین... انعمتا کے گھر والوں نے تم دونوں کے رشتے سے انکار کر دیا ہے" سبتین نے کہا

"کیوں؟؟؟" وہ سن کھڑا رہ گیا

"انعمتا کو تیری کمپنی کے چیئرپرسن نے پروپوز کیا ہے" وہ بولا

"سر حمدان نے؟؟؟" وہ ششدر رہ گیا

"ہاں... طارق انکل آئے تھے, ساتھ انعمتا کی بہن تھی... وہ رو رہے تھے حنین... کہتے کہ ان کی مجبوریاں جیت گئیں... اور ہم سے کیا ہوا وعدہ ہار گیا" سبتین کہتا چلا گیا تھا

.....

طارق صاحب نے اسے کال کر کے ہاں کہہ دی تھی... شاید ان سب کے حق میں ہی بہتر تھا... اور اسی رات کھانے کی میز پر اس نے اپنا فیصلہ سب کے سامنے رکھ دیا

ایک لمحے کو تو سب کو سانپ سونگھ گیا تھا

سب سے پتلی حالت یزدان کی تھی.... اس کی آنکھوں میں فوراً حنین کا چمکتا ہوا چہرہ گھوم گیا

"امی کل میں اور آپ انعمتا کے گھر جائیں گے" وہ اپنے ازلی بے نیاز سے لہجے میں بولا

"تو بیٹا جی یہ جو تم نے ہمیں اطلاع دے کر ہم پر احسان کیا ہے... یہ بھی نا کرتے، تمہاری شادی میں بھی صرف تمہاری ماں ہی آجائے گی" اس کے چچا کیف خان نخوت سے بولے تھے

"وہ آپ کی مرضی ہے... میں کسی پر زبردستی نہیں کروں گا" وہ بولا

"آخر ہے کون وہ.. کس خاندان کی ہے؟؟؟ کس کلاس کے لوگ ہیں... ایسے بیٹھے بٹھائے..." اس کی بڑی بہن اور بہنوئی بھی آئے ہوئے تھے

"مڈل کلاس سے ہے... میرا ایک بہت اچھا ایمپلائی ہوا کرتا تھا ازمیر طارق... اس کی بہن ہے" وہ بولا

"عمر کیا ہے اس کی؟؟؟ کتنے بچے ہیں؟؟؟ پہلے شوہر نے طلاق کیوں دی؟؟؟" اس کی چچی اس پر چڑھ دوڑیں

"وہ ابھی صرف اٹھارہ سال کی ہے..." اس کے بولتے ہی آئرہ تالیاں بجاتی ہوئی کھڑی ہو گئی

"واہ بھئی واہ... اب حمدان سیف خان ایک اٹھارہ سال کی لڑکی سے شادی کریں گے، چونتیس سال کی عمر میں آکر ان کا ایک بچی سے شادی کرنے کو دل کرنے لگا ہے... کیا کرے گی وہ یہاں آکر... تمہیں تو خوش کرنے سے رہی... تمہارے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بچے ہی پالے گی نا... تو اس سے تو اچھا تھا کہ تم ان کے لئے کسی بے بی سٹر کا بندوبست کر لیتے" وہ چنگھاڑ کر بولی تھی

"امی... کل تیار رہیے گا, شام کو چلیں گے" وہ کہہ کر اٹھ گیا, یزدان بس اسے اوپر جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا

اس کے بعد جو غدر اٹھا... الامان الحفیظ....

ایک طرف سے آئرہ کی چنگھاڑ... دوسری طرف سے بلقیس کی دہاڑ

آئرہ کی ماں فریحہ پر چڑھ دوڑی... وہ بیچاری تو ہکا بکا سب دیکھ رہی تھیں

"امی... اٹھیں, اندر چلیں..." یزدان انہیں ان کے کمرے تک لے آیا تھا

"یزدان... تو جانتا ہے اس لڑکی کو؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"جی امی.... وہ بہت اچھی لڑکی ہے, ازمیر کی بہن ہے... آفس میں ہی کام کرتی ہے" وہ انہیں مطمئن کر کے باہر نکلا تو آئرہ کی توپ کا رخ یکدم اس کی طرف ہو گیا

"...اور لے لے کہ. میرے لئے سب کو یہ نظر آجاتا ہے..."

وہ بس سر کان لپیٹ کر اوپر چڑھتا چلا گیا

"بھائی..."اس نے حمدان کے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دی تھی

"آجاؤ یزدان..."وہ تینوں بچوں کے ساتھ ٹی وی دیکھ رہا تھا

"نیچے قیامت لا کر اب خود سکون سے ٹام اینڈ جیری دیکھ رہے ہیں آپ؟؟؟"وہ بولا

"ایک سال ہو گیا سب کو میرے پیچھے پڑے ہوئے کہ دوسری شادی کر لو....

دوسری شادی کر لو...اب کرنے لگا ہوں تو قیامت آگئی ہے"وہ بولا

"بھائی..میری بات کا برا نا منایئے گا لیکن...آپ کو نہیں لگتا کہ وہ عمر میں آپ سے کافی چھوٹی ہے"وہ بولا

???...Do you think it really matters"

وہ اس کی طرف مڑا تھا...یزدان اس کی بات سمجھ گیا

"میری بات اور ہے بھائی...وہ میری کزن ہے اور...وہ محض مجھ سے چھ سال

بڑی ہے...پندرہ سال نہیں" وہ بولا

"یار اب تو مجھے ایسے فیل کروا رہا ہے جیسے میں بوڑھا ہو گیا ہوں" وہ دھیمے سے ہنسا

"نہیں بھائی...ایسی بات نہیں ہے, چلیں ٹھیک ہے, جیسے آپ کو مناسب لگے" وہ کھڑا ہو گیا, دروازے تک آیا..اور پھر پلٹا

"بھائی...اس کے ابو نے ہاں کر دی ہے؟؟؟"

"ہاں... صبح کال آئی ہے" وہ بولا

"اور انعمتا...؟؟؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"اس نے او کے کیا ہے تبھی اس کے گھر گیا ہوں میں" وہ بولا

"اس نے کہہ دیا کہ...وہ راضی ہے...آپ سے شادی کرنے پر؟؟؟" یزدان نے پھر پوچھا

"یزدان کیا ہو گیا یار...اتنی بال کی کھال تو امی نے بھی نہیں اتاری" وہ بولا

"نہیں نہیں...ایسے ہی پوچھ رہا ہوں, عموماً مڈل کلاس فیملیز اس عمر میں لڑکیوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی منگنی وغیرہ کر دیتی ہیں نا..." وہ بولا

"یزدان... میں نے اسے پرو پوز کیا... اور اس نے یس کہہ دیا, بنا کسی زور زبردستی کے... اوکے؟؟؟"

"اوکے بھائی..." وہ مسکراتے ہوئے باہر نکلا اور سرعت سے نیچے اترا, گاڑی کی چابی اٹھائی اور حنین کی طرف نکل پڑا, بار بار اسے حنین کی فکر ہو رہی تھی

دروازہ سبتین نے کھولا

"حنین سے ملنا تھا مجھے..." وہ علیک سلیک کے بعد بولا

"حنین اوپر ہے... اپنے کمرے میں" سبتین نے اوپر اشارہ کرتے ہوئے کہا, وہ سر ہلا کر اوپر آ گیا

"حنین..." وہ بستر پر اوندھا پڑا تھا

"حنین... سن یار, بھائی کہہ رہے ہیں کہ انعمتا کے ابو نے ہاں کر دی ہے" وہ اس کا ستا ہوا چہرہ دیکھ کر رہ گیا

"اس کے ابو آج آئے تھے... رشتہ توڑ گیے ہیں" حنین نے کہا, یزدان ساکت رہ گیا

"انعمتا سے بات ہوئی؟؟؟" اس نے پوچھا, حنین نے نفی میں سر ہلا دیا

"اس سے تو پوچھتا کہ کیا ہو گیا؟؟؟" وہ بولا

"پورا گھنٹہ اس کے کمرے کے باہر کھڑا اسے آوازیں دیتا رہا ہوں میں... وہ باہر ہی نہیں نکلی" وہ ٹوٹا پڑا تھا

"بھائی کہہ رہے ہیں کہ... انعمتا نے خود ان سے شادی کی حامی بھری ہے" وہ بولا

"حنین..." یزدان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

"اگر تو کہے تو میں بھائی کو بتا دوں... یار انہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے, جب پتہ چلے بگا تو خود ہی پیچھے ہٹ جائیں گے" وہ بولا

"ابھی رک جا.... مجھے ایک بار انعمتا سے بات کر لینے دے" وہ دھیرے سے بولا تھا

.....

"انکل کچھ تو بتائیں... آخر ایسا کیا ہو گیا کہ آپ نے حمدان سیف خان کے مقابلے مجھے ٹھکرا دیا... میرا قصور تو بتائیں, آخر ایسا کیا کر دیا میں نے کہ ایک ہفتے میں آپ نے ہر رشتہ توڑ دیا..." وہ آج پھر طارق صاحب سے ملنے آیا تھا, دو دن سے وہ اسی حلیے میں تھا, صبح آفس گیا تو انعمتا چھٹی پر تھی, وہ بھی شارٹ لیو لے آیا, فی الحال وہ حمدان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا

وہاں سے سیدھا طارق صاحب کی طرف آ گیا تھا

"حنین... میں نے بہت مجبوری میں یہ فیصلہ لیا ہے بیٹے, انعمتا سے شادی کر کے تو ساری عمر کے لئے مجبوریوں اور ذمہ داریوں میں بندھ جائے گا" وہ بولے

"انکل میں نے کب کسی ذمہ داری سے انکار کیا ہے؟؟" وہ بولا

"یہ ابھی کہنا آسان ہے حنین... چار, پانچ سال بعد نہیں ہو گا, میں دل کا مریض ہوں, آئے روز کی نت نئی بیماریاں, صفیہ کی صورتحال بھی مخدوش ہی ہے, کمانے

کا کوئی ذریعہ نہیں ہے, تین بیٹیوں کی شادیاں کرنی ہیں, جہیز بنانا ہے... سوذمہ داریاں ہیں, ہاری بیماریاں ہیں... تو کہاں تک کرے گا حنین ؟؟؟" وہ. کہتے چلے گئے

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ... حمدان سیف کی دولت جیت گئی انکل..." وہ ہار گیا تھا

"نہیں حنین... خدا گواہ ہے میں نے اس کی دولت نہیں دیکھی... میں نے صرف اپنی بیٹیوں کا اچھا مستقبل دیکھا... بس" وہ بولے

"وہ سب میں بھی کروں گا انکل... ارحہ اور اسمارہ میری ذمہ داری ہیں... میں پوری طرح نبھاؤں گا" وہ تڑپ کر بولا تھا, طارق صاحب جیسے بے بس ہو گئے

"حنین... میں نے یہ فیصلہ انعمتا کی مرضی پوچھ کر کیا ہے... تو اس سے خود ایک بار پوچھ لے, اگر وہ اپنا فیصلہ بدلتی ہے تو میں آج ہی کال کر کے حمدان کو انکار کر دوں گا" انہوں نے انعمتا کو بلا لیا, وہ چپ چاپ سی دروازے میں آن کھڑی ہوئی

"انعمتا... آگے آؤ" انہوں نے کہا, وہ پیلی پڑتی جا رہی تھی, ہاتھ مسلسل کپکپا رہے تھے, لبوں کی لرزش واضح تھی, وہ دھیرے سے طارق صاحب کے برابر میں بیٹھ گئی

"پوچھ لے اس سے..." وہ کہہ کر باہر نکل گئے

"انعمتا.... یار مجھے معاف کر دو, مجھے نہیں پتہ تھا کہ میرے اسلام آباد جاتے ہی انکل کو ہارٹ اٹیک ہو جائے گا... یار مجھے ایک بار کال تو کرتیں, میں اسی وقت واپس آ جاتا... انعمتا میں نے کہا تھا نا کہ میں ہر پل تمہارے ساتھ ہوں... تمہاری ساری ذمہ داریاں میں خوشی سے اٹھاؤں گا, میں بھی تمہیں بہت خوش رکھوں گا....." وہ اٹھ کر فقیروں کی طرح اس کے قدموں میں آ بیٹھا, وہ بس دونوں ہاتھ گود میں رکھے بیٹھی تھی

"میں صبح ہی حمدان کو بتا دوں گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں.... وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا" وہ بولا, انعمتا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"میں نے اسے اپنی مرضی سے ہاں کی ہے" وہ بڑے مضبوط لہجے میں بولی تھی,

حنین ششدر رہ گیا

یہ اس کی انعمتا تھی؟؟؟

"جاؤ حنین... دوبارہ یہاں مت آنا پلیز" وہ بس اتنا کہہ کر کھڑی ہو گئی اور

دروازے کی طرف بڑھی, حنین نے بھاگ کر اس کی کلائی تھام لی

"میرا کیا ہو گا انعمتا؟؟؟" وہ زور سے بولا

"ہاتھ چھوڑو میرا...." وہ بمشکل اپنے آنسو روکے ہوئے تھی

حنین نے چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ چھوڑ دیا, وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی

اس لمحے حنین یامن میر کی بے بسی کو کون جان سکتا تھا

.....

"میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں..." زاہا کی آواز کی بازگشت ابھی تک اس کے

کانوں میں گونج رہی تھی

"کون ہے وہ...؟؟؟"

"حیان حمدان خان..." نفرت کی ایک لہر تھی جو آئرہ کے دل میں اٹھی تھی, غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا

آخر کیوں؟؟؟ کیوں قسمت ہر بار اسی کے ساتھ داؤ کھیل جاتی ہے؟؟؟ کیوں ہمیشہ مات اسی کے نصیب میں لکھی جاتی ہے؟؟؟

"حیان حمدان خان...." زاہا کی آواز کسی ہتھوڑے کی طرح اس کے دماغ پر برسنے لگی تھی

"نہیں...اس بار نہیں...اس بار میں اس دو ٹکے کی لڑکی کے سامنے نہیں جھکوں گی..." اس نے فیصلہ کرتے ہی اپنا سیل اٹھایا اور حنین کا نمبر ملا لیا

"کیسی ہیں میم آپ؟؟" اس کی وہی مسکراتی سی آواز

"مسٹر حنین...میرے خیال سے زاہا اور معیز نے ایک دوسرے کو کافی حد تک جان لیا ہے...میں چاہ رہی تھی کہ اب ہمیں ان دونوں کی منگنی کر دینی چاہئے" وہ

بولی

"جی میم... کیوں نہیں... آپ کوئی بھی دن ڈیسائیڈ کر لیجیے" وہ تیار تھا

"ٹھیک ہے پھر... اگلے ہفتے میں" وہ بولی

"جیسے آپ کہیں میم..." وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا, آئرہ نے کچھ دیر بعد کال کاٹ دی

کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی پھر اٹھ کر اوپر زاہا کے کمرے تک چلی آئی, وہ سونے کے لئے لیٹ گئی تھی

"میم آپ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"اگلے ہفتے تمہاری اور معیز کی منگنی ہے.. بس تمہیں یہ ہی بتانا تھا" وہ سخت سے لہجے میں بولی

"لیکن میم..." زاہا کی ساری نیند اڑ نچھو ہو گئی

"دیکھو زاہا... دو میں سے کسی ایک کو چن لو, حیان حمدان خان... یا پھر ہاشمی ٹریڈرز

کی چیئر پر سن کی کرسی..."The choice is yours" وہ کٹھور ہو گئی تھی

"پلیز میم..."We love each others زاہار وہانسی ہو گئی

"میں نے کہا فیصلہ تمہارا ہے..." وہ بولی, زاہا کچھ دیر اس کی طرف دیکھتی رہی پھر بول پڑی

"حیان حمدان خان..." اس کے کہتے ہی آئرہ دم بخود رہ گئی, وہ ایک لمحے میں محبت کے لئے ہر شے سے دستبردار ہو گئی تھی

..."Sorry... Your time's up

"سوری... تمہارا وقت ختم ہو گیا تھا تھا..اگلے ہفتے تک اپنی منگنی کا جوڑا خرید لینا" وہ سخت لہجے میں کہتی ہوئی اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

.....

"اگلے ہفتے..." حیان بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہا تھا, زاہا اسے ساری بات بتا کر خاموش ہو گئی تھی

"یہ کیا بات ہوئی بھلا... بیٹھے بٹھائے انہیں معیز میں نظر کیا آیا بھلا... میں آج ہی اسے سب کچھ بتادوں گا, وہ دوست ہے میرا... اور اسے تم سے کوئی دلی لگاؤ بھی نہیں ہے سو... وہ میرے لئے خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا" وہ بولا

"تمہیں کیسے پتہ کہ اس کی کوئی دلی وابستگی نہیں ہے؟؟؟" زاہا نے پوچھا

"کیونکہ وہ اور..." وہ کہتے کہتے رکا, معیز نے تو کبھی نہیں کہا تھا کہ وہ دانین کو پسند کرتا ہے... دانین کی محبت سراسر یکطرفہ تھی

"حیان یہ ایک بزنس ڈیل ہے... ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کی پارٹنرشپ کو مزید مضبوط کرنے کی ایک کوشش ہے... زاہا تمیم ہاشمی اور معیز ضامن میر...." زاہا نے کہا

"اگر اس کی کسی اور سے کمٹمنٹ ہوتی تو وہ مجھ سے ملنے ہی نا آتا, اس نے بتایا تھا مجھے کہ میرے چاچو نے صاف کہہ دیا ہے کہ اگر میں کسی سے محبت کرتا ہوں تو انہیں صاف صاف بتادوں, وہ محبت کا پورا پورا ساتھ دیں گے لیکن...." وہ ذرا سا رکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ مجھ سے ملنے چلا آیا...ایک بار نہیں, بار بار...کیوں؟؟؟کیونکہ وہ کسی سے محبت نہیں کرتا,اس کے چاچو مجھ سے اس کا رشتہ طے کرنے پر تیار ہیں کیوں؟؟؟ کیونکہ وہ کہیں اور کمیٹیڈ نہیں ہے...اور اگلے ہفتے ہم دونوں کی منگنی ہے جس کی صبح اس نے مجھے مبارکباد دی ہے کیوں؟؟؟کیونکہ وہ راضی ہے" وہ انتہائی دھیمے مزاج کی لڑکی آخر میں چیخ پڑی

"اچھا...تو پھر کیا کرو گی تم؟؟؟پہن لو گی اس کے نام کی انگوٹھی؟؟؟" حیان بھی تڑخ گیا,زاہا خاموش بیٹھی رہ گئی

"زاہا...میری بات سنو,ہم دونوں اپنی محبت کو یونہی قربان ہونے نہیں دیں گے, معیز تم سے پیار نہیں کرتا,وہ بس اپنے چاچو کے کہنے پر تم سے شادی کر رہا ہے... میری بات سنو,آج رات جو منتھلی کلوزنگ ک سیمینار ہے تم اس میں آ رہی ہو... میں بھی آؤں گا...وہیں میں تمہیں انا سے ملواؤں گا اور وہیں انا تمہاری مام سے میرے اور تمہارے رشتے کی بات کریں گی...اوکے؟؟؟؟" وہ کہتا چلا گیا

"اگر مام نہیں مانی تو؟؟؟؟" وہ بولی

"تو میں معیز سے خود بات کر لوں گا... چاہے مجھے اس سے بھیک ہی کیوں نا مانگنی پڑے" وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا تھا

.....

وہ بینک سے واپسی پر وہاں سے گزرا تھا

...The tasty treat

بڑا سا سائن بورڈ دیکھ کر اس نے رفتار کم کی تھی, کچھ فاصلے پر اسے زارون کھڑا نظر آیا, وہ گاڑی ایک سایئڈ پر کھڑی کر کے باہر نکل آیا

"کیا حال ہے زارون کیف خان...؟؟؟" وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا

"زارون حاطب سر..." وہ اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولا

"ہاں ہاں... یاد آیا, تمہیں اپنی مدر کا سر نیم پسند نہیں ہے" وہ مسکرایا

"کہاں تک پہنچا کام؟؟؟" اس نے پوچھا

"کچن سیٹ ہو گیا ہے, بس ایک دو ہفتوں تک فرنیچر رکھوا لیں گے" وہ بولا

"گڈ... تمہاری وہ نک چڑھی سی پارٹنر کدھر ہے؟؟؟" حنین نے پوچھا

"اندر ہے..." حنین اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اندر آ گیا, رعنین دروازے کی طرف پشت کیے ریسٹورنٹ کا نقشہ دیکھ رہی تھی

"کھانا پکانا کب شروع کریں گی مس رعنین حمدان خان....؟؟؟" وہ اس کی آواز سن کر پلٹی تھی, ڈارک گرین کلر کے تھری پیس میں ملبوس دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے وہ دشمن جاں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا, رعنین کے دل کی دھڑکن یکلخت تیز ہو گئی

www.novelsclubb.com

"بس کچھ دنوں تک..." وہ اپنے ازلی پر اعتماد لہجے میں بولی

"خود پکایا کریں گی؟؟؟" اس نے پوچھا

"کوئی بہت سپیشل مہمان آ گیا تو شاید خود بھی پکا لوں" وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"اچھا... اور وہ کون ہو گا؟؟؟ تمہاری سٹیپ مام... آخر کو وہ شہر کی ٹاپ بزنس

آئیکون ہیں" وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"میرے نظر میں سپیشل ہونے کے لئے شہر کا ٹاپ بزنس آئیکون ہونا ضروری نہیں ہے..." وہ پگھل رہی تھی.... قطرہ قطرہ

حنین خفیف سا مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھا...

جانتے ہو... آپ ایک لمحے میں جج کر سکتے ہو کہ سامنے کھڑی لڑکی آپ پر دل ہار چکی یا نہیں... اس کی جانب بڑھو, بڑھتے رہو, اگر وہ ڈٹی رہے تو تم اس کے لئے کچھ بھی نہیں... لیکن... اگر وہ لڑکھڑا جائے, اپنے قدم چھوڑ دے, پیچھے ہٹ جائے... تو سمجھو وہ تمہیں خود سے اوپر مان چکی ہے

اور اس لمحے... حنین یامن میر کے آخری قدم کے ساتھ ہی رعنین نے اپنا پیر پیچھے ہٹایا تھا... وہ مسکرایا... انتہائی جان لیوا انداز سے

پھر مزید اس کی جانب بڑھا... وہ پیچھے ہٹی... ہٹتی گئی... یہاں تک کے میز سے ٹکرا گئی, راستہ مسدود ہو گیا تھا

وہ اس کے کپکپاتے ہوئے لب دیکھ چکا تھا... لبوں کے بھیگتے ہوئے کنارے بھی دیکھ چکا تھا, تمتماتے ہوئے سرخی مائل گال بھی دیکھ چکا تھا

بڑے حق سے اس نے اپنے دونوں بازو اس کے دائیں بائیں میز پر ٹکا دیے یوں کے رعنین کا گلنار سا چہرہ عین اس کے سامنے تھا

وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا... دیکھتا رہا... مسکراتا رہا

یہاں تک کے اس بائیس سالہ انتہائی پر اعتماد لڑکی کی حالت غیر ہو گئی, پسینے کے قطرے کنپٹیوں پر چمکے اور ٹپک کر بالوں میں جذب ہو گئے

"پھر تمہاری نظر میں سپیشل ہونے کے لیے کیا ہونا ضروری ہے؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا, حالانکہ سب کچھ جان چکا تھا, اس کی آنکھوں کے راستے اس کے دل میں اتر چکا تھا

"یقیناً تمہاری نظر میں سپیشل ہونے کے لئے ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کا آنر ہونا تو ضروری نہیں ہو گا...؟؟؟ ہے نا مس رعنین حمدان خان؟؟؟" وہ اسے پوری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرح اپنے سحر میں جکڑ چکا تھا

"بالکل..." رعنین نے اپنی پوری ہمت جمع کی تھی اور حنین بس مسکراتے ہوئے اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا

.....

وہ ایلیٹ کلاس کا ایک بڑا شاندار سا سیمینار تھا, شہر کی مشہور بزنس شخصیات وہاں مدعو تھیں, صحافیوں اور کیمرہ مینوں کا بھی رش لگا ہوا تھا

حیان انعمتا کے ساتھ آیا تھا... سب سے زیادہ پروٹوکول اسی کے لئے تھا, اس کے لئے الگ سے ٹیبل سیٹ کروائی گئی تھی

www.novelsclubb.com

آئرہ کے پرزور اصرار پر بھی حنین نہیں آسکا تھا... عنایہ کی طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وہ گھر پر ہی رک گیا تھا اور اس کے بار بار کہنے کے باوجود معیز نے بھی ہری جھنڈی دکھادی, اسے اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں ریسنگ کرنے جانا تھا

آئرہ کا ارادہ تو نہیں تھا لیکن جب دیکھا کہ زارون اس کے ساتھ جانے کے لئے

راضی ہے تو زاہا کو بھی کہہ دیا, وہ لمحوں میں تیار ہوئی تھی

نیلے رنگ کی پیروں تک آتی میکسی میں وہ غضب ڈھا رہی تھی, اس کی سانولی رنگت پر فدا ہو جانے والے ہزاروں تھے, اس کی دلکش آنکھوں پر مر مٹنے والے لاکھوں تھے...اس شمع پر دل ہارنے والوں کی ایک لمبی قطار لگی ہوئی تھی

وہ دونوں جیسے ہی ہال میں داخل ہوئیں, حیان نے دیکھ لیا, وہ فوراً انعمتا کے پاس آیا تھا

"انا...مجھے آپ کو کسی سے ملوانا ہے" وہ انتہائی پر جوش تھا

"کس سے؟؟؟" انعمتا حیران رہ گئی

"ابھی تھوڑی دیر تک پتہ چل جائے گا" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا, انعمتا بس اسے دیکھتی رہ گئی

کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر آئرہ اور زاہا کی طرف آ گیا

"ہائے زاہا...کیسی ہو؟؟" اس نے بڑی گرمجوشی سے اس سے ہاتھ ملایا تھا, زاہا بس

اسے دیکھ کر رہ گئی, آئرہ کی ساری مسکراہٹ مفقود ہوئی تھی

"تم کون ہو؟؟؟"اس نے پوچھا

"اوہ ہیلو میم.... میں زاہا کا دوست ہوں... قریبی دوست... کیوں زاہا؟؟؟"وہ مسکراتے ہوئے بولا

"اگر آپ برا نا منائیں تو میں اسے کسی سے ملوانا چاہتا ہوں؟؟؟"وہ پوچھ رہا تھا

"مس کیف خان... کیسی ہیں آپ؟؟؟"کسی عورت کی آواز پر وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی تو حیان نے زاہا کا ہاتھ تھاما اور انعمتا کے پاس لے آیا

"انا... یہ زاہا ہے..."وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولا

"ہیلو میم...."وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"انا... یہ میرے لئے بہت خاص ہے"وہ اکیس سالہ لڑکا جھینپ رہا تھا

"ہاں میں جانتی ہوں... اسی کی خاطر تم مرسیڈیز چھوڑ کر آٹو میں بیٹھ جاتے ہو"

انعمتا نے کہا, زاہا شرما سی گئی

"انا... زاہا کی مام بھی یہاں آئی ہیں, پلیز آپ آج ہی ان سے ہم دونوں کے رشتے کی بات کریں" حیان نے کہا

"اتنی جلدی؟؟" وہ حیران ہو گئی

"انا جلدی کہاں ہے... دو سال ہو گئے ہماری محبت کو..." وہ بولا

"حیان... پہلے بی بی اے کا رزلٹ تو آ لینے دو" انعمتا نے دھیرے سے کہا

"نہیں فیل ہوتا میں بی بی اے میں... لیکن اگر آپ نے آج زاہا کی مام سے بات نا کی تو میں اپنی محبت میں ضرور فیل ہو جاؤں گا انا...." وہ جلدی سے بولا, زاہا خاموش کھڑی تھی, وہ جانتی تھی کہ کچھ فاصلے پر کھڑی آئرہ کی نظریں مسلسل اس پر جمی ہوئی تھیں

"اچھا کہاں ہیں زاہا کی مدر؟؟؟" اس نے پوچھا

"وہ... وہاں ہیں..." حیان نے آئرہ کی طرف اشارہ کیا تھا, انعمتا نے اس طرف دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آئرہ اسی کو دیکھ رہی تھی...اسے جیسے یقین نا آیا

"کون...؟؟"اس نے پوچھا

"آئرہ کیف خان..."زاہا کے کہتے ہی وہ ششدر رہ گئی

"تم بشر تمیم ہاشمی کی بیٹی ہو؟؟"اس نے بدقت پوچھا تھا

"جی میم..."وہ سر جھکا کر بولی تھی,انعمتا تھم سی گئی,اسے لگا جیسے آئرہ کی نظریں اس کا تمسخر اڑا رہی ہوں,وہ دوبارہ اس کی طرف دیکھ ہی نہیں پائی

دفعتاً ہلکا ہلکا میوزک آن ہو گیا,ساتھ ہی لائیٹیں مدھم ہو گئیں

"انا...پلیز آپ ابھی زاہا کی مام سے بات کریں"وہ اس کا ہاتھ تھام کر سٹیج کی طرف بڑھ گیا تھا

انعمتا اپنی نشست پر گر سی گئی

کیسے...؟؟؟کیسے بات کرے گی وہ آئرہ سے؟؟؟

اور آخر کیوں بات کرے وہ اس سے؟؟؟

آئرہ کیف خان...اس کی سب سے بڑی دشمن, بزنس میں بھی... محبت میں بھی

وہ کیسے اسے کہے کہ حمدان کے بیٹے کے لئے زاہا کا رشتہ دے دو؟؟؟؟

اور باالفرض...اگر وہ کہہ بھی دے.... تو کیا آئرہ ایسا ہونے دے گی؟؟؟

کیا وہ حمدان سیف خان کے بیٹے کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دے گی... چاہے اس کی

سوتیلی بیٹی ہی سہی... نہیں... کبھی نہیں...؟؟؟

وہ جس شخص کا نام بھی سننا گوارا نہیں کرتی...اس کے بیٹے کو کیسے برداشت کرے

گی؟؟؟

اس نے ایک نظر آئرہ کی طرف دیکھا, وہ خونخوار نظروں سے سٹیج کی طرف دیکھ

رہی تھی,...انعمتا نے بھی سٹیج کی طرف دیکھا

حیان کا ایک بازو زاہا کی کمر کے گرد حمائل تھا اور. زاہا کا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر

رکھا ہوا تھا... وہ دونوں ڈانس کر رہے تھے... مسکرا رہے تھے

دفعتاً حیان نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی تھی, زاہا ہنستے ہوئے اس کے کندھے

پر جھک گئی, دونوں ہنستے چلے گئے

انعمتا نے تھک ہار کر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا... یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا, تبھی کسی نے پانی کا گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھ دیا

"پانی پی لیں انعمتا..." مانوس سی آواز پر س نے سر اٹھایا تھا

وہ یزدان تھا... یزدان سیف خان

وہ دھیرے سے عین اس کے سامنے بیٹھ گیا

"تم جانتے تھے؟؟؟ انعمتا نے دھیرے سے پوچھا تھا

"اتنا زیادہ نہیں جانتا تھا" وہ بولا

"اسے روک دیتے؟؟؟" انعمتا نے کہا

"کس رشتے سے؟؟؟" یزدان نے پوچھا, وہ چپ رہ گئی

"یہ میں جانتا ہوں کہ وہ میرا بھتیجا ہے... وہ تو نہیں جانتا... پھر میں کون ہوتا ہوں اسے یہ کہنے والا کہ زاہا تمیم ہاشمی اسے کبھی نہیں مل سکتی" وہ بولا تھا

www.novelsclubb.com

انعمتا نے بے بسی سے سٹیج کی طرف دیکھا

وہ دونوں پوری طرح ایک دوسرے کے سحر میں گرفتار ہو چکے تھے

.....

"آپ نے اس کی مام سے بات کیوں نہیں کی؟؟؟" حیان گھر آتے ہی اس کے کمرے میں چلا آیا, وہ اس سے پہلے ہی واپس آ گئی تھی

"حیان میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی سو بات نہیں ہو سکی" وہ بولی

"انا یہ ضروری تھا.... بہت ضروری" وہ بے بسی سے بولا

"اس کی مام اگلے ہفتے اس کی منگنی کر رہی ہیں... کسی اور سے" وہ بولا

"تو پھر بھلا اس کی ماں سے بات کرنے کا کیا فائدہ؟؟؟؟ اس نے جو ٹھان لی ہے وہ وہی کرے گی" انعمتا نے کہا

"بات کرنے میں کیا حرج ہے؟؟؟" وہ اس کے پاس آ گیا

"حیان.... میری بات سنو, اس کی ماں کا نام آئرہ کیف خان ہے, وہ اگر فیصلہ کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چکی ہے کہ اپنی بیٹی کی منگنی کسی اور سے کرنے کا تو اس فیصلے کو کوئی نہیں پلٹ سکتا... خود زاہا بھی نہیں, وہ انتہائی ہٹ دھرم اور ضدی عورت ہے, میری بات لکھ لو کہ وہ کبھی تمہیں زاہا کا رشتہ نہیں دے گی, پچھلے کئی سالوں سے اس کی حمدان انٹرپرائزز سے دشمنی چل رہی ہے... وہ تو ہمیں ایک ٹینڈر دے کر راضی نہیں ہے نا کہ اپنی بیٹی کا رشتہ دے... بات سمجھنے کی کوشش تو کرو" انعمتا کہتی چلی گئی

"انا... آپ بھی تو میری بات سمجھنے کی کوشش کریں, میری اس سے کوئی چھوٹی موٹی پسندیدگی نہیں ہے جو اس کہ منگنی ہوتے ہی میں اسے بھول جاؤں گا... میں نے محبت کی ہے اس سے... پورے دو سال, خواب دیکھے ہیں اس کے... پورے دو سال" وہ زور سے بولا, انعمتا چپ رہ گئی

"پلیز انا.... صرف ایک بار, ایک بار اس کی مام سے ملیں تو سہی, بات تو کریں" وہ ملتجی ہو گیا

"حیان... اگر وہ نا مانی؟؟؟" انعمتا نے پوچھا

"انا... میں فی الحال یہ سوچنا بھی نہیں چاہتا" وہ زور سے بولا تھا

.....

وہ اور فریحہ دونوں رات کا کھانا کھا رہے تھے, یزدان مسلسل حیان اور رعنین کے بارے میں بات کر رہا تھا, بارہ سال ہو گئے تھے فریحہ کو ان بچوں سے ملے... اور انہیں دیکھے, انہوں آخری مرتبہ جب رعنین کو دیکھا تو وہ دس سال کی تھی, بس پھر یزدان انہیں اپنے ساتھ لے گیا تھا

اور اب بارہ سال بیت چکے تھے

"یزدان... مجھے کسی دن وہاں لے چل, زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے, میں ان سے مل تو لوں" وہ بولیں

"انعمتا سے ملا تھا میں کل.." وہ بولا, لیکن اس سے پہلے کہ فریحہ کچھ کہتیں,

دروازے پر دستک ہونے لگی

یزدان نے اٹھ کر دروازہ کھولا... انعمتا دہلیز پر کھڑی تھی... بالکل اکیلی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ...؟؟؟"

"تم سے بات کرنی ہے" وہ بولی, یزدان نے اسے راستہ دے دیا

"انعمتا...." فریحہ کھڑی ہو گئیں

"کیسی ہیں آپ؟؟؟" وہ ہمیشہ کی طرح ان سے جھک کر ہی ملی تھی

"بس زندگی گزار رہی ہوں..." انہوں نے کہا, وہ وہیں کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی,

یزدان بھی اپنی کرسی پر آن بیٹھا

"میرے ساتھ چلو یزدان...." اس نے کہا

"کہاں...؟؟؟"

"حیان کا رشتہ لیکر... بشر کی بیٹی کے لئے" وہ بولی

"وہ اب صرف بشر کی بیٹی نہیں ہے انعمتا... وہ آئرہ کیف خان کی سوتیلی بیٹی ہے"

یزدان نے کہا

"آئرہ...؟؟؟" فریحہ چونک گئیں

www.novelsclubb.com

"حیان آئرہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے امی... زاہا سے" یزدان نے کہا, وہ چپ رہ گئیں

"انعمتا... میرے وہاں جانے سے کچھ نہیں ہو گا... آپ کی بات تو شاید وہ دو منٹ سن بھی لے.. مجھے تو دہلیز سے ہی دھکے مار دے گی" یزدان بالکل درست تھا

"میں نے بہت سمجھایا ہے اسے... لیکن وہ محبت کو بیچ میں لے آیا ہے... میں شاید کبھی مر بھی اس عورت کی دہلیز پر نا جاتی لیکن...." اس نے یزدان کی طرف دیکھا

"وہ روئے گا تو میں کیسے برداشت کروں گی... وہ روئے گا تو میں حمدان سے کہا کہوں گی؟؟؟" اس کی آنکھیں بھر آئیں

"یزدان حالات نے مجھے بہت مضبوط کر دیا ہے لیکن... وہ تینوں آج بھی میری سب سے بڑی کمزوری ہیں" وہ بولی

"میرے ساتھ چلو... مجھے اکیلے آج بھی اس عورت سے بہت ڈر لگتا ہے یزدان" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

www.novelsclubb.com

"انعمتا... میری بات سنیں, آپ ذرا ہمت سے کام لیں اور حیان کو ساتھ لے جائیں... اگر وہ نامانی تو پہلے میں حیان سے بات کروں گا... پھر آئرہ سے" وہ دھیرے سے بولا تھا

.....

پندرہ سال پہلے

وہ اس شام فریحہ کو لیکر آیا تھا, اس نے بس ایک بار کیف خان کو ساتھ چلنے کا کہا تھا لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا, سو اس نے چپ چاپ فریحہ کو گاڑی میں بٹھایا اور لے آیا

www.novelsclubb.com

وہ دور اندیش خاتون انعمتا پر پہلی نظر ڈالتے ہی ڈر گئی تھیں... وہ واقعی ابھی بہت چھوٹی تھی... سسرالی رشتوں کی خوفناک چالبازیوں سے بالکل انجان.. بھلا وہ کیسے ان کے خاندان کی عورتوں کی زبانوں کو مات دے پائے گی...؟؟؟

بہر حال... وہ وہاں تو کچھ نہ بولیں, بڑے سبھاؤ سے انعمتا کا ماتھا چوم کر, اس کے

ہاتھ پر پیسے رکھ کر رشتہ پکا کر آئیں, حمدان نے وہیں بیٹھے بیٹھے طارق صاحب سے نکاح کی تاریخ بھی مانگ لی تھی, انتظار کا کوئی فائدہ نہیں تھا...انعمتا پورے 18 سال کی ہو چکی تھی, طارق صاحب اور صفیہ بیگم نے آپس کے مشورے سے انہیں اگلے مہینے کی 20 تاریخ دے دی, حمدان نے نہایت سختی سے انہیں کسی بھی قسم کا خرچہ کرنے سے منع کر دیا تھا, وہ انہیں کھلے لفظوں میں بتا آیا تھا کہ انہیں انعمتا کو کسی بھی قسم کا جہیز یا کوئی بھی اور چیز دینے کی ضرورت نہیں ہے, وہ بس ان کے گھر سے اسے ایک جوڑے میں رخصت کروا کر لے جائے گا, انہیں مہمانوں کا ہجوم اکٹھا کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے, طارق صاحب اور صفیہ بیگم کے لیے یہ ایک طرح سے ٹھیک ہی تھا کیونکہ ازمیر کو فوت ہوئے ایک سال بھی نہیں ہوا تھا, اس لئے انعمتا کی رخصتی سادگی سے ہی طے پائی تھی

اسی رات فریحہ نے حمدان کو اپنے کمرے میں بلایا...رات 11:00 کا وقت تھا جب وہ تینوں کمرے بچے سلا کر ان کے کمرے میں چلا آیا...

"حمدان وہ بچی ابھی بہت چھوٹی ہے... یہ میں اس لیے نہیں کہہ رہی کہ وہ تجھ سے عمر میں پندرہ سال چھوٹی ہے بلکہ اس لئے کہہ رہی ہوں کیونکہ وہ ابھی عقل میں بھی تجھ سے پندرہ سال چھوٹی ہی ہے... تو تو اچھی طرح جانتا ہے نا اپنے خاندان کی عورتوں کو, ان سے تو میں پوری نہیں پڑ پاتی تو وہ 18 سال کی بچی کیسے ان کا سامنا کرے گی...؟؟؟؟ آئرہ... اس کی ماں, شاہین, بلقیس.... اور تو اور کچھ دنوں تک کیف بھائی بھی اپنے دونوں بیٹوں کی شادی کر دیں گے, وہ بیچاری کیسے ان کی زبانوں کا سامنا کرے گی...؟؟؟ کیسے اپنے حق کے لیے اواز اٹھائے گی...؟؟؟" فریحہ کہتی چلی گئیں

www.novelsclubb.com

اور حمدان کوئی بچہ تھوڑی تھا جو اس نے یہ سب نہیں سوچا تھا, وہ جانتا تھا کہ وہ جس مقصد کے لئے انعمتا سے شادی کر رہا ہے اس میں کامیابی کے چانس صرف اور صرف ایک فیصد تھے... اسے اس بات پر پورا یقین تھا کہ وہ آکر تینوں بچوں کا دل بہلا لے گی, انہیں اپنے ساتھ اٹیچ کر لے گی, لیکن اس کے جانے کے بعد کیا وہ ان

تینوں کی حفاظت کر پائے گی...؟؟؟

کیا وہ اپنی حفاظت کر پائے گی...؟؟؟

اس سوال کا جواب صرف اور صرف ایک سوالیہ نشان تھا, فریحہ کا کام سمجھانا تھا سو انہوں نے اسے سمجھا دیا

دو دن بعد یہی بات اسے یزدان نے بھی کہی تھی "بھائی...ایک بار پھر سوچ لیں...آئرہ اس کا جینا محال کر دے گی, آپ 24 گھنٹے تھوڑی اس کے ساتھ ہوا کریں گے, صبح افس کے لئے نکلے اور رات گئے واپس آئے...اس دوران وہ ائرہ کیف خان کی 8 گز لمبی زبان سے کیسے مقابلہ کرے گی..؟؟؟ وہ تو مجھے تاک کر نشانے مارنے سے باز نہیں اتی تو انعمتا کو کیسے بخش دے گی..؟؟؟ مجھے نہیں پتا اپ نے اسے کیوں چنا...؟؟؟ لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ آپ کو اسے نہیں چننا چاہیے تھا...." وہ کہتا چلا گیا

حمدان خاموشی سے اس کی ساری بات سن رہا تھا اگلے دو دن بعد یہی ساری تقریر

بشر کے منہ سے سنسنی پڑ گئی

"حمدان مجھے صرف ایک بات بتا... تو خود کہتا ہے نا کہ تیرے خاندان والے تیرے بچوں کے ساتھ مخلص نہیں ہیں, آئرہ صرف تجھے حاصل کرنا چاہتی ہے... اسے تیرے بچوں سے کوئی سروکار نہیں ہے, ڈاکٹر کے حساب سے تیرے پاس کڈنی ٹرانسپلانٹ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے... حمدان میں کہنا تو نہیں چاہتا لیکن ڈاکٹر کے مطابق تیرے پاس وقت بہت کم ہے... تو کیا اس ساری صورتحال سے نمٹنے کے لئے تو نے ایک 18 سال کی لڑکی کو چنا...؟؟؟؟ اپنے تیز طرار رشتہ داروں سے لڑنے کے لئے, اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے, اپنی کمپنی کو چلانے کے لئے, تو نے ایک 18 سال کی لڑکی کو چنا...؟؟؟؟ وہ لڑکی جو کسی کے اونچی آواز میں بات کرنے پر بھی ڈر جاتی ہو گی...؟؟؟" مجھے کوئی ایک وجہ دے دے حمدان کہ تو نے انعمتا طارق کو ہی کیوں چنا...؟؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا

حمدان ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کھڑا ہو گیا, دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں

ڈالتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ہوا کھڑکی کی طرف آیا تھا

"ہاں میں نے انعمتا طارق کو چنا...ہاں میں نے اس 18 سال کی لڑکی کو چنا...ہاں میں نے اسے چنا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ مجھ سے 15 سال چھوٹی ہے, یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ میرے خاندان والوں کی چالبازیوں کا مقابلہ نہیں کر پائے گی... یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شاید میرے تین بچوں کی حفاظت نہیں کر پائے گی...یہ جانتے ہوئے بھی کہ شاید وہ میرے بعد میری کمپنی کو نہیں چلا پائے گی...میں نے پھر بھی اسے چنا...کیوں...؟؟؟ کیونکہ میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں" وہ بولا میں خود سے 15 سال چھوٹی انعمتا طارق سے محبت کرنے لگا ہوں" وہ کہہ گیا تھا, بشر کو اس کے الفاظ پر یقین نہ آیا, وہ بس دم سادھے اسے دیکھ رہا تھا

"اور جانتا ہے بشر کہ میں نے اسے کیوں چنا...؟؟؟ کیونکہ مجھے اپنی محبت پر پورا یقین ہے, میں نے اسے ننانوے فیصد "شاید" پر نہیں چنا...میں نے اسے ایک فیصد "یقین" پر چن لیا ہے" وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا

.....

وہ دو دن سے آفس نہیں جا رہا تھا, اور نہ ہی حمدان کو کال کر کے کچھ بتانے کی زحمت کی تھی, بس سارا دن اپنے کمرے میں گھسا رہتا اور ساری رات چھت پر گزار دیتا, زینب اور مایا دونوں اس کی ذہنی حالت بہت اچھی طرح سمجھ رہی تھیں اسی لئے اسے زیادہ ڈسٹرب نہیں کرتی تھیں, زینب بھی آخر کو ایک ماں تھیں بھلے ہی ان کی کوئی بیٹی نہیں تھی لیکن وہ بیٹیوں والوں کا دکھ سمجھتی تھیں

وہ بھلا طارق صاحب کو کیا کہتیں..؟؟؟ بس چپ چاپ ان کی ساری باتیں سن کر خاموش ہو گئیں, سبتین البتہ تھوڑا بہت اچھلا تھا لیکن پھر وہ بھی خاموش ہو گیا تھا وہ بھی ایسے ہی ایک رات تھی, سگریٹ کی پوری ڈبیا پینٹ کی جیب میں ڈال کر وہ چھت پر چڑھ گیا تھا, اب غم بھی تو غلط کرنا تھا...

"حنین نے کھانا کھا لیا...؟؟؟" وہ زینب کو کھانا دینے آئی تو انہوں نے پوچھ لیا

"نہیں ممانی...اس نے تو صبح سے کچھ نہیں کھایا" مایا نے کہا

"مایا... سبتین کے آنے میں ذرا دیر ہے, اسے کھانے کی ٹرے دے کر آ...

تیرے کہنے سے وہ کھالے گا... جا شاباش اور جلدی واپس آجائیں" اس لمحے زینب کو اندازہ نہ ہوا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر رہی تھیں

مایا نے جلدی سے کھانے کی ٹرے بنائی اور اوپر چھت پر آگئی, دیوار سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھا تھا, دونوں انگلیوں میں سگریٹ دبا ہوا تھا, مسلسل دھوئیں کے مرغولے چھوڑ رہا تھا, دو تین ادھ جلے ٹکڑے مایا کو اس کے آس پاس بکھرے نظر آئے تھے

"حنین... یار ایسے تھوڑی کرتے ہیں اگر وہ نہیں ملے گی تو یوں رو رو کر جان دے دو گے کیا...؟؟؟" وہ ٹرے اس کے پاس رکھتے ہوئے فرش پر ہی بیٹھ گئی

"تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا... کھانا کھالو" مایا نے کہا

"جانتی ہو مایا... میں سچ میں اس کے لئے جان دے سکتا ہوں لیکن دکھ کی بات تو یہ ہے کہ اسے میری بات پر اعتبار ہی نہیں ہے... اسے یقین ہی نہیں ہے کہ میں اس

کے لئے جان بھی دے سکتا ہوں" وہ روہانسا ہو گیا

"حنین وہ اپنا فیصلہ لے چکی ہے... اگلے مہینے اس کی شادی ہے, بس کرو اب..."

مایا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور حنین کو جیسے بس ایک سہارے کی

ضرورت تھی, وہ ایک دم روتا ہوا اس کے کندھے پر گر گیا

"مایا میں بہت محبت کرتا ہوں اس سے... میں کیسے رہوں گا اس کے بنا...؟؟؟" وہ

حقیقتا رو رہا تھا

"حنین... بس کرو پلیز... بس کرو" مایا نے کسی بچے کی طرح اس کا سر تھپتھپایا تھا

"وہ مجھے ہر پل... ہر لمحہ یاد آتی ہے, لڑکیاں تو سراپا وفا ہوتی ہیں مایا.. پھر وہ کیسی

لڑکی ہے جس نے مجھے محبت میں دغا دے دیا...؟؟؟؟" حنین کا دکھ کم ہونے میں

نہیں آ رہا تھا, مایا بس ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اس کا سر

تھپتھپاتی چلی گئی

دفعتا اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی

"میں نے منع کیا تھا نہ اوپر آنے سے...." سبتین کی سرد آواز پر وہ ڈر کے مارے ایک دم کھڑی ہو گئی

"اور پھر تو کہتا ہے کہ تیرا اس کے ساتھ کوئی چکر نہیں ہے..." سبتین نے کھانے کی ٹرے کو زور سے ٹھوکر ماری تھی

"سبتین میں بس حنین کو کھانا دینے آئی تھی" مایا نے اٹکتے ہوئے کہا

"بکواس کرتی ہے مجھ سے...." سبتین کا تھپڑ اس کا گال رنگ گیا

"بس بہت ہو گیا..." حنین ایک دم دہاڑا تھا

"ایک اور دفعہ اس پر ہاتھ اٹھایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" سبتین کے سامنے انگلی اٹھاتے ہوئے وہ مایا کے آگے آیا تھا

"سالے تو ہے کون...؟؟؟ کیا لگتا ہے تو اس کا...؟؟؟" سبتین نے اسے ایک طرف دھکا دیتے ہوئے مایا کو بالوں سے جکڑ لیا

"کمینی... کیوں آئی تھی تو اوپر...؟؟؟" اس نے ایک جھٹکے سے مایا کو سیڑھیوں کی

طرف دھکیلا تھا"میں نے کہا بہت ہو گیا..."حنین ایک دم وحشیوں کی طرح اس پر پل پڑا

"تم دونوں میری ناک کے نیچے نا جانے کب سے عشق معشوقی کا کھیل چلا رہے ہو اور مجھے کاٹھ کا الو سمجھا ہوا ہے...میری غیر موجودگی میں ہر وقت یہ تیرے آس پاس پائی جاتی ہے...مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ یہ دونوں بچے کس کے ہیں...؟؟؟"

سبتین بکتا چلا گیا

حنین اسے گریبان سے جکڑ کر گھسیٹتا ہوا نیچے لے کر آیا تھا

"حنین چھوڑ دو انہیں..."مایا مسلسل کھڑی رو رہی تھی

"آج آخری بہت ہار کہہ رہا ہوں...آیئندہ اگر مایا پر ہاتھ اٹھایا تو جان سے مار دوں گا"

حنین نے اسے صحن میں دھکا دیا تھا,زینب بھی اپنے کمرے سے باہر نکل آئیں

سبتین کے پھٹے ہوئے ہونٹ سے خون بہنے لگا تھا

"میں سبتین ضامن میر...اپنے پورے ہوش وحواس میں...مایا نورین کو طلاق

دیتاہوں..."وہ بولا

"سبتین نہیں..."مایازور سے روتے ہوئے چیخی تھی"طلاق دیتاہوں...طلاق دیتاہوں..."وہ تین بار کہہ کر باہر نکلتا چلا گیا

حنین ساکت سا صحن کے وسط میں کھڑا تھااور مایادیوار کے ساتھ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی

غصے سے پاگل ہوتے سبتین کااسی رات روڈ ایکسیڈنٹ ہوا تھااور جب وہ گھر واپس آیاتواپنے پیروں پر زندہ سلامت نہیں کھڑا تھا

وہ اسی رات مر گیا تھا

.....

وہ سرخ عروسی جوڑے میں ملبوس آئینے کے بالکل سامنے کھڑی تھی,پارلر والی اسے گھر آکر ہی تیار کر گئی تھی,اس کے نکاح کا جوڑا بھی حمدان نے خود بھجوایا تھا...ساتھ میچنگ جیولری اور دیگر لوازمات...

اس لمحے اس کا دل بالکل ایک خالی کمرے کی طرح تھا جہاں اس کے سانس لینے کی آواز بھی گونج رہی تھی, اگر وہ مسکرا نہیں پا رہی تھی تو رونا بھی نہیں آ رہا تھا, ہر جذبہ جیسے بے معنی سا ہو گیا تھا

حمدان تقریباً 2:00 کے قریب وہاں پہنچ گیا, فریحہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھیں, جبکہ یزدان گاڑی چلا رہا تھا, اس کے گھر کی خواتین میں سے کوئی بھی نہیں آئی تھی, حتی کہ دونوں بہنوں نے بھی آنے سے انکار کر دیا تھا... صرف کیف خان اور ان کے دونوں بیٹے مارے باندھے ساتھ آئے تھے

فریحہ اور یزدان دونوں کی غیر موجودگی میں وہ بچوں کو اکیلے چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا, سو تینوں بچے بھی ساتھ ہی لے آیا تھا, حیان اور رعنین کی ایکسائٹمنٹ کے لئے یہی کافی تھا کہ ان کے پاپا کی شادی تھی, وہ جب فریحہ کے ساتھ اندر داخل ہوا تو دانین اس کی گود میں چڑھی ہوئی تھی, طارق صاحب نے بھی بہت زیادہ مہمانوں کو مدعو نہیں کیا تھا, حمدان کی طرف سے بھی بس اس کے

قریبی دوست ہی شامل ہوئے تھے

تقریبا دوپہر 3:00 کے قریب نکاح ہو گیا, بنا ایک بھی آنسو بہائے اس نے نکاح کے پیپرز پر سائن کر دیے تھے, حمدان نے طارق صاحب سے رخصتی کے لیے کہا تھا

اور یہ وقت تو ہر باپ پر آتا ہے, ہر وہ باپ جس کے گھر میں ایک بیٹی ہے... وہ بیٹی جس نے اسے 18 سال سینے سے لگا کر رکھا... ایک دم سے وہ بیٹی کسی اجنبی کو سونپ دینی ہوتی ہے... مستقبل کی کسی بھی ضمانت کے بغیر صرف اس اجنبی کی زبان پر یقین کر کے کہ وہ اس باپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھے گا... اور اس باپ کے دکھ کو کون جان سکتا ہے جب شادی کے بعد وہ بیٹی آنسو بہاتے ہوئے اسے یہ کہے کہ میں خوش نہیں ہوں... خدا کسی باپ پر ایسا وقت نہ لائے... خدا کسی باپ کی شادی شدہ بیٹی کو واپس اس کے در پر نہ لائے

وہ باپ اپنی عمر سے بہت پہلے بوڑھا ہو جاتا ہے

وہ 18 سالہ لڑکی اپنی رخصتی پر بھی نہیں روئی تھی, صفیہ بیگم تادیر اسے اپنے سینے سے لگائے بیٹھی رہیں ارحہ اور اسمارا دونوں اس سے گلے مل کر خوب ہی روئیں, طارق صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی آغوش میں لیے گاڑی تک لے کر آئے تھے, لیکن وہ نہیں روئی...ایک انسو بھی نہیں بہایا... کہانا ہر جذبہ بے معنی ہو گیا تھا

فریحہ اس کے ساتھ بیٹھ گئیں اور یزدان نے گاڑی کا رخ خان ہاؤس کی طرف موڑ دیا تھا

.....

وہ رو رہی تھی...بے پناہ...بے تحاشا

اور المیہ یہ تھا کہ اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کس دکھ پر رو رہی تھی...؟؟؟اپنے مطلقہ ہو جانے کے دکھ پر یا پھر اپنے بیوہ ہو جانے کے دکھ پر...

حنین نڈھال سا ایک طرف دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا, یوں جیسے یہ سب اس کا

کیا دھرا ہو, زینب کی سسکیاں پورے صحن میں گونج رہی تھیں, ان کا جوان جہان بیٹا بے حس و حرکت ان کے سامنے پڑا تھا, وہ زندہ تھیں...اور بیٹا چلا گیا تھا, معیز اور سنایا پاپا پاپا پاپا کہتے نہ تھکتے تھے

عصر کے بعد اس کا جنازہ تھا...مایا کی آہیں آسمان ہلا گئیں

ایک قیامت تھی جو اس گھر کے مکینوں پر آ گئی تھی

.....

اس نے اپنے کمرے کے بالکل سامنے انعمتا کے لئے کمرہ سیٹ کروایا تھا, ظاہر ہے وہ تینوں بچے خصوصاً عنین اور حیان تو اسے اتنی جلدی قبول نہیں کر پاتے سو اتنی جلدی انعمتا اس کے کمرے میں ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی تھی

گھر پہنچتے ہی اس نے فریحہ کو یزدان کے ساتھ ان کے کمرے میں بھیج دیا...اور خود انعمتا کا ہاتھ تھام کر اوپر لے آیا, دانین ابھی تک اس کی گود میں چڑھی ہوئی تھی

"یہ میرا اور تمہارا کمرہ ہے انعمتا...پہلے سامنے والا کمرہ میرا بیڈ روم ہوتا تھا, اب

وہاں بچے میرے ساتھ سوتے ہیں, میرا وعدہ ہے تم سے کہ میں دھیرے دھیرے سب کچھ ٹھیک کر دوں گا ءکن....دھیرے دھیرے...تمہاری ضرورت کا سارا سامان میں نے یہاں سیٹ کروا دیا ہے...اگر کپڑے چینج کرنے ہیں تو کر لو...ایزی ہو جاؤ" وہ اسے دھیمے سے کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا

تینوں بچوں کو کپڑے چینج کروائے تھے, پھر انہیں کھانا کھلایا تھا...دانین تو جلدی ہی سو گئی, خود بھی کپڑے تبدیل کر کے وہ رعنین اور حیان کا ہاتھ تھامے اس کے کمرے میں داخل ہوا, انعمتا کپڑے بدل کر بیڈ پر بیٹھی تھی, انہیں دیکھ کر کھڑی ہو گئی

www.novelsclubb.com

"بیٹھی رہو...بیٹھی رہو" حمدان دونوں بچوں کے لئے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

"رعنا, حیان...یہ کون ہے بھلا؟؟؟" اس نے پوچھا, وہ دونوں اس کے منہ کی طرف دیکھنے لگے

"یہ آپ کی سیکینڈ وائف ہیں پاپا..." رعنین زیادہ سمجھدار تھی

"اور یہ آپ کی دوست ہیں... دیکھو بیٹے میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ آپ کی ماما ہیں... کیونکہ ماما صرف ایک ہی ہوتی ہیں لیکن یہ آپ کی ماما جیسی ضرور ہیں... آپ چاہو تو انہیں انابلا لیا کرنا..." وہ کہتا چلا گیا

"یہ اب ہمارے ساتھ رہیں گی, اگر آپ کی پھپھو یا خالہ میں سے کوئی بھی آپ کو ان کے بارے میں برا بھلا کہے تو آپ بس اتنا یاد رکھنا کہ انہیں آپ کے پاپا نے چنا ہے... اور آپ کے پاپا کبھی غلط نہیں چنتے" وہ بولا

"ٹھیک ہے پاپا..." پتہ نہیں وہ دونوں سمجھے تھے یا نہیں

"چلو آؤ اب آپ دونوں کو سلا دوں؟؟" حمدان نے کچھ دیر بعد کہا تھا, وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

"...Good night Ana"

ان دونوں نے جاتے ہوئے اسے مسکرا کر کہا تھا

"سو جاؤ... میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں" وہ دھیرے سے کہہ کر کمرے سے نکل

گیا تھا

.....

وہ آج چار دن بعد آفس آیا تھا, ڈھیر سارا کام پینڈنگ تھا, فائلوں کا پلندہ اس کی میز پر دھرا تھا, سے سمجھ نا آئی کہ حنین کے ہوتے اتنا کام اکٹھا کیسے ہو گیا

اس نے کافی دفعہ انٹر کام پر حنین کو ٹرائی کیا لیکن بے سود... پھر اس نے یزدان کو ملا لیا

"حنین نہیں آیا ابھی تک؟؟؟" اس نے پوچھا

"سر وہ پچھلے ایک ہفتے سے نہیں آرہا..." یزدان نے کہا

"کیوں؟؟؟" وہ حیران رہ گیا

"سر اس کے بھائی کی ڈیتھ ہو گئی ہے" یزدان نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا, حمدان ششدر رہ گیا

"یزدان اندر آؤ..." وہ کچھ دیر بعد ہی آ گیا

"کب ہوئی ڈیتھ ؟؟؟"

"چار دن پہلے..."

"مجھے کیوں نہیں بتایا..."اس نے پوچھا

"بھائی آپ نکاح کے سلسلے میں مصروف تھے اسی لئے نہیں بتایا, میں جنازے میں شریک ہوا تھا"وہ بولا

"حنین کا بھائی تو ابھی بالکل ینگ تھا نا...؟؟؟

"جی سر...روڈ ایکسیڈنٹ ہوا ہے"وہ بولا

"خدا جانے یہ سڑکیں کب تک جوان لڑکوں کا خون پیتی رہیں گی"وہ تاسف سے بولا تھا

"یزدان...جلدی سے سارا کام نمٹاؤ, پھر تھوڑی دیر کے لئے حنین کی طرف ہو کر آتے ہیں"وہ بولا, یزدان سر ہلا کر باہر نکل گیا

عصر کا وقت تھا جب وہ اور یزدان حنین کے گھر پہنچے, وہ گھر پر ہی تھا

"مجھے بے حد افسوس ہے حنین..." حمدان اور بھی نہ جانے کیا کچھ کہہ رہا تھا, وہ بس سنتا چلا گیا, ایک لفظ بھی نہیں بولا

"میں نے تو تم سے گلہ کرنا تھا کہ تم میرے نکاح میں نہیں آئے... مجھے کیا خبر تھی کہ گلہ تمہاری طرف سے بن جائے گا" حمدان اس کے دل کو تاک تاک کر انجانے میں چھلنی کر رہا تھا

کچھ دیر بعد وہ واپسی کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا

مایا سبتین کے نویں کے بعد اپنے میکے چلی گئی تھی, اسے اب اپنی عدت پوری کرنی تھی, دونوں بچے بھی وہ ساتھ ہی لے گئی تھی

.....

وہ اس رات تقریباً نو بجے گھر آیا تھا, حنین کی غیر موجودگی کی وجہ سے کام بہت بڑھ گیا تھا, اس کے سارے پراجیکٹ حنین ہی فائنل کیا کرتا تھا, اور اب وہ سارا کام اسے خود کرنا پڑ رہا تھا

گاڑی گیراج میں کھڑی کر کے وہ اندر آ گیا...اور اندر کا منظر اسے تپانے کے لئے کافی تھا

انعمتا کچن کے دروازے میں کھڑی کسی سوکھے پتے کی طرح لرز رہی تھی,اس کی دونوں بہنیں ایک کے بعد ایک اس کے چھکے چھڑوا رہی تھیں...فریحہ کبھی ایک کو چپ کرواتیں تو کبھی دوسری کو...آئرہ کی امی بھی وہیں تھیں جو بیچ بیچ میں ان دونوں کو لقمے دے رہی تھیں

"یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟"وہ ذرا اونچی آواز میں بولا تھا

"تم کب آئے؟؟؟"اسے واضح لگا کہ شاہین کا ہلکا سا رنگ اڑا تھا

"انعمتا...کیا ہوا ہے؟؟؟"اس نے لرزتی کانپتی انعمتا سے پوچھا

"وہ...میں تو بس نیچے...پانی لینے آئی تھی اور یہ دونوں مجھے..."گلے میں پھنستے آنسوؤں کے پھندے نے اسے مزید بولنے ہی نہ دیا

"کیا کہا ہے تم دونوں نے اسے؟؟؟"حمدان شاید زندگی میں پہلی بار اتنا اونچا بولا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمدان میں تو اسے...." شاہین سے بولا نا گیا

"میں تم دونوں کو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنے کام سے کام رکھا کرو, اگر میکے آنا ہے تو انسانوں کی طرح امی سے مل کر واپس چلی جایا کرو... خبر دار جو آیندہ میں نے تم دونوں میں سے کسی کو بھی انعمتا سے بات کرتے دیکھا... مجھ سے طرا کوئی نہیں ہو گا" وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تھا, دونوں بہنوں کو سانپ سونگھ گیا

"انعمتا میرے کپڑے نکال دو... میں آرہا ہوں" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا, وہ چپ چاپ اوپر چلی گئ

"امی ان دونوں کو اپنی زبان میں سمجھا دیں... ورنہ پھر میں اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا" وہ انہیں کہتا ہوا اوپر آ گیا تھا

اس کے اور انعمتا کے نکاح کو دو ہفتے ہو چلے تھے, وہ بچوں سے تو کافی حد تک مانوس ہو گئ تھیں لیکن حمدان سے اس کا رویہ ابھی بھی پہلے دن والا ہی تھا, وہ اس کے سارے کام کرنے لگی تھی, اس کے کپڑے بڑا دل لگا کر خود پریس کرتی تھی, اس

کے لئے صبح خود ناشتہ بناتی تھی, واپسی پر خود کھانا لگاتی تھی لیکن....ابھی تک اسے حمدان کہہ کر پکارنے کی بھی ہمت نہیں کر پائی تھی

اب بھی وہ اوپر آیا تو وہ اس کے کپڑے نکال کر واش روم میں لٹکا چکی تھی

"بچوں نے کھانا کھالیا...؟؟؟"اس نے پوچھا

"جی...دانین میرے کمرے میں ہی سو گئی ہے"یعنی وہ صرف اس کا کمرہ تھا حالانکہ پچھلے کئی دنوں سے وہ اس کے پہلو میں اسی کمرے میں سو رہا تھا, اس کی بات پر وہ خفیف سا مسکرانے لگا, کچھ دیر بعد وہ کھانا کھانے نیچے آیا تو وہ اس کے ساتھ ہی آگئی, رعنین اور حیان ٹی وی لاؤنج میں یزدان سے جڑے اس کا موبائل دیکھ رہے تھے

"تم نہیں کھاؤ گی؟؟؟"اسے چپ چاپ اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا دیکھ کر اس نے پوچھا

"وہ...میں نے بچوں کے ساتھ کھالیا تھا, بھوک لگ رہی تھی"وہ بولی

"چائے بنانی آتی ہے؟؟؟"

"ہاں جی..."

"ایک کپ بنادو..." وہ سر ہلا کر اٹھ گئی

رات کو جب وہ دونوں بچوں کے سو جانے کے بعد "اس کے کمرے" میں آیا تو وہ ابھی جاگ رہی تھی, وہ اس کے برابر میں بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

"شاہین اور بلقیس کیا کہہ رہی تھیں تمہیں؟؟؟" اس نے پوچھا

"یہ ہی کہ میں ایک مڈل کلاس فیملی کی لڑکی ہوں اسلیے مجھے امیر مردوں کو پھنسانے کے بہت گٹس آتے ہوں گے, اور میں نے آپ کو اپنی خوبصورتی کے جال میں پھنسالیا ہے, اور شاید آپ پر کوئی جادو کر دیا ہے...." وہ ایک ہی سانس میں کہتی چلی گئی, حمدان نے زیر لب مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا, وہ نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھی, ریشمی دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا, لمبے بالوں کو کیچر میں مقید کر کے ویسے ہی کھلا چھوڑ دیا تھا, چہرے پر نا ہونے کے برابر میک اپ تھا, وہ بس

آنسو بھری آنکھوں سے اسے سب کچھ بتاتی جا رہی تھی.... حمدان اس پر سے نظریں نا ہٹا سکا

اسے خود پر رشک آیا کہ اس لمحے وہ انتہائی حسین اور معصوم لڑکی اس کی تھی...

لیکن ساتھ ہی افسوس بھی ہوا کہ آخر کب تک؟؟؟

"ویسے وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھیں...." حمدان نے شرارت سے اس کی طرف دیکھا

"کیا؟؟؟" اسے ایکدم بریک لگی تھی

"یہ ہی کہ تم نے شاید مجھ پر کوئی جادو کر دیا ہے..." اس نے ذرا سا آگے ہوتے ہوئے اس کے گلے میں پڑا دوپٹہ کھینچ دیا, لمحوں میں اس کے گال سرخ ہوتے چلے گئے تھے

"اور مجھے اپنی خوبصورتی کے جال میں پھنسا لیا ہے..." وہ بڑے حق سے اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا تھا, انعمتا کا وہ حال تھا کہ کاٹو تو لہو نہیں... پچھلے دو ہفتوں

میں یہ حمدان کی اسکی طرف پہلی پیش رفت تھی

"بس وہ یہ کہنا بھول گئیں کہ میں تو تمہارا دیوانہ ہو گیا ہوں..."اس کی انگلیاں انعمتا کے بالوں میں سرسرائیں تھیں, ایک لمحہ لگا اور اس نے انعمتا کے بالوں میں لگا کیچر کھینچ دیا, وہ خوشبودار گھٹائیں اس کے چہرے پر برستی چلی گئی تھیں

.....

حنین کی طرف سے پندرہ دن کی چھٹی کی ایپلیکیشن آگئی تھی, پچھلے دو سالوں میں اس نے اکا دکا ہی چھٹیاں کی تھیں, یہ پہلی بار تھا کہ اس نے اتنی لمبی چھٹی مانگی تھی حمدان کو اس نے اب بھی کال نہیں کی تھی....بس یزدان کو اپنی ایپلیکیشن فارورڈ کر دی تھی, حمدان کو اچھی طرح اندازہ تھا کہ حنین کے نا ہونے سے اسے کتنا نقصان ہو گا لیکن پھر بھی سائن کر دیئے

وہ اگست کی ایک حبس بھری شام تھی, وہ تقریباً شام پانچ بجے آفس سے نکل کھڑا ہوا... بادل گھرتے چلے آرہے تھے, اور جلد ہی چھما چھم ہونے لگی

جب وہ گھر میں داخل ہوا تو بارش موسلا دھار ہو گئی تھی, گاڑی اندر لاتے ہی وہ ٹھٹھک گیا, انعمتا سمیت اس کے تینوں بچے لان میں بارش میں کھیل رہے تھے, ان تینوں کی خوشی اور مستی کا کوئی عالم نہیں تھا

"اگر ٹھنڈ لگ گئی تو... ڈاکٹر کے پاس جانا پڑے گا... انجیکشن لگیں گے پھر؟؟؟"

اس نے گاڑی سے اترتے ہوئے زور سے کہا تھا

"انا کہہ رہی تھیں کچھ نہیں ہوتا..." یعنی اب انا کی بات زیادہ اہم تھی

"بس کرو اب... آجاؤ" وہ انہیں اشارہ کرتا ہوا اندر چلا گیا, انعمتا نے کچھ ہی دیر میں تینوں کو کپڑے تبدیل کروا دیئے

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے کے بعد وہ اوپر آ گیا, انعمتا دونوں بچوں کو ہوم ورک کروا رہی تھی, وہ وہیں کرسی گھسیٹ کر ان کے پاس بیٹھ گیا

"ایک بال پوائنٹ دو" وہ کچھ فارمز دیکھ رہا تھا, انعمتا نے اسے بال پین پکڑا دی

"میری رول نمبر سلپ بھی آ گئی ہو گی... تھرڈ ائیر کی" اس نے دھیرے سے کہا تھا

"یہاں سائن کرو اپنے..." وہ بولا, انعمتا نے چپ چاپ سائن کر دیے

"یہاں بھی..." وہ کہتا گیا

"یہ کیا ہے؟؟؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیا تھا, دونوں بچے انہماک سے ہوم ورک کر رہے تھے, اب تو دانین بھی کے جی کلاس میں تھی

"میں نے تمہارا بی بی اے میں ایڈمیشن کروا دیا ہے... کوئی ضرورت نہیں ہے بی سی ایس کے پیپرز دینے کی" حمدان نے بڑے سکون سے اس کا سکون غارت کیا تھا, وہ دم بخود کھڑی رہ گئی

"پورے سال کی سٹڈی ضائع ہو جائے گی...." وہ بولی

"کوئی بات نہیں... میں تو پہلے بھی تمہارے بی سی ایس کرنے کے حق میں نہیں تھا" وہ کہہ ہی گیا

"لیکن... مجھے میتھ بالکل نہیں آتا, اور اکنامکس بھی اچھی نہیں لگتی... اور یہ کیا ہے... اکاؤنٹنگ... اور بزنس ایڈمنسٹریشن..... میں کیسے کروں گی؟؟" وہ رونے

والی ہو گئی

"ہو جائے گا..." وہ بولا

"ایسے کیسے ہو جائے گا؟؟؟" اس کی آواز ذرا سی اونچی ہو گئی تھی... پہلی بار حمدان نے اس کی اتنی اونچی آواز سنی تھی, اس نے چونک کر انعمتا کی طرف دیکھا, دونوں بچے بھی پنسل منہ میں دبا کر اسے دیکھنے لگے تھے... وہ بیچاری پزل سی ہو گئی

"میرا مطلب ہے... مجھ سے نہیں ہو گا بی اے, مجھے بی سی ایس ہی کر لینے دیں" وہ بولی

"انعمتا... تم صبح نو سے ایک بجے تک میرے ساتھ آفس جایا کرو گی, پھر ایک بجے میں یا یزدان تمہیں اور بچوں کو گھر چھوڑ دیا کریں گے, خود بھی لنچ کیا, بچوں کو بھی کروایا, پھر انہیں سلا کر تم شام تین سے سات بجے تک یونیورسٹی جاؤ گی اور اپنی کلاسز لو گی, سات بجے میں خود تمہیں یونیورسٹی سے واپس لے لیا کروں گا... پھر پوری رات ہماری ہے" وہ سب کچھ پلان کیے بیٹھا تھا

"لیکن... شام ٹائم بچے کون دیکھے گا...؟؟؟"اس کے پاس بڑا مضبوط بہانہ تھا

"بچوں کی روٹین سیٹ ہو گئی ہے, وہ تینوں سکول سے آکر سو جاتے ہیں اور میں نے ان تینوں کے لئے ایک بہت اچھی ٹیوٹر کا بندوبست کر لیا ہے, چار بجے قاری صاحب آیا کریں گے اور پانچ بجے ٹیوٹر... وہ خود انہیں ہوم ورک کروادیا کرے گی... ویسے بھی رعنین اور حیان تو اب بڑے ہو گئے ہیں... ہے نا رعنا..؟؟؟"

اس نے فوراً ان دونوں سے پوچھا

"جی پاپا..."وہ جوش سے کہہ کر اپنی کاپی پر جھک گئی

"دیکھیں سر... میرا مطلب ہے... وہ... مجھ سے میتھ نہیں پڑھا جائے گا... میں پہلے سمیسٹر میں ہی فیل ہو جاؤں گی"وہ بولی

"میں ہیلپ کر دیا کروں گا"وہ بولا

"لیکن..."

"نو مور بحث انعمتا..."حمدان نے ذرا سختی سے کہا تھا, وہ یکدم خاموش ہو گئی,

دونوں آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں جن سے اس وقت نظریں چرا لینا ہی

حمدان سیف خان کے حق میں بہتر تھا

اس رات وہ سونے لیٹی تو تادیر نیند نا آئی, میتھ پڑھنے کا سوچ کر ہی رونگھٹے کھڑے

ہو رہے تھے

"بات سنیں...."اس نے اپنے برابر لیٹے حمدان کو پکارا جو بس نیند میں اترنے ہی

والا تھا

"ہاں..."وہ اس کی طرف مڑا

"آفس جانا ضروری ہے کیا؟؟؟"وہ بولی

"ہاں...بہت ضروری"

"بی بی اے کے بعد آفس چلی جایا کروں گی"اس کے لئے یہ سوچنا بھی محال تھا کہ

اسے وہاں حنین کا سامنا کرنا پڑے گا

"انعمتا..."وہ ذرا سا سیدھا ہوا تھا

"اگر میں آج مر جاؤں تو کمپنی کون سنبھالے گا؟؟؟"اسے پتہ ہی نہ چلا کہ اس کے الفاظ انعمتا کے دل کی کیا حالت کر گئے تھے

"سو جاؤ... صبح سے آفس بھی جانا ہے"وہ کہہ کر کروٹ بدل گیا تھا,اور وہ بس ساری رات وقفے وقفے سے آنسو ہی بہاتی رہی تھی

.....

صبح وہ اسے ساتھ لیکر آفس کے لئے نکلا تھا,آئرہ باہر لان میں چہل قدمی کر رہی تھی

"تمہارا کیا اب آفس میں بھی اس کے بنا دل نہیں لگتا؟؟؟"اس نے طنز سے کہا تھا

"ظاہر ہے...اتنی خوبصورت بیوی کے بنا میں وہاں آٹھ گھنٹے کیسے گزارا کروں ؟؟؟"وہ گاڑی ان لاک کرتے ہوئے مسکرایا,انعمتا جھینپ سی گئی

"ہاں ہاں...آسمانوں سے حور لے آئے ہو تم؟؟؟"وہ کلس گئی

"میرے لئے تو حور ہی ہے..."وہ ایک دل جلا دینے والی مسکراہٹ اس پر اچھالتے

ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا, انعمتا اس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئی

"ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟؟"اس نے بڑا ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا

"حکم..."وہ بولا

"میں نے سنا ہے کہ آئرہ باجی آپ سے شادی کرنا چاہتی تھیں..."اس کے کہتے ہی حمدان کے لبوں سے ہنسی کا فوارہ نکل گیا, انعمتا بس حیرانی سے اسے دیکھتی رہ گئی

"کس سے سنا...؟؟؟"وہ ہنسے جا رہا تھا

"بس ایسے ہی....ادھر ادھر سے"وہ بولی

"میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا انعمتا... کبھی غلطی سے بھی اس کے سامنے اسے "باجی"مت کہنا... سمجھیں"اسے "آئرہ باجی"ذہن میں آتے ہی پھر ہنسی آگئی

"کیوں؟؟؟وہ مجھ سے اتنی بڑی ہیں...اور وہ ہر وقت اتنے سٹائل میں رہتی ہیں تو... باجی نا کہوں تو کیا کہوں؟؟"وہ بولی

"اسے آئرہ ہی کہہ لیا کرو... بس, باجی مت کہنا کبھی بھی..."وہ اسے بار بار وارن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر رہا تھا, انعمتا خاموش ہو گئی

آفس آ گیا تھا, اندر آتے ہی اس کی جان پر بن گئی لیکن اسے حنین کہیں نظر نا آیا,

حمدان اسے اپنے ساتھ ہی اپنے آفس میں لے آیا تھا

"تم یہاں بیٹھا کرو گی... میرے ساتھ والی کرسی پر اور جو کچھ میں کیا کروں گا یا

سمجھایا کروں گا اسے اچھے سے سمجھنے کی کوشش کیا کرو گی... ٹھیک ہے؟؟؟" وہ

بولا, انعمتا نے اثبات میں سر ہلا دیا

"ہر دن کے اینڈ پر تمہارا ایک ٹیسٹ ہوا کرے گا..." وہ جو مسلسل اثبات میں سر

ہلا رہی تھی ایکدم چونک گئی

"ٹیسٹ... وہ کیوں؟؟؟"

"تاکہ مجھے پتہ چلتا رہے کہ تم کچھ سیکھ بھی رہی ہو کہ نہیں" وہ بولا

"سر میرا... مطلب میرا قصور کیا ہے؟؟؟" وہ روہانسی ہو گئی

"تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے حمدان سیف خان سے شادی کی ہے" وہ دھیرے

www.novelsclubb.com

سے مسکرایا تھا, انعمتا بس شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی

سارا دن وہ اسے چھوٹی موٹی باتیں سمجھاتا رہا, وہ سنتی رہی...اور دعا کرتی رہی کہ

حنین اندر نا آئے

"یزدان...پراجیکٹ فائلز سائن ہو گئی ہیں ساری؟؟؟"اس نے تقریباً ساڑھے

بارہ کے قریب اسے بلایا تھا

"جی سر..."

"حنین کے واپس آتے ہی نئے پراجیکٹس شروع کر لینا" وہ بولا

"جی سر..." یزدان نے بس ایک نظر انعمتا کو دیکھا تھا

"یزدان...ایسا کرو, انعمتا کو اور بچوں کو گھر چھوڑ آؤ... تین بجے اس نے یونیورسٹی

بھی جانا ہے" وہ بولا

"میں اکیلی جاؤں گی؟؟؟" وہ تڑپ گئی

"اب میں تو نہیں جا سکتا روز تمہارے ساتھ یونیورسٹی؟؟؟" وہ بولا

"پہلے دن تو ساتھ چلیں..." حمدان کو لگا جیسے وہ ابھی رو دے گی

"اچھا دیکھتا ہوں... جاؤ اب" اس کے کہتے ہی وہ اتنی سرعت سے اس کے آفس سے نکلی جیسے کوئی قیدی جیل توڑ کر نکلتا ہے, حمدان بس مسکراتا چلا گیا تھا

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے یزدان نے پوچھا تھا

"یزدان... حنین کیوں نہیں آرہا؟؟؟"

"اس نے پندرہ دن کی چھٹی لی ہے" وہ بولا

"کیوں؟؟؟"

"آپ کو نہیں پتہ...؟؟؟"

"کیا...؟؟؟

"اس کے بھائی کی ڈیتھ ہو گئی ہے... کچھ دن پہلے" یزدان نے اس کے سر پر دھماکہ کیا تھا, انعمتا چپ بیٹھی رہ گئی

دل یکدم دکھ سے بھرتا چلا گیا

www.novelsclubb.com

شام تین بجے حمدان خود اسے یونیورسٹی چھوڑ کر آیا... بلکہ ڈپارٹمنٹ تک چھوڑ کر آیا, وہ خود اسی ڈپارٹمنٹ کا سٹوڈنٹ رہا تھا, پروفیسرز اسے اچھی طرح جانتے تھے ایک دو کلاسز لیکر اس نے اسمارہ کو کال کی تھی

"اسمارہ... حنین کے بھائی کی ڈیتھ ہو گئی ہے" کچھ دیر اس سے بات کر کے انعمتا نے دھیرے سے کہا

"ہاں... ہمیں پتہ ہے, ابو گئے تھے اس کے جنازے پر" وہ بولی, انعمتا دنگ رہ گئی

"تمہیں آج پتہ چلا؟؟؟" اسمارہ پوچھ رہی تھی

"ہمیں لگا کہ تمہیں پتہ ہو گا... حمدان بھائی نے بتایا ہی ہو گا" وہ کہتی جا رہی تھی, انعمتا نے چپ چاپ کال کاٹ دی

تا دیر وہ حنین کا نمبر نکال کر بیٹھی رہی... سکرین دیکھتی رہی... پھر چپ چاپ نمبر ڈیلیٹ کر دیا

.....

اس دن ہفتہ تھا...انعمتا نے بڑی منتیں ترلے مار مار کر حمدان سے ایک بجے ہی گھر واپس جانے کی چھٹی لے لی تھی,اس دن کے ٹیسٹ میں بھی اس کا صفر نمبر ہی تھا, ایک ہی وقت میں گھر, آفس, یونیورسٹی...وہ کیا کچھ یاد رکھتی

اس دن بچوں کی ٹیوٹر نے بھی چھٹی کر لی

موجیں ہی موجیں تھیں...اس نے جھٹ پٹ تینوں بچوں کو ہوم ورک کروایا اور پھر فٹ بال لیکر باہر لان میں نکل آئے,رعنین اور حیان سے تو اس کی اچھی دوستی ہو گئی تھی, کیونکہ عقل کے معاملے میں وہ ان سے بہت زیادہ اوپر نہیں تھی,اور دانین تو اسے باقاعدہ اپنا ہر دکھ سکھ اپنی زبان میں سمجھانے لگی تھی جسے وہ سمجھ بھی لیتی تھی

اب بھی ان چاروں نے لان میں اچھا ہی غدر مچایا, وہ خود دوپٹہ کمر سے باندھے ان کے ساتھ بچی ہی بن گئی تھی, اچانک اس کی نظر مین دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے اس سات سال کے بچے پر پڑی, وہ بڑی حسرت سے انہیں کھیلتے ہوئے دیکھ

رہا تھا

"حیان وہ کون ہے؟؟"اس نے پوچھا

"وہ زارون ہے انا... خالہ کا بیٹا, خالہ اسے ہمارے ساتھ زیادہ کھیلنے نہیں دیتیں"

حیان نے کہا

"دیکھو اس کا کتنا دل کر رہا ہے ہمارے ساتھ کھیلنے کا"وہ بولی

"آجاؤ..."اس نے زارون کو اشارہ کیا تھا, وہ مڑ کر اندر کی طرف دیکھنے لگا

"کچھ نہیں ہوتا... آجاؤ"وہ ذرا زور سے بولی تھی, زارون بھاگتا ہوا لان میں آگیا

"چلو اب میں اور زارون ایک ٹیم میں ہیں... تم دونوں دوسری ٹیم میں... ٹھیک ہے؟؟؟"وہ زارون کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تھی

اور دور کھڑی قسمت دھیرے سے مسکرائی تھی

.....

وہ بھی اس دن آفس سے ذرا جلدی آگیا, گاڑی اندر لاتے ہی وہ ٹھٹھک گیا, لان

میں اچھی خاصی گرما گرمی جاری تھی, آئرہ فل ٹائم زارون کی انگلی پکڑے انعمتا پر برس رہی تھی اور وہ بس سرخ تمتماتا ہوا چہرہ لئے اسے اپنی صفائی میں کچھ کہہ رہی تھی

جیسے ہی وہ کچھ کہتی... آئرہ کا پارہ مزید آسمان کو چھو جاتا, رعنین اور حیان اس کے دائیں بائیں کھڑے تھے

"اب کیا ہو گیا؟؟؟" وہ گاڑی سے اتر کر ان کی طرف آ گیا

"پوچھو اپنی اس چھمک چھلو سے..." آئرہ ایک دم دہاڑی, انعمتا صحیح معنوں میں کانپ سی گئی

www.novelsclubb.com

"وہ.... ہم سب فٹ بال کھیل رہے تھے, تو میں نے زارون کو بھی بلا لیا, اس کے کپڑے تھوڑے گندے ہو گئے تو آئرہ باجی اسے ڈانٹنے لگیں, میں نے تو آئرہ باجی کو بس اتنا کہا کہ بچہ ہے... پھر کیا ہوا... آئرہ باجی کو غصہ آ گیا... اور آئرہ باجی کب سے مجھے ڈانٹے جا رہی ہیں..." وہ بیچاری اپنے تئیں اسے آئرہ کی شکایت لگا رہی

تھی, حمدان کی بیساختہ ہی ہنسی نکل گئی, وہ اسے کہہ ناسکا کی جتنی دفعہ تم نے اسے باجی کہا ہے شکر مناؤ کہ تم ابھی تک زندہ سلامت کھڑی ہو, آئرہ کے غیض و غضب کا کوئی حال نہیں تھا,

"حمدان... میں آخری بار کہہ رہی ہوں, اپنی اس پھلجھڑی کی زبان قابو میں کروالو ورنہ میں کسی دن اس کی زبان کھینچ لوں گی" وہ تن فن کرتی زارون کو لیکر وہاں سے چلی گئی تھی

"میں نے اس دن صبح کیا سمجھایا تھا؟؟؟" اس نے پوچھا

"کیا...؟؟؟" اسے یاد ہی نہیں تھا

"کچھ لوگوں کو عزت راس نہیں آتی انعمتا.... اسے غصہ زارون کے تمہارے ساتھ کھیلنے پر نہیں آیا بلکہ تمہارے اسے باجی کہنے پر آیا ہے... اگر تمہیں اپنی جان عزیز ہے تو آیندہ اسے کبھی باجی مت کہنا" وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

انعمتا بس اپنے آنسو صاف کرتی رہ گئی

.....

اس رات وہ تینوں بچوں کو آئس کریم کھلانے لیکر آیا تھا, انعمتا بھی ساتھ ہی تھی,
وہاں سے واپسی پر وہ انہیں مارٹ لے گیا, ان تینوں نے اپنی فیورٹ کینڈیز,
چاکلیٹس اور سنیکس کے انبار اکٹھے کر لیے تھے

"کینڈی کوئی بچہ نہیں لے گا... دانت خراب ہوتے ہیں" اس نے چن چن کر
کینڈیز الگ کر دیں

"تم بھی کچھ لے لو" وہ انعمتا کی طرف مڑا, وہ کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتی رہی پھر
ایک کٹ کیٹ اٹھا کر ایک طرف رکھ دی

"بس...؟؟؟" اس نے کہا, انعمتا نے اس کی طرف دیکھا اور ایک اور کٹ کیٹ
اٹھالی, حمدان نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے پورا ڈبہ دوکاندار کے سامنے کر دیا
تھا اور اس لمحے انعمتا کی آنکھوں کی چمک اس کی اپنی آنکھیں خیرہ کئے دے رہی
تھی

.....

انعمتا کی روٹین شروع ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا, وہ صبح تینوں بچوں کو سکول بھیج کر خود نو بجے حمدان کے ساتھ ہی آفس چلی جاتی, ایک بجے تک اس کے ساتھ ہی آفس میں بیٹھتی, ساڑھے بارہ کے قریب وہ اس کا ٹیسٹ لیتا جس میں وہ ابھی تک تو صفر ہی تھی, ایک بجے یزدان اسے اور بچوں کو گھر چھوڑ دیتا... وہ سب مل کر لنچ کرتے, پھر بچے تو سو جاتے جبکہ وہ تین بجے یونیورسٹی چلی جاتی, سات بجے تک میتھ, اکنامکس اور کمپیوٹر سائنس ہضم کرنے کے جتن کرتی رہتی... اور شام سات بجے حمدان اسے واپس لے آتا تھا, اس طرح وہ آئرہ اور اس کی ماں کے عتاب سے بھی بچی رہتی تھی

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا... حمدان رات دیر سے گھر واپس آیا, فریحہ کو سلام کر کے وہ اوپر چلا آیا, خلاف معمول کمرے میں صرف بچے ہی تھے

اسے دیکھتے ہی رعنین اور حیان اس کی طرف دوڑے آئے

"پاپا آپ کو پتہ ہے آج کیا ہوا...دونوں پھپھو آئی ہوئی ہیں...انہوں نے انا کی اتنی انسلٹ کی...اتنی زیادہ,اناتب سے وہ اپنے کمرے میں بیٹھی روئے جا رہی ہیں, لنچ بھی نہیں کیا اور...یونی بھی نہیں گئیں" وہ پکے خبری بنتے جا رہے تھے

ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے وہ الٹے قدموں اس کے کمرے میں چلا آیا, وہ بستر پر کروٹ لیے لیٹی تھی, وہ دھیرے سے اس کے برابر میں لیٹا اور بڑے حق سے اس کے کندھوں کے گرد بازو گزار کر سے اپنی طرف موڑ لیا, انعمتا کی جان حلق میں آئی تھی, وہ واقعی دوپہر سے وقفے وقفے سے رو رہی تھی, آنکھیں سوج کر سرخ بوٹی جیسی ہو رہی تھیں, آنسوؤں کی قطاریں جن کے مٹے مٹے سے نقش اب بھی گالوں پر موجود تھے

"کیا ہوا میری جان کو؟؟؟" بس اس کے پوچھنے کی دیر تھی, اس کی بڑی بڑی جھیل نما آنکھیں یکدم ہی آنسوؤں سے بھرتی چلی گئیں اور بھرتے ہی کناروں سے چھلک گئیں

حمدان کے جیسے دل پر ہاتھ پڑا تھا

"انعمتا..." اس نے زور سے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا

"کیا کہا انہوں نے...؟؟؟" اس نے پھر پوچھا

"آپ کو مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی, آپ یوں کریں... مجھے یا تو ابو کے گھر چھوڑ آئیں یا پھر... کسی اور گھر میں رکھ لیں... کوئی چھوٹا سا.... میں وہاں رہ لوں گی... اس طرح روز روز سب میری اتنی بے عزتی کرتے ہیں کہ حد نہیں..."

وہ بے تحاشا روتے ہوئے اس کی شرٹ گیلی کرتی چلی گئی, حمدان بس تاسف سے سب کچھ سنے جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"بھلا میں نے کہا تھا کہ مجھ سے شادی کر لیں...." وہ اس سے الگ ہو کر پوچھ رہی تھی, آنسوؤں سے بھیگا ہوا وہ حسین ترین چہرہ بس اس سے چند انچ کی ہی دوری پر تھا, حمدان کی نظریں اس کے کپکپاتے ہوئے لبوں پر ٹک گئیں

وی سچ ہی تو کہہ رہی تھی... بھلا اس نے تھوڑی کہا تھا کہ مجھ سے شادی کر لو...

حمدان نے اپنی مرضی سے اپنایا تھا اسے پھر بھلا وہ آئے روز اس کے گھر والوں سے بے عزتی کیوں کرواتی...؟؟؟

بہت محبت سے اس نے انعمتا کے کپکپاتے ہوئے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا تھا, اس کا لرزتا ہوا وجود یکدم ہی ساکت ہو گیا, اس نے مضبوطی سے اس کی شرٹ کا کالر جکڑ لیا, حمدان بس ایک کے بعد ایک ان لبوں سے اپنا سکون کھینچتا چلا گیا تھا, ان سے زیادہ شیریں تو شاید دنیا میں کچھ بھی نہیں تھا

کافی دیر بعد حمدان نے اس کے لبوں کو آزادی بخشی تھی

"آؤ میرے ساتھ..." وہ اس کا ہاتھ تھام کر نیچے لے آیا, وہ دونوں فریحہ کے کمرے میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں

"میں صرف ایک بار پوچھوں گا کہ تم دونوں نے انعمتا کو کیا کہا ہے؟؟؟" وہ انتہائی سخت لہجے میں بولا تھا

"ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا..." وہ صاف مکر گئیں

"چلو ٹھیک ہے... تم دونوں کا جو مشترکہ اکاؤنٹ کھلوایا تھا میں نے وہ میں بلاک کروا رہا ہوں... تم دونوں کا خرچہ اٹھانا تمہارے شوہروں کی ذمہ داری ہے, میری نہیں... اور مجھے دو دن کے اندر جتنا قرض لیا تھا واپس چاہیئے... کتنا تھا بھلا... ؟؟؟"ہاں ساٹھ لاکھ..."اس کے کہتے ہی دونوں کے رنگ اڑے تھے

"اپنے شوہروں سے کہنا کہ دو دن کے اندر اندر مجھے ساٹھ لاکھ واپس چاہیئے, ایک انویسٹمنٹ کرنی ہے..."وہ بولا

"حمدان میری بات سن..."لیکن اس نے ہاتھ کھڑا کر دیا

"میری ایک بات تم دونوں کان کھول کر سن لو... یہ میری بیوی ہے اور میری عزت ہے... آج تم دونوں نے اسے بے عزت نہیں کیا... مجھے بے عزت کیا ہے اور میں اپنی بے عزتی کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کرتا"وہ انتہائی سرد لہجے میں کہتا ہوا انعمتا کا ہاتھ تھامے باہر نکل گیا تھا

اگلے ہی دن اس نے اپنے دونوں بہنوئیوں کو طلب کر لیا, وہ دونوں ہی آفس میں

نہیں تھے

"بھائی یہ تو عام معمول ہے ان دونوں کا...اول تو آنا ہی لیٹ...اور پھر کبھی کہیں نکل جانا تو کبھی کہیں..." یزدان خود عاجز آیا ہوا تھا

"یزدان کال کر ذرا...اور ریکارڈنگ آن رکھنا, یہ نا کہنا کہ میں نے بلایا ہے" وہ بولا, یزدان نے اسی وقت کال کی تھی, شاہین کے میاں جاوید نے اسے وہ سنائیں کہ خدا کہ پناہ...بلقیس کے شوہر ماجد کا بھی یہ ہی حال تھا

ان دونوں کے آفس آتے ہی حمدان نے وہ ریکارڈنگز ان دونوں کے سامنے آن کر دیں اور ساتھ ہی ان دونوں کو ٹرمینیشن لیٹر جاری کر دیا

"میں نے ہر کام چور کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا..." وہ بولا

"کل تک ساٹھ لاکھ واپس نا کیے تو میں پولیس سے رابطہ کروں گا" اس نے دونوں کی سٹی گم کی تھی

کچھ ہی دیر میں وہی صدیوں پرانا حربہ...جوہر جوائی استعمال کرتا ہے

"اپنی بہن کو لے جاؤ..."

"میری بہن پہلے ہی میرے گھر بیٹھی ہے... سو بیٹھی رہے, خبر دار جو اسے کوئی فون کیا, اپنے چاروں بچے اپنے پاس ہی رکھو... جب مرضی اسے طلاق بھجوا دینا, تم سمیت تمہارے چار بچوں کو پالنے سے ایک بہن کو پالنا آسان ہو گا میرے لئے" وہ اس بار سخت ہو گیا تھا, دو دن میں اس نے شاہین اور بلقیس کا اکاؤنٹ بند کروا دیا, دونوں سے فون بھی لے لئے, انہیں واپس بھی نا جانے دیا

صرف ایک ہفتہ.... اور ایک ہفتے بعد وہ چاروں اس کے سامنے سر جھکائے بیٹھے تھے

www.novelsclubb.com

"حمدان... میرے بھائی مجھے معاف کر دے, آج کے بعد میں اسے ایک لفظ بھی نہیں کہوں گی, ہمیشہ اس کے سامنے نظریں نیچے رکھوں گی..." شاہین روئے جا رہی تھی, یہ ہی حال بلقیس کا تھا

"بلا اسے حمدان... ہم اس سے معافی مانگ لیتے ہیں, ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لیتے

ہیں"

"حمدان بھائی... غلطی ہو گئی ہم سے, آئندہ ایسے نہیں ہو گا, آیندہ آپ کو کوئی شکایت نہیں ملے گی... وقت پر آفس آئیں گے اور... جلد از جلد آپ کے سارے پیسے واپس کر دیں گے" جاوید اور ماجد بھی شرمندہ سے تھے

"رعنین.... انا کو بلانا ذرا" اس نے لاؤنج میں کھیلتی رعنین کو آواز دی تھی, وہ فوراً اسے بلا لائی

"انعمتا... چندا ہمیں معاف کر دے, تو تو لاڈلی بھابھی ہے ہماری... ہیں... آئندہ تیرے آگے بول بھی جائیں تو زبان کاٹ دینا..." انعمتا ہکا بکا کھڑی تھی

"بھابھی ہم شرمندہ ہیں آپ سے, ان دونوں کی زبانیں ویسے ہی بہت کھلی ہوئی ہیں... ہمیں معاف کر دیں" جاوید نے کھڑے ہو کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا, انعمتا کچھ بول ہی نہ سکی

اور حمدان نے اس رات ہی اندازہ لگا لیا کہ اسے دوسرے سانپ کا سر بھی اٹھنے سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پہلے ہی کچل دینا چاہئے تھا اور اس نے ایسا ہی کیا, اگلی باری کیف خان اور ان کے دونوں بیٹوں کی تھی, اس نے وقت سے پہلے ہی انہیں گھٹنوں پر کر لیا

"آئندہ ہماری طرف سے تیری بیوی پر کوئی انگلی نہیں اٹھائے گا... یہ ہماری بھی عزت ہے" کیف خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا, عنقریب ان کے دونوں بیٹوں کی شادی تھی

"چچا جان بہتر ہو گا آپ آئرہ کو بھی اپنے لفظوں میں سمجھا لیں... ورنہ وہ انعمتا سے معافی مانگتی اچھی نہیں لگے گی" حمدان نے سخت لہجے میں کہا تھا

اس رات وہ اس کے پہلو میں آ کر لیٹا تو وہ بہت خوش تھی... بات بات پر ہنس رہی تھی, بلاوجہ مسکرا رہی تھی

شوہر پر صرف بیوی کی عزت کرنا ہی لازم نہیں ہوتا... اس کی عزت کروانا بھی لازم ہوتا ہے... اور آج حمدان نے اس کی عزت کروائی تھی, اپنے پورے خاندان سے... اور اس کے لئے یہ ہی بہت تھا

"تھینک یو..." وہ ابھی تک اس کا نام لینے سے کتراتی تھی

"میرا نام لیکر تھینک یو کہو" وہ کروٹ لیکر اس کی طرف مڑا, انعمتا اس کے پاس ہی بیٹھی تھی, اس کی بات پر چپ سی ہو گئی

"اتنا مشکل تو نہیں ہے میرا نام..." وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا, وہ ہلکے سبز رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھی, ساتھ ریشمی دوپٹہ حسب معمول گلے میں ڈالا ہوا تھا, بالوں کو اونچی سی پونی میں قید کیا ہوا تھا, حمدان نے ذرا سا آگے ہو کر اس کے گلے سے دوپٹہ کھینچ دیا, وہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اس کے سامنے شرم سے سمٹتی چلی گئی

www.novelsclubb.com

"تھینک یو حمدان...." وہ دھیرے سے بولی تھی

"پاس آ کر کہو... وہ بولا, انعمتا اس کے تھوڑا سا اور قریب ہو گئی

"اور پاس..." وہ بولا, انعمتا نے ایک نظر اسے دیکھا, وہ سر کے نیچے ہاتھ رکھے, کروٹ لیے, بڑی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا, وہ اس کا تھا... پورے کا پورا

بڑی ہمت کر کے اس نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا

"تھینک یو حمدان...."اس نے بالکل اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی, وہ بس خفیف سا مسکراتے ہوئے اس کے نرم و نازک وجود کو اپنے دونوں بازوؤں میں بھرتا چلا گیا تھا

.....

وہ اس شام یونیورسٹی سے ذرا جلدی گھر واپس آگئی تھی, حمدان اسے گیٹ کے سامنے اتار کر دوبارہ آفس چلا گیا, وہ اندر آئی تو رعنین اور حیان کہیں جانے کے لئے تیار کھڑے تھے

www.novelsclubb.com

"تم دونوں کہاں چلے؟؟؟"اس نے پوچھا

"انا...آج پاپا کا برتھ ڈے ہے, ہم ان کے لئے گفٹ لینے جا رہے ہیں, چاچو کو کال کی ہے وہ بس آ رہے ہیں"حیان نے کہا

"انا آپ بھی چلیں...آپ نے بھی تو پاپا کو گفٹ دینا ہو گا"وہ بولا

"لیکن میرے پاس تو پیسے بھی نہیں ہیں..." وہ بے چارگی سے بولی

"چاچو سے لے لینا..." رعنین نے کہا

"نہیں... تم لوگ جاؤ, میں کچھ اور سوچ لیتی ہوں" اسے یزدان سے کہنا اچھا نا لگا,

یہ سچ تھا کہ اس کے پاس فی الحال کوئی پیسہ نہیں تھا

حمدان کے آنے سے پہلے ہی وہ دونوں واپس آ گئے, وہ دانین کے لئے بھی گفٹ

لائے تھے, حمدان آٹھ بجے فغر آیا, ان دونوں نے انعمتا کے ساتھ مل کر اسی کے

کمرے میں کیک سیٹ کیا تھا, شاپنگ ساری یزدان نے کروائی تھی

"چاچو... پاپا کو مت بتانا پلیز" وہ دونوں بار بار کہہ رہے تھے

کھانے کے بعد وہ اسے اوپر لے آئے, دانین تو خوشی سے اس کی گود میں چڑھی

ہوئی تھی

Happy birthday Papa... Happy birthday "

"...papa

تینوں بچوں نے کمرہ سر پر اٹھالیا,انعمتا بھی ایک طرف کھڑی مسکرا رہی تھی

"پاپا کیک کاٹیں..."حیان نے اسے کرسی پر بٹھادیا,اس نے اور دانین نے مل کر کیک کاٹا تھا

"پاپا یہ آپ کے لئے..."رعنین نے اسے زور سے جپھی ڈال کر اپنا گفٹ پکڑایا تھا,پھر حیان نے اس کے گلے میں بازو ڈال کر اسے گفٹ دیا,رعنین نے تو اس کے دونوں گال ہی چوم ڈالے تھے

"پاپا...گف....گف"وہ بھی اسے گفٹ دے رہی تھی

"انا...آپ بھی پاپا کو وش کریں...اور گفٹ دیں"وہ تینوں اس کی طرف دیکھنے لگے

"میرا گفٹ...؟؟؟"وہ بھی اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

"...happy birthday hamdan"

اس نے دھیرے سے کہتے ہوئے ایک چاکلیٹ اس کی طرف بڑھائی تھی

"تمہیں پتہ ہے نا کہ مجھے چاکلیٹس بالکل پسند نہیں ہیں" وہ بولا

"میرے پاس بس یہ ہی تھی..."

"گفٹ کیوں نہیں لیا...؟؟؟"

"وہ..میرے پاس...پیسے نہیں تھے" اس کے کہتے ہی حمدان چونک گیا

"کیوں؟؟میں تو ہر مہینے تمہارے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کرواتا ہوں..." وہ بولا

"مجھے نہیں پتہ تھا..." وہ معصومیت سے بولی تو حمدان کو خود پر غصہ آیا

"تمہارا کارڈ کہاں ہیں؟؟؟"

"دراز میں..."

www.novelsclubb.com

"اس سے نکلوالیا کرو پیسے" وہ بولا

"مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ...میرا کوئی اکاؤنٹ بھی ہے....اور مجھے کارڈ بھی چلانا نہیں آتا...میں تو یہ ہی سمجھی کہ وہ کارڈ آپ کا ہے" وہ کہتی چلی گئی, حمدان کو خود پر افسوس ہوا تھا, اسے انعمتا کو کیش دینا چاہیئے تھا, وہ ایک لکھ پتی کی بیوی ہونے کے

باوجود اتنے دنوں سے خالی ہاتھ تھی

"پاپا... آپ انا کو ہماری طرح پاکٹ منی دے دیا کریں نا" حیان اس سے زیادہ سمجھدار تھا

"اچھا چلو وش تو کر دو.." وہ بولا

"کر تو دیا..." وہ بولی

"انا ایسے نہیں... پاپا کو hug کر کے وش کریں نا" رعنین بھی اس سے زیادہ سمجھدار تھی, انعمتا بس اسے دیکھتی رہ گئی اور حمدان جانتا تھا کہ وہ قیامت تک خود سے آگے بڑھ کر اسے وش نہیں کرے گی سو خود ہی اٹھا اور آگے بڑھ کر اسے اپنے بازو کے حلقے میں لے لیا, بہت محبت سے اس نے انعمتا کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے

.....

وہ یونیورسٹی میں تھی جب اسے حمدان کی کال آئی

"انعمتا آج شام کو ہمیں ایک بزنس سیمینار میں جانا ہے... میری واپسی تک اچھا سا تیار ہو جانا.... میں نے پچھلے ہفتے جو سوٹ خرید کر دیا تھا وہ پہن لینا..." حمدان نے اس کا سکون برباد کیا تھا

گھر آ کر اس نے وہ سوٹ نکالا... اور نکالتے ہی شرم سے سرخ ہو گئی, نا اس کے بازو, نا اس کے ساتھ دوپٹہ, نا کوئی پاجامہ...

اس نے اپنے پرانے کپڑوں میں سے ایک سوٹ نکال لیا, پھر شیشے کے سامنے آ گئی, جتنا اسے تیار ہونا آتا تھا اتنا ہو گئی

حمدان نو بجے واپس آیا, تب تک وہ بچے سلا کر اس کے انتظار میں تیار بیٹھی تھی

"انعمتا تیار ہو...؟؟؟" اندر آتے ہی وہ ٹھٹھک گیا, انعمتا کو دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے

"میں نے کہا تھا بہت اچھا سا تیار ہو جانا..." وہ بولا

"بہت اچھا تو نہیں کہا تھا...." وہ روہانسی ہو گئی

"وہ سوٹ کیوں نہیں پہنا...؟؟؟"

"اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہے....نا بازو, نا دوپٹہ "

"انعمتا تمہارا کوئی حال نہیں ہے...." وہ اپنا سر پیٹ کر الماری کی طرف بڑھا, اپنا ایک تھری پیس نکالا اور جلدی سے چینج کیا, پھر بال بنائے, پرفیوم لگایا اور اس کا وہ سوٹ نکال کر شاپر میں ڈالا

"چلو..." وہ اس کا ہاتھ تھام کر نیچے آیا تھا

"یزدان یار اوپر بچوں کے پاس جا کر لیٹ جا...ہم بس دو گھنٹے تک آ جائیں گے" وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے یزدان سے کہہ کر باہر نکل گیا

وہاں سے سیدھا وہ ایک پارلر پر آیا تھا

"حمدان سر آپ..." بیوٹیشن اسے جانتی تھی

"حرا...تمہارے پاس صرف بیس منٹ ہیں, یہ پکڑو سوٹ, اور یہ رہی میری وائف..." وہ بولا

"سر اپ فکر ہی نا کریں..." وہ اسے لیکر اندر چلی گئی

حمدان وہیں اس کا انتظار کرنے لگا, سیمینار ہال سے کالز پر کالز آ رہی تھیں, اس کے لئے ایک ایوارڈ بھی تھا

وہ بیس منٹ بعد ہی باہر آ گئی, حمدان سیل کان سے لگائے اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا

"حمدان سر..." حرا کی آواز پر وہ پلٹا, سیل ہنوز کان سے لگا تھا

"آپ کی وائف..." وہ بولی اور انعمتا کی طرف اشارہ کر دیا

حمدان صحیح معنوں میں اپنے کان سے سیل ہٹانا بھول گیا تھا

وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی, فیروزی رنگ کی پیروں تک آتی اس ہاف سلیوز میکسی میں گولڈن اور پنک میک اپ کے ساتھ وہ پہچانی نہیں جا رہی تھی, سیل کان سے ہٹاتے ہوئے وہ اس کی طرف آیا تھا

"پلیز میری شال تو دے دیں" وہ حد سے زیادہ پزل ہو رہی تھی, حرا نے ہنستے

ہوئے شال حمدان کی طرف بڑھادی,اس نے مسکراتے ہوئے وہ شال اس کے کندھوں پر ڈال دی تھی

اس کا ہاتھ تھام کر وہ سیمینار ہال کی طرف بڑھا تھا,اپنے ہاتھوں میں مقید اس کے نم ہاتھوں کی کپکپاہٹ سے اسے اس کے نروس ہونے کا اندازہ ہو رہا تھا, سیمینار ہال کی سیڑھیاں چڑھتے وقت اس نے انعمتا کا ہاتھ چھوڑا اور پورے حق سے اپنا ایک بازو اس کے کندھوں کے گرد لپیٹ دیا یوں کے وہ بالکل اس کے حصار میں آگئی تھی پیٹھ پیچھے لوگ اسے جو بھی کہتے ہوں لیکن اس وقت وہ رات صرف ان دونوں تھی, ریسیپشن پر اسے پھولوں کا بکے پیش کیا گیا تھا

"...Congratulations sir.. & mam too"

وہ اپنا ایوارڈ وصول کرنے اسے ساتھ لیکر سٹیج پر گیا تھا, وہ ہر نگاہ کا منظر تھی...اور ہر نگاہ میں ستائش تھی, گرے تھری پیس میں ملبوس انتہائی شاندار شخصیت کے حامل اپنے شوہر کے پہلو میں کھڑے ہونا ہی اس کے لئے باعث فخر تھا

وہ تقریباً دو گھنٹے وہاں رکا رہا, مختلف لوگوں سے ملا, سب سے اس کا تعارف کروایا, بشر بھی آیا ہوا تھا

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ دونوں وہاں سے واپس آئے, انعمتا پورا راستہ ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی, گاڑی سے اترتے ہی وہ لڑکھڑا گئی, اسے کہاں عادت تھی اتنی دیر تک ہائی ہیلز پہننے کی, اندر آتے ہی سب سے پہلے اس نے صوفے پر بیٹھ کر دونوں جوتے اتارے تھے

"خود چلی جاؤ گی اوپر یا مجھے اٹھا کر لے جانا پڑے گا...؟؟؟" حمدان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں میں خود ہی چلی جاؤں گی" وہ دھیمے سے کہتے ہوئے دونوں جوتے اٹھا کر کھڑی ہو گئی, حمدان نے مسکراتے ہوئے اوپر کی طرف اشارہ کیا تھا, وہ پزل سی ہو کر اوپر کی طرف بڑھ گئی, وہ اس کے پیچھے ہی اوپر آیا تھا

دھیرے سے دروازہ کھول کر اس نے بچوں والے کمرے میں جھانکا, یزدان سمیت

وہ تینوں مست سو رہے تھے, وہ دروازہ بند کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آ گیا انعمتا آئینے کے سامنے کھڑی تھی, اپنے ریشمی بالوں اور ان میں الجھتے نیکلس اور جھمکوں سے لڑ رہی تھی, حمدان نے اپنا کوٹ اتار کر صوفے کی پشت پر ڈالا, پھر ٹائی اتاری اور دھیرے سے اس کی طرف آیا

"چھوڑ دو.." اس نے سرگوشی میں کہا تھا, انعمتا نے دھیرے سے بال چھوڑ دیئے, حمدان نے بہت نرمی سے اس کے جھمکوں میں الجھتے بال آزاد کروائے اور دونوں جھمکے اتار دیئے, پھر اس کے لمبے ریشمی بال اس کی گردن پر سے ہٹا کر آگے کو ڈال دیے تھے, انعمتا کی جان جیسے اس کے حلق میں اٹک گئی, حمدان کی انگلیاں اس کے گردن سے مس ہوئیں تھیں, بہت نرمی سے اس نے نیکلس کا لاک کھولا اور اتار دیا, انعمتا نے اپنے پوری ہمت جمع کرتے ہوئے آئینے میں نظر آتا اس کا عکس دیکھا تھا... وہ بھی اسی کو دیکھ رہا تھا

بڑے حق سے, بڑی محبت سے, اس نے انعمتا کے دونوں کندھوں کو اپنے مضبوط

ہاتھوں سے تھام لیا, بہت چاہت سے, بہت الفت سے اس نے اپنے لب اس کی سفیدی مائل گردن پر رکھے تھے, انعمتا کی آنکھیں بند ہو گئیں, بہت شدت سے, بہت جنونیت سے وہ اس کی چاندی مائل گردن کو گیلا کرتا جا رہا تھا, اس کے لب گردن سے فاصلہ طے کرتے کرتے اس کے مرمریں بازوؤں پر اتر آئے, انعمتا کے رونگھٹے کھڑے ہو رہے تھے, اس کے دونوں کندھوں پر ہلکا سا زور ڈال کر حمدان نے اسے اپنی طرف موڑ لیا

زمین کی وہ حور سر تا پیر اس کی تھی, صرف ایک رات کے لئے نہیں... پوری زندگی کے لئے, وہ اس کا نصیب تھی... وہ اس کا سکون تھی

"میری محبت میں تم کبھی کوئی کمی نہیں دیکھو گی انعمتا... میں پورے کا پورا تمہارا ہوں... ہر پل, ہر لمحہ تمہارے ساتھ ہوں" اس کے لئے پھول سے مشابہ انعمتا حمدان خان کو اپنی بانہوں میں اٹھا لینا کوئی مشکل نہیں تھا, وہ پوری طرح اس کی قربت سے سرشار ہو چکی تھی, بہت دھیرے سے اسے بستر تک لا کر وہ اس کے

چہرے پر جھکا تھا

"وہ ہونٹ ہیں کہ گلاب کی پتیاں جن کو ہوا نے چھو کر ہر اک شجر کی لچکتی ڈالی پہ خوش خطی سے محبتوں کے صحیفے لکھے..." وہ اس کی ان گلابی پتیوں کو اپنی محبت سے یوں مسل رہا تھا کہ وہ مزید گلابی ہوتی جا رہی تھیں

"وہ جب چمن سے گزرتی ہو گی تو ہر ایک ٹہنی ادب سے جھک کر اس کی بل کھاتی نازک کمر کو خراج عقیدت پیش کرتی ہو گی اور تتلیاں اس کے پیروں تلے اپنے پروں کو بچھاتی ہوں گی" وہ اپنے چہرے اور گردن پر اس کے سلگتے ہوئے لبوں کے دیوانہ وار حملوں سے گھبرا کر بل کھاتی جا رہی تھی, مڑتی جا رہی تھی, سمٹی جا رہی تھی, اس کے ہاتھوں سے پھسلتی جا رہی تھی

"گلابی, نیلی, سنہری, سبز اور سرخ کلیاں مہکتے روشن سفید پیروں پہ اپنی خوشبو لٹاتی ہوں گی..." وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس پر کسی بادل کی طرح برس گیا تھا, بڑی شدتوں سے اس کے سفیدی مائل ہاتھوں اور پیروں کو اپنے لبوں سے

چھو رہا تھا اور وہ اس کے قرب کی حدت سے کسی شمع کی طرح قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی, پگھل کر بستر کی سلوٹوں میں بکھر رہی تھی, وہ اپنی آنکھوں اور لبوں سے اس کے وجود کے ان بکھرے ہوئے ٹکروں کو چن رہا تھا

"حمدان...." سانسوں کی تیز شورش میں انت پر جا کر اس کے لبوں سے سرگوشی سی نکلی تھی

"میں ایک مدت سے اس کے نازک..... نفیس مہکے حسین ہونٹوں... پہ بننے والی حسین قوسوں... کے دائروں میں پھنسا ہوا ہوں..."

وہ گلابی پھول پورے کا پورا مسلا گیا تھا اور اس کی خوشبو حمدان کی سانسوں میں گھل کر اس کے خون میں شامل ہو گئی تھی, وہ اس لمحے اس بستر پر تھی ہی نہیں... وہ تو حمدان سیف خان کی رگوں میں دوڑنے لگی تھی

"...I love you meri jaan"

حمدان کو اس کی خوشبو کا ذائقہ اپنے لبوں پر محسوس ہو رہا تھا

"میں کائناتوں کے بند رازوں کو جاننے کے لیے زمین پر اتر کے آیا تھا...اور اس کے حسین ہونٹوں کی جنبشوں میں الجھ گیا ہوں"

.....

وہ ایک سرخی مائل شام تھی جب انعمتا اور حیان ہاشمی ہاؤس پہنچے, حیان خود ڈرائیو کر رہا تھا, چوکیدار اسے پہچانتا تھا سو گیٹ کھول دیا, حیان گاڑی اندر لے آیا, انعمتا خاموشی سی نیچے اتر گئی, وہ مونگیا رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھی, ریشمی دوپٹہ سر پر لیا ہوا تھا اور مونگیا رنگ کی بڑی نفیس سی شال دائیں کندھے پر ڈال رکھی تھی

حیان اسے ساتھ لیے اندر آ گیا

www.novelsclubb.com

"ہمیں آئرہ کیف خان سے ملنا ہے..." انعمتا نے ایک ملازمہ سے کہا تھا, وہ سر ہلا کر اوپر چلی گئی اور کچھ دیر بعد نیچے آئی

"میڈم پوچھ رہی ہیں آپ کا نام کیا ہے؟؟"

"انعمتا حمدان خان..." اس نے بتا ہی دیا

"آپ لوگ بیٹھیں..." ملازمہ دوبارہ اوپر چلی گئی, کچھ ہی دیر بعد آئرہ نیچے اتری تھی

"زہے نصیب... زہے نصیب... آج میرے گھر کا راستہ کیسے بھول پڑی تم؟؟" وہ اونچی آواز میں کہتے ہوئے عین اس کے سامنے والے صوفے پر آ بیٹھی, سیاہ رنگ کا ریشمی سوٹ پہنے اس نے ریشمی دوپٹہ کندھے پر ڈالا ہوا تھا, بالوں کو اونچا سا کیچر میں مقید کر رکھا تھا

"میں اپنے بیٹے کے لئے تمہاری بیٹی کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں" وہ بولی

"سوری... میں نے زاہا کا رشتہ کہیں اور طے کر دیا ہے اور پرسوں اس کی منگنی ہے" آئرہ نے کہا

"دیکھیں آئرہ... حیان اور زاہا ایک دوسرے کو نا صرف پسند کرتے ہیں بلکہ ایک دوسرے سے محبت بھی کرتے ہیں... اور آپ یہ بات جانتی ہیں, تو کیوں نا ان دونوں کو ایک ہو جانے دیں" انعمتا نے کہا

"اگر زاہا کی منگنی طے نا بھی ہوئی ہوتی...تب بھی میں تمہیں اس کا رشتہ نہیں دیتی... سمجھیں,اب جاؤ یہاں سے" وہ کھڑی ہو گئی

"آنٹی پلیز...میں بہت محبت کرتا ہوں زاہا سے..." حیان بھی یکدم کھڑا ہو گیا, اس کی آواز سن کر زاہا بھی اوپر سے بھاگی آئی تھی

"آنٹی...؟؟؟انعمتا تم نے اسے بتایا نہیں کہ میں اس کی کیا لگتی ہوں؟؟" وہ اچنبھے سے بولی

"مجھے پتہ ہے آپ رشتے میں میری خالہ لگتی ہیں...یہ اور بات ہے کہ بیچ میں کئی سال حائل ہو گئے ہیں, یہ سچ ہے کہ میں جس رات آپ سے ملا...اس رات مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ میری خالہ ہیں لیکن....پلیز خالہ...میں زاہا سے شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ کہتا چلا گیا

"سوری...پرسوں اس کی منگنی ہے" وہ بولی

"ایک بار اپنی بیٹی سے تو پوچھ لیں کہ وہ کیا چاہتی ہے؟؟" انعمتا نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کے چاہنے یا نا چاہنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ بولی, زاہا اس سے دو قدم پیچھے کھڑی تھی

"زاہا بتاؤ اپنی مام کو کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو..." حیان نے کہا

"جسٹ شٹ اپ.... بھاڑ میں گئی تمہاری محبت..." آئرہ کو غصہ آگیا

"آئرہ... مجھے پتہ ہے آپ کیوں انکار کر رہی ہیں...؟؟؟ پلیز... آپ چاہیں تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے ہر بات کی معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں لیکن پلیز... اتنا ظلم نہ کریں" وہ بیچاری ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو انعمتا... حمدان کے بیٹے کو میں زاہا کا رشتہ مر کر بھی نہیں دوں گی" وہ زور سے بولی

"صرف اسلیے کیونکہ میرے پاپا نے آپ سے شادی نہیں کی تھی" حیان نے کہا,

آئرہ ایک لمحے کو تو ساکت رہ گئی

سچ تو یہ ہی تھا... کڑوا سچ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری بھی ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا مس آئرہ کیف خان... کہ زاہا تمیم ہاشمی, بشر تمیم ہاشمی کا خون ہے... آپ کا نہیں, اس کی زندگی کا کوئی بھی فیصلہ آپ زبردستی نہیں کر سکتیں" حیان کو غصہ آگیا

"کیا کرو گے تم....؟؟؟" وہ تڑخ گئی

"یہ وقت بتائے گا... چلیں انا" وہ انعمتا کی طرف مڑتے ہوئے بولا

"حیان ایک منٹ... آئرہ میری بات سنیں, یہ ہم دونوں کے لیے ایک موقع ہے, پندرہ سال پرانی ہم دونوں کے بیچ کی نفرت کو ختم کرنے کا... اور یقین کریں آپ جو کہیں گی میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں, لیکن پلیز... حمدان کے فعل کی سزا آپ ان دو بچوں کو تو نا دیں" انعمتا نے ایک آخری کوشش کی تھی

"انعمتا حمدان خان.... تمہاری سات پشتیں بھی رو رو کر مجھ سے معافی مانگیں... میں تب بھی زاہا کی شادی حیان سے نہیں کروں گی... کبھی نہیں" آئرہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا

.....

"زارون..." وہ دونوں اپنے آفس میں بیٹھے تھے جب رعنین نے اسے پکارا, وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے موبائل دیکھ رہا تھا, رعنین اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی کب سے پنسل منہ میں دبائے ہوئے تھے

"ہاں...؟؟؟" زارون نے اس کی طرف دیکھا

"تمہیں کیسے پتہ چلا تھا کہ... تمہیں انا سے پیار ہو گیا ہے؟؟؟؟" اس نے پوچھا

"جب مجھے انہیں روز دیکھنا اچھا لگنے لگا, ایک بار دیکھ کر دوبارہ پھر سے دیکھنے کو دل کرنے لگا... اور پھر ہر وقت دیکھنے کو دل کرنے لگا..." اس نے مسکراتے ہوئے موبائل سکرین اس کی جانب کر دی, وہ اب بھی انعمتا کی تصویر ہی دیکھ رہا تھا

"یعنی جب ہمارا دل کسی شخص کو بار بار دیکھنے کی ضد کرے تو... مطلب ہمیں اس سے پیار ہو گیا ہے؟؟؟" وہ بولی

"کہہ سکتے ہیں..." وہ بولا

"اور کیا feel ہوتا تھا تمہیں؟؟؟" وہ اسے کریدتے ہوئے بولی

"وہ ہمہ وقت میرے حواسوں پر سوار رہتی تھیں, میری راتوں کی نیندیں اڑ گئی تھیں, بس ہر وقت ان کے سامنے رہنے کو دل کرتا تھا, رعنا مجھے نا بھوک لگتی تھی... ناپیاس کا احساس ہوتا تھا, اور دل جیسے... کسی کھائی میں گرے جاتا تھا.. جیسے ڈوبتا جا رہا ہو.... وہ محبت کے اوائل دن بڑے قاتل تھے یار..." زارون کہتا چلا گیا, اور وہ حرف بہ حرف سچ کہہ رہا تھا

بالکل ایسی ہی صورتحال آجکل رعنین کی تھی

"اب پھر بھی صورتحال ذرا کنٹرول میں ہے, اب میں روزانہ انہیں نا بھی دیکھ سکوں تو ان کی تصویروں سے کام چلا لیتا ہوں... پھر جس دن ملاقات ہو جائے, اگلے دو, تین دن اسی سرور میں گزر جاتے ہیں" وہ بولا اور سیدھا ہوا

"تم کیوں پوچھ رہی ہو؟؟؟" اس نے پوچھا, رعنین نے اس کی طرف دیکھا, کافی دیر دیکھتی رہی پھر بے بسی سے اپنے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کر دی

"زارون مجھے لگتا ہے میرے بھی آجکل محبت کے اوائل قاتل دن گزر رہے ہیں"

وہ انتہائی بے بسی سے بولی تھی, زارون تو بس حق دق اسے اور اس کے موبائل پر نظر آتے حنین یامن میر کو دیکھتا رہ گیا

"مجھے ہر وقت ڈپریشن کی سی کیفیت محسوس ہوتی رہتی ہے...دل پر کھچاؤ سا....

اور یوں جیسے کلیجہ منہ کو آرہا ہو, ہر پیپر پر, ہر میپ پر...بس اسی کا چہرہ نظر آتا ہے"

وہ کہتی چلی گئی

"رعنا..."زارون ایک دم اٹھ کر اس کے پاس نیچے فرش پر آ بیٹھا

"اب کیا کرو گی...؟؟؟"اس نے پوچھا

"جو تم کرتے ہو..."اس کی آنکھوں میں آنسو چمکے تھے

.....

وہ چاروں اس وقت ٹی لاؤنج میں جمع تھے, سنان, انعمتا کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا, حیان سنگل صوفے پر آڑا ترچھا سا گرا ہوا تھا, رعنین نیچے کارپٹ پر بیٹھی تھی,

دانین دوسرے صوفے پر بیٹھی تھی

"حیان میں جو کر سکتی تھی میں نے کر دیا...اب اس سے آگے اور کیا کروں؟؟؟"

وہ بولی

"ویسے حیان اگر تم پہلے بتا دیتے کہ تمہیں زاہا تمیم ہاشمی سے محبت ہو گئی ہے تو یہ خالہ والا بم بھی پہلے ہی پھوٹ جاتا...پھر تو صاف ظاہر تھا کہ وہ کبھی بھی اس کا رشتہ تم سے نہیں کرتیں" رعنین نے کہا

"مجھے کیا پتہ تھا کہ...خالہ اس کی سٹیپ مام نکلیں گی" وہ بے چارگی سے بولا

"حیان اسلیے میں کہتی تھی کہ آفس آیا جایا کرو,لوگوں سے ملا جلا کرو,تم نے دو سال اس سے محبت کی لیکن یہ نہیں جان سکے کہ وہ آئرہ کیف خان کی سوتیلی بیٹی ہے اور سوائے تمہارے پورا بزنس سرکل اس بات کو جانتا ہے" وہ بولی

"اچھا...اور تم یہ بتاؤ...تمہیں بھلا پتہ چلا چار سالوں میں کہ زارون حاطب...خالہ والا زارون ہے؟؟؟" وہ رعنین کی طرف مڑا

"میں نے کبھی پوچھا ہی نہیں اس سے..." وہ بولی

"بس ایسے ہی ہے نا.... اب مجھے الہام ہوا تھا کہ پندرہ سال بعد خالہ کہیں سے نمودار ہو جائیں گی اور ایک بار پھر رنگ میں بھنگ ڈالنا شروع ہو جائیں گی" حیان ستا پڑا تھا

"اور اس نے زاہا کا رشتہ کس سے طے کیا ہے؟؟؟" انعمتا نے پوچھا, حیان نے فوراً خاموش بیٹھی دانین کی طرف دیکھا

"پتہ نہیں انا میں نے پوچھا ہی...." حیان کے کہتے ہی دانین نے اس کی بات کاٹ دی

www.novelsclubb.com

"معیز سے ہوا ہے... جھوٹ کیوں بول رہے ہیں" وہ افسردہ سی آواز میں بولی تھی, انعمتا حیران رہ گئی

"کل سنایا کا فون آیا تھا... اس نے مجھے انوائیٹ کیا ہے معیز کی انگیجمنٹ پر" وہ بولی, حیان کا دل کٹ گیا تھا

"انا...مجھے پتہ ہے..معیز کی زاہا سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے...وہ صرف اپنے چاچو کے کہنے پر زاہا سے شادی کر رہا ہے..."اس کے کہتے ہی انعمتا چونک گئی

"کیوں؟؟؟"

"زاہا کی مام نے معیز کے چاچو کے ساتھ بزنس پارٹنرشپ کی ہے اور یہ رشتہ ان کی پارٹنرشپ کا ایک حصہ ہے"وہ بولا,انعمتا دم بخود سی بیٹھی رہ گئی

اس پارٹنرشپ کے بارے میں تو وہ سب کچھ جانتی تھی,دس سال بعد وہ پہلی پارٹنرشپ تھی جو اسقدر کامیاب ہوئی تھی,یہ اور بات تھی کہ کسی بھی میٹنگ یا سیمینار میں وہ خود ابھی تک شریک نہیں ہوا تھا,یزدان کو تو وہ اکثر و بیشتر دیکھتی رہتی تھی لیکن وہ کبھی نظر نہیں آیا تھا

ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کی پارٹنرشپ...جسے مزید مضبوط کرنے کے لئے زاہا اور معیز کا رشتہ طے ہو گیا تھا

"کیا نام ہے معیز کے چاچو کا؟؟؟"اس نے کنفرم کرنا چاہا

"حنین یا من میر..."اس بار رعنین بولی تھی

"انا..میں کل ہی ملتا ہوں معیز سے....جب محبت کسی اور سے کرتا ہے تو منگنی کسی اور سے کیوں..."دانین نے پھر اس کی بات کاٹ دی

"وہ کسی سے محبت نہیں کرتا...اس نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی زاہا کے لئے ہاں کر دی...میرے اظہار کرنے کے باوجود وہ اس سے منگنی کروانے پر راضی ہے تو...کیا کہیں گے آپ اسے؟؟؟"دانین کی خوبصورت آنکھیں لبالب بھر گئیں, انعمتا تو بس ششدر سی اسے دیکھ رہی تھی

"دانی..."حیان ایک دم اس کے پاس آ گیا

"میں اسے کہوں گا کہ...."

"آپ اسے کچھ نہیں کہیں گے...I love you سے بڑھ کر بھی کوئی اظہار ہوتا ہے بھلا...وہ پھر بھی منگنی کروا رہا ہے"وہ بولی

"دانی...."انعمتا نے تو آج تک کبھی اسے رونے نہیں دیا تھا تو اب کیسے؟؟؟

"دانی..مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟؟"وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی اور اسے اپنے ساتھ لگالیا

"وہ ہاں کرتا تو آپ کو بتاتی...اس نے تو کچھ کہا ہی نہیں"وہ بولی,انعمتا نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"فکر مت کرو...میں نے یزدان سے کہا ہے...وہ بات کرے گا آئرہ سے"انعمتا نے کہا

"یزدان کون....چاچو؟؟؟"وہ تینوں چونک گئے

"انا یار میں چھ سال کا تھا جب چاچو کراچی چلے گئے تھے...اب پلیز یہ مت کہنا کہ وہ بھی واپس آگئے ہیں"حیان تڑخا

"تو اور...اس رعنا کی بچی نے لون کس سے اپروو کروایا ہے؟؟؟"انعمتا نے کہا

"میں نے تو...اچھا وہ چاچو ہیں؟؟؟"اس کی بات سن کر انعمتا کا دل کیا کہ اپنا سر پیٹ لے

"کس قسم کے لوگ ہو تم دونوں...ایک یہ لڑکا ہے جسے دو سالوں میں یہ بھی نہیں پتہ چلا کہ زاہا آئرہ کی سوتیلی بیٹی ہے اور ایک تم ہو جو روز اس کے آفس جاتی ہو اور یہ پتہ نہیں کہ وہ یزدان سیف خان ہے...لاپرواہ لوگو اسے دس سال ہو گئے ہیں واپس آئے...."وہ بولی

"انہوں نے کبھی بتایا ہی نہیں..."رعنین نے کہا

"تو وہ بھی تمہارا ہی چاچو ہے...."انعمتا کلس گئی

"حیان اس سے مل لو...ویسے تو آئرہ کی اس سے بھی کم ہی بنتی ہے لیکن...کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے؟؟؟"وہ دانین کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولی تھی

.....

رات تقریباً نو بجے کا وقت تھا...بیرونی دروازہ بڑی زور سے کھٹکا تھا, فریحہ اپنے کمرے میں تھیں

یزدان بوکھلا کر باہر نکلا تھا...دروازہ کھولتے ہی وہ ٹھٹھک گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تینوں دروازے پر کھڑے تھے

"بتا تو دیتے کہ واپس آ گئے ہیں..." حیان نے زور سے اس کے سینے پر مکا جڑا تھا

"مجھے لگا پتہ نہیں تم لوگ ملو گے بھی یا نہیں..." وہ بولا

"آپ ہمیں چھوڑ گئے تھے...اور دادی کو بھی ساتھ لے گئے تھے...دادی کہاں ہیں...دادی...دادی" دانین زور زور سے فریحہ کو آوازیں دے رہی تھی

"مجھے تو بتا دیتے؟؟؟" رعنین نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا

"اتنے تو اشارے دیئے تھے تمہیں...بیوقوف لڑکی" یزدان نے اسے اپنے بازو کے حصار میں لے لیا، حیان اور دانین زور سے فریحہ کے گلے لگے تھے

"دادی آپ چاچو کے ساتھ چلی گئیں...اور ہمیں اکیلا چھوڑ گئیں...پھر پاپا بھی چلے گئے....اور آپ واپس ہی نہیں آئیں" آدھے پونے گھنٹے تک تو شکوے ہی چلتے رہے

"چاچو...یار اٹھیں، ہمیں کہیں جانا ہے" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا

"بات سنو...وہ اگر صرف تمہاری خالہ ہوتی تو میں ابھی چلتا تمہارے ساتھ لیکن....وہ آئرہ کیف خان ہے,وہ اپنی پانچوں انگلیاں میری آنکھوں میں گھسیڑ دے گی"یزدان نے کہا

"چاچو یار میں خالہ کی طرف جانے کا نہیں کہہ رہا..."وہ بولا

"پھر....؟؟؟"

"ہمیں معیز کے گھر جانا ہے"

"کیوں؟؟؟"

"کیونکہ اس کے چاچو آپ کے پارٹنر ہیں...دوست ہیں...آپ انہیں کہیں کہ معیز اور زاہا کے رشتے سے انکار کر دیں"وہ بولا

"میں کہوں گا اور وہ کر دے گا...اتنا ہی آسان ہے نا؟؟؟"یزدان نے کہا

"وہ آپ کے دوست ہیں..."رعنین نے زور سے کہا

"میری بات سنو تم تینوں...حمدان بھائی نے اپنی زندگی میں صرف آئرہ کیف خان

کو ہی دشمن نہیں بنایا... سمجھے" وہ بولا

"اب معیز کے چاچو سے کیا پھڈا تھا پاپا کا؟؟" وہ تینوں ہی چونک گئے

"....Business Rivals"

یزدان نے کہا

"چاچو... دانی معیز کو پسند کرتی ہے" حیان نے زور سے کہا, یزدان نے چونک کر دانین کی طرف دیکھا, وہ چار سالہ بچی جو ہمیشہ سے اسے بہت عزیز تھی, وہ اپنی بڑی بڑی افسردہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی... چپ چاپ

"میں تو رو کر چپ کر جاؤں گا... دانی کیسے چپ کرے گی؟؟؟" وہ بولا

"دانی... یہاں آؤ..." اس نے دانین کو آغوش میں لیا تھا

"مجھ سے جہاں تک ہو سکا... میں کوشش کروں گا" وہ اس کا سر تھپکتے ہوئے بولا تھا

.....

انعمتا اور یزدان...ان دونوں کے پاس صرف ایک دن تھا,ہر قسم کی کوشش کرنے کے لئے صرف ایک دن تھا

سب سے پہلے انعمتا نے یزدان کو فون کیا

"کچھ کر سکو گے؟؟؟؟"اس نے پوچھا

"کوشش کر سکتا ہوں..."وہ بولا

"وہ کیسے؟؟؟"اس نے پوچھا

"حنین سے ملتا ہوں...اسے کہتا ہوں کہ معیز اور زاہا کے رشتے سے انکار کر دے"یزدان نے کہا

www.novelsclubb.com

"وہ وجہ پوچھے گا...اور تمہارے وجہ بتاتے ہی دوسری آئرہ کیف خان بن جائے گا"انعمتا نے کہا

"بات تو کرنے دیں..."

"کر کے مجھے بتانا...."وہ بولی تھی

یزدان اسی وقت آفس کے لئے نکل کھڑا ہوا, حنین ابھی تک نہیں آیا تھا

"کہاں ہے تو؟؟؟"اس نے پوچھا

"یزدان یار میں آج نہیں آسکوں گا... شام میں فنکشن کی وجہ سے ذرا مصروفیت زیادہ ہے" وہ بولا

"ضروری بات کرنی تھی تیرے سے"

"گھر آجا..."حنین نے کہا, وہ اسی وقت گاڑی لیکر اس کے گھر جا پہنچا

"معیز کہاں ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"مارکیٹ گیا ہے دوستوں کے ساتھ..."

"وہ راضی ہے؟؟؟"یزدان نے پوچھا

"آف کورس...اس سے پوچھ کر ہی منگنی طے کی ہے"حنین نے کہا

"حنین... یار میری بات سن... ٹھنڈے دماغ سے"یزدان ذرا سا آگے کو ہوا تھا

"دانین, معیز کو پسند کرتی ہے..."وہ بولا

www.novelsclubb.com

"دانین...؟؟؟"

"حمدان بھائی کی چھوٹی بیٹی..." یزدان کے کہتے ہی حنین کی ہنسی نکل گئی

"چھوٹی والی بھی؟؟؟" وہ ہنستا جا رہا تھا

"چھوٹی والی بھی مطلب...؟؟؟" وہ سمجھ نا سکا

"مطلب یہ کہ یزدان سیف خان.... بڑی والی مجھ پر دل ہار چکی ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا, یزدان دم بخود رہ گیا

"قسمت نے کیا داؤ کھیلا ہے نا یزدان... حمدان نے بھلا کبھی سوچا ہو گا کہ اس کی بیٹی کو مجھ سے محبت ہو جائے گی" وہ ہنسا

"حنین... ماضی راکھ ہو چکا یار... بچوں پر ظلم کیوں کرنا ہے..." یزدان نے کہا

"میں تو کسی پر ظلم نہیں کر رہا.... میں تو بس اپنے بھتیجے کی منگنی کر رہا ہوں" وہ بولا

"دو دل ٹوٹ جائیں گے حنین... اور تجھ سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے کہ دل ٹوٹنے کا درد کیا ہوتا ہے" وہ بولا

www.novelsclubb.com

"تو اچھا ہے نا... جس درد کا بدلہ میں حمدان سے نہیں لے سکا... وہ اس کے بچوں سے ہی سہی" حنین نے کہا

"حنین... وہ میرا بھتیجا ہے... بھتیجیاں ہیں" یزدان کا لہجہ سوالیہ ہو گیا

"ہماری کمٹمنٹ ہوئی تھی یزدان... کہ رشتے داریاں درمیان میں نہیں آئیں گی" حنین نے کہا اور کھڑا ہو گیا

"آج رات کو معیز کی منگنی ہے... تو جس بھی طرف سے شامل ہونا چاہے... ہو جانا" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا تھا

یزدان خالی ہاتھ بیٹھا رہ گیا

.....

دن بارہ بجے کا وقت تھا جب انعمتا کو یزدان کی کال آئی

"ہاں... کیا بنا؟؟؟" اس نے پوچھا

"وہ دوسری آئرہ کیف خان بن گیا ہے..." یزدان نے کہا

www.novelsclubb.com

"یزدان... چلو آؤ ہم دونوں ایک بار پھر آئرہ سے بات کریں" انعمتا نے کہا

"اوکے میں آرہا ہوں" وہ کال کاٹتے ہوئے بولا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ دونوں آئرہ کے آفس پہنچ گئے, وہ ان دونوں کو سامنے دیکھ کر مسکراتی چلی گئی تھی

"تو بازی پلٹ گئی... کیوں یزدان سیف خان...؟؟؟؟" وہ طنزیہ سا بولی تھی

"آئرہ... بدلہ لینا ہے تو مجھ سے لو... انعمتا سے لو... بچوں سے کیوں لے رہی ہو ؟؟؟" وہ بولا

"میری مرضی... جس سے مرضی لوں" وہ بولی

"آپ جو کہیں گی میں کرنے کو تیار ہوں آئرہ... پلیز" انعمتا نے کہا

"اچھا... چلو پھر حمدان مجھے لوٹا دو" وہ آگے کو ہوتے ہوئے بولی

"خدا کی قسم اگر آج وہ زندہ ہوتا تو میں اپنے بچوں کی خوشی کی خاطر وہ آپ کو لوٹا دیتی" انعمتا نے کہا

"چہ چہ... نہیں لوٹا سکتی نا... تو پھر جاؤ یہاں سے" آئرہ نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آئرہ... پلیز... جو چاہے مانگ لیں" انعمتا ہر کوشش کر رہی تھی

"چلو پھر... حمدان انٹرپرائزز مجھے دے دو..." وہ بولی

"لے لیں... ابھی اسی وقت لے لیں" وہ بولی, آئرہ نے قہقہہ لگایا تھا

"مجھے پتہ تھا تم یہ ہی کہو گی... زاہا نے بھی مجھ سے یہ ہی کہا تھا جب میں نے اسے کہا کہ ہاشمی ٹریڈرز یا تمہارے بیٹے میں سے کسی ایک کو چن لے... اس نے بھی تمہارے بیٹے پر ہاشمی ٹریڈرز قربان کر دی... واہ انعمتا.... میری بیٹی تو بالکل تمہارے جیسی ہے" وہ ہنستی جا رہی تھی

"آئرہ... یہ سب کرنے سے کیا ہو گا؟؟؟" یزدان کی بس ہو گئی

"میرے دل کو سکون ملے گا" وہ مسکرائی تھی

ان دونوں کی ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ نہیں مانی تھی

.....

پندرہ سال پہلے

پھر ایک نیا ہی سلسلہ شروع ہو گیا...اس رات وہ آفس سے گھر آیا تو انعمتا انگلی پر سنی پلاسٹ لگائے پھر رہی تھی

"یہ کیا ہوا؟؟؟"

"میں دانی کے لئے سیب کاٹ رہی تھی تو چھری سے کٹ لگ گیا" وہ لاپرواہی سے بولی, رات کو حمدان نے اس کی انگلی پر سے سنی پلاسٹ اتارا تو وہ سسک گئی, گلابی انگلی پر وہ کٹ بھی گلابی ہو گیا تھا, اس نے بہت محبت دلسے اس کی انگلی اپنے لبوں سے جوڑلی تھی

کچھ دنوں بعد پھر ایسا ہی ہوا...گھر آیا تو اس کے ماتھے پر نیل پڑا دیکھا...

"یہ کیا ہوا؟؟؟"

"میں سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی تو ایک دم ریلنگ سے منہ ٹکرا گیا" وہ بولی, کتنے ہی دن وہ نیل اس کے ماتھے پر چمکتا رہا

اور اس دن تو حد ہو گئی, وہ اپنا پورا ہاتھ جلائے بیٹھی تھی, پورے ہاتھ کی پشت پر

آبلے ہی آبلے ابھر آئے تھے

"میں چپس فرائی کر رہی تھی تو... گرم گرم گھی چھلک گیا" حمدان کو جیسے یقین نا آیا, اس رات وہ الٹا اس پر برس پڑا

"اس ایک مہینے میں یہ تمہارا تیسرا ایکسیڈنٹ ہے... دھیان کدھر ہوتا ہے تمہارا؟؟؟" وہ بولا, انعمتا بس آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی

کئی دنوں تک وہ تکلیف میں ہی رہی

"انعمتا... دھیان رکھا کرو..." وہ اس کی تکلیف میں دکھی تھا

وہ بھی اتوار کی ایک صبح تھی... انعمتا معمول کے مطابق اٹھ کر باہر نکل گئی, وہ تقریباً دس بجے سو کر اٹھا, بچوں کی آوازیں اسے کمرے تک سنائی دے رہی تھیں وہ انگڑائی لیتے ہوئے اٹھا اور موبائل چارجنگ پر لگاتے ہوئے اس کی نظر کھڑکی سے باہر جا پڑی, آئری لان میں بیٹھی تھی جبکہ بچے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ بھاگ کر کھیل رہے تھے

دفعتاً اس کی نظر انعمتا پر پڑی, وہ دانین کے پیچھے بھاگی تھی, جیسے ہی وہ آئرہ کے قریب پہنچی, اس نے اپنی ٹانگ اس کی ٹانگوں میں پھنسادی

انعمتا منہ کے بل گری تھی... لمحوں میں اگلے والے دانتوں سے خون نکلنے لگا

"آئرہ..." وہ وہیں سے دہاڑا تھا اور شاید زندگی میں پہلی بار دہاڑا تھا

آئرہ کانپ سی گئی... اسی وقت اس کی پیشی ہو گئی تھی, انعمتا کا اوپر والا ہونٹ سوج کر موٹا سا ہو گیا تھا, اور ہونٹ کے نیچے نیل بھی نظر آنے لگا تھا

"کیوں گرایا اسے؟؟؟" وہ سخت غصے میں تھا

"میں نے جان بوجھ کر..." حمدان نے اس کی بات کاٹ دی

"تم نے جان بوجھ کر ہی کیا ہے" وہ بولا

"پچھلے ایک مہینے سے تم یہ ہی کر رہی ہو... کبھی اسے جلا دیتی ہو, کبھی دھکا دے دیتی ہو... اب کرو جو کرنا ہے... میرے سامنے ہاتھ لگا کر دکھاؤ اسے" وہ بولا

"حمدان کوئی بات نہیں.... ٹھیک ہو جائے گا" انعمتا کو اس کی آواز سے خوف آرہا

تھا, آئرہ بے عزتی سے سرخ ہوئی جا رہی تھی

"معافی مانگو اس سے..." حمدان کی بات پر اس نے سر اٹھایا

"میں نے کہا... معافی مانگو انعمتا سے" وہ بولا

"آئرہ... سنا نہیں حمدان نے کیا کہا؟؟" کیف خان نے اسے سرزنش کرتے ہوئے کہا تھا

"سوری..." وہ بمشکل کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

ساری رات اسے نیند نا آئی, نظروں کے سامنے بار بار اپنی بے عزتی گھوم رہی تھی, بار بار انعمتا کا چہرہ یاد آ رہا تھا, بار بار حمدان کی پھٹکار یاد آ رہی تھی

.....

اسے آفس جاتے بیس دن ہو گئے تھے, وہ حمدان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتی تھی اور سارا دن بزنس کے رموز و اوقاف سمجھنے کی کوشش کرتی تھی

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا... تقریباً دس بجے کا وقت تھا جب یزدان اندر آیا

"سر بلایا آپ نے؟؟؟"اس نے پوچھا

"یزدان... حنین کی چھٹی تو ختم ہو گئی ہے پھر آیا کیوں نہیں؟؟؟"اس نے پوچھا

"سر حنین نے ریزائن کر دیا ہے"وہ بولا

"کیوں...؟؟؟"حمدان دم بخود رہ گیا,انعمتا بھی خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی

"پتہ نہیں سر...اس کا ریزائن لیٹر میں نے آج کی فائل میں لگا دیا تھا...وہ رہا..."

یزدان نے اس کے سامنے پڑی فائل کی طرف اشارہ کیا تھا

"کہیں اور چلا گیا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"شاید..."

www.novelsclubb.com

"یزدان اسے کال کرو...اسے کہو ایک بار آ کر مجھ سے ملے"حمدان نے کہا,وہ

حنین جیسے قابل ایمپلائی کو کھونا نہیں چاہتا تھا

"سر میں نے بہت بار اسے کال کی ہے...وہ سنتا ہی نہیں ہے"یزدان نے کہا,

حمدان نے خود اس کا نمبر ملایا لیکن جواب ندارد...

ناچار اس نے اپنے پرسنل نمبر سے اسے کال کی تھی جو اس نے اٹھا ہی لی

"حنین یار ریزائن کیوں کیا ہے؟؟؟" اس نے سلام دعا کے بعد پوچھا

"مجھے ایک دوسری جگہ پر جاب مل گئی ہے" وہ بولا

"حنین... پلیز ایک بار مجھ سے آکر ملو, پلیز... آج ہی آجاؤ..." حمدان نے اسے انتہائی مجبور کر دیا, ناچار وہ بارہ بجے کے قریب اس کے دفتر چلا آیا, انعمتا دل ہی دل میں دعائیں کرتی رہی کہ کاش وہ اس کے جانے کے بعد آئے لیکن... وہ پہلے ہی آگیا

"سر... حنین آگیا ہے" یزدان نے اسے اطلاع دی تھی

"بھیجو اسے..." وہ جلدی سے بولا, انعمتا کی جان حلق میں آگئی, وہ کچھ دیر بعد اندر داخل ہوا تھا, وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہ سکی... اور حنین نے سب سے پہلے اسے ہی دیکھا تھا

"آؤ حنین..." حمدان نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"تھینک یو..." وہ کھڑا رہا

"حنین یہاں کیا مسئلہ ہے یار؟؟"اس نے پوچھا

"کوئی مسئلہ نہیں ہے..."

"سیلیری کم لگتی ہے؟؟؟"

"نہیں..."

"ٹائمنگ زیادہ ہے؟؟؟"

"نہیں...."

"گاڑی چاہیئے؟؟؟"

"نہیں..."

www.novelsclubb.com

الغرض حمدان کی ہر بات پر اس کا جواب نہیں تھا

"پھر ریزائن کیوں کیا؟؟؟"

"بس ویسے ہی..."وہ بولا,بس وقفے وقفے سے انعمتا کا جھکا ہوا سر دیکھ رہا تھا

"حنین...دیکھو میری بات سنو,جیسے تم کہو ویسے کر لیتے ہیں,جتنی سیلیری تم

چاہو...میں گاڑی بھی نکلوا دیتا ہوں لیکن...ریزائن نا کرو, You are best hunain...اور میں نہیں چاہتا کہ تم یہ کمپنی چھوڑ کر جاؤ" وہ کہتا چلا گیا

"سر پلیز...مجھے کچھ نہیں چاہیئے...بس اور نہیں کام کرنا یہاں" وہ بولا

"حنین...کوئی وجہ تو ہو...؟؟؟" حمدان کے کہتے ہی اس کا ظرف چھلک گیا تھا, پچھلے بیس دنوں کا غبار ایک دم نکلتا چلا گیا

"وجہ یہ ہے جو آپ کے ساتھ والی کرسی پر خاموش بیٹھی ہے" وہ چیخ پڑا تھا, حمدان ششدر رہ گیا, یزدان بھاگ کر اندر آیا تھا

"آپ اپنی دولت سے اسے خرید سکتے ہوں گے...مجھے نہیں" وہ بولا, انعمتا کے آنسو بس گرنے کو بیتاب تھے

"نہیں برداشت ہو گی مجھ سے یہ اس آفس میں بیٹھی ہوئی...ہر بار جب میں آپ کے بلانے پر آؤں گا تو پہلی نظر اس پر پڑے گی...یہ جس نے مجھے ٹھکرا کر آپ کو چن لیا, یہ جس نے محبت میں بے وفائی کی ہے...یہ جس نے مجھے باور کروا دیا کہ

میں اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا..." وہ کہتا چلا گیا, انعمتا بے آواز رونے لگی تھی, حمدان حق دق کبھی اسے دیکھتا تو کبھی انعمتا کو

"حنین بس کر یار..." یزدان نے اسے پکڑا جسے اس نے ایک جھٹکے سے جھٹک دیا

"چھوڑ دے یار..." وہ زور سے بولا اور حمدان کی میز کے قریب آ گیا

"میری ایک بات یاد رکھنا حمدان سیف خان... آپ نے اپنی دولت سے اس کا دل تو خرید لیا ہے لیکن اس کے دل میں سے مجھے نہیں نکال سکیں گے" وہ آنسو بھری آنکھوں سے کہتا ہو وہاں سے ہمیشہ کے لئے نکل گیا تھا

انعمتا بس آنسو گرائے جا رہی تھی, حمدان نے ایک لمبی سانس بھر کر اسے دیکھا, پھر اٹھا اور پانی کا گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھ دیا

"میں نے شادی سے پہلے تم سے پوچھا تھا نا؟؟؟" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا

.....

رات تقریباً دس بجے کا وقت تھا جب وہ زارون کو سلا کر نیچے آئی, چائے پینے کو دل

ہو رہا تھا, ایک کپ چائے بنائی اور ساتھ دو پینا ڈول کھا لیں, پرسوں سے طبیعت مضمحل سی تھی

خالی کپ دھو کر وہ واپس اوپر آ گئی, جیسے ہی وہ یزدان کے کمرے کے آگے سے گزری, اس نے یکدم اسے بازو سے جکڑ کر اندر کھینچا اور دروازہ بند کرتے ہوئے اسے دروازے کے بالکل ساتھ لگا دیا

"کیا بے ہودگی ہے یہ؟؟؟" وہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑی تھی

"آئرہ... یار اب تو حمدان بھائی کو پانے کی ہر امید ختم ہو گئی ہے نا... تو پھر ضد چھوڑ کیوں نہیں دیتیں" اس نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"یزدان... میں آج آخری بار کہہ رہی ہوں.... مجھے تم سے شادی نہیں کرنی" وہ بولی اور واپس مڑنے لگی, یزدان نے اسے دوبارہ اپنی طرف موڑا تھا

"آخر کمی کیا ہے مجھ میں؟؟؟" وہ تڑپ کر بولا

"کوئی کمی نہیں ہے... بس میرا دل نہیں کرتا تم سے شادی کرنے کو" وہ بولی

"آئرہ... یار میں بھی توانسان ہوں, میرا بھی تودل ہے جو تم سے محبت کرتا ہے, پلیز آئرہ... میں بہت خوش رکھوں گا تمہیں" وہ کہتا چلا گیا

"سوری..." آئرہ نے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑی, اس بار یزدان نے اس کی کلائی جکڑلی تھی, اور زور سے اپنی طرف جھٹکا دیا تھا, وہ اس کے سینے سے آن ٹکرائی, لمحوں میں وہ یزدان کی مضبوط گرفت میں تھی

"چھوڑو مجھے..." وہ تڑپی

"آئرہ... آئی لو یو" وہ بولا

"مجھے کوئی سروکار نہیں ہے تمہارے اس سو کالڈ پیار سے... چھوڑو مجھے" وہ زور سے کسمسائی تھی, یزدان نے حلقہ اور مضبوط کر لیا, آئرہ کی مزاحمت بڑھتی جارہی تھی, دفعتاً اس کے ایک زوردار جھٹکے سے یزدان کی گرفت ڈھیلی ہو گئی, لیکن وہ جیسے ہی اس کے حلقے سے نکلنے لگی, یزدان نے اسے زور سے بستر پر دھکا دیا اور خود

www.novelsclubb.com

اس کے اوپر جھک گیا, آئرہ کے دونوں بازو اس نے بستر کے ساتھ جکڑ دیے تھے,

وہ اب بنا دوپٹے کے اس کی دسترس میں تھی

"آئرہ... مجھ سے شادی کر لو پلیز..." وہ منت کر رہا تھا

"نہیں کرنی تم سے شادی..." وہ زور سے بولی

"میں پیار کرتا ہوں تم سے...."

"بھاڑ میں گیا تمہارا پیار..." وہ بولی

"اقرار کرو گی تو جانے دوں گا" یزدان نے اسے پورے طرح بے بس کر دیا تھا, نہ جانے کتنی ہی دیر وہ اسے اپنی دسترس میں قید کر کے اس پر جھکا رہا لیکن وہ مان کے نا دی

"زبردستی کرنی ہے تو بے شک کر لو... شادی نہیں کروں گی تم سے" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر بولی تھی

.....

وہ بہت لیٹ کمرے میں آیا تھا, انعمتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے جاگ ہی رہی تھی,

وہ چپ چاپ اس کے پہلو میں آ کر لیٹ گیا

"سونا نہیں ہے...؟؟؟"اس نے پوچھا, انعمتا نے دھیرے سے اس کی طرف

دیکھا اور پھر خاموشی سے اس کے ساتھ لیٹ گئی, حمدان نے ہمیشہ کی طرح اس کا

سر اپنے بازو پر رکھ لیا تھا...وہ خاموش تھا...بالکل خاموش

اس سے کوئی بات بھی نہیں کر رہا تھا, بس آنکھیں بند کر کے کمبل تان گیا تھا

"حمدان...."اس نے آنسوؤں بھری آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں, انعمتا کا گیلا

گیلا چہرہ عین اس کی نظروں کے سامنے تھا

"خدا کی قسم می ساری عمر آپ سے وفا نبھاؤں گی"اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے

چہرے پر رکھا تھا

"اس نے کہا کہ میں نے تمہیں اپنی دولت سے خریدا ہے انعمتا..."حمدان نے کہا

"حمدان آپ کہیں تو میں آپ کو اپنا دل چیر کر دکھا دیتی ہوں...اس میں صرف

آپ ہیں... ہمیشہ آپ ہی ہوں گے" وہ دھیرے سے اس کے قریب ہوئی تھی,

دفعتاً حمدان کو اپنی ٹانگوں پر اس کی ٹانگوں کا بوجھ محسوس ہوا

"وہ یقیناً میرے ماضی میں میری محبت رہا ہے لیکن... مجھے میرے اللہ کی قسم

حمدان... میرے حال میں صرف آپ ہیں" اس نے دھیرے سے اپنے کپکپاتے

ہوئے لب حمدان کے لبوں سے جوڑ دیئے

"میں نے نکال دیا ہے اسے اپنے دل سے... چاہے تو آزما لیں, پرکھ لیں..." انعمتا

نے اس کا ایک ہاتھ اپنے دل پر رکھا تھا

اور حمدان... وہ تو بس اس پھول کی خوشبو سے ہی اپنے حواس کھوتا جا رہا تھا, انعمتا

کے دل پر دھرا اس کا ہاتھ جیسے انگلی بن گیا تھا

"میں نے اپنی مرضی سے آپ کو چنا ہے... میں نے اپنی مرضی سے اسے چھوڑا

ہے..." وہ کہتی چلی گئی تھی

اور اس رات واقعی حمدان نے اس کے دل میں جھانک لیا...

وہاں حنین یا من میر کی بوسیدہ سی محبت کو دیمک لگ چکی تھی

.....

اس دن بشر اس سے ملنے آیا تھا... واپس جانے لگا تو لان میں بیٹھی آئرہ کی طرف چلا آیا, آئرہ کچھ دیر اس سے بات کرتی رہی پھر اندر چلی گئی

اگلے دن وہ حمدان کے آفس چلا آیا

"حمدان... اگر تجھے کوئی اعتراض نا ہو تو میں آئرہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں" اس نے اپنا مدعا عرض کیا تھا, حمدان چپ رہ گیا

"مجھے لگا تھا کہ مائرہ بھابھی کے جانے کے بعد تو آئرہ سے شادی کر لے گا لیکن....

اس دن تو نے اپنے سارے خدشات میرے سامنے رکھ دیئے, زاہا بڑی ہو رہی ہے حمدان... اسے چاہیے ایک ماں کی نا سہی لیکن ایک دوست کی ضرورت ہے, میں اس کی ساری ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا..." وہ کہتا چلا گیا

"بشر.... یار ایک بار اور سوچ لے... اس کی عادات و خصائل سے تو اچھی طرح

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

واقف ہے... یہ ناہو کہ وہ زاہا کا جینا مشکل کر دے" حمدان تو بچپن سے جانتا تھا اسے

"میں ہینڈل کر لوں گا اسے... تو ایک بار گھر بات کر لے" بشر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا

.....

اس کا فرسٹ سمیسٹر کا رزلٹ حمدان کے سامنے تھا

میتھ میں فیل, اکاؤنٹنگ میں فیل, اکنامکس میں ڈی گریڈ, انگلش اور کمپیوٹر میں بی گریڈ

www.novelsclubb.com

وہ بس تاسف سے دیکھتا رہ گیا, آفس میں بھی اس کی توجہ ناہونے کے برابر تھی

وہ بنا کچھ کہے کمرے سے نکل گیا, اس رات انعمتا کی ہمت ہی ناہوئی کہ اسے بلائے... اگلے دن وہ اسے آفس بھی نا لیکر گیا... اس کے ڈائلسز سیشن شروع ہو چکے تھے, اس نے ہسپتال جانا تھا, انعمتا کو لگا شاید وہ اس سے ناراض ہو گیا ہے

کچھ سوچ کر اس نے یزدان سے کہہ کر انعمتا کو ہسپتال ہی بلوالیا... وہ تو اسے یوں بے سدھ تاروں اور نالیوں میں جکڑا دیکھ کر ہی ششدر رہ گئی تھی, حمدان انتہائی تکلیف میں تھا, وہ بس اس کے سرہانے کھڑی آنسو بہائے جا رہی تھی

ڈائلسز کے بعد وہ گھر کی بجائے دفتر ہی چلا آیا, انعمتا بھی اس کے ساتھ ہی تھی, یزدان اسے آفس کے لگژری سے صوفے پر لٹا کر باہر نکل گیا تھا

"دروازہ لاک کرو..." وہ اس سرخ سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولا, انعمتا نے خاموشی سے دروازہ بند کر دیا

"یہاں آؤ..." حمدان نے اپنے برابر میں صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا, وہ خاموشی سے اس کے پاس آ بیٹھی, حمدان نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے چھو کر اپنے دل پر رکھ لیا تھا

"انعمتا میں پینتیس سال کا ہو گیا ہوں... آج میرا پہلا ڈائلسز تھا... میں نہیں جانتا کہ یہ سلسلہ رکے گا یا یونہی چلتا رہے گا... میں نے تمہارے ابو سے کہا تھا کہ میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی تم سے شادی اپنی غرض کی وجہ سے ہی کر رہا ہوں... تم نے دیکھا نا کہ میرے رشتے دار کس قسم کے ہیں...؟؟؟ اگر... آج میں آنکھ بند کر لوں... تو یہ میرے بچوں کو نوچ کر کھا جائیں گے" وہ کہتا چلا گیا, انعمتا پھر سے رونے لگی تھی

"میں نے اپنے بچوں کے لیے تمہیں چنا ہے انعمتا... اور مجھے یقین ہے کہ میرا چنا بہترین ہو گا... وہ گھر تمہارا ہے... وہ بچے بھی تمہارے ہیں... یہ آفس, یہ کرسی, یہ کمپنی... یہ سب کچھ تمہارا ہے... میرے بعد یہ سب کچھ تمہیں ہی دیکھنا ہے"

وہ بولا

"حمدان پلیز..." اس کا دل ڈوب رہا تھا

"تم میری جان ہو انعمتا... میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے, میری جتنی بھی سانسیں باقی ہیں ان میں تم سے ہی محبت کروں گا... میں تمہیں بہت مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں... بہت باہمت... بہت اونچا دیکھنا چاہتا ہوں تمہیں..." وہ کہتا چلا گیا

"حمدان... میں سب کچھ کروں گی... میں سب کچھ سیکھ لوں گی, میرا آپ سے

وعدہ ہے کہ میں آئندہ دل لگا کر پڑھوں گی اور سارے پیپرز پاس کروں گی, آپ کی ساری باتیں دھیان سے سنوں گی لیکن پلیز... حمدان مجھ سے وعدہ کریں... آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے... آپ مجھ چھوڑ کر نہیں جائیں گے پلیز" وہ روتے ہوئے اس کے سینے پر گر سی گئی تھی

حمدان کی انگلیاں اس کے بالوں میں سرسرانے لگیں

"مجھے ہمیشہ آپ کے ساتھ, آپ کے برابر والی کرسی پر بیٹھنا ہے حمدان... مجھے کبھی... کبھی آپ کی کرسی پر تنہا ہو کر نہیں بیٹھنا... پلیز" وہ بس روئے جا رہی تھی

.....

www.novelsclubb.com

حنین نے کسی اور کمپنی میں جاب کر لی تھی, سبتین کی موت کے بعد اس کی انشورنس کمپنی کی طرف سے مایا کو ایک بڑی رقم ملی تھی, اس کی عدت پوری ہو چکی تھی

ایسی صورتحال میں بھلا کیا ہوتا ہے؟؟؟ جب بڑا بھائی فوت ہو جائے اور اس کی بیوہ

محض بائیس سال کی ہو, جس کے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہوں, اور پورا خاندان جانتا ہو کہ وہ لڑکی کتنی نرم دل اور مخلص ہے

اور حنین کیا نہیں جانتا تھا کہ اس نے سبتین کے ساتھ چھ سال کتنی اذیت میں گزارے تھے, اس کی عدت ختم ہوتے ہی زینب نے اسے مایا سے نکاح کرنے کا حکم دے دیا تھا

اور چارہ بھی کیا تھا... انکار تو وہ تب کرتا جب پشت پر محبت بانہیں پھیلائے کھڑی ہوتی... پیچھے تو کوئی بھی نہیں تھا, محبت تو منہ کے بل گرا گئی تھی

اس نے چپ چاپ مایا سے نکاح کر لیا تھا

.....

وہ بھی عام راتوں جیسی ہی ایک رات تھی, حمدان کسی میٹنگ میں گیا ہوا تھا سو یزدان اسے یونیورسٹی سے گھر لیکر آیا تھا, رات کا کھانا اس نے بچوں کے ساتھ ہی کھایا, دس بجے کے قریب اس نے تینوں بچے سلائے اور خود نیچے آ گئی

"حمدان کب تک آئیں گے؟؟؟"اس نے حمدان کو کال کی تھی

"ایک گھنٹے تک.... سونا نہیں ہے"وہ مسکراتے ہوئے کال کاٹ گیا,وہ کچن میں آ گئی اور فریج سے پانی کی بوتل نکال کر اپنے کمرے میں آ گئی,چار,پانچ گھونٹ پی کر اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی,پھر ٹی وی آن کر لیا,ذرا سی دیر میں اسے غنودگی ہونے لگی,پپوٹے بھاری ہونے لگے,وہ بس نیند میں اترنے کو تھی جب آئرہ نے اس کے کمرے میں جھانکا

"تمہیں حمدان بلا رہا ہے...."وہ بولی

"کہاں....؟؟؟"وہ بھاری ہوتے سر کے ساتھ مشکل سے کھڑی ہوئی تھی

"یزدان کے کمرے میں.."وہ کہہ کر نکل گئی,انعمتا بمشکل گرتی پڑتی باہر نکلی, سب کچھ نظروں کے سامنے گول گول گھومنے لگا تھا,وہ بمشکل آنکھیں پھاڑے یزدان کے کمرے میں گھس گئی

"حمدان..."اندر کوئی بھی نہیں تھا

"کہاں گئے...؟؟؟"اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چکراتا ہوا سر سنبھالا تھا, تبھی یزدان جلدی سے اپنے کمرے میں داخل ہوا, اس کے ہاتھ میں بھی پانی کی بوتل پکڑی ہوئی تھی

"انعمتا آپ یہاں...؟؟؟"اسے کچھ تو غلط احساس ہوا تھا

"حنین...."انعمتا کے حواس پوری طرح سلب ہو چکے تھے

"نہیں میں تو..."دفعتاً یزدان کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا, اس نے جلدی سے پانی کی بوتل کھول کر سونگھی اور ٹھٹھک گیا, کچھ تو تھا جو وہ پی گیا تھا اور وہ جو کچھ تھا... شاید وہ اس کے عین سامنے کھڑی انعمتا بھی پی چکی تھی

"حنین...ایم سوری...ایم سوری"وہ لڑکھڑاتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی

"انعمتا سنبھالیں خود....آپ نے کیا پیا ہے ابھی...؟؟؟"یزدان نے بمشکل اس کا لڑکھڑاتا ہوا وجود سنبھالا تھا, سر اس کا بھی بھاری ہونے لگا تھا

"حنین...میں کیا کرتی...مجھے لگا یہ ہی ٹھیک ہے...ایسے ہی ٹھیک ہے..."انعمتا

کی دونوں بانہیں اس کے گلے کا ہار بن گئیں, یزدان بمشکل خود پر قابو رکھے ہوئے تھا, مسلسل اس کے کانوں میں خطرے کی گھنٹی بج رہی تھی, وہ خود ہوش کھوتا جا رہا تھا

"انعمتا بات سنیں..." وہ ٹراؤزر کے اوپر فقط بنیان پہنے ہوئے تھا

"میں تم سے...پیار کرتی تھی.... لیکن... حنین ابو....اور امی..." وہ اپنا تمام تر وزن یزدان پر ڈالے جا رہی تھی, وہ پیچھے کو کھسکتا ہوا صوفے کے بالکل قریب پہنچ گیا

"انعمتا...." اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتا, انعمتا نے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی

"چپ کرو حنین..." اس نے زور سے یزدان کے سینے پر سر رکھا تھا, وہ صوفے پر گرا اور انعمتا اس کے اوپر گر گئی

"آئرہ...پلیز" حواس یزدان کے بھی سلب ہو رہے تھے, لمحوں میں وہ انعمتا کو اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بانہوں میں بھرتے ہوئے اس پر جھک آیا تھا

"حنین... تم بہت یاد آتے ہو...." وہ مکمل طور پر ہوش کھو چکی تھی, اس نے زور سے اپنے لبوں کو یزدان کے لبوں سے جوڑنا چاہا لیکن.... یزدان مرد تھا.... سو اپنی قوت ارادی سے ابھی تک اس نشے کے آگے ڈٹا ہوا تھا

"انعمتا... میں حنین نہیں ہوں" بڑی مشکلوں سے اس نے انعمتا کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور واش روم کی طرف لے آیا, کمرے کا دروازہ اسے بند کرنا یاد نہیں تھا, اسے شاور کے عین نیچے لا کر اس نے شاور آن کر دیا تھا

لمحوں میں وہ دونوں ٹھنڈے پانی سے شرابور ہو گئے تھے

انعمتا کو ایک دم ہوش آیا

"حمدان...." واش کے کھلے دروازے میں حمدان ششدر سا کھڑا تھا, عین اس کے پیچھے آئرہ کا چہرہ نظر آیا تھا

"حمدان میں..." وہ یکلخت ہی چونکی, وہ دونوں یوں کھڑے تھے کہ انعمتا کا بھیگا ہوا

وجود پوری طرح یزدان کے مضبوط بازوؤں کے حصار میں تھا, یوں کہ اس کی مرمریں بانہیں یزدان کی گردن کے گرد تھیں, یوں کہ وہ بس ایک بنیان اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا, یوں کہ انعمتا بنا دوپٹے کے کھڑی تھی, یوں کے یزدان کے لب س کے چہرے کو چھو رہے تھے

"حمدان..." وہ ایک دم اس کی جانب بڑھی, پانی سے شرابور بھیگے لباس میں وہ پوری طرح نمایاں ہو رہی تھی

"میں نے کچھ نہیں کیا...." وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی, حمدان نے اپنا کوٹ اتارا اور دھیرے سے اس کے کندھوں کے گرد لپیٹ دیا, پھر شکوہ کناں نظروں سے یزدان کو دیکھا

"ایسا کچھ نہیں ہے بھائی..." یزدان نے شاور بند کرتے ہوئے آئرہ کی طرف دیکھا تھا

وہ اپنا کھیل کھیل چکی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

"حمدان خدا کی قسم مجھے نہیں پتہ میں یزدان کے کمرے تک کیسے پہنچ گئی, مجھے بس اتنا یاد ہے کہ میں بچوں کو سلا کر نیچے آئی تھی...اور پانی کی بوتل لیکر دوبارہ اوپر چلی گئی, پھر میں نے پانی پیا...اور بس پھر شاید سو گئی تھی...یا پھر...پتہ نہیں حمدان اس کے بعد کیا ہوا...مجھے نہیں پتہ میں یزدان کے کمرے تک کیسے پہنچی...؟؟؟"

وہ چپ چاپ ساٹی وی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا, انعمتا اس کے گھٹنوں پر دونوں ہاتھ رکھے نیچے فرش پر بیٹھی تھی, مسلسل اپنی صفائی دے رہی تھی, رو رہی تھی, حمدان کا کوٹ کندھوں سے لپیٹ کر انہی گیلے کپڑوں میں بیٹھی تھی

فریحہ ششدر سی اسے دیکھ رہی تھیں, حمدان کی چچی خوب ہی بھڑک رہی تھیں...ان کی دونوں بہوئیں بھی محو تماشا تھیں, آئرہ بس طنزیہ سی نظروں سے حمدان کو دیکھے جا رہی تھی, یزدان ایک طرف دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا, بنیان پر بس ایک شرٹ پہن لی تھی

"بھائی... پانی والی بوتل میں کچھ تھا...." یزدان پہلی بار بولا تھا

"تیرے چچا آج شام ہی نیا کریٹ لیکر آئے تھے... اور میں نے خود فریج میں لگائی تھیں ساری بوتلیں... بکواس کرتا ہے" چچی بھڑک پڑیں

"یہ رہی وہ بوتل جو انعمتا کے کمرے میں تھی اور... یہ رہی وہ جس سے اس دل پھینک عاشق نے پانی پیا تھا" آئرہ نے دونوں بوتلیں حمدان کے سامنے رکھ دیں, وہ بالکل صاف ستھری تھیں, حمدان نے خود دونوں سے پانی پیا...

"بھائی میرا یقین کریں... میں جیسے ہی پانی کی بوتل لیکر اپنے کمرے میں گیا تو انعمتا پہلے سے اندر تھی.. اور پوری طرح حواس سے بیگانہ... اسے یہ بھی نہیں پتہ چل رہا تھا کہ میں کون ہوں؟؟؟ میں صرف اسلیے انہیں واش روم لے گیا کہ ان پر پانی ڈال سکوں, میرا اپنا سر چکرانے لگا تھا..." یزدان کہتا چلا گیا

"یعنی یہ خود گئی تھی یزدان کے کمرے میں...." آئرہ کی امی دہاڑیں

"حمدان خدا کی قسم میں خود نہیں گئی... میں تو اپنے کمرے میں تھی حمدان پلیز...

میرا یقین کریں" وہ حمدان کے سامنے بیٹھی بلک رہی تھی

"انعمتا جاؤ اوپر..." حمدان نے کہا

"نہیں حمدان... یہ کہیں نہیں جائے گی, اس کے آگے ہاتھ جڑوائے تھے نا تم نے میرے تو پہلے اس کی پاکدامنی ثابت ہو گی... اور اگر نہیں ہو سکی تو یہ سیدھی اپنے باپ کے گھر جائے گی" آئرہ اس سارے معاملے میں پہلی بار بولی تھی

"میں ہر قسم کھانے کے لیے تیار ہوں, جو چاہے قسم اٹھولیں... میں نے کچھ نہیں کیا" انعمتا روتے ہوئے بولی

"انعمتا..... جاؤ اوپر..." وہ پھر بولا

"یہ کہیں نہیں جائے گی... اس کی خاطر مجھے ٹھکرایا تھا تم نے... پہلے یہ ثابت ہو گا کہ کیا واقعی یہ مجھ سے برتر تھی حمدان...؟؟؟" وہ پھر بولی

"انعمتا..." اس بار حمدان زور سے بولا تھا

"حمدان.." آئرہ اس سے بھی زیادہ زور سے دہاڑی

www.novelsclubb.com

"یہ کہیں نہیں جائے گی... تم نے سارے خاندان سے لڑ کے اس سے شادی کی, ہر بندے کو اس کے آگے جھکایا, مجھے کہا کہ اس سے معافی مانگو... اور اس نے کیا کیا.... یہ ابھی اسی وقت اپنی بے گناہی ثابت کرے گی" آئرہ نے کہا, حمدان نے بے بسی سے انعمتا کی طرف دیکھا

"اس سے کسی بھی بے گناہی کا ثبوت لینا میرا کام ہے.... تمہارا نہیں" حمدان نے کہا

"میں اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے تیار ہوں..." انعمتا کھڑی ہو گئی

"قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ.. کہ تم نے کچھ نہیں کیا... تمہیں کچھ نہیں پتہ" آئرہ نے کہا

"میں رکھنے کو تیار ہوں" وہ بولی, یزدان خاموش کھڑا تھا, آئرہ کی امی فوراً قرآن پاک لے آئیں, انعمتا نے ایک لمحہ ضائع کیے بنا اس پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی

"میں قسم کھاتی ہوں.... مجھے کچھ نہیں پتہ... مجھے نہیں پتہ کہ میں یزدان کے

کمرے تک کیسے پہنچ گئی...؟؟؟"وہ بولی,آئرہ نے وہی قرآن یزدان کے آگے کیا تھا

"کھاؤ قسم اگر سچے ہو تو....؟؟؟"آئرہ نے کہا,یزدان نے ایک نظر اسے دیکھا,وہ دھیما سا مسکرائی تھی

یہ ہی تو اس کا پلان تھا...کہ سچے تو دونوں تھے تو پھر جھوٹا کون تھا,انعمتا نے قسم کھا لی...یزدان بھی قسم کھالیتا تو جھوٹا کون ہوتا...؟؟؟؟

حمدان کے دل میں صرف شک کا بال آنے کی دیر تھی...کیا پتہ وہ انعمتا کو چھوڑ ہی دیتا...اور اس نے یہ سب کیوں کیا؟؟؟صرف حمدان کو پانے کے لیے

اعر ہو سکتا ہے حمدان اس سے شادی کر بھی لے

"کھاؤ قسم...."وہ پھر بولی تھی

یزدان نے ایک نظر حمدان کی طرف دیکھا...وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

انعمتا کی طرف دیکھا...وہ جامد کھڑی تھی

پھر آئرہ کی طرف دیکھا...اور دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا, فریحہ دم بخود رہ گئی تھیں, حمدان ششدر سا اسے دیکھتا رہ گیا

آئرہ کے لبوں پر کھیلتی مسکراہٹ یکدم ہی ماند پڑی تھی

"انعمتا سچی ہے...میں جھوٹا لیکن....." وہ ذرا سا رکا

"میں نے یہ سب اکیلے نہیں کیا" وہ بولا, آئرہ کی سانس بند ہوئی تھی

"مجھے آئرہ نے یہ سب کرنے کو کہا تھا...." وہ کہہ ہی گیا

"جھوٹ ہے یہ..." وہ زور سے دہاڑی

"اسے آپ کو حاصل کرنا تھا حمدان بھائی...چاہے جیسے بھی سہی...چاہے کسی معصوم کی پاکدامنی پر داغ لگا کر ہی سہی...یہ اس کا پلان تھا اور....میں بس اس پلان کا ایک حصہ تھا" وہ کہتا چلا گیا

"یہ جھوٹ ہے...سراسر بکواس ہے, میں نے کوئی پلان نہیں بنایا...میں قرآن پر ہاتھ رکھنے کے لئے تیار..." حمدان نے اس کی بات کاٹ دی

"بس آئرہ..." وہ کھڑا ہو گیا

"بس بہت ہو گیا...." وہ اس کی طرف آیا اور قرآن پاک اس کے ہاتھوں سے لے لیا

"یہ کتاب بس اسی کھیل تماشے کے لئے نہیں ہے آئرہ کیف خان..." وہ بولا

"حمدان میں..." اس سے بولا نا گیا

"اس نے الکوحل ڈالی تھی پانی میں...انعمتا نے وہی پانی پیا...اور پھر دھوکہ مجھے بھی دیا...کیونکہ اسے پتہ تھا کہ پلان کامیاب ہونے کے بدلے اسے مجھ سے شادی کرنا پڑے گی" یزدان کہتا چلا گیا

"یہ جھوٹ ہے..." وہ چیخی

"پلان تم دونوں کا تھا...سو اسے پورا بھی تم دونوں ہی کرو گے" حمدان نے کہا

"چچا جان نکاح خوان کو بلائیں...ان دونوں کا ابھی نکاح ہو گا" حمدان نے اس کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا

www.novelsclubb.com

"میں مر جاؤں گی.... لیکن اس خبیث سے نکاح نہیں کروں گی" وہ بولی

"تم ابھی اسی وقت اس سے نکاح کرو گی" حمدان کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا

"حمدان... کبھی نہیں" وہ سختی سے بولی

"تو ٹھیک ہے... بشر نے تمہارا رشتہ مانگا ہے" وہ بولا, پورا گھر خاموش تماشائی بنا ہوا تھا

"تمہارے پاس صرف صبح تک کا وقت ہے آئرہ کیف خان... فیصلہ تمہارا ہے, یزدان... یا پھر بشر....؟؟؟" حمدان نے کہا اور مڑا, انعمتا کا ہاتھ تھاما اور اوپر کی طرف بڑھا

www.novelsclubb.com

آئرہ نے قہر بار نظروں سے یزدان کی طرف دیکھا... وہ مدھم سا مسکرایا تھا

"بشر..." اس کی آواز پر حمدان کے قدم رک گئے, یزدان کی مسکراہٹ ماند پڑ گئی تھی

"صبح تمہارا اور بشر کا نکاح ہو گا اور تم اس کے ساتھ رخصت ہو کر یہاں سے چلی

جاؤ گی...اور میں دوبارہ کبھی اس گھر میں تمہاری شکل نہ دیکھوں, تمہارے ماں باپ تم سے تمہارے سسرال ہی ملنے جایا کریں گے..."حمدان کہتا چلا گیا

"اور تم...."وہ یزدان کی طرف مڑا

"تم کراچی جا رہے ہو...میں صبح ہی تمہیں وہاں ایڈجسٹ کروا دوں گا...اور میرے جیتے جی واپس یہاں مت آنا...اور مجھے اپنی شکل مت دکھانا"انتہائی سخت لہجے میں کہتا ہوا وہ انعمتا کو لیکر اوپر چلا گیا تھا

.....

"حیان...کہاں ہے تو؟؟؟"اسے معیز کی کال آئی تھی

"گھر پر ہوں...خیریت؟؟؟"

"خیریت کے بچے...رات کو منگنی ہے میری...چل میرے ساتھ سوٹ لینے جانا ہے"معیز نے کہا

"معیز یار میں تھوڑا..."معیز نے اس کی بات کاٹ دی

"شرم سے ڈوب کے مر جاحیان... پھر کہتا ہے کہ تو اپنے خول میں بند رہتا ہے... تو میرا رشتہ طے ہو جانے پر بھی نہیں آیا... جلدی دفع ہو..." وہ اسے جلی کٹی سنا کر کال کاٹ گیا تھا

مجبوراً وہ معیز کے ساتھ مارکیٹ چلا گیا, واپسی پر معیز نے اسے صرف تیس منٹ کا الٹی میٹم دیا تھا ہال پہنچنے کے لئے... وہ گھر پہنچا تو انعمتا بھی گھر آ گئی تھی

"انا... میں جا رہی ہوں؟؟؟" وہ دانین کو تیار ہو کر نیچے اترتے دیکھ کر حیران تھی

"کہاں...؟؟؟"

"سنایا کے گھر..." وہ بولی

"دانی... بچے رہنے دو" حیان نے کہا

"کیوں... میں تو جاؤں گی... اس نے بلایا ہے مجھے, میں نے تو معیز کے لئے گفٹ بھی خرید لیا ہے" وہ کمال ضبط سے بولی تھی

"آپ بھی تو جائیں گے نا حیان بھائی... وہ آخر کو آپ کا دوست ہے" وہ بولی

www.novelsclubb.com

"دانین...بیٹے رہنے دو"انعمتا کو اس پر ٹوٹ کے ترس آرہا تھا

"پر امس وہاں جا کر نہیں روؤں گی"وہ بولی,انعمتا نے اس کا ماتھا چوم لیا

"چلو میں بھی ساتھ چلتا ہوں"حیان اسے کسی صورت اکیلے بھیجنے پر راضی نہیں تھا

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ دونوں ہال پہنچے,زاہا بھی آچکی تھی

معیز اور زاہا دونوں برابر میں بیٹھے تھے...وہ خاموش تھی....بالکل خاموش

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"آئرہ کو وہ نظر آگیا تھا

"میں اپنے دوست کی منگنی کے فنکشن میں آیا ہوں"حیان نے کہا

"نکلو یہاں سے...."وہ تڑخی

"میں نکلا تو زاہا کو بھی نکال لے جاؤں گا...پھر کیا کر لیں گی آپ"اسے بھی غصہ آ گیا

"کیا ہوا مس کیف خان...؟؟؟"حنین ان دونوں کی طرف آگیا,وہ ابھی ابھی یزدان کے ساتھ اندر آیا تھا جسے انعمتا نے زبردستی وہاں جانے کو کہا تھا مبادہ حیان

www.novelsclubb.com

کوئی گڑ بڑ نا کر دے

"ارے تم... حمدان سیف خان کے بیٹے ہو نا؟؟؟"اس نے پوچھا

"جی سر..."حیان نے کہا

"تمہاری بہنیں نہیں آئیں؟؟؟"اس نے پوچھا

دانین آئی ہے..."اس نے سنایا کے پاس کھڑی دانین کی طرف اشارہ کیا تھا

"بڑی ہمت والی ہے دانین..."حنین مسکرا دیا

"آخر کو خون کس کا ہے؟؟؟"حیان کہہ ہی گیا, حنین بڑی لگاوٹ سے مسکرایا تھا

"خون تو تم بھی اسی کا ہو... پھر تمہاری ہمت کہاں گئی؟؟؟"حنین نے پوچھا

"میں چاہوں تو ابھی اور اسی وقت زاہا کو ہاتھ پکڑ کر یہاں سے لے جاؤں لیکن...

میں نہیں چاہتا کہ صرف میری وجہ سے وہ اپنے باپ کی کرسی کھو دے"حیان نے

کہا

"اور یقیناً آپ بھی یہ نہیں چاہیں گے مسٹر حنین.... کیونکہ آپ کی پارٹنر شپ کی

کامیابی کی ضمانت تو وہی ہے نا؟؟؟"حیان کہتا چلا گیا

"تمہارے ساتھ ناجا کر بھی وہ کر سی اسے نہیں ملے گی"آئرہ نے غرا کر کہا

"یہ تو وقت بتائے گا"حیان دھیرے سے مسکرایا تھا اور وہاں سے سٹیج کی طرف آگیا

وہ دونوں بس ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنانے ہی والے تھے, دانین ایک طرف کھڑی تھی

زاہا نے بغور اس کی طرف دیکھا... حیان بھی اسی کو دیکھ رہا تھا

کچھ دیر بعد اس نے معیز کو انگوٹھی پہنا دی

"مبارک ہو معیز..."دانین کی مہین سی آواز پر وہ چونکا تھا

"دانین..."اسے وہ ہمیشہ بھول جاتا تھا

.....

ان دونوں کی پارٹنر شپ کو چار ماہ گزر چکے تھے, زاہا اور معیز کی منگنی کے فوراً بعد ہی ان دونوں نے مل کر دو اور پراجیکٹس مکمل کئے جن سے بہت فائدہ ہوا, زاہا کی

دھو میں مچ گئیں

دوسری جانب انعمتا نے حیان کے سارے ڈاکیومینٹس تیار کروالئے تھے,اس کا بی بی اے کا رزلٹ آتے ہی انعمتا نے ایک پریس کانفرنس بلوالی

وہ آفیشلی حیان کو چیئرپرسن بنا رہی تھی

"جیسا کہ میں ہمیشہ کہتی ہوں کہ یہ کرسی میرے پاس حمدان سیف خان کے بیٹے کی امانت تھی....اور یہ امانت میں آج اس کے سپرد کر رہی ہوں"انعمتا نے رپورٹرز اور نیوز اینکرز کے مجمع سے بات کرتے ہوئے کہا

"میڈم....کیا آپ کو لگتا ہے کہ مسٹر حیان یہ ذمہ داری نبھا پائیں گے؟؟؟"کسی نے پوچھا تھا

"بالکل...اس میں کوئی شک نہیں ہے"وہ بولی

"اس وقت حمدان انٹرپرائزز نمبر ون پرایوٹ لیمیٹڈ ہے میم...کیا مسٹر حیان یہ پوزیشن برقرار رکھ پائیں گے؟؟"ایک اور سوال

"حیان کے بس میں صرف کوشش کرنا ہے...کامیابی دینا اوپر والے کی ذات کا کام ہے" وہ بولی

"میم...ہاشمی ٹریڈرز اور ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کی موجودہ پارٹنرشپ سے بہت سی کمپنیز متاثر ہوئی ہیں...کئی کمپنیز کو نقصان بھی ہوا ہے...اس بارے میں آپ کیا کہیں گی؟؟؟"

"دیکھیں...کامیابی ہمیشہ محنت کی مرہون منت ہوتی ہے...اس پارٹنرشپ کے پیچھے جس کا ہاتھ ہے...اس کی رگوں میں بہتا خون بشر تمیم ہاشمی کا ہے...وہ اگر نمبر ون بننے کی ٹھان چکی ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا" انعمتا نے کہا

ڈھیروں ڈھیر سوالات کے جوابات دینے کے بعد اس نے آفیشلی حمدان انٹرپرائزز کی کرسی حیان کے سپرد کر دی تھی

پورے سٹاف کے سامنے اس نے حیان کو اس کے باپ کی کرسی پر بٹھایا تھا

"تمہارے پاپا نے اپنے آخری وقت میں مجھ سے جو چند وعدے لئے تھے...ان

میں سے ایک آج پورا ہوا حیان...انہوں نے کہا تھا کہ میرے حیان کو میری کرسی پر بٹھانا...اور میں نے بٹھا دیا" وہ نم آنکھوں سے کہتی چلی گئی

"میں آپ کے بنا کچھ بھی نہیں ہوں انا..." وہ زور سے اس سے لپٹ گیا تھا

.....

وہ حاتم والوں کا ایک ٹینڈر تھا...حمدان انٹر پرائزز کو ملا تھا,اسے پورا کرنے کے لئے دس دن کی ڈیڈ لائن تھی

آئرہ نے وہ ٹینڈر ان کے چیئرپرسن سے مانگ لیا

"ہم چھ دن میں پورا کر دیں گے..." اس نے کہا اور حاتم نے وہ ٹینڈر حیان کو کینسل کر کے آئرہ کو دے دیا جسے زاہا نے چھ دنوں میں مکمل کروا دیا

یہ حیان کی پہلی ہار تھی...اور حمدان انٹر پرائزز کی کئی سالوں بعد پہلی ناکامی انہیں کافی نقصان پہنچا...

"انا...میں نے کہا تھا نا کہ مجھ سے نہیں ہو گا" وہ بے پناہ شرمندہ تھا

"ناکامی بری چیز نہیں ہوتی حیان.....اس ناکامی کا ڈر سب سے برا ہوتا ہے "انعمتا نے اس کا حوصلہ بڑھایا تھا

وہ جیت آئرہ اور حنین کے لئے ہر جیت سے بڑھ کر تھی,اس جیت کی خوشی میں ایک چھوٹا سا جشن بھی کیا گیا تھا

تقریباً سبھی نیوز چینلز پر اس جیت کی چرچا ہوئی تھی, یہ پہلا دھکا تھا جو پچھلے دس سالوں میں حمدان انٹرپرائزرز کو لگا تھا,ہاشمی ٹریڈرز چھٹے نمبر پر آگئی تھی

"یہ شروعات ہے حنین...اب ہم رکیں گے نہیں, حمدان انٹرپرائزرز کا ہر ٹینڈر, ہر پراجیکٹ چھین لیں گے "آئرہ کی خوشی کا کوئی عالم نہیں تھا

"بہت اڑ لیا اس عورت نے...میں اسے واپس اسی جھونپڑی میں پہنچا دوں گی جہاں سے وہ آئی تھی..."وہ بولی

"اور اس کے بعد کیا...؟؟؟"حنین کو اس کی آنکھوں سے خوف سا آیا

"اس کے بعد انعمتا حمدان خان کی کہانی ختم...میں اپنے ہاتھوں سے اس کی قبر پر

مٹی ڈالوں گی "آئرہ نے کہا... حنین یکدم ٹھٹھک گیا

اسے اس کی آخری بات اچھی نہیں لگی تھی

.....

اسے رعنین کے کچھ سائن چاہیئے تھے,اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی سو وہ فائل اٹھا کر اس کے گھر چلا آیا,شام تقریباً چھ بجے کا وقت تھا

انعمتا باہر لان میں ہی بیٹھی تھی...سنان اور دانین دونوں ریکیٹ کھیل رہے تھے, وہ گاڑی کھڑی کر کے اس کی طرف آگیا,دل کی دھڑکن خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"ہیلو میم..."

"آؤ زارون بیٹھو..."وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی,زارون اپنی پلکیں بھی نہیں جھپک پا رہا تھا

"چائے لوگے؟؟"اس نے پوچھا

"جی..." وہ بولا, انعمتا نے کپ اسکی طرف بڑھا دیا

"اب آپ آفس نہیں جاتیں؟؟؟" اس نے پوچھا

"نہیں اب میں ریٹائرڈ ہو گئی ہوں" وہ ہنسی تھی, زارون بس دیکھتا رہ گیا, دل میں ہوک سی اٹھی

"زارون... تم نے کبھی بتایا ہی نہیں کہ تم وہی پندرہ سال پہلے والے زارون ہو" اس نے پوچھا, زارون نے نظر بھر کر اسے دیکھا

وہ اس سرمئی شام کا ایک حصہ ہی لگ رہی تھی... آخر کب تک... کب تک چلے گی اس کی یکطرفہ محبت... اب اظہار ہو جانا چاہیئے تھا

انعمتا اسی کو دیکھ رہی تھی, اپنے سوال کے جواب کی منتظر تھی

زارون نے دھیرے سے کپ میز پر رکھا اور کرسی کھینچ کر اس کے قریب ہو گیا

"آپ نے ٹھیک کہا میم... میں وہ پندرہ سال پہلے والا زارون ہی ہوں... میں آج بھی آپ سے کچھ فاصلے پر کھڑا حسرت سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں... اس امید

پر کہ آپ مجھے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہیں گی... آجاؤ زارون..." وہ کہتے کہتے رکا,

انعمتا کی مسکراہٹ یکلخت غائب ہوئی تھی

"...اور میں مڑ کر اندر اپنی مام کی طرف دیکھوں گا... آپ پھر کہیں گی... آجاؤ

زارون, کچھ نہیں ہوتا... اور میں دوڑتا ہوا آپ کے پاس آجاؤں گا..." وہ اس کی

آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہتا چلا گیا, انعمتا دم بخود اسے دیکھ رہی تھی

"...اور آپ مجھے خود سے لگا کر کہیں گی کہ... میں اور زارون ایک ہی ٹیم میں

ہیں" وہ اتنا کہہ کر کھڑا ہو گیا, فائل اٹھائی اور اندر چلا گیا

انعمتا کو سانس لینا بھی بھول گیا تھا

یہ لہجہ اس کے لئے نیا تو نہیں تھا

تین سال اس نے حنین کا یہ ہی لہجہ سنا تھا, چار سال اس نے حمدان کا یہ ہی لہجہ سنا

تھا... حیان جب زاہا کے بارے میں بات کرتا... تو اسی لہجے میں کرتا تھا... دانین

جب معیز کے بارے میں بات کرتی... تو اسی لہجے میں کرتی تھی....

www.novelsclubb.com

اس نے ہمیشہ آئرہ کے لہجے میں حمدان کے لئے یہ ہی لہجہ سنا تھا

.....

وہ ایک بڑی سی بزنس گیٹ ٹو گیدر تھی, بزنس ایڈمنسٹریشن کی جانب سے منعقد کی گئی تھی, تقریباً سبھی بزنس پارٹیز وہاں مدعو تھیں, اس بار آئرہ نے حنین کا کوئی بہانہ نہیں چلنے دیا تھا, وہ دونوں ایک ساتھ اندر آئے تھے, وائیٹ تھری پیس میں ملبوس حنین یامن میر اس سیاہ رات کا اکلوتا چاند ہی لگ رہا تھا, آئرہ سیاہ رنگ کی شیفون کی فینسی سی ساڑھی میں ملبوس تھی

حیان انعمتا کو ساتھ لیکر آیا تھا... زاہا کو معیز اپنی گاڑی میں لیکر آیا تھا, وہ اس کا ہاتھ تھام کر اندر آیا تھا

رعنین, حنین کو ایک نظر دیکھنے کے جتن کرنے میں پاگل تھی, زارون, انعمتا کا پروانہ بنا ہوا تھا, دانین, معیز کو دیکھے جا رہی تھی

الغرض... محبت نے سبھی کو تگنی کا ناچ نچا رکھا تھا, انعمتا نے آج پہلی بار حنین کو

یوں روبرو دیکھا تھا, وہ آئرہ کے پہلو میں کھڑا تھا, اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا انعمتا خاموشی سے رعنین کے ساتھ کھڑی تھی, حیان وقتاً فوقتاً زاہا کو دیکھ رہا تھا, دانین کی معیز میں جان اٹکی ہوئی تھی

دفعتاً وہ اس کی جانب بڑھا, انعمتا نے اپنا دھیان کسی اور جانب کر لیا تھا, وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا

"مس انعمتا حمدان خان... کیسی ہیں آپ؟؟؟" وہ ہنوز مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"...Good"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی

"ایم سوری میں آپ کی بیٹی دانین کے لئے معیز کا رشتہ نہیں دے سکا... دراصل اس کی منگنی طے ہو چکی تھی" وہ بولا

"چلیں کوئی بات نہیں... جس سے اس کی منگنی ہوئی ہے اس کی ماں نے بھی میرے بیٹے کے لئے اس کا رشتہ نہیں دیا" انعمتا نے اسی کی بات اسے لوٹائی تھی,

www.novelsclubb.com

حنین مسکراتا چلا گیا

"کمال ہے ویسے... سوچا نہیں تھا کہ حمدان سیف خان کا خون اسقدر بد قسمت بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے تینوں بچے ہی جوانی میں محبت سے ہار گئے" وہ بولا, لفظ "تینوں" پر انعمتا چونکی تھی

"یزدان نے بتایا نہیں آپ کو؟؟؟" وہ مصنوعی حیرانی سے بولا, انعمتا بول نہ سکی

"آپ کی بیٹی نے بھی نہیں بتایا؟؟؟" اس نے انعمتا کے ساتھ کھڑی رعنین کی طرف دیکھا, وہ ہلدی کی طرح زرد ہوئے جا رہی تھی

" Why don't you tell her dear that you love ...me"

اس نے رعنین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا, انعمتا ساکت کھڑی رہ گئی

"ایم سوری... مجھے لگا تھا آپ کے بچے آپ کو ساری بات بتاتے ہیں..." وہ دھیرے سے بولا

"اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں رعنین کے ساتھ تھوڑا ڈانس کر سکتا ہوں...
مس انعمتا؟؟؟" وہ سلگتی ہوئی مسکراہٹ سے پوچھ رہا تھا, انعمتا بس اسے دیکھتی رہ گئی

محبت کسی سے ایسے بھی نہ بدلے لے.... جیسے اس سے لے رہی تھی

حنین نے اپنا ہاتھ رعنین کے سامنے پھیلا دیا... جسے اس نے ذرا سی پس و پیش کے بعد تھام لیا تھا, حنین اسے سٹیج پر لے گیا

انعمتا کی جیسے ٹانگوں سے جان نکل رہی تھی, وہ ایک دم پاس پڑی کرسی پر گر گئی,
دوبارہ حنین کی طرف دیکھنے کی بھی ہمت نہیں تھی لیکن.... دیکھنا تو تھا

وہ رعنین کی کمر کے گرد بازو ڈالے ہوئے تھے, رعنین کا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا, اسے گول گھماتے ہوئے حنین نے نظر بھر کر انعمتا کو دیکھا.... اور اس کی آنکھوں سے چھلکتی بے بسی دیکھ کر دل سے مسکرا دیا

"ایک بات کہوں تمہیں... رعنین حمدان خان..." حنین کا حلقہ ذرا سا اس کی کمر

کے گرد تنگ ہوا تھا, رعنین مسلسل اس کی مسکراتی نظروں کو دیکھ رہی تھی,

حنین کے کندھے پر رکھا اس کا ہاتھ کپکپائے جا رہا تھا

"آج اگر تمہارا باپ زندہ ہوتا تو شاید تمہارے لئے میرا ہاتھ مانگ ہی لیتا کیونکہ اس نے خود اپنے سے پندرہ سال چھوٹی لڑکی سے شادی کی تھی لیکن... تمہاری ماں..."

"حنین نے ایک بار پھر انعمتا کی طرف دیکھا, اس کی سفید رنگت میں زردیاں گھلتی جا رہی تھیں

"تمہاری پیاری سوتیلی ماں کبھی تمہیں میرا نہیں ہونے دے گی...." حنین نے اسے دوبارہ گول گھمایا تھا

رعنین ایک دم اس کے سینے سے آ لگی تھی

.....

رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا... آئرہ کو پیاس لگی تھی, جگ اٹھایا تو پانی ختم... ناچار وہ اٹھ کر نیچے آ گئی, فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور دوبارہ اوپر کی جانب

بڑھی

دفعتاً اسے بیسمنٹ میں روشنی دکھائی دی تھی, عرصہ ہوا وہ بیسمنٹ میں نہیں گئی تھی, بس ملازمہ صفائی وغیرہ کر جاتی تھی, وہاں زیادہ تر زارون وقت گزارتا تھا کسی انجانے سے احساس کے تحت وہ بیسمینٹ کی سیڑھیاں اتر گئی, ایک کمرے کی لائیٹ جل رہی تھی, اس نے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھل گیا

وہ یکدم اندر آئی تھی اور اندر آتے ہی ٹھٹھک گئی

اس سے زیادہ حواس باختہ زارون ہو گیا تھا

"زارون...." پانی کی بوتل دھڑام سے اس کے ہاتھ سے گر گئی

"مام... آپ یہاں..." اس نے بوکھلا کر سگریٹ منہ سے نکالا اور پیروں تلے مسل دیا

آئرہ حق دق منہ پر ہاتھ رکھے پورا کمرہ دیکھ رہی تھی

اس کمرے کی دیواروں پر کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں انعمتا کی تصویر نا لگی ہو,

پورا ج کمرہ اس کے چھوٹے بڑے پوسٹروں اور تصویروں سے بھرا پڑا تھا, پورے کمرے میں اس کے کلون کی دھیمی سی مہک پھیلی ہوئی تھی, ہلکا ہلکا میوزک آن تھا... جدھر نظر جاتی تھی... انعمتا حمدان خان ہی نظر آتی تھی

"مام... میری بات سنیں" زارون آگے کو آیا لیکن آئرہ اسقدر شاک میں تھی کہ بس چپ چاپ اس کے کمرے سے نکل گئی

زارون کچھ دیر بعد اس کے کمرے میں آیا تو وہ کروٹ لیے لیٹی تھی

"مام..." زارون دھیرے سے اس کے ساتھ جڑ کر لیٹ گیا

"مام.. بات تو کریں" وہ بولا

"تو نے مجھے بولنے لائق چھوڑا ہے زارون...." آئرہ کی آواز میں دکھ ہی دکھ تھا

"مام... مجھے پتہ تھا جس دن میں نے آپ سے یہ سب کہہ دیا... اس دن آپ کو بہت دکھ ہو گا... تبھی تو میں نے آپ کو کچھ نہیں بتایا..." اس نے کہا, آئرہ ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

"زارون میں جس عورت کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی اسے تو نے پورے کمرے میں سجا رکھا ہے..." وہ بولی

"مام میں نے اسے اپنے دل میں بھی سجا رکھا ہے" اس نے آئرہ کے گرد حلقہ بنایا تھا

"زارون...." وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

"مام... میں آپ سے کبھی نہیں کہوں گا کہ مجھے انعمتا چاہئے... میری محبت ہے تو میں خود ہی جھیل لوں گا" اس نے زور سے آئرہ کو اپنے بازوؤں میں بھرا تھا

"تو تو ساری عمر ایسے ہی رہے گا کیا...؟؟؟ خالی ہاتھ... خالی دل... زارون تو نے کیا کیا بیٹے؟؟؟" اسے بے پناہ دکھ تھا

وہ بس روئے جا رہی تھی

.....

وہ آج دھڑلے سے اس سے ملنے اس کے آفس چلا آیا تھا, کیمپس کب کا آف ہو چکا تھا, جب سے وہ چیئرپرسن بنا تھا تب سے مصروفیت بھی زیادہ ہو گئی تھی

"کیسی ہو میری جان...؟؟؟" وہ دھم سے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

"کتنے بے شرم ہو گئے ہو" زاہا سرخ ہو گئی

"زاہا میں بے شرم ہی تو نہیں ہوں.... اگر ہوتا تو آج تم میری ہوتیں" وہ بولا

"مبارک ہو تمہیں... تم چیئرپرسن بن گئے ہو" وہ بولی

"اور چیئرپرسن بنتے ہی چونا لگا دیا کمپنی کو" وہ ہنس کر بولا

"پھر کیا ہوا؟؟؟ اگلی بار سیمینٹ لگا دینا" وہ بھی مسکرائی تھی

"زاہا... اب کیا کرنا ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"تم نے کمپنی چلانی ہے اور میں نے پارٹنر شپ... پھر معیز سے شادی" وہ بولی

"تم سچ میں اس سے شادی کر لو گی؟؟؟" حیان نے پوچھا

"منگنی بھی تو کی ہے" زاہا نے کہا

"زاہا... معیز کو بتا دوں؟؟؟" وہ آگے کو ہوا

"وہ فوراً مجھ سے پوچھے گا..." زاہا نے کہا

"تو تم سچ بول دینا..." حیان نے کہا, زاہا نے ایک لمبی سانس بھری

"حیان... میں بزدل نہیں ہوں, میں چاہوں تو آج ہر شے کو ٹھوکر مار کر تمہارے پاس آجاؤں لیکن... یہ سب میرا ہے حیان... وہ کرسی میری ہے... وہ میرے پاپا میرے لئے چھوڑ کر گئے تھے... آئرہ نے دس سال اس کرسی پر راج کیا ہے.... اگر میں نے آج تمہیں چن لیا.... تو اپنے پاپا کی کرسی کو ہمیشہ کے لئے کھو دوں گی...." وہ کہتی چلی گئی

"کیوں نا ایک کھیل کھیلیں زاہا..." وہ آگے کو ہوا

"اگر جیت گئے.... تو تم میری ہو گی" وہ بولا

"اور اگر ہار گئے...؟؟؟" زاہا نے کہا

"تو میری تو تم پہلے بھی نہیں ہو..." وہ بے دردی سے مسکرایا تھا

.....

پندرہ سال پہلے

www.novelsclubb.com

یزدان اگلے ہی دن کراچی چلا گیا تھا... فریحہ کے لاکھ کہنے کے باوجود حمدان نرم نہیں پڑا تھا, یزدان نے اپنے منہ سے سب کچھ قبولا تھا... اب بھلا اس سے بڑھ کر بھی کچھ برا ہو سکتا تھا

حمدان نے اس کی ایک بھی نا سنی... وہ جانے سے پہلے اس کے آفس میں آیا تھا

"بھائی... ہر کسی نے اپنی صفائی دی ہے... میری بھی سن لیں"

"جاؤ یزدان... چلے جاؤ"

"بھائی... میں بہت عزت کرتا ہوں ان کی اور.... ہمیشہ کروں گا" وہ پلٹ آیا تھا

اس کے جانے کے دو گھنٹے بعد ہی بشر اور آئرہ کا نکاح ہو گیا, بشر نے خود بھی زیادہ لوگ اکٹھے نہیں کیے تھے, وہ بس چند قریبی دوستوں کو لیکر آیا تھا

آئرہ کی آنکھوں میں اس لمحے صرف نفرت تھی... بے تحاشا نفرت... ہر شخص کے لئے

حمدان سے جڑے ہر رشتے کے لئے اور اس نے اب اس نفرت کو ساری عمر پالنا تھا

.....

وہ بھی ایسی ہی ایک کالی سیاہ رات تھی, وہ حسب معمول انعمتا کا سر اپنے بازو پر رکھے ہوئے سو رہا تھا جب اس کی حالت بگڑنے لگی, درد پسلیوں میں جانے لگا تھا, لمحوں میں اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا

"حمدان... کیا ہوا؟؟؟" وہ اس کی اسقدر نازک صورتحال دیکھ کر ہی حواس باختہ ہو گئی تھی

اس کے ڈائلسز سیشنز تقریبا دو ماہ سے چل رہے تھے لیکن ان سے اسے کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا تھا, بقول ڈاکٹر کے اس کے دوسرے گردے میں بھی پتھری بننی شروع ہو گئی تھی

"حمدان... آپ کو ہاسپٹل لے چلوں؟؟؟" انعمتا نے اس کے لبوں سے پانی کا گلاس لگا دیا

رات کے اس پہر اسے یزدان شدت سے یاد آیا تھا, ہمیشہ وہی اسے ہسپتال لے کر

جاتا تھا, ہمیشہ وہی اس کے ساتھ ہوتا تھا... لیکن آج وہ نہیں تھا...

آج وہ اکیلا تھا...!!!

"ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے..." اس نے اپنی ساری ہمت جمع کی اور کھڑا ہو گیا, گھر والوں میں سے کسی کو بھی بتائے بنا انعمتا اسے ہسپتال لے کر آئی تھی, راستے میں اس نے بشر کو فون کیا تھا.... وہ ان دونوں کے ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا

"کڈنی ٹرانسپلانٹ... جلد از جلد اور کوئی چارہ نہیں ہے" ڈاکٹر نے اس کی حالت دیکھ کر ہی کہہ دیا

www.novelsclubb.com

اگلا پورا ہفتہ وہ ہسپتال میں ہی رہا, آخر کو اس کی یہ بیماری کب تک چھپائی جا سکتی تھی... تقریبا سبھی گھر والوں کو پتہ چل گیا تھا, انعمتا مستقل ہسپتال میں اس کے ساتھ تھی, تین دن بعد اس کا کڈنی ٹرانسپلانٹ کا آپریشن ہوا جو بقول ڈاکٹر کے فی الحال تو کامیاب ہی تھا... دو ہفتے بعد وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو گیا تھا

لیکن اسے کیا پتا تھا کہ قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا...دھیرے دھیرے وقت گزرتا گیا

اس نے انعمتا کو آفس کا تقریبا سبھی کام سمجھا دیا تھا,اب تو وہ اس کی جگہ میٹنگ اور سیمینار بھی اٹینڈ کرنے لگی تھی,اس کی جگہ پورے ہال کے سامنے کھڑے ہو کر حمدان انٹر پرائزز کی نمائندگی کرنے لگی تھی,حمدان کی محبت اور توجہ نے دھیرے دھیرے اس کا اعتماد بہت حد تک بحال کر دیا تھا,پہننے اوڑھنے کا سلیقہ بھی پہلے سے بہتر ہو گیا تھا,بات کرنے کا انداز بھی بدل گیا تھا,وہ اسے جس اونچائی پر دیکھنا چاہتا تھا وہ دھیرے دھیرے اس کی طرف گامزن تھی

آئرہ اور بشر کے نکاح کو دو سال ہو گئے تھے اور ان دو سالوں میں اس نے ایک بار بھی مڑ کر اپنے باپ کی دہلیز کی طرف نہیں دیکھا...ان دو سالوں میں کچھ زیادہ بدلاؤ نہیں آیا تھا سوائے اس کے کہ یزدان رات کے اندھیرے میں فریحہ سے ملنے آتا صبح ہوتے ہی واپس چلا جاتا تھا

طارق صاحب اور صفیہ سمیت اس کی دونوں بہنوں کی ذمہ داری بھی حمدان نے خوب نبھائی تھی, وہ ان کے کہے بغیر ان کی ساری ضروریات پوری کر دیا کرتا تھا, اسمارا بی ایس کر رہی تھی جبکہ ارحہ کا میڈیکل میں ایڈمیشن ہو گیا تھا

حمدان کے تینوں بچے پوری طرح انعمتا کے ہو چکے تھے, اس نے اپنی محبت سے ان تینوں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا, بظاہر دیکھنے میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا

انعمتا کے لئے حمدان کی محبتوں میں کوئی کمی نہیں تھی

حمدان کے لئے انعمتا کی وفاؤں میں کوئی کھوٹ نہیں تھا

حمدان سیف خان, انعمتا حمدان خان اور ان کے تین بچے....اس کے علاوہ اور بھلا کیا چاہیے تھا...؟؟؟

فریحہ بالکل بھی روایتی ساس کی طرح نہیں تھیں, انہوں نے ہمیشہ انعمتا کو اچھا ہی کہا, اپنی دونوں بیٹیوں کے مقابلے میں ہمیشہ اس کی فیور ہی کی, کیف خان کی دونوں بہوؤں کے مقابلے میں ہمیشہ اس کا دفاع ہی کیا اور ہمیشہ اسے آئرہ کے شر

سے بچانے کی کوشش کی

وقت دھیرے سے ذرا اور سرکا تھا

.....

اس کے اور مایا کے نکاح کو چھ ماہ ہو گئے تھے, وہ ابھی تک اپنے ہی کمرے میں سوتا تھا اور مایا دونوں بچوں کے ساتھ الگ کمرے میں سوتی تھی, وہ بالکل پہلے جیسی ہی تھی...انتہائی مہربان...انتہائی مخلص...انتہائی وفادار

وہ اس کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خیال بالکل ایسے ہی رکھتی تھی جیسے پہلے رکھا کرتی تھی, وہ چاہے رات کو کتنا بھی لیٹ کیوں نہ آئے...مایا جاگ رہی ہوتی تھی,

سبتین کے جانے کے بعد معیز اور سنایا دونوں ہی اس سے بہت زیادہ اٹیچ ہو گئے تھے

اس رات وہ ذرا جلدی گھر آ گیا, زینب کو سلام کرتے ہوئے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا

"حنین کھانا لگادوں...؟؟؟" مایا نے نیچے کچن میں سے نکلتے ہوئے پوچھا

"ہاں لگادو..." اس سے کہتا ہوا وہ اوپر چلا گیا, اندر آتے ہی اس نے اپنا بیگ اتار کر صوفے پر پھینکا, پھر کوٹ اتارا اور ٹی وی آن کرتے ہوئے واش روم میں گھس گیا, چینج کر کے باہر نکلا تو یکلخت ہی اس کی نظر ٹی وی سکرین پر جا پڑی, ایک لمحے کو تو وہ جیسے تھم سا گیا تھا

وہ وہی تھی... وہی بے وفا لڑکی جو اسے محبت میں دغا دے گئی تھی, وہ شاید کسی بزنس سمینار کی فوٹیج تھی

بلیک تھری پیس میں ملبوس حمدان سیف خان اور اس کے پہلو میں کھڑی اس کی انتہائی خوبصورت بیوی انعمتا حمدان خان... وہ کتنی خوش تھی...؟؟؟

بات بات پر مسکرا رہی تھی... حمدان کا ایک بازو اس کی کمر کے گرد تھا

کسی صحافی کی بات پر ہنستے ہوئے وہ انعمتا کے کان پر جھکا تھا اور جواباً وہ شرم سے مسکراتے ہوئے اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکا گئی تھی

حنین بس سلگتی ہوئی نظروں سے دونوں کو دیکھتا رہ گیا...

"اگر وہ خوش ہے تو تمہیں بھی خوش ہونے کا پورا حق ہے حنین یامن میر..."

کسی نے سرگوشی کی تھی

"اگر اسے خدا نے حمدان جیسے سحر انگیز شخص سے نوازا ہے تو تمہارے حصے بھی آئی اس انتہائی مہربان لڑکی جیسا اور کوئی نہیں ہے" آواز نے دھیرے سے کہا تھا, وہ ٹی وی آف کرتا ہوا نیچے آگیا, مایا نے کھانا لگا دیا تھا, وہ کچھ دیر بعد کھانا کھا کر باہر نکل گیا, تین چار سگریٹیں پھونکیں, شاید آخری بار انعمتا کا ماتم منایا اور پھر گھر واپس آگیا مایا دونوں بچوں کو سلا کر کچن سمیٹ رہی تھی

"مایا...ایک کپ چائے بنا دینا پلیز" وہ بولا

"اچھا..." وہ فوراً بولی تھی, حنین وہیں دروازے میں کھڑا اسے دیکھتا رہا

"میں اوپر دے جاؤں گی" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی, حنین چپ چاپ اوپر چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ ہی دیر بعد وہ اس کا کپ لے آئی تھی

"یہ لو..." وہ کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر مڑنے لگی تھی جب حنین نے اس کی کلائی تھام لی

"بیٹھ جاؤ مایا...اب کونسا سبتین بھائی ہیں جو تمہیں گھسیٹ کر نیچے لے جائیں گے" وہ دھیرے سے بولا تھا مایا تھم سی گئی, پھر ہولے سے اس کے پاس بستر پر بیٹھ گئی

"مایا میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ.... تم اکیلی ہو جاؤ, انہوں نے اس رات تمہیں تھپڑ مارا... خدا کی قسم مجھے اچھا نہیں لگا... مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ...." مایا نے اس کی بات کاٹ دی

www.novelsclubb.com

"حنین مجھے پتہ ہے کہ تم نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا...اٹس اوکے" وہ بولی

"میں جانتی ہوں تمہارا مجھ سے نکاح بس حالات کے پیش نظر ہوا ہے... تم جب چاہو اپنی مرضی سے دوسری شادی کر سکتے ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا" وہ کہتی چلی گئی, حنین ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا

"مایا... ہم ہمیشہ اچھے دوست تھے... اور ہمیشہ رہیں گے..."اس نے اپنے دونوں بازو اس کی جانب کھول دئے, مایا کی آنکھوں میں آنسو چمکے تھے

"I'll be with you... forever"

وہ دھیرے سے بولا تھا اور مایا اس کے حصار میں سما گئی تھی

.....

اس کا بی بی اے کا لاسٹ سمیسٹر چل رہا تھا, اس رات بھی حمدان کمرے میں آیا تو وہ اپنی بیساختہ خوشی دباتی ہوئی اس کے پاس آ گئی, وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر اس کی طرف کروٹ لیے لیٹا تھا

www.novelsclubb.com

"میرے مڈز کے سارے پیپرز میں اے پلس گریڈ ہے حمدان... آج کے سیمینار میں سب نے میری اتنی تعریف کی کہ حد نہیں... سر واصف اتنا خوش تھے کہ میں ان کی سٹوڈنٹ ہوں... اور پتہ ہے اس کے بعد کیا ہوا؟؟"وہ خوشی سے چور لہجے میں کہتی چلی گئی, حمدان یک ٹک اس کا دمکتا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا, ہر شے سے بیگانہ ہو

کر بس اسے تکے جا رہا تھا

"میرا ایک کلاس فیلو ہے انس... وہ سیمینار کے بعد میرے پاس آیا اور تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد کہتا کہ انعمتا میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں..." وہ کہتے ہوئے ہنستی چلی گئی, حمدان کی آنکھوں میں حسرت سی ابھر آئی

کاش... کاش کے وہ ہمیشہ یونہی ہنستی رہے... اور وہ اسے ہمیشہ یونہی دیکھتا رہے

"میں نے جب اسے کہا کہ میں تو پہلے سے شادی شدہ ہوں تو اس کا چہرہ دیکھنے لائق تھا حمدان..." وہ کہتی چلی گئی, حمدان نے بس بہت محبت سے اسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا

www.novelsclubb.com

صبح فجر کے قریب اسے گردے میں درد شروع ہوا تھا اور پھر بڑھتا ہی گیا... انعمتا اسے آفس کے لیے جگانے آئی تو وہ پسینے میں شرابور بستر پر اوندھا لیٹا تھا, "حمدان کیا ہوا...؟؟؟" اس کے ہوش اڑ گئے تھے

اسی وقت وہ اسے گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے کر آئی تھی, اسے اسٹریچر پر ڈال کر

ایمرجنسی میں لے گئے,انعمتا نے وہیں کھڑے کھڑے بشر کو فون کر دیا,وہ کچھ ہی دیر میں آ گیا تھا

کچھ دیر بعد ایمرجنسی پر مجبور ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلا

"ڈاکٹر کیا ہوا اسے...؟؟؟"بشر نے پوچھا

"جو کڈنی ٹرانسپلانٹ کیا تھا اس میں پیچیدگیاں شروع ہو گئی ہیں...بہت نازک صورتحال ہے اور دوسرے کڈنی کو ڈائلیسز کرنا پڑے گا"ڈاکٹر کہتا چلا گیا

"اب کیا ہو گا ڈاکٹر...؟؟؟"انعمتا نے پوچھا

"ان کا کڈنی دوبارہ سے ٹرانسپلانٹ کرنا پڑے گا اور جلد از جلد کرنا پڑے گا"ڈاکٹر نے کہا تھا

حمدان کے پاس کسی چیز کی کمی تو نہیں تھی,اسے اگلے ہی دن کسی نے گردہ عطیہ کر دیا,اس کے لئے بلڈ بھی ارینج کر لیا گیا تھا,وہ مسلسل ڈائلسز مشین پر تھا,تقریبا دونوں ہی گردے ناکارہ ہو چکے تھے,فریحہ مسلسل اس کے لئے دعا گو تھیں,انعمتا

تین دن سے اس کے ساتھ ہسپتال میں تھی

اس ہسپتال کے قابل ترین ڈاکٹر نے اس کی سرجری کی لیکن خدا کو اس کی مزید زندگی منظور نہیں تھی "مجھے ایک بار اپنی بیوی سے ملنا ہے" اپنی آخری سانسوں پر اس نے ڈاکٹر سے کہا تھا, انعمتا بوکھلائی ہوئی سی اندر آگئی

"حمدان آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کیا آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے.... دیکھیں میں نے اپنا وعدہ پورا کیا... میں نے بی بی اے بھی پورا کر لیا ہے, اور سارا کام بھی سیکھ لیا ہے, اور گھر والوں کو ہینڈل کرنا بھی سیکھ لیا ہے, پلیز آپ بھی اپنا وعدہ پورا کریں... پلیز مجھے چھوڑ کر نہ جائیں..." وہ اس کے پاس بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی

"انعمتا... میری بات سنو... میرے بچوں کا دھیان رکھنا, میرے بچوں کی حفاظت کرنا... میں نے اپنی وصیت لکھ دی ہے, جب تک میرے بچے بڑے نہیں ہو جاتے حمدان انٹرپرائزز کی چیئرپرسن تم ہو گی.. میرے حیان کو میری کرسی پر

بٹھانا انعمتا...اور میری رعنا کو وہ سب کرنے دینا جو وہ کرنا چاہے...اور..."حمدان کی سانس اکھڑی تھی

"...اور میری دانی کو.. کبھی رونے مت دینا" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا

"حمدان..."انعمتا بلک بلک کر وپڑی

"...اور...اگر کبھی وہ لوٹ کر آئے...تو اس کی ہو جانا انعمتا..." وہ اس سے کیا ہر وعدہ ایک لمحے میں توڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا

اس کا جنازہ نماز فجر کے بعد رکھا گیا....اسے قبر میں اتارتے وقت سب سے دل سوز حالت یزدان کی تھی

وہ اسے بنا معاف کیے ہی انکھیں موند گیا تھا

.....

ایک قیامت ہی تو تھی جوان تین معصوم بچوں پر ایک دم سے ٹوٹ پڑی تھی, مائرہ کا جانا تو انہوں نے جیسے تیسے برداشت کر لیا لیکن حمدان کا جانا وہ بھول نہیں پا رہے

www.novelsclubb.com

تھے

بعض اوقات تو وہ تینوں اس قدر روتے کہ انعمتا سے انہیں سنبھالنا دوبھر ہو جاتا تھا,

حمدان کو گزرے آٹھ دن ہو چکے تھے, یزدان ابھی تک یہیں تھا, حمدان کی موت پر آئرہ نے اس گھر میں قدم رکھا تھا

اس دن صبح سے ہی اس کی طبیعت مضمحل سی تھی, بار بار ابکائیاں آ رہی تھیں, بڑی ہی مشکلوں سے اس نے تینوں بچوں کو ناشتہ کروایا...اتنے دنوں سے وہ آفس بھی نہیں جا سکی تھی, اب بھی وہ سیڑھیاں اتر کر کچن میں آئی تو یکدم زوردار چکر آیا,

صفیہ نے بھاگ کر اسے تھاما تھا

"انعمتا بچے کیا ہوا...؟؟؟" وہ اسے سہارا دے کر صوفے تک لے آئیں, اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی, اسے ایک دم ابکائی آئی تھی...وہ ایک دم اٹھ کر کچن کی طرف بھاگی اور پھر چکر کھا کر وہیں فرش پر گر گئی, صفیہ اور یزدان اسی وقت اسے لے کر قریبی کلینک پر آئے تھے

www.novelsclubb.com

..She is expecting

وہ لیڈی ڈاکٹر کے منہ سے یہ الفاظ سن کر بلک بلک کر رو پڑی تھی

اس کی نازک صورتحال کے پیش نظر صفیہ اور طارق اسے تھوڑی دیر کے لئے اپنے گھر لے آئے, وہ مسلسل آٹھ دنوں سے بے آرامی کی کیفیت میں تھی, ساری ساری رات جاگتی رہتی تھی

فریحہ نے بھی اس کی حالت دیکھتے ہوئے صفیہ کو اسے ساتھ لے جا لینے دیا تھا

.....

شام تقریبا چھ کا وقت تھا جب اس نے ڈرائیور کو فون کر کے گاڑی منگوائی, وہ کل شام سے طارق اور صفیہ کی طرف تھی, نہ جانے پیچھے بچوں کا کیا حال تھا... ڈرائیور دس منٹ تک آ گیا, وہ گھر پہنچی تو باہر کوئی بھی نہیں تھا

اندر داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک گئی, کھانے کی میز طرح طرح کے لوازمات سے پر تھی, آئرہ, اس کی ماں, دونوں بھابھیاں اور اس کی دونوں نندیں کرسیوں پر

براجمان تھیں, دس سالہ رعنا اور نو سالہ حیان کیف خان کی بہوؤں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھائے کھلا رہے تھے جبکہ سات سالہ دانین اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھانے کے برتن رکھ رہی تھی

انعمتا کو یکلخت ہی غصہ آیا تھا

"رانی... آنٹی کہاں ہیں؟؟"اس نے ملازمہ سے پوچھا, ان سب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"وہ.. بی بی جی یزدان صاحب کے ساتھ کلینک تک گئی ہیں" وہ. بولی

"تم دوبارہ یہاں کیوں آئی ہو...؟؟"آئرہ اٹھ کھڑی ہوئی

"جس سے تمہارا رشتہ تھا وہ ہمیشہ کے لئے چلا گیا ہے" وہ تڑخ کر بولی

"اس سے میرا رشتہ مرتے دم. تک رہے گا سمجھیں... دانی یہاں آؤ"اس نے ایک دم. اسکے ہاتھوں سے برتن چھینے تھے

"ابھی دس دن بھی نہیں ہوئے تمہارے بھائی کو اس دنیا سے گئے اور تم نے اس کی

اولاد کو نوکر بنا دیا..." وہ شاہین اور بلقیس پر برس پڑی

"میں ایک دفعہ کہوں گی کہ نکلو یہاں سے..." آئرہ زور سے چیخی

"یہ مجھے تم سے کہنا چاہئے آئرہ کیف خان... کیونکہ جہاں تم کھڑی ہو... یہ گھر میرا ہے" انعمتا نے کہا

"بکواس بند کرواپنی" وہ دہاڑی

"یہ بکواس نہیں ہے... میں نے بلایا ہے اپنے وکیل کو, حمدان کی وصیت جلد ہی تم بھی سن لینا" وہ تینوں بچوں کو لیکر اوہر چلی گئی تھی

کچھ ہی دیر میں وکیل آگیا

بقول وصیت کے... حمدان انٹرپرائزز کی چیئرپرسن اب انعمتا حمدان خان تھی

ان کا آبائی گھر جس میں موجود کیف خان کا حصہ جو کہ وہ پہلے ہی حمدان کو دے چکے تھے وہ انعمتا کے نام تھا, اس کا دل کرتا تو انہیں وہاں رہنے دیتی... نہیں تو نکال باہر کرتی, یزدان کا حصہ پہلے ہی اس کے نام تھا, حمدان کی. کسی بھی زمین, جائیداد یا

www.novelsclubb.com

بینک بیلنس پر ان میں سے کسی کا کوئی حق نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی ایک گھر کیف خان کے نام کر گیا تھا

"اگر آپ لوگ یہاں رہنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن...انسانوں کی طرح"اس نے قہر بار نظروں سے آئرہ کو گھورا تھا

سبھی نے خوب شور مچایا...خوب

لیکن اسے حمدان کی بات یاد تھی..ہم اپنے ہر عمل کے لئے ہر ایک کے آگے جوابدہ نہیں ہوتے...اور ہونا بھی نہیں چاہئے

دو دن بعد ہی بغاوت کھڑی ہو گئی, شاہین اور بلقیس کے شوہروں نے اسے چیئر پرسن ماننے سے انکار کر دیا تھا, لیکن وہ یہ بھول گئے کہ وہ حمدان نہیں تھی جو ہر بار ان کا لحاظ کر جاتا تھا...وہ انعمتا حمدان خاں تھی جسے ان سے کوئی سروکار نہیں تھا, اس نے اسی وقت ان دونوں کو ایڈوانس تنخواہیں دے کر نکال باہر کیا

یزدان کچھ دن بعد کراچی واپس چلا گیا تھا, شاہین اور بلقیس نے فریحہ کے آگے

خوب ہی رونا پیٹنا ڈالا, انعمتا کے خلاف اچھا ہی بولیں, فریحہ بس سنتی رہیں اور اگلے ہی دن انہوں نے یزدان کو فون کر دیا, انعمتا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ یزدان کے ساتھ کراچی چلی گئی تھیں

"آپ بھی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہیں؟؟؟" وہ رو پڑی تھی

"میرا ہونا تجھے کمزور کر دے گا انعمتا... جیسے حمدان ہمیشہ میری وجہ سے گھر والوں کے آگے جھکتا رہا, کبھی میرے منہ کو بہنوں کو نوازے گیا, کبھی چچا کو... کبھی چچا کے بیٹوں کو... میں یہاں رہی تو تیرے ساتھ بھی یہ ہی ہو گا... تو بھی ہمیشہ ان کے ورغلانے میں آتی رہے گی, مجھے جانے دے... میرا جانا ہی بھلا ہے" وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں

اگر وہ یہیں رہتیں... تو صرف ان کے منہ کو انعمتا کبھی بھی ان دیمک زدہ رشتوں سے جان نا چھڑوا پاتی, وہ بس ان کی بات سن کر خاموش ہو گئی تھی

ان کے کراچی جاتے ہی اس نے ایک ایک کر کے ان تمام جونکوں کو کھینچ کھینچ کر

اتارنا شروع کر دیا جو حمدان سے چمٹی اس کا خون نوچ رہی تھیں, کیف خان کے دونوں بیٹوں کو بڑے طریقے سے اس نے کسی اور کمپنی میں ایڈجسٹ کروا دیا تھا کیونکہ یہاں تو بس مفت کے ٹکڑے تھے جو وہ توڑ رہے تھے, یہ ہی حال جاوید اور ماجد کا ہوا, جب انہیں محنت کر کے کھانا پڑا تو عقل ٹھکانے آ گئی

گھر والی سیاست کو بھی ختم کرنا تھا, روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آ کر اس نے نئے گھر کی پوری طرح فرنشنگ کروائی اور تینوں بچوں کے ساتھ وہاں شفٹ ہو گئی, کیف خان اور ان کی بیوی اپنا آبائی گھر چھوڑنے کو تیار نہیں تھے, کچھ ہی دنوں میں اس نے سنا کہ ان کے دونوں بیٹوں نے اس گھر کا بھی بٹوارہ کر دیا تھا

فریحہ کے لئے حمدان الگ سے ایک پلاٹ چھوڑ گیا تھا جو فریحہ کے ہی نام تھا

زندگی رفتہ رفتہ معمول پر آتی جا رہی تھی, اس نے حمدان کے جانے کے بعد حمدان انٹرپرائزز کو بہت اچھی طرح سنبھالا, تینوں بچوں کی اچھی سے اچھی تربیت کی, دن بدن وہ اس کمپنی کو اونچائی کی طرف ہی لے جا رہی تھی

.....

حمدان کے جانے کے نو ماہ بعد اس نے سنان کو جنم دیا تھا... وہ ننھا سا وجود جس ساری عمر باپ کے لمس سے ناآشنا ہی رہنا تھا, وہ تادیر اسے سینے سے لگائے روتی رہی

"حمدان... آپ کو تو پتہ بھی نہیں تھا..." وہ بس یہ ہی کہے جا رہی تھی, صفیہ نے بمشکل اسے حوصلہ دیا, فریحہ اور یزدان بھی آئے تھے, وہ بس فریحہ کو ہسپتال چھوڑ کر وہیں سے واپس چلا گیا, انعمتا نے بس اس کی شکل حمدان کی موت پر ہی دیکھی تھی

www.novelsclubb.com

دو دن بعد وہ ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئی, فریحہ اس کے پاس ہی تھیں, وہ تینوں بچے اس روئی جیسے پھوئے کو چھو چھو کر خوش ہو رہے تھے

"انعمتا..." اس رات فریحہ نے اس کے کمرے میں آئی تھیں

"ایک بار یزدان کی بات سن لے...." وہ ایک ماں تھیں, وہ ماں جس کا ایک بیٹا دنیا

چھوڑ گیا تھا اور دوسرے کو ہمیشہ کے لئے سزا کی زنجیروں میں باندھ گیا تھا

"انعمتا خدا کی قسم... میں نے واقعی کچھ نہیں کیا, اگر مرءں اس دن قرآن. پر ہاتھ رکھ دیتا تو جھوٹا کون. ہوتا؟؟؟ میں نے بس اپنی مقدس کتاب کا مان رکھا... کسی ایک کو تو جھوٹا ہونا ہی تھا نا... پلیز مجھے معاف کر دیں انعمتا, میں نے ہمیشہ آپ کی بہت عزت کی ہے, اور ہمیشہ کروں گا, اپنے بچوں کے بعد حمدان بھائی کو اگر کوئی ہستی عزیز تھی تو وہ آپ ہیں انعمتا.... اگر آپ مجھے معاف کر دیں گی تو شاید بھائی بھی روز قیامت مجھے معاف کر دیں..." وہ اس کے پاس فرش پر بیٹھا کہتا چلا گیا

"میں نے تمہیں معاف کیا یزدان...." وہ دھیرے سے بولی تھی

"میری طرف سے تمہیں کوئی سزا نہیں ہے.... تم جب چاہو اپنے شہر واپس آ سکتے ہو" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی

"حالانکہ آپ کو میری کوئی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی... آپ جب آواز دیں گی میں حاضر ہو جاؤں گا" وہ نظریں نہیں اٹھا پا رہا تھا

"ساری زندگی کسک میں مت گزار دینا یزدان... حمدان بھی. معاف کر دیں گے تمہیں" وہ بولی تھی

.....

وہ اکیس سال کی عمر میں حمدان انٹر پرائزز کے چیئر پرسن کی کرسی پر بیٹھی تھی...

تب اس کی کمپنی ساتویں نمبر پر تھی, ہاشمی ٹریڈرز کی دھومیں مچی ہوئی تھیں... وہ شہر کی ٹاپ کمپنی مانی جاتی تھی

اس کے ساتھ جن چند مخلص لوگوں نے ہمیشہ ساتھ نبھایا ان میں ایک بشر تمیم ہاشمی بھی تھا جو حمدان کے جانے کے محض دو سال بعد ہی آنکھیں موند گیا تھا

قسمت نے کیا ہی بازی پلٹی تھی... اس کی بیٹی تب صرف دس سال کی تھی, سو ہاشمی ٹریڈرز کی چیئر پرسن اس کی بیوہ کو بنا دیا گیا

مس آئرہ کیف خان... جس نے کبھی اپنے سر نیم میں اپنے شوہر کا نام استعمال نہیں کیا

بشر کی موت کی خبر سن کر بہت دیر تک تو انعمتا کو یقین نا آیا... بہت سوچنے کے بعد اس نے یزدان کو کال کی تھی

"یزدان.... بشر بھائی کی ڈیتھ ہو گئی ہے" وہ دھیرے سے بولی

"جی مجھے پتہ ہے... میں ان کے گھر پر ہی ہوں" وہ بولا تھا

"ان کے جنازے میں ضرور شریک ہونا یزدان... میں تھوڑی دیر تک آتی..." وہ روپڑی تھی, یزدان نے اس کی بات کاٹ دی

"انعمتا... آپ مت آئیں, وہ مجھے دیکھ کر کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی ہے, آپ کو دیکھ کر پھر بے قابو ہو جائے گی... آپ رہنے دیں" یزدان نے کال کاٹ دی تھی

.....

وہ بشر کی موت کے بعد دوبارہ کراچی نہیں گیا تھا, فریحہ کے لئے حمدان جو پلاٹ چھوڑ گیا تھا اس نے اس پر گھر بنوایا اور فریحہ کو وہاں لے گیا, انعمتا سے اس کی بات

چیت نا ہونے کے برابر تھی, بچے بھی جیسے جیسے بڑے ہوتے گئے, مصروفیتیں بھی بڑھتی چلی گئیں

اس دن وہ بینک گیا تھا, اپنا بزنس شروع کرنے کے لیے اس نے اپنے حصے کی زمین فروخت کر دی تھی, وہیں اسے حنین ملا تھا

"حنین...؟؟؟" وہ بڑی گرمجوشی سے اس سے گلے ملا

"کیا حال ہے؟؟؟"

"فائن...تو سنا...؟؟؟"

باتوں ہی باتوں میں یزدان کو پتہ چلا کہ وہ بھی نوکری چھوڑ کر بزنس کرنے کے چکروں میں تھا

دونوں ہی قابل تھے... تجربہ کار تھے, دونوں کے پاس سرمایہ تھا

سو ان دونوں نے آپس میں پارٹنر شپ کر کے ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کھڑی کر لی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انعمتا پوری طرح بزنس میں گم ہو گئی, اس نے آگے پیچھے ہی اسمارہ اور ارحہ کی شادیاں کی تھیں

دس سال... پورے دس سال اسنے. بزنس انڈسٹری پر راج کیا... اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا جب وہ حمدان انٹر پرائزز کو نمبر ون پوزیشن پر لے آئی... وہ پورا سال اس کا تھا

اس سال کا ہر ایوارڈ اس کے لئے تھا

وہ سال ہاشمی ٹریڈرز کے لئے خوفناک ترین سال تھا, وہ کمپنی ٹاپ ٹین میں بھی شامل نہیں رہی تھی

www.novelsclubb.com

حیان نے جیدے ہی اپنا بی بی اے مکمل کیا... انعمتا نے اس کے باپ کی کرسی اس کے حوالے کر دی تھی

رعنین کو وہ سب کرنے دیا جو وہ کرنا چاہتی تھی... اور دانین... اس کی پوری کوشش کے باوجود دانین کی آنکھوں میں آنسو چمک اٹھتے تھے

ان دس سالوں میں اس نے ایک کے بعد ایک طارق اور صفیہ کو بھی کھو دیا تھا

.....

"مسٹر حنین... میرے خیال سے اب ہمیں معیز اور زاہا کی شادی کی تاریخ کے بارے میں سوچنا چاہیے" وہ آج پھر کسی کام سے ہاشمی ٹریڈرز آیا تھا, وہ اور آئرہ دونوں چائے پی رہے تھے

"بالکل مس کیف خان..." وہ خوشدلی سے بولا

"میں چاہ رہی ہوں کہ ان دونوں کی شادی جلد از جلد ہو جائے" وہ بولی

"کیوں... کسی کا ڈر ہے کیا؟؟؟" حنین نے کہا

"بالکل نہیں.... بس اس میسنی عورت پر بھروسہ نہیں ہے" وہ بولی

"وہ کتنی ہی بار میرے پاس آچکی ہے, حیان کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے ہر ممکن زاہا کا رشتہ مانگنے کے جتن کر رہی ہے, اور پھر وہ معیز کے لیے بھی تو حمدان کی بیٹی کا رشتہ دینے کے لئے تیار ہے نا..." آئرہ نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"معیز انکار نہیں کرے گا... آپ بے فکر رہیں" وہ بولا

"آپ اس شاطر عورت کو نہیں جانتے مسٹر حنین... وہ اپنی معصوم صورت کی آڑ میں ایک شیطان چھپائے بیٹھی ہے" آئرہ نے نفرت سے کہا تھا

"ایک بات کہوں مس کیف خان..." وہ ذرا سا آگے کو ہوا

"حمدان سیف خان کو اس دنیا سے گزرے بارہ سال بیت چکے ہیں... تو کیا بارہ سالوں میں بھی آپ انعمتا اور حمدان کی شادی کا جرم معاف نہیں کر پائیں؟؟؟" اس نے پوچھا

کاش کے اس لمحے آئرہ کو حنین کے ماضی کے بارے میں پتہ ہوتا تو وہ اس سے ضرور پوچھتی کہ کیا تم نے ان دونوں کا یہ جرم معاف کر دیا؟؟؟"

"میں نے اکتیس سال حمدان سے محبت کرنے میں گزار دیئے مسٹر حنین... اکتیس سال میں نے اس شخص کی راہ دیکھی... ذرا سوچیں کہ آپ اکتیس سال کسی شخص کا انتظار کریں اور وہ شخص آپ کو ٹھکرا کر اپنے سے پندرہ سال چھوٹی ایک لڑکی کو چن

لے...؟؟؟"وہ کرب سے بولی تھی, حنین خاموش رہ گیا

"مجھے اس عورت کی شکل سے ہی نفرت ہے... میرا بس چلے تو اسے اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتار دوں"وہ بولی

"مس کیف خان.... میں آپ سے ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں پلیز... ہماری اس پارٹنرشپ کا مقصد صرف حمدان انٹرپرائزز کو نقصان پہنچانا ہے... انعمتا حمدان کو نہیں"وہ بولا تھا

"اگر اس کے مقدر میں موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے تو ایم سوری یہ وعدہ ٹوٹ جائے گا..."وہ زہریلا سا مسکرائی تھی, حنین بس تاسف سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا

.....

وہ اپنے کمرے میں تھی جب دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی

"آجاؤ..."اس کی آواز سن کر انعمتا اندر داخل ہوئی تھی, رعنین ایک دم اٹھ کر

بیٹھ گئی

"دانین کہاں گئی؟؟؟"اس نے پوچھا

"اس نے اپنا روم الگ کر لیا ہے"وہ بولی,انعمتا چپ چاپ اس کے پاس بستر پر بیٹھ گئی

"مجھے پتہ ہے آپ مجھ پر غصہ ہیں....بہت زیادہ"وہ اپنی انگلیوں کو مسلتے ہوئے بولی تھی

"رعنین بیٹے دوش تمہارا نہیں ہے...دوش کسی بھی محبت کرنے والے کا نہیں ہوتا...دوش سراسر محبت کا اپنا ہے,یہ ہمیشہ دل کے تار وہیں الجھاتی ہے جہاں رونے کا سامان زیادہ ہو,جہاں رت جگے کے چانسز زیادہ ہوں...مسئلہ اس کے تم سے عمر میں تیرہ,چودہ سال بڑے ہونے کا نہیں ہے...مسئلہ یہ ہے کہ تم حمدان سیف خان کی بیٹی ہو اور وہ تمہیں صرف استعمال کرے گا رعنا...اپنا نہیں بنائے گا"انعمتا کہتی چلی گئی

"انا...اس نے کہا کہ...آج اگر پاپا زندہ ہوتے تو انہیں شاید میرے اور اس کے رشتے پر کوئی اعتراض نا ہوتا" وہ بولی, انعمتا ٹھٹھک سی گئی

"وہ کہتا ہے کہ...آپ کبھی میرے لئے اس کا رشتہ نہیں مانگیں گی" وہ کہہ ہی گئی, انعمتا کے چہرے کا رنگ یکلخت تبدیل ہوا تھا

"انا..." وہ اس کے پاس نیچے فرش پر آ بیٹھی

"...I love him"

وہ دونوں آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی, انعمتا کا جیسے کسی نے دل چیر دیا

www.novelsclubb.com

"تم کہو تو میں کل ہی اس کے پاس چلی جاتی ہوں رعنا...میں نے جتنی کوششیں حیان کے لئے کی ہیں اس سے زیادہ کوششیں تمہارے لئے کرنے کو تیار ہوں لیکن...میں نے بتیس سال دنیا دیکھی ہے رعنا, وہ نہیں مانے گا, وہ تمہیں صرف فریب دے سکتا ہے بس" انعمتا نے کہا

"انا کوشش تو کر ہی سکتے ہیں نا..." وہ اس کے گھٹنوں پر اپنا سر رکھ گئی تھی

.....

وہ دونوں ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے آئے تھے, سارا وقت حیان اس کے پہلو میں بیٹھا بس اسے تنگ ہی کرتا رہا تھا, کبھی ہاتھ پکڑ لیتا, کبھی پاؤں کو چھیڑنے لگتا, زاہا بیچاری زچ ہو گئی تھی

"چلو آؤ لنچ کرتے ہیں" وہ. باہر نکلتے ہوئے بولا

"ابھی لنچ کی کوئی کسر باقی ہے؟؟؟" زاہا نے اسے رکھ کے گھورا

"کسر ہمیشہ باقی رہتی ہے زاہا تمیم ہاشمی..." وہ معنی خیز سا ہنستا ہوا اسے ساتھ لیے اپنی گاڑی کی طرف چلا آیا, وہیں سے وہ دونوں ریسٹورنٹ آئے تھے حیان اس کے بالکل سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

آرڈر لکھوا کر وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا, کچھ دیر بعد اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر زاہا کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا...

"تم کچھ زیادہ ہی نہیں مسکرا رہے...؟؟" وہ جھلا گئی

"زاہا.... تم بہت خوبصورت ہو" وہ دونوں بازو میز پر رکھتے ہوئے اس کی طرف کو جھکا تھا, زاہا چند لمحے تو اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھتی رہی, پھر ٹھٹھک گئی

"میرے پیچھے کسی میز پر معیز بیٹھا ہے نا؟؟؟؟" اس نے پوچھا, وہ بس کھل کر مسکرا دیا تھا

"تمہیں پتہ تھا نا کہ وہ یہاں آنے والا ہے؟؟؟" زاہا سمجھ گئی تھی

"اس نے بس مجھ سے پوچھا کہ میں کہاں ہوں... اور میں نے بتا دیا" وہ مسکراتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ تھام گیا تھا

"حیان... اگر میری اس سے شادی ہو گئی جو کہ یقینا ہو جائے گی تو وہ میری زندگی اجیرن کر دے گا" زاہا نے کہا

"تمہیں میری قسم ہے زاہا... جس دن اس نے میری اور تمہاری محبت کو لیکر

تمہیں کوئی طعنہ دیا... تو اسی لمحے اسے چھوڑ دینا" وہ بولا

"ہاں تم تو چاہتے ہی یہ ہو کہ میرا گھر نا بسے..." زاہا نے اپنے ہاتھ پیچھے کو کھینچے تھے

"زاہا... پلیز تھوڑا سا مسکرا دو... پلیز" وہ اس کی جانب جھکتا ہی جا رہا تھا

"اگر تمہارا پلان فیل ہو گیا نا... تو میری پوری زندگی فیل ہو جائے گی حیان حمدان خان" زاہا اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے سے مسکرائی تھی

اور کچھ فاصلے پر بیٹھا معیز بس ایک نظر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

.....

وہ اپنے آفس میں تھا جب ریسیپشنسٹ سے بتایا کہ مس انعمتا حمدان خان آئی ہیں, اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی بکھر گئی تھی, خود کو چوٹ لگی تھی تو وہ بھاگی چلی آئی تھی

"بھیج دو اندر...." وہ بولا, کچھ دیر بعد انعمتا اندر داخل ہوئی, حنین نے اس پر ایک بھرپور نظر ڈالتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی تھی

وہ گولڈن براؤن کلر کا ریشمی سوٹ پہنے ہوئے تھی, ریشمی دوپٹہ سر پر ٹکایا ہوا تھا, ایک کندھے پر شولڈر بیگ اور دوسرے کندھے پر گولڈن شال... ساتھ ہلکا ہلکا سا گولڈن میک اپ کیا ہوا تھا, پیروں میں گولڈن براؤن بلاک ہیلز پہن رکھے تھے حنین یامن میر کے دل کی پوری کی پوری دنیا ایک لمحے میں تلپھٹ ہو گئی تھی, آنکھوں نے اسے جو دیکھنا شروع کیا تو پلکیں جھپکنے سے انکاری ہو گئیں, وہ بلاشبہ آج بھی اتنی ہی خوبصورت تھی, بلکہ شاید مزید نکھر گئی تھی

"بیٹھنے کو نہیں کہو گے ؟؟؟" وہ اس کے بولنے کا انتظار کرتے کرتے خود ہی بول پڑی تھی

www.novelsclubb.com

"کہاں بیٹھو گی ؟؟؟ سر آنکھوں پر تو تم بیٹھی نہیں تھیں ؟؟؟" حنین نے دھیرے سے کہا

"تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی مجھے..." وہ خود ہی بیٹھ گئی

"تو آخر کار وہ وقت آ ہی گیا جب انعمتا حمدان خان مجھ جیسے سے بھی ضروری بات

کرنے آگئی ہے" وہ طنزیہ سا بولا تھا

"رعنین کو کسی ایک کنارے پر لگا دو حنین... یا تو اسے اپنا لو... یا پھر الگ کر دو" وہ بولی

"تم کیا چاہتی ہو؟؟؟" اس نے پوچھا

"اسے اپنا لو..." وہ یکدم ہی بولی تھی, حنین مسکراتا چلا گیا

"یعنی ثابت ہوا کہ وہ شخص اور اس سے جڑا ہر رشتہ تمہارے لئے ہمیشہ اہم رہے گا... ہے نا؟؟" اس نے پوچھا

"ہاں... ایسا ہی ہے, میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ اس کے بچوں کا خیال رکھوں گی" وہ بولی

"اور تمہارا خیال کون رکھے گا...؟؟؟" وہ آگے کو ہوتے ہوئے بولا

"پچھلے بارہ سالوں میں تمہارا خیال کس نے رکھا انعمتا؟؟؟" اس کے پوچھتے ہی انعمتا کی آنکھیں بھر آئی تھیں

"وہ صرف چھ سال کی تھی حنین جب میں نے اسے گلے سے لگایا تھا, میں نے کبھی اسے رونے نہیں دیا ہے...اور کل رات....وہ صرف تمہاری وجہ سے رو رہی تھی "انعمتا نے کہا

"وہ....تم سے محبت کرتی ہے "وہ بولی

"میں بھی تم سے محبت کرتا تھا..."وہ بولا

"اور بھلا یہ کہاں لکھا ہے جو ہم سے محبت کرے...یا جس سے ہم محبت کریں, اسے اپنا بھی لیں, وہ مجھ سے محبت کرتی ہے تو یہ اس کا مسئلہ ہے...میرا نہیں "وہ کٹھور ہو گیا

www.novelsclubb.com

"حنین...پلیز صرف اسلیے اسے مت ٹھکراؤ کہ ماضی میں میں نے تمہیں ٹھکرا دیا تھا"وہ بولی

"تو کیا کروں؟؟؟"شادی کر لوں اس سے؟؟تمہارا داماد بن جاؤں؟؟؟"وہ یکدم پھٹ پڑا....انعمتا خاموش بیٹھی رہ گئی, دو آنسو ٹوٹ کر ہاتھوں کی پشت پر آن

گرے تھے

"تم نے تو مجھے مذاق ہی سمجھ لیا ہے انعمتا طارق... تم اپنی بیٹی کے لئے اس شخص کا رشتہ مانگنے آ گئیں جو ماضی میں تم سے بے پناہ محبت کا دعویدار رہا ہے, جسے ٹھوکر مار کر تم حمدان سیف خان کی ہو گئی تھیں.... صرف اسلیے کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ دولتمند تھا" وہ بولا

"ایسا نہیں ہے حنین...." وہ بولی

"ایسا ہی ہے... ایسا ہی ہے انعمتا.... اور جانتی ہو میں دس سال تمہارے سمنے کیوں نہیں آیا, کیونکہ مجھے تمہارے سامنے کھڑے ہونے سے خوف آتا تھا... مجھے حمدان جیسا بننا تھا.... بہت بلند, بہت اونچا... ناقابل تسخیر.... تاکہ جب میں اس جیسا بن کر تمہارے سامنے آؤں تو تم ایک بار اور مجھے ٹھکرا نا سکو... تمہیں کیا لگتا ہے میں نے ان دس سالوں میں تمہیں کبھی نہیں دیکھا... بہت بار دیکھا لیکن بس دیکھ کر منہ پھیر لیا... مجھے وہ سب کچھ حاصل کرنا تھا انعمتا جس کی خاطر تم نے مجھے

ٹھکرا دیا تھا....اور دیکھو...آج میرے پاس سب کچھ ہے...وہ سب کچھ جس کی خاطر تم نے میری بجائے حمدان کو چن لیا تھا,آج میں بھی شہر کے ٹاپ ٹین بزنس ٹایکونز میں آتا ہوں,آج میری کمپنی بھی ٹاپ ٹین میں آتی ہے,آج میرے پاس بھی ایک بڑا سا گھر ہے,بینک بیلنس ہے..."وہ تڑپتا ہوا کھڑا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھ زور سے اس کی کرسی کے بازوؤں پر دائیں بائیں ٹکاتے ہوئے سرخ ہوتی آنکھوں سے اس پر جھکا

"تم مجھے منہ کے بل گرا کر چلی گئیں تھیں انعمتا....اور میں نے ٹھان لیا تھا کہ میں اب تم سے تبھی ملوں گا جب حمدان سیف خان بن چکا ہوں گا....اور دیکھو....میں آج بالکل اسی جیسا ہوں,آج پینتیس سال کی عمر میں میرے پاس بھی سب کچھ ہے انعمتا طارق..."اس کی آنکھیں یکلخت ہی پانیوں سے بھر گئی تھیں,انعمتا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا,وہ اسی کو دیکھ رہا تھا,بے دریغ اس کے آنسو گالوں پر بہہ نکلے

"حنین...تم جو چاہو مجھے سزا دے لو...میں بھگتنے کے لئے تیار ہوں,میں تمہاری

مجرم ہوں تو مجھ سے جو چاہے بدلہ لے لو لیکن...."وہ پل بھر کو رکی

"اسے تکلیف مت دو...وہ صرف بائیس سال کی ہے حنین...تم بھی تو بائیس سال کے ہی تھے ناجب محبت میں زخم کھایا تھا,ذرا سوچو تمہیں کتنی تکلیف ہوئی تھی...تم ایک مرد تھے سو جھیل گئے,وہ تو ایک لڑکی ہے...اور لڑکی بھی وہ جس نے آج تک جو چاہا...وہ پالیا...اسے صبر کرنا نہیں آتا حنین...وہ نہیں کر پائے گی"انعمتا کہتی چلی گئی,حنین زخمی سا مسکراتے ہوئے کرسی پر سے ہاتھ اٹھا کر سیدھا ہوا تھا

"تم پچھلے بارہ سالوں سے تنہا ہو انعمتا...اس سے بڑھ کر بھی کوئی سزا ہو گی کیا تمہارے لئے؟؟؟"وہ آزردگی سے مسکرایا تھا,انعمتا بھی اٹھ کھڑی ہوئی

"میری بیٹی سے شادی کر لو حنین؟؟؟"اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا تھا

"سوری...میں کسی اور سے پیار کرتا ہوں"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

.....

حیان سو فیصد پر یقین تھا کہ معیز اس کے پاس آئے گا... اور وہ اسی رات چلا آیا

حیان اپنے بستر میں گھسا ہوا تھا... وہ اس کے کمرے میں ہی آ گیا

"کیسا ہے معیز....؟؟؟؟" حیان اس کی آمد کا مقصد جان گیا تھا

"یہ ڈرامہ جو تو اب کھیلنا شروع ہوا ہے... یہ تجھے منگنی سے پہلے کھیلنا چاہیے تھا"

معیز نے کہا

"موقع ہی نہیں ملا..." وہ بولا

"جھوٹ... جس دن میں تجھے لیکر ایم بی اے ڈپارٹمنٹ زاہا سے ملنے گیا تھا اسی دن

مجھے کہہ دیتا..." وہ بولا, حیان چپ رہ گیا

"تو نے ہر بندے تک دوڑ لگائی ہے حیان... صرف ایک بار میرے پاس آ جاتا...

صرف ایک بار مجھے کہہ دیتا کہ تو زاہا سے محبت کرتا ہے بس..." معیز نے کہا, حیان

ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے اس کے سامنے آ گیا

"میں زاہا سے محبت کرتا ہوں معیز..." وہ بولا, معیز طنزیہ سا ہنسا تھا

www.novelsclubb.com

"سوری حیان... وہ اب میری منگیتر ہے اور... ایک مہینے بعد ہماری شادی ہونے والی ہے" معیز نے کہا

"معیز... ہم دونوں دو سالوں سے ساتھ ہیں..." حیان نے کہا

"کس کو پتہ...؟؟؟ سب کو تو بس اتنا پتہ ہے کہ زاہا تمیم ہاشمی میری منگیتر ہے" وہ بولا

"وہ منگیتر جو کسی اور سے محبت کرتی ہے" حیان نے کہا

"شادی کے بعد صرف مجھ سے کرے گی..." وہ. مسکرایا

"معیز... یار میری بات سن... میں نے ہر جتن کر لیا ہے, زاہا کی مام کو منانے کی. ہر ممکن کوشش کر لی ہے, تیرے چاچو کو منانے کا بھی ہر حربہ لگا لیا ہے لیکن...."

وہ معیز کے قریب آیا

"میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں معیز... اور میں جانتا ہوں کہ ابھی تیری اس سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے, پلیز یار.... اگر کہتا ہے تو میں تیرے آگے ہاتھ جوڑ

لیتا ہوں, اس شادی سے انکار دے" حیان نے کہا

"سوری یار... وہ مجھے اچھی لگنے لگی ہے" معیز نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا

.....

ان دونوں کے ریسٹورنٹ کی اوپننگ تھی... چیف گیسٹ کو لیکر زارون اور رعنین میں خوب ہی بحث چھڑی

"انعمتا حمدان خان..." زارون بضد تھا

"حنین یامن میر..." رعنین بھی بضد تھی

سو دونوں کی مرضی ہی چلی... دو دو چیف گیسٹ انوائیٹ کیے گئے

زارون خود جا کر انعمتا کو انوائیٹ کر کے آیا تھا

"تمہاری مام تمہیں اس کے بعد زندہ چھوڑ دیں گی؟؟؟" انعمتا نے حتی الامکان اس کی طرف دیکھنے سے گریز ہی کیا

"انہیں پتہ ہے..." وہ سکون سے بولا

"کیا... پتہ ہے؟؟؟"اس نے حیرانی سے پوچھا

"یہ ہی کہ میں اور آپ ایک ہی ٹیم میں ہیں..."وہ مبہم سا مسکرایا تھا

"زارون... یہ سراسر نادانی ہے"وہ بولی

"اب تو ہو گئی نادانی... اب کیا کروں؟؟؟"اس نے پوچھا, انعمتا نے رخ موڑ کر

اس کی طرف دیکھا, وہ دیوانہ وار اسے دیکھ رہا تھا

"دوسری محبت کر لو..."وہ نظریں چرا گئی تھیں

دوسری جانب حنین بس مسکراتی نظروں سے رعنین کو دیکھتا رہ گیا تھا

"تمہاری سٹیپ مام بھی آئیں گی؟؟؟"اس نے پوچھا

"جی سر...."وہ بولی

"پھر تو ہم دونوں ایک ساتھ افتتاح کریں گے تمہارے ریسٹورنٹ کا... ہے نا

؟؟؟"وہ بولا

"جی سر..."وہ پھر بولی

"کیسا لگے گا تمہیں رعنین... جب تمہاری سٹیپ مام میرے پہلو میں کھڑی ہوں گی... میرے بہت پاس... میرے بازو میں بازو ڈال کر" اسے رعنین کو زچ کر کے اس کا سرخ چہرہ دیکھنے میں بہت مزہ آتا تھا

"وہ میری مام ہیں سر... مجھے ان سے کبھی جیلسی نہیں ہوتی" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی

لیکن یہ جھوٹ تھا... وہ سر تا پیر جھلس گئی تھی جب اس نے انعمتا کو حنین کے پہلو میں کھڑے دیکھا تھا.... وہ جیسے ہی اپنی گاڑی سے باہر نکلی, حنین مسکراتا ہوا اس کی طرف چلا آیا, اتفاق یہ تھا کہ ان دونوں کا ڈریس کلر بھی ایک جیسا ہو گیا تھا...

سکن براؤن

"کیا حال ہے مس انعمتا طارق...؟؟؟" وہ اسے اب انعمتا طارق ہی بلانے لگا تھا, وہ بس چہرہ موڑ گئی

کیمرہ مینوں اور رپورٹروں کا کافی رش تھا

"سر پلیز... میم کے ساتھ ہو جائیں" ان کا تو کام ہی آگ لگانا تھا, حنین نے مسکراتے ہوئے اپنا ایک بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کر دیا

"کیا بیہودگی ہے یہ؟؟؟" انعمتا غصے سے بولی تھی

"بیہودگی...؟؟؟ کیمسٹری کہتے ہیں اسے" وہ بولا

"یہ کیمسٹری تم اپنے سے بڑی عمر کی عورتوں کے ساتھ بنایا کرو سمجھے... ہٹاؤ اپنا بازو" وہ سرخ ہو گئی تھی

"حمدان کے ساتھ بھی تو یونہی کھڑی ہوتی تھیں تم..." وہ بولا

"شٹ اپ... اگر تم نے ابھی اپنا بازو نہیں ہٹایا تو میں یہیں سے واپس چلی جاؤں گی" وہ تڑخ کر بولی تھی

...Now you shut up and listen to me"

"میں اور تم دونوں ایک ساتھ اندر جائیں گے اور وہ بھی ایسے..." اس نے ایک دم اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا, پھر دھیرے سے مسکرایا

"....Mam please smile"

کیمرہ مین کے کہنے پر وہ اسے گھورتے ہوئے جبری سا مسکرائی تھی, حنین اسے اپنے بازو کے حلقے میں لئے ربن کے پاس آگیا, زارون نے ایک چھوٹی سی قینچی اس کی طرف بڑھائی تھی جسے انعمتا نے پکڑ لیا

"چلو کاٹو...." بڑے حق سے اس کا قینچی والا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس نے سرگوشی کی تھی, انعمتا نے ربن کاٹ دیا, تالیوں کا شور گونج گیا تھا

"پلیز میم.... بیٹھیں" زارون انہیں ایک طرف لگی سپیشل ٹیبل کی طرف لے آیا تھا

www.novelsclubb.com

انعمتا نے دھیان ہی نا دیا کہ رعنین کے چہرے پر حسد اور جلن کے نشان واضح ہوتے جا رہے تھے

کچھ دیر بعد زارون نے ان دونوں کو اپنے ریسٹورنٹ کا سپیشل ڈرنک آفر کیا

"زارون.... پلیز اگر آپ لوگ مائینڈ نا کرو تو مجھے اب گھر جانا ہے.... پلیز" اس

سے حنین کی مسکراتی نظروں کا سامنا کرنا انتہائی دوبھر ہو رہا تھا

"میم ایک ریکوئسٹ تھی آپ سے...اگر آپ برا نا منائیں تو؟؟؟"زارون تذبذب سے بولا

"ہاں کہو..."وہ بولی

"میم دراصل...میں نے ڈانس فلور سیٹ کروایا ہے,آج میری زندگی کی ایک بہت بڑی خواہش پوری ہوئی ہے تو پلیز....کیا آپ میری اس خوشی میں میرا تھوڑا سا ساتھ دیں گی...بس چند منٹ پلیز...؟؟"زارون نے اپنے گھٹنوں پر جھکتے ہوئے اس کے آگے اپنا ہاتھ پھیلایا تھا

اس سے پہلے کہ انعمتا اسے انکار کرتی,اس کی نظر حنین کے چہرے پر پڑی,وہ سلگتی ہوئی نظروں سے زارون کو دیکھ رہا تھا,آنکھوں سے جلن سی ٹپکتی محسوس ہو رہی تھی

اس کے لبوں پر ایک خفیف سی مسکراہٹ بکھر گئی,ابھی کچھ دیر پہلے کا بدلہ وہ ابھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چند منٹ میں لے سکتی تھی, ایک طنزیہ سی مسکراہٹ حنین کی طرف اچھالتے ہوئے اس نے زارون کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھر دیا تھا

اس بیچارے کی تو جیسے مراد بر آئی, اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

یہ اور بات تھی کہ رات کو اسے اپنی ماں کا کڑکتا ہوا عتاب سہنا تھا

.....

سنایا کی منگنی طے پا گئی تھی, حنین کے ایک قریبی دوست نے اپنے بیٹے کے لئے اس کا رشتہ مانگا تھا جسے حنین نے سنایا کی رضامندی سے قبول کر لیا تھا, حنین ابھی منگنی کرنے میں زیادہ انٹرسٹڈ نہیں تھا لیکن سنایا کے سسرالیوں کو بڑی شدت سے منگنی کا ابال آیا تھا

سو ایک ہفتے بعد اس کی منگنی تھی, اس نے خاص طور پر انعمتا طارق کو بمعہ اس کے بچوں کے مدعو کیا تھا

"انا آپ جائیں گی؟؟؟" سبھی کا مشترکہ سوال تھا

"بالکل بھی نہیں..."اس کا صاف انکار تھا

اور ستم یہ کہ وہ تینوں وہاں جانے کے لئے تیار تھے

"جس کا دل چاہے چلا جائے...میں نہیں جاؤں گی ان منافقوں کے چھتے میں"وہ بولی

"آپ بھی تو انہی جیسی ہیں انا..."رعنین کے کہتے ہی وہ چونک گئی,اس کا لہجہ بڑا سلگتا ہوا سا تھا

"کیا مطلب؟؟؟"

"کچھ نہیں..."وہ پلٹ کر کمرے سے نکل گئی,وہ دونوں حیران کے ساتھ وہاں گئی تھیں

"تمہاری سٹیپ مام نہیں آئیں؟؟؟"حنین ریسیپشن پر کھڑا تھا

"ہم لوگ آ گئے کیا یہ کافی نہیں ہے؟؟؟"رعنین نے کہا

"اب تم لوگ اس کی نمائندگی کیا کرو گے؟؟؟"حنین نے ہنس کر کہا تھا,رعنین

بس کندھے اچکا گئی

"مسٹر حنین....؟؟؟" فنکشن کے دوران وہ اس کے پاس آئی تھی

"آپ نے کہا تھا کہ میری ماں میرے لئے کبھی آپ کا ہاتھ نہیں مانگے گی... لیکن انہوں نے مانگ لیا... آپ نے انکار کیوں کیا؟؟؟" اس نے پوچھا

"میں نے تمہاری ماں کو وجہ بھی بتادی تھی" وہ بولا

"یہ جھوٹ ہے... میں نہیں مانتی کہ پینتیس سال کی عمر تک آتے آتے آپ کو کسی سے محبت نہیں ہوئی اور اب... اچانک سے ہو گئی" وہ بولی

"میں نے یہ کب کہا کہ اب اچانک سے ہو گئی" وہ دھیرے سے مسکرایا تھا، رعنین بس اسے دیکھتی رہ گئی

"میرا یقین کرو رعنین حمدان خان... تمہاری سوتیلی ماں تمہیں سب کچھ نہیں بتاتی" وہ دھیرے سے اس کا گال تھپکتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا

.....

ایک مہینہ یونہی گزر گیا... زاہا نے دو اور پراجیکٹس ہاشمی ٹریڈرز کے نام لگوا دیئے, وہ اگلے مہنے کی رینکنگ میں پانچویں نمبر پر چلی گئی تھی اور اس کی چیئر پرسن آئرہ کیف خان دھڑا دھڑ ایوارڈ جیت رہی تھی, اس نے اپنی اور حنین کی پارٹنر شپ کا یڈ زاہا کو ہی بنا رکھا تھا, در پردہ کام سارا وہی کرتی تھی لیکن نام آئرہ کا ہوتا تھا, حمدان انٹر پرائزرز سے وہ بس ایک ہی ٹینڈر چھین پائی تھی... حیان اس کے بعد کافی محتاط ہو گیا تھا

حنین ایک established بزنس ٹایکون بن گیا تھا, اس پارٹنر شپ کا فائدہ صرف ہاشمی ٹریڈرز کو ہی نہیں ہوا تھا, اس کی کمپنی بھی ٹاپ ٹین میں آگئی تھی پورے بزنس سرکل میں پینتیس سالہ حنین یامن میر کی دھوم تھی... وہ سچ کہتا تھا وہ واقعی اپنے وقت کا حمدان سیف خان بن چکا تھا

زاہا اور معیز کی شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں, خود زاہا نے بھی معیز سے بات کی تھی, اسے کہا تھا کہ وہ حیان سے دل لگا بیٹھی ہے تو اگر معیز انکار کر دے تو کام بن

سکتا ہے

"تو تم خود انکار کر دو" معیز نے کہا تھا

"میں نے سو بار انکار کیا ہے لیکن.... کاش کے میرے انکار کی کوئی اہمیت ہوتی" وہ بے بس تھی

حیان کئی بار معیز سے بات کر چکا تھا لیکن نہ جانے معیز کو بھی کیا ہو گیا تھا... اسے بس ایک ضد چڑھ گئی تھی

وہ حنین سے بھی ذلیل ہو چکا تھا, کئی بار یزدان کی منت بھی کر چکا تھا... لیکن بے سود

www.novelsclubb.com

یزدان ایک بار پھر آئرہ سے ملا تھا لیکن سب بیکار ہی گیا تھا

دوسری جانب رعنین پوری طرح انعمتا کے خلاف ہوتی جا رہی تھی, وہ اسے اپنا رقیب سمجھنے لگی تھی, اس کے خیال میں انعمتا حنین سے کوئی چکر چلا رہی تھی, وہ اس کی نظروں میں اچھا بن کر حنین کو اس سے دور کر رہی تھی اور اس خیال کو اس

کے دل میں ڈالنے میں کئی فیصد ہاتھ حنین کا بھی تھا

وہ چاہتا تھا کہ انعمتا خود رعنین کو حقیقت بتائے جو وہ شاید کبھی نا بتاتی...دانین بھی اس سے کھنچی کھنچی سی رہنے لگی تھی,ہر وقت اپنے کمرے میں بند رہتی,بہت چپ چپ سی ہو گئی تھی

.....

وہ حیان کے بار بار اصرار کرنے پر ایک آخری بار اور اس کے گھر چلی آئی تھی,حیان اس کے ساتھ تھا,آئرہ اسے دیکھ کر بڑا طنزیہ سا مسکرائی تھی

"تمہاری تو ایڑھیاں گھس گئی ہوں گی میرے گھر کے چکر لگا لگا کر؟؟؟"وہ انہیں لان میں ہی مل گئی

"تو آپ مجھ پر ترس ہی کھا لیں"وہ خود ہی بیٹھ گئی

"یہ آپ کی بہن کا خون ہے آئرہ....آپ کا سگا بھانجا...کوئی غیر تو نہیں ہے"

انعمتا نے کہا

"اچھا...اس سگے بھانجے نے کبھی مجھے سگی خالہ سمجھا ہے..."وہ بولی

"تاک تاک کے یہ تینوں بہن بھائی اپنے باپ سے میری شکایتیں لگاتے تھے..."

وہ تھوڑا آگے کو ہوئی

"جانتے ہو حیان...اگر تمہارے باپ نے اس عورت سے شادی نا کی ہوتی تو آج زاہا تمہاری ہوتی...میں خود زاہا سے تمہاری شادی کرواتی"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

"آئرہ...پلیز ضد چھوڑ دیں"وہ بے بس ہو گئی تھی

"چلو ٹھیک ہے...میں ضد چھوڑ دیتی ہوں لیکن ایک شرط پر"وہ بولی

"مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے"انعمتا نے کہا

"سوچ لو...بعد میں مکر نا جانا"وہ مسکرائی

"آپ شرط بتائیں؟؟؟"وہ بولی

"مجھے زاہا کا رشتہ وٹے سٹے پر کرنا ہے..."وہ بولی,انعمتا نے حیان کی طرف دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"آئرہ... زارون اور رعنین بہت اچھے دوست ہیں... میں خود رعنین سے بات کروں...." لیکن آئرہ نے اس کی بات کاٹ دی

"میں رعنین کی بات نہیں کر رہی" وہ بولی

"دانین تو ابھی چھوٹی ہے..." انعمتا نے کہا

"مجھے وہ بھی نہیں چاہیے" آئرہ زور سے ہنسی

"پھر...؟؟؟" انعمتا سمجھ نہ سکی

"میرا اکلوتا بیٹا تمہارا عاشق ہے انعمتا حمدان خان... اور زاہا کے بدلے مجھے زارون کے لئے تمہارا رشتہ چاہیے" آئرہ مکروہ سا ہنسی تھی، انعمتا دم بخود رہ گئی، حیان بھی ششدر سا اسے دیکھ رہا تھا

"وہ مجھ سے دس سال چھوٹا ہے..." وہ بمشکل بولی

"تم حمدان سے پندرہ سال چھوٹی تھیں..." وہ بولی

"آئرہ.. ایسا ممکن نہیں ہے... میرا ایک بیٹا ہے" وہ بولی

"میری یہ ہی شرط ہے انعمتا... میں زاہا کا رشتہ حیان سے کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن بدلے میں تمہیں زارون سے نکاح کرنا ہو گا... زاہا رخصت ہو کر تمہارے گھر جائے گی اور تم میری بہو بن کر اس گھر میں آؤ گی... یہ ہی میری شرط ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"ذرا سوچو انعمتا... میں ساس... اور تم بہو... کیسا لگے گا؟؟؟" وہ بس ہنستی جا رہی تھی

.....

وہ بھی ایسی ہی ایک شام تھی, چار دن بعد زاہا اور معیز کی مہندی تھی

وہ دونوں اس شام گارڈن آئے تھے, نومبر شروع ہو چکا تھا, اس سرمئی شام کے ساتھ ہی یاسیت بھی اترنے لگی تھی, پرندوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا

"حیان... میں آج آخری بار تم سے ملنے آئی ہوں, پرسوں میری مہندی ہے... بس اب مجھے کال مت کیا کرنا" وہ بینچ پر بیٹھ گئی

"زاہا... یار دفع مارو ہر شے کو, تمہیں چیئر پرسن بننا ہے نا... میں بناؤں گا تمہیں چیئر پرسن... چاہے تو حمدان انٹر پرائزرز کی چیئر پرسن کی کرسی اپنے حق مہر میں لکھوالینا" حیان اس کے پاس آ بیٹھا

"نہیں حیان... رہنے دو, جب اتنی کوششیں بار آور نہیں ہوئیں تو شاید ہمارے مقدروں میں ہی کوئی کھوٹ ہو گا" وہ بے بسی سے بولی تھی, حیان نے اپنا ایک بازو بینچ کی پشت پر رکھا اور اس کے اور قریب ہو گیا

"زاہا... یار کیا اس دن کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی تھی ہم نے؟؟؟" وہ اس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا, زاہا نے دھیرے سے اپنا سر اس کے بازو پر رکھ دیا

"یہ ہی قسمت ہے حیان... شاید ایسے ہی لکھا تھا" وہ بولی

"چار دن بعد تم مسز زاہا معیز ہو جاؤ گی..." حیان نے دھیرے سے اس کے چہرے پر اڑتے بال اس کے کان کے پیچھے اڑسے تھے

"پھر تم مجھے مسز معیز کہا کرو گے ؟؟؟"زاہا کی آنکھوں میں آنسو چمکے تھے, حیان نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

"تمہارا میری زندگی میں آنا... میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہے زاہا"

وہ دیوانہ وار اس کے افسردہ سے چہرے پر جھکا تھا, بہت نرمی سے اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا

"I Love you zaha... Forever"

گارڈن کے دروازے سے اندر آتے معیز نے پورا منظر دیکھا تھا

.....

www.novelsclubb.com

وہ آج خود ایچ اینڈ وائے فنانسنگ آئی تھی, پرسوں زاہا اور معیز کی مہندی تھی,

حنین اسے اپنے سامنے دیکھ کر کافی حیران ہوا

"سب خیریت تو ہے نا مس کیف ؟؟؟"اس نے چائے منگوالی تھی

"مسٹر حنین میرے خیال سے اب ہمیں ایک فائنل چوٹ مار دینی چاہیے"وہ بولی

"کیا مطلب...؟؟؟" حنین نے کہا

"میں نے اپنی کمپنی کو ملنے والے چھ چھوٹے پراجیکٹس واپس کر دیئے ہیں...

میرے سبھی ایمپلائی بشمول زاہا اس فیصلے پر مجھ سے سخت نالاں ہیں... لیکن...

ایک ہفتہ پہلے حمدان انٹرپرائزز نے تین بہت بڑی ڈیلز سائن کی ہیں... ہمیں وہ

تینوں ڈیلز ان سے چھین سکتے ہیں" وہ بولی

"تین ڈیلز ایک ساتھ؟؟؟"

"بالکل... اس سے حیان کو بہت بڑا جھٹکا لگے گا"

"لیکن مس کیف... اگر ہم ناکام ہو گئے تو جھٹکا ہمیں بھی بڑا ہی لگے گا" وہ بولا

"ہم ناکام نہیں ہوں گے..." وہ بولی

"میرے خیال سے ہمیں تھوڑا دھیرے چلنا چاہیئے مس آئرہ... کھیل تو سارا ہمارا

ہے نا... ہم اسے جب تک چاہیں کھیل سکتے ہیں" وہ اس سے متفق نہیں تھا

"کھیل کو بلاوجہ لمبا کیوں کھینچیں مسٹر حنین... کیوں نا اسے ختم کر دیں" وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسکرائی تھی

"ٹھیک ہے..."اس نے ایک لمبی سانس بھری

"جیسے آپ کو ٹھیک لگے..."وہ بولا

"انعمتا حمدان خان پر ایک آخری چوٹ لگانے کا وقت آ ہی گیا ہے"وہ بڑی لگاوٹ سے بولی تھی, حنین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"بہت اڑ لیا اس حرافہ نے...اب اس کے پر کاٹنے کا وقت آ گیا ہے...میں بھی تو دیکھوں کہ اس بار وہ مجھ سے کیسے بچ پائے گی"وہ زہریلے سے لہجے میں کہتی جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

حنین کو ایک بار پھر اس کا یوں کہنا اچھا نہیں لگا تھا

.....

وہ سب ڈنر پر اکٹھے ہوئے تھے...اور سب ہی خاموش تھے, بس سنان ہی مسلسل انعمتا سے باتیں کر رہا تھا

"انا..." حیان نے کچھ دیر بعد اسے پکارا

"ہاں..."

"وہ...بس اب کچھ نہیں ہو سکتا؟؟؟"اس بے پوچھا

"کیا مطلب؟؟"

"مطلب تین دن بعد زاہا کی مہندی ہے" وہ بولا

"حیان مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں؟؟؟اور کیا کروں میں؟؟؟ہر کوشش تو کر چکی ہوں...ہاتھ جوڑ لئے ہیں اس کے آگے...معافی مانگ لی ہے اس سے, منتیں کر لی ہیں اس کی....اور کیا کروں؟؟"وہ زور سے بولی

"وہ نہیں دے گی تمہیں زاہا کا رشتہ...صرف ایک ہی صورت ممکن ہے اور وہ یہ کہ تم دونوں کورٹ میرج کر لو, زاہا سے کہو کہ سب کچھ چھوڑ کر یہاں آجائے...ہمارا سب کچھ اس کا ہے...وہ چاہے تو حمدان انٹرپرائزز کی چیئرپرسن بن جائے..."

"انعمتا کہتی چلی گئی

"وہ نہیں مانتی..." حیان نے کہا

"تو پھر بس بھول جاؤ اسے... پوری توجہ سے اپنی کمپنی سنبھالو..." وہ بولی

"انا... زارون آپ کو بہت پسند کرتا ہے..." رعنین کا بولنا ہی قیامت ہو گیا تھا

"تو کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟؟ شادی کر لوں اس سے؟؟؟؟" انعمتا ایک دم پھٹ پڑی

"پہلے بھی تو کی تھی..." وہ بولی, انعمتا ششدر رہ گئی

"تم لوگوں کے لئے تھی..." وہ مارے دکھ کے بول نہ سکی

"تو اب بھی ہم لوگوں کے لئے کر لیں..." رعنین حد سے زیادہ خود غرض ہو رہی تھی, انعمتا سے بولا ہی نہ گیا

"رعنین... میں دو بار گئی ہوں حنین کے پاس... دو بار کہا ہے اسے کہ تم سے شادی کر لے... اب وہ نہیں مانتا تو میں کیا کروں؟؟؟" وہ بولی

"آپ کچھ بھی نا کریں.. آپ کچھ بھی نہیں کر سکتیں..." وہ بولی

"رعنین...وہ عورت مجھے اپنی بہو بننے کو کہہ رہی ہے...زارون مجھ سے بارہ سال چھوٹا ہے...تمہاری وجہ سے اس پینتیس سالہ شخص کو میں اپنا داماد بنانے کو تیار ہوں...اور کیا کروں؟؟؟"وہ ہکلس گئی

رعنین بس تنک کر وہاں سے اٹھ گئی تھی,اس کے بعد حیان اور دانین بھی اٹھ کر چلے گئے

وہ تن تنہا سنان کے ساتھ وہاں بیٹھی رہ گئی تھی

.....

وہ اور حیان ایک بزنس سیمینار اٹینڈ کرنے آئے تھے,اس نے شکر کیا کہ اسے حنین کہیں نظر نہیں آیا,البتہ آئرہ کیف خان آئی ہوئی تھی

سیمینار کے بعد ڈنر کا انتظام تھا...وہ سونیا فیض کے پاس کھڑی تھی جب ایک ویٹر اس کی طرف آیا

"میم...یہ آپ کے لئے"اس نے ایک ڈرنک اس کی طرف بڑھایا تھا,ساتھ ہی

ٹرے میں ایک تہہ کیا ہوا کاغذ پڑا تھا,اس نے اچنبھے سے کاغذ کھول لیا

Room 204 2nd Floor...A business deal

وہ حیران ہو گئی

"یہ کس نے بھیجا ہے...؟؟؟"اس نے ویٹر سے پوچھا

"مجھے نہیں معلوم میم..."وہ بولا,انعمتا نے ایک لمبی سانس بھری تھی,اس قسم کی بزنس گیدرنگز اور سیمینارز میں یوں چھپ چھپا کر بٹی بڑی بزنس ڈیلز سائن کرنا ایک عام سی بات تھی,وہ خود کئی بار اسی طرح ڈیلز سائن کرواتی رہی تھی,کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی,حیان اپنے کسی دوست کے پاس کھڑا تھا

سیکینڈ فلور پر آکر اس بے کمرہ تلاش کیا جو اسے جلد ہی مل گیا,اس نے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا تو دروازہ خود بخود ہی کھل گیا,وہ دھیرے سے اندر داخل ہوئی اور دروازہ احتیاطاً بند کر دیا

اندر کوئی بھی نہیں تھا... لیکن واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی, وہ دروازے کے پاس ہی کھڑی انتظار کرتی رہی, دفعتاً اس کی نظر صوفے پر پڑے فان کلر کے کوٹ پر پڑی, اس کی جیب میں سے ایک آئی ڈی کارڈ باہر جھانک رہا تھا انعمتا نے آگے بڑھ کر وہ کارڈ نکال لیا

"حنین..." اس کے لبوں سے نکلتی سرگوشی کے ساتھ ہی واش روم کا دروازہ کھلا اور حنین کمرے میں آ گیا

"میرے کوٹ کی تلاشی کس خوشی میں لے رہی ہو؟؟؟" وہ گیلے ہاتھ خشک کرتے ہوئے بولا تھا

"مجھے کیوں بلایا؟؟؟" وہ تڑخی

"میں نے تو نہیں بلایا..." وہ بولا

"یہ تم نے ہی بھیجا ہے نا...؟؟؟" انعمتا نے وہ کاغذ اس کے سامنے کر دیا

"بالکل نہیں... میں تو یہاں ایک پارٹی سے ملنے آیا تھا اور... بس واپس جانے لگا

www.novelsclubb.com

ہوں" وہ بولا, انعمتا ہکا بکا رہ گئی

"تو پھر یہ مجھے... کس نے بھجوایا..." سوچنے کے سے انداز میں کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی

"تم جانتی تھیں کہ آئرہ حمدان سے شادی کرنا چاہتی تھی...؟؟؟" حنین کی آواز نے اس کے قدم روک لئے

"حمدان سے شادی کے بعد ہی پتہ چلا تھا..." وہ مڑتے ہوئے بولی

کریم کلر کی شرٹ کے ساتھ فان کلر کی پینٹ پہنے, گلے میں فان ڈاٹس والی ٹائی لٹکائے, دونوں آستینیں کہنیوں تک موڑے, وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"کیا وہ صرف اسلیے تمہارے اتنے خلاف ہے کہ حمدان نے اسے ٹھکرا کر تم سے شادی کر لی؟؟؟" وہ دو قدم آگے کو آیا

"تمہارے لئے یہ جاننا کیوں ضروری ہے؟؟؟" وہ بولی

"کیونکہ وہ تمہاری جان کے درپے ہوئی ہوئی ہے انعمتا... وہ میرے سامنے ببانگ

دہل تمہیں جان سے مار دینے کی بات کرتی ہے..."حنین نے کہا,انعمتا دھیرے سے مسکرائی تھی

"اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا...کیوں نا اس کے آگے یہ ہی شرط رکھ دوں حنین... کہ بھلے ہی اپنے ہاتھوں سے میری جان لے لے لیکن....بدلے میں زاہا اور حیان کو ایک ہو جانے دے"وہ بولی تھی, حنین بس متواتر اس کا چہرہ دیکھتا رہ گیا

"تم اس شخص کی اولاد کے لئے جان بھی دے دو گی؟؟؟"وہ اس کے قریب آیا تھا

"ہاں...کیونکہ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے بچوں کا خیال رکھوں گی"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی

حنین بس اسے دیکھتا چلا گیا, صاف شفاف چہرہ جس کے اطراف میں سیاہ بالوں کی لٹیں لہرا رہی تھیں, ریشمی دوپٹہ سر پر سے ڈھلک کر کندھوں پر گر چکا تھا

"انعمتا..."وہ اس کے بے حد قریب چلا آیا

"مجھ سے بھی تو وعدہ کیا تھا نا تم نے...کہ ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی...پھر وہ

کیوں توڑا؟؟؟"حنین کے دونوں ہاتھوں نے اس کا مومی چہرہ اپنی قید میں لے لیا

"کیونکہ تم سے کیا وعدہ توڑ کر میں نے اپنے ماں باپ کو بچا لیا تھا" وہ دھیرے سے بولی تھی

"صرف ایک بار.... صرف ایک بار کہہ دو کہ میں وہ سب نہیں کر پاتا جو اس نے کیا؟؟؟"وہ بولا

"حنین... جو ہونا تھا وہ ہو چکا"انعمتا کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی تھی

"انعمتا..."حنین نے دھیرے سے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکا دیا

"مجھے آج بھی تم سے بہت محبت ہے...."اس کی سرگوشی کے ساتھ ہی انعمتا کے دو آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بہہ نکلے تھے

.....

وہ نیچے واپس آئی تو حیان اسے کہیں نظر نا آیا...اس نے کئی مرتبہ اسے کال کی لیکن اس نے ریسیو ہی نہیں کی... تبھی اسے فیصل نظر آ گیا, وہ اس کا پراجیکٹ ہیڈ تھا

"فیصل... حیان کہاں ہے؟؟؟"

"میم وہ تو چلے گئے" وہ بولا

"چلا گیا... کہاں...؟؟؟"گھر...؟؟" وہ حیرانی سے بولی

"پتی نہیں میم... میں تو آپ کے انتظار میں تھا" وہ بولا

"چلو..." وہ فیصل سے کہتی ہوئی باہر نکل آئی

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ گھر پہنچی, گیراج میں ایک اور گاڑی بھی کھڑی تھی... ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک گئی

سامنے ہی صوفے پر آئرہ کیف خان بیٹھی تھی

ایک صوفے پر حیان بیٹھا تھا... بالکل خاموش

دوسرے پر رعنین بیٹھی تھی... ستا ہوا چہرہ لئے

دا نین دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی

"آؤ آؤ انعمتا... میں تو کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی" وہ اسے دیکھ کر مسکراتے

ہوئے کھڑی ہو گئی

"میں بس اپنے بھانجے, بھانجیوں سے ملنے آئی تھی... میں نے سوچا ان بیچاروں کو کب تک پردے میں رکھنا... حقیقت آشکارا کر ہی دیتی ہوں... بلاوجہ ہی یہ تمہیں مظلوم سمجھ کر بیٹھے ہیں" وہ کہتی چلی گئی

"چلو اب تم آ گئی ہو تو میں چلتی ہوں..." وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے باہر نکل گئی

"کیا ہوا ہے؟؟؟" اس نے بیگ صوفے پر اچھالتے ہوئے پوچھا تھا, حیان نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے ٹی آن کر دیا

انعمتا حق دق رہ گئی تھی

وہ اسی کمرے کی فوٹیج تھی جہاں وہ کچھ دیر پہلے حنین کے ساتھ تھی... وہ اور حنین ایک دوسرے سے پیشانیاں ٹکا کر کھڑے ہوئے

"قصور آپ کا نہیں ہے انا... ظاہر ہے ہمیں پال پوس کر آپ نے اپنا فرض پورا کر

www.novelsclubb.com

دیا...اس کے بعد پورا حق بنتا ہے آپ کا بھی زندگی کو انجوائے کرنے کا... لیکن انا... کم از کم یہ تو دیکھ لیتیں کہ.....وہ مجھے اچھا لگتا تھا" رعنین چیخ پڑی

"رعنا میری بات..." لیکن رعنین نے اس کی بات کاٹ دی

"وہ بالکل ٹھیک کہتا ہے...آپ کبھی میرا اور اس کا رشتہ نہیں ہونے دیں گی, آپ خود اس سے چکر چلا رہی ہیں...میرے سامنے اچھی بن جاتی ہیں کہ میں نے دو بار تمہارے لئے اس کا ہاتھ مانگا ہے اور خود...خود اس کی بانہوں میں کھڑی ہو جاتی ہیں...اس کے ساتھ بند کمروں میں انجوائے کرتی ہیں...." وہ ہر حد پھلانگ گئی تھی, انعمتا کو یقین نا آیا کہ یہ وہی رعنین تھی...وہ چھ سالہ رعنین جسے اس نے ہمیشہ اپنے پروں تلے چھپا کر رکھا...وہ آج اسے کیا کہہ رہی تھی...؟؟؟

"خالہ ٹھیک کہتی ہیں انا...اگر پاپا آپ سے شادی نا کرتے تو آج اس سب کی نوبت ہی نا آتی, میرے اور زاہا کے رشتے میں سب سے بڑی رکاوٹ آپ ہیں, آپ کی وجہ سے خالہ اس کی شادی مجھ سے نہیں کر رہیں...کیا تھا اگر آپ پاپا سے شادی نا

کرتیں؟؟؟"حیان بھی ستا پڑا تھا,انعمتا جامد کھڑی رہ گئی

"میں نے کچھ نہیں کیا...؟؟؟"وہ بمشکل اپنے آنسوؤں کو روکے ہوئے تھی

"آپ نے اپنے فائدے کے لئے پاپا سے شادی کی تھی نا...آپ کے امی اور ابو ہسپتال میں تھے,اور آپ کی دو چھوٹی بہنیں تھیں جنہوں نے ابھی پڑھنا تھا,اور آپ کے پیچھے لگ کر پاپا نے خالہ سے شادی نہیں کی...اور آپ کی وجہ سے ان کی زبردستی شادی ہو گئی....سارے فساد کی جڑ ہی آپ ہیں انا..."حیان کہتے ہوئے رکا

"اور اب ہم تینوں کو الو بنا کر آپ خود کتنے مزے سے اس کے ساتھ افیئر چلا رہی ہیں..."وہ زور سے چیخا تھا

"حیان بس...."وہ بولی تو صرف آنسو نکلے,آواز نہیں نکلی,سنان ایک طرف خاموش کھڑا ماں کو دیکھ رہا تھا

"آپ کی وجہ سے آج حیان خالی ہاتھ ہے...آپ کی وجہ سے آج میں خالی ہاتھ

ہوں...اور صرف آپ کی وجہ سے آج دانی خالی ہاتھ ہے" رعنین روتے ہوئے بولی

"انا...آج آپ ناہوتیں تو شائد سب ٹھیک ہوتا" دانین کے لبوں سے الفاظ نہیں... نشتر نکلے تھے جو اس کے آر پار ہو گئے

وہ تینوں آج اس کے سامنے کھڑے تھے... تن کر

وہ تینوں آج اس کے خلاف تھے

آئرہ کیف خان بھلے ہی پندرہ سال پہلے ہار گئی تھی... لیکن آج جیت اس کی تھی

آج وہ انعمتا کو خالی ہاتھ کر چکی تھی

www.novelsclubb.com

وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نا سکی... وہ تینوں اپنی اپنی بھڑاس نکال کر اوپر چلے گئے تھے

"ماما...آپ نے کیا کیا ہے؟؟" سنان اس کے قریب چلا آیا

"سنان...بیٹے چلو چلیں" انعمتا نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور وہیں سے مڑ گئ

اس نے صوفے پر سے اپنا بیگ بھی نہیں اٹھایا تھا, آنسو بے دریغ بہے چلے جا رہے

تھے

سنان کا ہاتھ تھام کر وہ مین گیٹ سے باہر نکل آئی

"میڈم جی گاڑی نکالوں؟؟؟"ڈرائیور نے پوچھا تھا

"نہیں...."وہ مختصراً کہہ کر نکلتی چلی گئی تھی

سنان کا ہاتھ تھامے وہ مین روڈ پر آگئی,ذہن میں صرف ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا

"انا آج آپ نا ہوتیں تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا...."

تبھی ایک بلیک گاڑی ان دونوں کے بالکل قریب آکر رکی اور اندر بیٹھے دونوں

آدمیوں نے اب دونوں کو گاڑی کے اندر کھینچ لیا تھا

.....

صبح انعمتا کھانے کی میز پر نہیں تھی...حیان اور رعنین نے کوئی خاص دھیان نا دیا,

وہ دونوں خاموشی سے اپنے کام پر نکل گئے

دوپہر کے قریب رعنین کو دانین کی کال آئی تھی

"انا کہیں چلی گئی ہیں آپی...." وہ بولی

"کیا مطلب؟؟؟"

"مطلب میں یہ ہی سمجھی کہ وہ اپنے کمرے میں ہوں گی لیکن....ابھی تھوڑی دیر پہلے جب میں اوپر گئی تو ان کا کمرہ خالی تھا...سنان بھی نہیں ہے...ڈرائیور سے پوچھا تو اسنے بتایا کہ انا سنان کو لیکر رات ہی گھر سے نکل گئی تھیں" وہ کہتے ہوئے رو پڑی,رعنین ششدر رہ گئی تھی

اس نے اسی وقت حیان کو کال کی

"انا رات سے کہیں چلی گئی ہیں حیان...سنان بھی ان کے ساتھ ہے" وہ بولی

"رعنا...گھر پہنچو...جلدی" وہ اسی وقت بھاگتا ہوا آفس سے نکلا تھا

وہ دونوں آگے پیچھے ہی گھر پہنچے تھے,دانین ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی رو رہی تھی

"وہ پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہیں حیان بھائی..." وہ روئے جا رہی تھی

"ان کے تو امی ابو بھی نہیں رہے اب...کہاں جا سکتی ہیں؟؟؟" حیان خود بہت

پریشان تھا, رعنین نے اسمارہ اور ارحہ دونوں کو کال کر کے باتوں ہی باتوں میں پتہ لگایا لیکن انعمتا ان دونوں کے گھر ہی نہیں تھی, وہ انعمتا کے پرانے گھر بھی دیکھ کر آیا... ندارد

"چاچو کی طرف نا چلی گئی ہوں؟؟؟" رعنین نے کہا, حیان نے اسی وقت یزدان کو کال کی تھی

"چاچو... کہاں ہیں آپ؟؟؟"

"آفس..."

"انا آپ کے گھر آئی ہیں؟؟؟"

"نہیں تو... کیا ہوا؟؟؟"

"چاچو آپ پلیز جلدی گھر آئیں... انارات سے غائب ہیں, وہ سنان کو لیکر نہ جانے کہاں چلی گئی ہیں" حیان سے بولنا دوبھر ہو رہا تھا

یزدان اسی وقت آفس سے نکل کھڑا ہوا, سارا راستہ اس کا دھیان آئرہ کی طرف ہی

جاتا رہا

"حیان..." وہ بھاگتا ہوا اندر آیا تھا

"چاچو..." دانین بلکتے ہوئے اس کے ساتھ آ لگی

"انا میری وجہ سے چلی گئیں چاچو... میں نے ان سے کہا کہ وہ نا ہوتیں تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا" وہ روئے جا رہی تھی

"ہوا کیا تھا؟؟؟" یزدان نے پوچھا, حیان اور رعنین ایک دوسرے کے منہ کو دیکھنے لگے

"وہ... بس تھوڑی سی گرما گرمی ہو گئی تھی تو... ہمیں غصہ آ گیا..." یزدان نے اس کی بات کاٹ دی

"گرما گرمی کس بات پر ہو گئی؟؟؟" اس نے پوچھا, حیان نے پھر رعنین کی طرف دیکھا, وہ بس نظریں چرا گئی

"مجھے ابھی اسی وقت پوری بات بتاؤ..." یزدان کو ہلکا سا غصہ آیا تھا

"چاچو میں اور انا کل رات ایک بزنس سیمینار میں گئے تھے, سیمینار کے بعد وہ مجھے کہیں نظر نہیں آئیں, میں کافی دیر ان کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ وہاں نہیں تھیں... پھر مجھے ایک ویٹر نے آکر ان کا پیغام دیا کہ میں گھر چلا جاؤں... انہیں ایک ضروری کام ہے, میں گھر واپس آگیا اور... میرے گھر آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی خالہ آ گئیں..." حیان کہتا چلا گیا, لفظ "خالہ" پر یزدان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا

"خالہ نے کہا کہ انا ہمارے ساتھ بالکل بھی مخلص نہیں ہیں, انہوں نے پاپا سے شادی نہیں کی بلکہ ایک سودا کیا تھا... انہیں ہم سے کوئی سروکار نہیں ہے, ان کا کام بس ہمیں پال پوس کر بڑا کرنا تھا جو انہوں نے کر دیا, اب وہ پوری طرح اپنی زندگی کو انجوائے کر رہی ہیں..." اتنا کہہ کر حیان نے میز پر سے ریموٹ اٹھایا اوٹی وی آن کر دیا, یزدان نے تاسف سے حیان کی طرف دیکھا

"تمہاری پیاری خالہ جان نے تمہیں یہ فوٹیج دکھائی اور دکھا کر کہا کہ تمہاری سوتیلی

ماں جو پچھلے پندرہ سال سے تمہیں پال رہی ہے... تمہارے ساتھ مخلص نہیں ہے اور تم نے مان لیا...." یزدان کو شدید غصہ آیا تھا, حیان آگے سے بول نہ سکا

"حیان مجھے بتاؤ کہ تم نے اسے کیا کہا...؟؟؟" وہ دو قدم آگے کو آیا تھا

میں نے بس ان سے یہ کہا کہ... وہ اگر پاپا سے شادی نہ کرتی ں تو آج زاہا میری ہوتی, خالہ صرف اس لئے مجھے زاہا کا رشتہ نہیں دے رہیں کیونکہ پاپا نے ان کی بجائے انا سے شادی کر لی تھی.. اور میں نے کہا کہ انہوں نے پاپا سے شادی اپنے فائدے کے لئے کی... اور... وہ سارے فساد کی جڑ ہیں... اور..." اس سے آگے حیان سے بولا نہ گیا

www.novelsclubb.com

"... اور میں نے انہیں کہا کہ وہ انتہائی خود غرض ہیں, انہیں صرف اپنی فکر ہے... اور یہ کہ وہ ایک ایسے انسان سے افیئر چلا رہی ہیں جو مجھے اچھا لگتا ہے... اور یہ کہ وہ کبھی بھی میری شادی حنین سے نہیں کریں گی کیونکہ وہ خود اس کے ساتھ چکر چلا رہی ہیں.. م اور..." رعنین کہتے ہوئے زار و قطار رو رہی تھی, یزدان خاموش

کھڑا رہ گیا

"...اور چاچو میں نے ان سے کہا کہ اگر آج وہ نہ ہوتیں تو سب کچھ ٹھیک ہوتا... ہم سب نے انہیں کہا کہ ان کی وجہ سے آج ہم لوگ خالی ہاتھ ہیں" دانین اس کے ساتھ لگی رو رہی تھی, یزدان کو یک لخت ہی ان تینوں پر شدید غصہ آیا تھا

"بات صرف اتنی ہے کہ آئرہ کیف خان نے ایک ڈرامہ رچا کر تمہیں اس کے خلاف کرنا چاہا اور تم تینوں آنکھیں بند کر کے اس کے ڈرامے کا حصہ بن گئے, میں نے خود حنین کو اس ہوٹل کے سامنے چھوڑا تھا...اسے وہاں ایک بزنس ڈیل کرنی تھی..م تم قسم اٹھا کر کہو کہ انعمتا اپنی مرضی سے اس کمرے میں گئی ہو گی... تم تینوں کو صرف اتنا پتہ ہے کہ تمہارے پاپا نے تمہاری خالہ کو ٹھکرا کر انعمتا سے شادی کر لی...اس کے علاوہ تمہیں اور کیا پتا ہے...؟؟؟" وہ زور سے دھاڑا تھا

"تم لوگ جانتے بھی ہو کہ اس لڑکی نے تمہارے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں..ہاں میں مانتا ہوں اس نے سودا کیا..م وہ اپنے بھائی کے جانے کے بعد اپنے ماں باپ اور

بہنوں کی ذمہ داری اکیلی نہیں اٹھا سکتی تھی سو اس نے تمہارے پاپا سے سودا کر لیا, تمہارے پاپا نے اس کی ساری ذمہ داریاں اٹھا لیں اور بدلے میں تم تینوں کی ذمہ داری اسے سونپ دی.... جانتے ہو انعمتا سے شادی کرنے سے پہلے تمہارے پاپا کو پتا تھا کہ ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے, ان کے دونوں گردے ناکارہ ہوتے جا رہے تھے... رعنین صرف چھ سال کی تھی... حیان پانچ سال کا اور دانین تین سال کی تھی... ڈاکٹر نے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے.. م تم پوچھتے ہو نا کہ وہ تمہارے پاپا سے شادی نہ بھی کرتی تو کیا ہو جاتا...؟؟؟ جانتے ہو کیا ہو جاتا...؟؟؟ اج تم تینوں کسی ڈیرھ مرلے کے فلیٹ میں پڑے سڑ رہے ہوتے... تمہارے پاپا کی حمدان انٹر پرائزز تمہاری پیاری خالہ اور اس کے بھائیوں کے قبضے میں ہوتی.. م حیان کسی کمپنی میں نوکری کے لیے خوار ہو رہا ہوتا اور رعنین اپنی شادی کے لئے پیسے جوڑ رہی ہوتی... اور دانین کسی سرکاری کالج سے بی اے کر رہی ہوتی..." وہ کہتا چلا گیا

"وہ صرف اٹھارہ سال کی تھی جب تمہارے پاپا نے اس سے شادی کی اور محض چار سال بعد اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلے گئے, بارہ سال... پورے بارہ سال اس نے تم لوگوں کو سنبھالا... تمہیں تمہارے رشتے داروں کے شر سے محفوظ رکھا... ہر طرح سے تمہاری حفاظت کی.. بارہ سال اس نے حمدان انٹر پرائزز کیلئے دن رات ایک کر دیا صرف اس لئے تاکہ ایک دن تمہیں تمہارے پاپا کی کرسی پر بٹھا سکے... بارہ سال اس نے تمہارے پاپا سے کیا وعدہ پورا کرتے ہوئے گزار دیے اور جانتے ہو وہ بارہ سال اس کی عمر کا کونسا حصہ تھے...؟؟؟جوانی... شباب... یعنی عمر کا وہ حصہ جس میں اس وقت تم لوگ کھڑے ہو.. تو ذرا ایک لمحے کے لئے سوچو اس نے کیا جوانی میں کسی سے محبت نہیں کی ہو گی...؟؟؟اسے کیا کوئی اچھا نہیں لگا ہو گا..؟؟؟اس نے کیا کسی کو دل میں نہیں بسایا ہو گا..؟؟؟تم نے جس شخص کی خاطر اسے خود غرض کہہ دیا وہ شخص اس کی برسوں پرانی محبت ہے..." یزدان کہتا چلا گیا تھا, وہ تینوں دم بخود اسے دیکھ رہے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اسے تمہارے پاپا نے تمہارے لئے چنا تھا... حالانکہ ہم سب نے انہیں بہت منع کیا, امی نے کئی بار انہیں سمجھایا کہ انعمتا سے شادی نہ کریں, وہ عمر میں بہت چھوٹی ہے... میں نے خود انہیں انعمتا سے شادی کرنے سے منع کیا تھا لیکن انہوں نے کسی کی نہیں سنی.. م انہیں اس پر پورا یقین تھا اور اس نے بارہ سال اس یقین کو بنائے رکھا... اس نے کبھی تم تینوں کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیا, ہمیشہ تم تینوں کا ساتھ دیا... اس نے اپنی پوری جوانی تم تینوں پر وار دی, تمہیں تو بائیس سال کی عمر میں محبت کا زخم لگا ہے نار عنین اس نے اٹھارہ سال کی عمر میں اپنی محبت ہار دی تھی... سوچو اس کے دل کا کیا حال ہوا ہو گا؟؟؟ مجھے آج بھی یاد ہے اس کا اور حنین کا رشتہ طے ہو چکا تھا... بہت جلد ان دونوں کی شادی ہونے والی تھی لیکن بیچ میں تمہارے پاپا آ گئے.... تم تینوں کو کس نے یہ حق دیا کہ تم اس سے پوچھو کہ اس نے تمہارے پاپا سے شادی کیوں کی...؟؟؟ اگر وہ تمہارے پاپا سے شادی نہ کرتی تو آج تم تینوں کا شاید نام و نشان بھی نہیں ہوتا... حمدان انٹرپرائزز کی

کرسی پر تمہاری پیاری خالہ جان بیٹھی ہوتی..." وہ بے حد غصے میں تھا

"چاچو پلیز... مجھ سے غلطی ہو گئی, مجھے بس غصہ آ گیا تھا انہیں حنین کے ساتھ دیکھ کر... میرے جو منہ میں آیا میں انہیں کہتی چلی گئی, مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ تو شروع سے انہی کا ہے.... مجھے نہیں پتا تھا کہ انہوں نے اپنی محبت کے بدلے ہمیں چنا... میں بھول گئی تھی کہ انہیں تو ہمارے پاپا نے ہمارے لئے چنا تھا اور... پاپا کا چنا کبھی غلط نہیں ہو سکتا" رعنین روتے ہوئے کہتی چلی گئی

"تم تینوں نے بہت غلط کیا ہے اس کے ساتھ... تم لوگوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ تمہارے بھائی کی ماں ہے... خدا جانے وہ دونوں ماں بیٹا کہاں خوار ہو رہے ہوں گے...؟؟؟" یزدان نے کہا

"چاچو پلیز... انہیں ڈھونڈنے میں ہماری مدد کریں, بس ایک بار انہیں ڈھونڈ دیں... میں پیروں میں گر کر ان سے معافی مانگ لوں گا, میں ان سے بہت پیار کرتا ہوں.... اور میں جانتا ہوں ہم تینوں میں سے وہ سب سے زیادہ پیار مجھے کرتی ہیں

پلیز" حیان کسی چھوٹے بچے کی طرح رو رہا تھا

"ایک لمحے کے لئے خود کو اس کی جگہ پر رکھو اور سوچو کہ اس لڑکی نے اپنی ساری جوانی اپنی سوتیلی اولاد کے لئے پھونک دی اور پھر وہی اولاد اس کے سامنے تن کر کھڑی ہو کر کہے کہ اسے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے... سوچو اس کے دل پر کیا گزری ہو گی...؟؟؟" یزدان نے کہا

"چاچو ہم نے انہیں نہیں کہا کہ وہ گھر چھوڑ کر چلی جائیں..." وہ بولا

"کیا ابھی اسے یہ کہنے کی کوئی کسر تھی کے گھر چھوڑ کر چلی جاؤ..؟؟؟" کیا وہ تبھی گھر چھوڑ کر جاتی جب تم اسے کہتے... جو کچھ تم تینوں نے کہہ دیا کیا وہ کم تھا...؟؟؟ کیا اس کے بعد بھی وہ تمہارے گھر رکتی...؟؟؟ اتنا کچھ سننے کے بعد اخر اس کا اس گھر میں کھڑے رہنے کا جواز ہی کیا تھا...؟؟؟" وہ بولا

"چاچو پلیز... میرے ساتھ چلیں, ہم مل کر انا کو ڈھونڈ لیتے ہیں, بس ایک بار وہ ہمیں واپس مل جائیں پھر انہیں کہیں نہیں جانے دیں گے" حیان نے کہا

"اسے کہاں ڈھونڈیں گے...؟؟؟حیان خدا جانے وہ کہاں ہو گی...؟؟؟" یزدان انتہائی پریشان تھا

.....

اسے ہوش آگیا تھا, مندی مندی سی آنکھوں سے اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں...سنان اس کے پاس ہی فرش پر گرا سو رہا تھا, اس کے دونوں ہاتھ کمر کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی, اس سے پہلے کہ وہ سنان کو جگاتی...کمرے کا دروازہ کھلا اور آئرہ مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی

"دیکھا...دنیا ٹھیک ہی کہتی ہے, سوتیلے رشتے کبھی سگے ہو ہی نہیں سکتے چاہے ان کے لیے پوری جوانی ہی کیوں نہ پھونک دی جائے..." وہ دھیرے سے اس کے پاس پنجوں کے بل بیٹھی اور اس کے منہ پر سے ٹیپ کھینچ دی

"اتنی گری ہوئی حرکت کا کیا مقصد ہے..؟؟؟" انعمتا نے پوچھا

"تمہارے سوتیلے بچوں کو اب تک تمہاری گمشدگی کے بارے میں پتہ چل گیا

ہو گا, میں بس زاہا کے نکاح تک تمہیں یہاں رکھوں گی اور جیسے ہی وہ رخصت ہو کر اپنے گھر جائے گی تمہیں کسی چلتی بس یا ٹرک کے آگے تھکا دے دوں گی... خس کم جہاں پاک" وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

"جانتی ہو آئرہ... اس لمحے بھی تمہاری آنکھوں میں مجھے کیا نظر آرہا ہے...؟؟؟

ہار... وہ ہار جو ہمیشہ سے تمہارا مقدر رہی ہے" انعمتا نے کہا

"اس بار میں نے اپنا مقدر بدل دیا ہے انعمتا حمدان خان..." وہ بولی

"نہیں آئرہ... تمہارا مقدر آج بھی وہی ہے... تم آج بھی مجھے انعمتا حمدان خان کہتی ہو... کیونکہ تم مان چکی ہو کہ حمدان میرا تھا" وہ مسکرائی

"ہم کسی جانور کے ساتھ بھی پندرہ سال گزاریں تو وہ بھی ہمارا گرویدہ ہو جاتا ہے وہ تینوں تو پھر انسان ہیں... وہ مجھے ڈھونڈ لیں گے آئرہ کیف خان... اور..." وہ ذرا سا رکی

"...ان سے بھی پہلے مجھے وہ ڈھونڈ لے گا جو آج بھی مجھ سے محبت کرتا ہے..." وہ

مسکراتی چلی گئی تھی... آئرہ بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی

.....

اسے یزدان سے انعمتا کی گمشدگی کے بارے میں پتہ چلا تھا... اور وہ سنتے ہی کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا تھا... انعمتا کو غائب ہوئے پوری ایک رات اور پورا ایک دن ہو گیا تھا

یزدان اور حیان نے اسے ہر جگہ تلاش کر لیا, سارے ممکنہ ٹھکانے چھان مارے, سارے قریبی دوستوں سے پتہ کروالیا لیکن بے سود... وہ کہیں بھی نہیں تھی

دھواں دار گاڑی چلاتے ہوئے وہ سب سے پہلے حیان کے سر پر پہنچا تھا

وہ تینوں لاؤنج میں ہی آڑے ترچھے سے بیٹھے تھے... دانین کا رو رو کر برا حال تھا... یزدان بھی وہیں تھا جب وہ آندھی طوفان کی طرح اندر آیا

"کہاں گئی ہے وہ؟؟؟" وہ دہاڑ کر بولا تھا

"حنین... ذرا حوصلے سے" یزدان جو اس کے تیوروں سے خوف آیا تھا

"بھاڑ میں گیا حوصلہ... کیوں نکالا اسے گھر سے؟؟؟" وہ حیان کی طرف آیا تھا

"میں نے نہیں نکالا..." وہ خود انتہائی پریشان تھا

"تو پھر کہاں چلی گئی وہ؟؟؟" حنین نے زور سے کہا تھا

"حنین... یار بس کر، مل جائیں گی وہ" یزدان نے اس کا بازو پکڑا تھا

"کیا یزدان یار... ہر بار کیا یہ ہی ہو گا میرے ساتھ... پندرہ سال پہلے بھی وہ مجھ سے چھن گئی تھی ان کے باپ کی وجہ سے... اور آج پھر وہ مجھ سے چھن گئی ہے ان تینوں کی وجہ سے..." وہ دہاڑا

"اپنے باپ کا ہی خون ہو تم تینوں... اسی کی طرح خود غرض اور مطلب پرست... اس نے بھی صرف اپنا سوچا، اپنی کمپنی کا، اپنے بچوں کا... یہ نہیں سوچا کہ جب وہ نہیں ہو گا تو وہ کیا کرے گی... بارہ سال سے وہ لڑکی تنہا ہے... اور آج تم تینوں نے بھی وہ ہی کیا، صرف اپنا سوچا... اس کا کسی نے نہیں سوچا" وہ ہتھے سے اکھڑ گیا تھا

"سوتیلی ماں کو تو دھکا دے دیا... اس دس سالہ باپ جنے پر تو ترس کھا لیتے" وہ

بولا

"میری ایک بات یاد رکھنا تم تینوں...اگر اسے کچھ ہو گیا نا تو میں ایک ایک کو زندہ گاڑھ دوں گا" وہ انگلی اٹھا کر کہتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا تھا

.....

"ماما...ہم یہاں سے کب جائیں گے؟؟؟" سنان اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھا تھا

"پتہ نہیں بیٹے..." وہ بولی

"ماما ہمیں اس آنٹی نے یہاں کیوں بند کر رکھا ہے؟؟"

"بیٹے وہ مجھ سے نفرت کرتی ہیں....اسلیے"

"حیان بھائی ہمیں ڈھونڈ لیں گے...ہیں نا ماما؟؟" وہ بولا

"انشاءاللہ...." وہ بولی اور ساتھ ہی آہٹ کی آواز آئی تھی

تبھی دروازہ کھلا اور آنے والے کو دیکھ کر انعمتا ششدر سی رہ گئی

"سوری میم... میں ذرا لیٹ ہو گیا" وہ اس کے پاس بیٹھا تھا

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں؟؟" وہ حیران تھی

"ابھی تھوڑی دیر پہلے رعنین نے بتایا کہ آپ کل رات سے غائب ہیں... مجھے تبھی اندازہ ہو گیا کہ یہ کارنامہ میری مام کا ہی ہو سکتا ہے" وہ اس کے ہاتھ کھولتے ہوئے بولا تھا, انعمتا نے جلدی سے سنان کے ہاتھ کھولے تھے

"اپنی مام سے کیا کہو گے اب؟؟؟"

"یہ ہی کہ میں اور آپ ایک ہی ٹیم ہیں" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

"آپ کو کہاں چھوڑوں؟؟" اس نے باہر آتے ہوئے پوچھا

"کسی کو بتاؤ گے تو نہیں....؟؟؟" جواباً اس نے اپنا منہ بند رکھنے کا اشارہ کیا تھا

"چلو..." وہ اس کی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی تھی

.....

دھاڑ سے اس کے آفس کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر آیا تھا

آئرہ نے بڑے اچنبھے سے اسے دیکھا

"انعمتا کہاں ہے؟؟؟"اس نے بمشکل خود پر قابو رکھا ہوا تھا

"آپ کو وہ یہاں نظر آرہی ہے مسٹر حنین...؟؟؟"وہ بولی

"بس آئرہ کیف خان...بہت ہو گیا...میں آخری بار پوچھوں گا کہ انعمتا کہاں ہے ؟؟؟"وہ اس کی میز پر دونوں ہاتھ ٹکاتے ہوئے بولا تھا

"یہ تم مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہے ہو؟؟"وہ سارے آپ جناب لمحوں میں بھول گئی تھی

"آج رات کو زاہا اور معیز کی مہندی ہے مس کیف خان...اور اگر تم چاہتی ہو کہ سب کچھ ویسے ہی ہو جیسے تم چاہتی تھیں تو مجھے ابھی اسی وقت بتا دو کہ انعمتا کہاں ہے؟؟؟"وہ سرد لہجے میں بولا تھا

"تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے بھلا...؟؟؟"آئرہ نے پوچھا

"وجہ وہی ہے جو ہر بار ہوتی ہے....اور وجہ ہر بار محبت ہی ہوتی ہے آئرہ کیف

خان..."وہ بولا اور آئرہ بس ساکت سی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی

انعمتا نے درست کہا تھا...

"میں نے پوچھا...انعمتا کہاں ہے؟؟"وہ پھر بولا

"مجھے نہیں پتہ..."آئرہ نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی تھی

حنین نے چند لمحوں بعد اپنا سیل نکالا اور معیز کو کال ملالی

"معیز....یار ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے سورات کا فنکشن کینسل کرنا پڑے گا...

بلکہ فی الحال یہ شادی ہی کینسل سمجھو...جتنے مہمانوں کو کارڈز بانٹے ہیں انہیں کال

کر دو کہ...شادی منسوخ ہو گئی ہے"معیز سے کہہ کر اس نے کال ڈس کنکٹ کر

دی پھر یزدان کو کال ملائی

"یزدان...ایک پریس کانفرنس کرنی ہے یار ابھی...ہم ہاشی ٹریڈرز سے

پارٹنر شپ ختم کر رہے ہیں...آج اور ابھی سے ہماری آئرہ کیف سے ہر قسم کی

ڈیکنگ ختم...."آئرہ نے ایکدم اس کی بات کاٹی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں بتاتی ہوں وہ کہاں ہے...؟؟؟"اس کے کہتے ہی حنین رک گیا

"میں تمہیں وہاں لے چلتی ہوں لیکن...یہ سب مت کرو"وہ پوری ہاشمی ٹریڈرز داؤ پر لگا کر بیٹھی تھی, حنین نے کال ڈس کنیکٹ کرتے ہوئے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا

آئرہ اسے اس فارم ہاؤس پر لے آئی جہاں اس نے انعمتا کو بند کر رکھا تھا

"وہ اندر ہے..."آئرہ نے کہا

"انعمتا..."اسے آواز دیتا ہوا وہ اندر چلا گیا, آئرہ بھی اس کے پیچھے اندر آئی تھی

حنین نے سارا فارم ہاؤس چھان مارا..وہ کہیں بھی نہیں تھی, آئرہ کو اس کے ہاتھوں پر بندھا کپڑا وہیں پڑا نظر آ گیا تھا

"کہاں گئی وہ؟؟؟"حنین کو غصہ آ گیا

"میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ...وہ یہیں تھی, ابھی کچھ دیر پہلے وہ یہیں تھی.... شائد بھاگ گئی ہو گی"آئرہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی

حنین نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا پرسنل ریوالور نکالا اور اس کے ماتھے سے لگا دیا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو... اگر اسے کچھ ہوا تو میں صرف تمہاری زندگی ہی برباد نہیں کروں گا بلکہ تمہاری موت بھی اجیرن کر دوں گا" وہ انتہائی سرد لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا

"زارون..." آئرہ نے سرگوشی میں کہتے ہوئے آنکھیں بند کی تھیں

.....

تقریباً شام چار بجے کا وقت تھا جب وہ یزدان کے گھر پہنچی... زارون اسے اتار کر وہیں سے واپس پلٹ گیا تھا

اس کی قسمت کے یزدان گھر پر ہی تھا... انعمتا اور سنان کو اپنے گھر کی دہلیز پر کھڑے دیکھ کر وہ دم بخود رہ گیا

"تمہارے گھر میں بھی میرے لئے کوئی جگہ ہے یا نہیں؟؟؟" اس نے پوچھا,

یزدان نے آگے بڑھ کر سنان کو اپنے ساتھ لگایا تھا

"یہ آپ کا گھر ہے انعمتا..." وہ اسے اندر لے آیا, فریحہ نے بھی اسے دیکھ کر سکھ کا سانس لیا تھا, یزدان نے احتیاطاً دروازہ بند کر دیا

"بچے کیسے ہیں یزدان...؟؟؟" اس نے پوچھا, سنان کو فریحہ اپنے ساتھ لے گئیں تھیں, وہ بھوک بھوک کرنے لگا تھا

"شرمندہ ہیں... بہت شرمندہ ہیں, دانین کے تو آنسو ہی نہیں تھم رہے... حیان سارا دن ٹی وی لاؤنج میں پڑا ادھر ادھر فون کھڑکاتا رہتا ہے... اور... رعنین کی حالت سب سے خراب ہے, وہ رو بھی نہیں پا رہی کہ اندر سے غبار ہی نکل جائے"

یزدان نے کہا

"جانتے ہو یزدان.... میرے لئے ان تینوں کا یہ رد عمل بہت زیادہ شاکنگ نہیں تھا... حمدان نے بہت پہلے مجھے اس خطرے سے باور کروا دیا تھا, انہوں نے ڈائلسز مشین پر لیٹے ہوئے مجھ سے کہا تھا کہ انعمتا جب تک تینوں بچے چھوٹے ہیں تب تک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم ان کے کچے ذہن صاف کر لو گی لیکن... اگر ان کے بڑے ہونے کے بعد کسی نے ان کے ذہنوں میں زہر گھولا... تو وہ صاف نہیں ہو پائے گا.... انہوں نے مجھے کہا تھا کہ دنیا کی نظروں میں سوتیلی ماں ہمیشہ سوتیلی ہی رہتی ہے بھلے ہی وہ اپنی اولاد پر جان ہی کیوں نا وار دے..." وہ کہتی چلی گئی

"انعمتا وہ تینوں دل سے ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں... بس محبت میں ہارے ہوئے ہیں اسلیے چوٹ زیادہ لگی ہے, کم سن ہیں اسلیے درد برداشت نہیں کر پا رہے, اب ہر کوئی زارون حاطب کی طرح سمجھدار اور مضبوط تو نہیں ہوتا کہ محبت کے رموز و اوقاف جوانی میں ہی سیکھ سکے" یزدان نے کہا

"وہ تینوں میرے دل کا حصہ ہیں یزدان... اسی لئے تو میرے دل کو اتنی تکلیف ہوئی ہے" انعمتا نے کہا

"اگر آپ اس لمحے ان تینوں کی حالت دیکھ لیں تو برداشت نہیں کر سکیں گی... وہ بھوکے پیاسے بس آپ کو ڈھونڈنے کے جتنوں میں لگے ہوئے ہیں" یزدان نے کہا

"اور حنین...؟؟؟"اس نے پوچھا

"حنین یامن میر کے ہاتھوں میں ریوالور ہے جو وہ اب تک آئرہ کیف خان کے ماتھے سے لگا چکا ہو گا" یزدان دھیرے سے مسکرایا تھا,انعمتا ششدر سی اسے دیکھتی رہ گئی

"وہ آتش فشاں بنا پھر رہا ہے انعمتا..." یزدان نے کہا

"یزدان...میں چاہوں تو اسی وقت واپس جا کر اس سارے تماشے کو ختم کر دوں لیکن...کچھ عرصے بعد پھر وہی ہو گا جو ہمیشہ ہوتا آیا ہے,ہمیشہ آئرہ کیف خان نامی اس سانپ کو ڈرا کر بھگا دیا جاتا ہے...اس کا سر نہیں کچلا جاتا...اس بار اس کا سر کچلنا ہے"وہ بولی

"اور اگر تم چاہو....تو اس بار اس سے اپنی بربادی کا تھوڑا بہت بدلہ لے سکتے ہو" انعمتا نے کہا

"میں سمجھ گیا ہوں انعمتا...آپ سکون سے یہاں رہیں...اس کھیل کو اب میں

خود ہی کھیل لوں گا" وہ بولا

"اس نے ہمارے تین پراجیکٹس ہتھیا لئے ہیں یزدان... حیان کو بہت بڑا دھچکا لگائے گی وہ... اگر تم حنین سے بات کرو کہ..." اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی, بیرونی دروازہ بڑی زور سے بجا تھا

"انعمتا... آپ اندر جائیں, امی سنان کو اوپر لے جائیں" وہ دھیرے سے کہتا ہوا باہر چلا گیا

"یزدان..." حنین گرجتا ہوا اندر آیا تھا

"انعمتا کو اس شاطر عورت نے ہی اغواء کروایا ہے... میں ابھی اس کے فارم ہاؤس سے ہی واپس آیا ہوں, بقول اس کے وہ بھاگ گئی ہو گی لیکن... مجھے یقین ہے کہ اس دھوکے باز عورت نے اسے اور اس کے بیٹے کو کہیں اور چھپا کر رکھا ہے اور... اس سے کوئی بعید نہیں کہ اس نے انعمتا کو...." اس سے آگے اس سے بولا نا گیا

"حنین... اب کیا کریں؟؟؟"

"میں نے اسے کل تک کا وقت دیا ہے...اگر کل تک انعمتا نا ملی تو وہ عورت سلاخوں کے پیچھے ہو گی...تو دیکھ لینا" وہ بولا, انعمتا دروازے کی اوٹ میں کھڑی سب سن رہی تھی

"حنین....میرے خیال سے ہمیں اسے پارٹنر شپ کا ڈراوا دینا چاہئے" وہ بولا

"پارٹنر شپ گئی بھاڑ میں...تو بس دیکھتا جا کہ میں اس عورت کا حشر کیا کرتا ہوں...اس نے مجھ سے کمٹمنٹ کی تھی کہ نقصان صرف حمدان انٹرپرائزز کو پہنچایا جائے گا...اس کی چیئرپرسن کو نہیں...اور اس نے کمٹمنٹ توڑ دی...اگر مجھے کل تک انعمتا نہیں ملی تو اس عورت کی سات پشتیں یاد رکھیں گی کہ اس کا مجھ سے پالا پڑا تھا" وہ گرجتا جا رہا تھا, اندر کھڑی انعمتا کے لبوں پر خفیف سی مسکراہٹ بکھر گئی...

وہ ہمیشہ سے اسی کا تھا...پھر کیا تھا جو بیچ میں پندرہ سال حائل تھے...وہ پندرہ سال بعد بھی اسی کا تھا

"حنین..سب ٹھیک ہو جائے گا" یزدان نے کہا

"یزدان...میں تھوڑی دیر کے لئے ہال تک جا رہا ہوں,رات کو مہندی ہے...اگر کل تک انعمتا نا ملی تو مجھے معیز کو بھی سمجھانا ہے کہ...بھاڑ میں گئی یہ شادی" وہ تن فن کرتا ہوا باہر نکل گیا تھا

یزدان دروازہ بند کر کے پلٹ آیا,انعمتا بھی اندر سے نکل آئی تھی

"دیکھا آپ نے...مجھے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے...یہ خود ہی اس کا دماغ ٹھکانے لگا لے گا" یزدان دھیرے سے مسکرا دیا

"آئرہ کے ساتھ رہ رہ کر اس کا دماغ بھی شاطرانہ ہو گیا ہے..." وہ بھی مسکرا دی تھی

.....

چٹاخ کی آواز کے ساتھ اس کی ماں کا تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا...وہ بس سر جھکائے کھڑا رہ گیا

"کہاں ہے وہ؟؟؟"وہ زور سے دہاڑی تھی

"پتہ نہیں..."وہ بولا

"زارون....میں آخری بار پوچھ رہی ہوں کہ وہ کہاں ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"پتہ نہیں..."ساتھ ہی اسے دوسرا تھپڑ پڑا تھا

"تو نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا زارون..."وہ چیخی

"آپ نے انہیں وہاں کیوں رکھا؟؟"زارون نے پہلی بار سر اٹھایا تھا

"میرا بس چلے تو میں اسے جہنم واصل کر دوں..."وہ بولی

"کیوں؟؟؟"کیا بگاڑا ہے اس نے آپ کا...اگر سچ کہیں تو آج اس کی وجہ سے آپ ہاشمی ٹریڈرز کی چیئر پرسن ہیں"وہ بولا

"مجھے حمدان انٹرپرائزز کی چیئر پرسن بننا تھا..."وہ بولی

"جو چیز خدا نے آپ کے مقدر میں لکھی ہی نہیں...وہ آپ زبردستی کیسے حاصل کر لیتیں؟؟؟اور جو چیز خدا نے انعمتا کے مقدر میں لکھ دی وہ آپ زبردستی کیسے ان

سے چھین لیتیں...؟؟؟جوان کا تھا...وہ انہیں مل گیا...اور جو آپکا تھا...وہ آپ کو...پھر لڑائی کس بات کی مام؟؟؟"وہ کہتا چلا گیا

"اس نے میری محبت چھین لی تھی..."وہ بولی

"وہ محبت جو کبھی آپ کی تھی ہی نہیں....حمدان انکل کبھی آپ کے نہیں تھے مام...کبھی بھی...وہ یا تو مائرہ خالہ کے تھے...یا پھر انعمتا کے...آپ کے نہیں تھے"وہ بولا

"ہمارا کسی سے محبت کرنا سراسر ہمارا اپنا فعل ہوتا ہے مام...چاہے تو سامنے والا اس محبت کو قبول کرے یا نا کرے...ہمارا کام صرف محبت کئے جانا ہے...آپ نے سب کچھ کیا...بس محبت نہیں کی"وہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا

.....

زاہا کی مہندی کے فنکشن میں ان تینوں میں سے کوئی بھی نہیں گیا تھا,حیان نے ہر ممکن کوشش کرلی تھی لیکن انعمتا کا کوئی سراغ نہیں تھا,دانین تو بس اپنے کمرے

کی ہو کر رہ گئی تھی

اس رات بھی رعنین نے اسے بمشکل اس کے کمرے سے باہر نکالا...وہ دو دن سے بھوکی تھی

بمشکل تین چار نوالے زہر مار کر کے وہ وہیں ٹی وی لاؤنج کے صوفے پر ہی گر گئی,

تبھی حیان تھکا ہارا سا اندر آیا تھا,رات کے دس بج رہے تھے,وہ کوٹ صوفے پر پھینکتا ہوا وہیں کارپٹ پر ہی گر گیا

"کچھ پتہ چلا حیان؟؟"رعنین اس کے پاس آتے ہوئے بولی

"نہیں یار...وہ کہیں بھی نہیں ہیں,میں تو آج سارے قریبی ہسپتال بھی چھان آیا ہوں"وہ بولا

"حیان بھائی...انہیں کچھ ہو گیا تو؟؟؟"دانین روتے ہوئے بولی تھی

"سنان بھی ان کے ساتھ ہے...پتہ نہیں سنان کا کیا حال ہو گا"وہ بولی

"حیان...کہیں یہ خالہ کا کام نا ہو؟؟؟"رعنین کی آنکھیں بھی بھر آئی تھیں

"وہ کونسا مان جائیں گی؟؟" حیان نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تھا

"رعنا ہم نے بہت غلط کیا ہے... بہت زیادہ, یار وہ صرف اٹھارہ سال کی تھیں جب پاپا نے ان سے شادی کی تھی... اور صرف اکیس سال کی عمر میں انہیں چھوڑ گئے تھے... رعنا یار ہم انہیں کس منہ سے خود غرض کہہ رہے تھے...؟؟؟ اکیس سال کی عمر میں ان کے پاس چوائس تھی کہ وہ اپنا سوچ لیتیں, وہ تب حنین کی طرف پلٹ سکتی تھیں لیکن... وہ نہیں پلٹیں, ان کے پاس سب کچھ تھا رعنا.... وہ اپنے حصے کی جائیداد اور بینک بیلنس لیکر اگر ہمیں چھوڑ بھی جاتیں تو ہم کیا کر لیتے... ؟؟؟" حیان کہتا چلا گیا

www.novelsclubb.com

"انہوں نے بارہ سال ہمارا خیال رکھا... انہوں نے اپنی پوری جوانی ہمارے لئے برباد کر دی رعنا اور ہم نے کیا کیا... ہم نے کیا کیا؟؟؟" وہ رو پڑا تھا

"میں نے ان کے منہ پر انہیں فساد کی جڑ کہہ دیا... میں ہوتا کون ہوں انہیں یہ کہنے والا.... میں نے انہیں کیسے کہہ دیا کہ آج وہ نا ہوتیں تو زاہا میری ہوتی... میں نے

کوئی نرالی محبت کی تھی؟؟؟وہ اٹھارہ سال کی عمر میں صرف میری خاطر اپنی محبت قربان کر گئیں اور میں... میں نے سارا دوش ان کے سر رکھ دیا" وہ روتا جا رہا تھا

"حیان سب بڑی زیادتی میں نے کی ہے... میں نے انہیں وہ سب کچھ کہا جو..." وہ خود بھی رو پڑی تھی

"حیان بھائی... ہم پاپا کو کیسے فیس کریں گے؟؟؟" دانین نے کہا

"انہیں پاپا نے چنا تھا اور ہم نے انہیں کھو دیا..." وہ بولی

"میں کیا کروں؟؟؟انہیں کہاں ڈھونڈوں؟؟؟" وہ بے بس تھا

"پچھلے ہفتے تین بڑے پراجیکٹس میرے ہاتھ سے چلے گئے ہیں... بس چند دن اور... پھر میں حمدان انٹرپرائزز بھی ڈبو دوں گا" وہ بولا تھا

.....

معیز اور زاہا کی مہندی کا فنکشن جیسے تیسے انجام پا ہی گیا... وہ تقریباً ایک بجے ہال سے فارغ ہوئے تھے, حنین آتے ہوئے ایک بار پھر آئرہ کو الٹی میٹم دے کر آیا تھا

انعمتا کا ہنوز کوئی سراغ نہیں تھا...

وہ چینج کر کے نکلا تو معیز اس کے انتظار میں تھا

"آپ سے بات کرنی ہے..." وہ بولا

"تو کرو..." وہ بولا

"چاچو یار مجھے سمجھا کیا ہے آپ نے؟؟؟" وہ تڑخ گیا

"اب کیا ہو گیا؟؟؟"

"وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی..." معیز چیخ پڑا

"تو میں کونسا تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اس سے شادی کر لو..." حنین کے کہتے ہی وہ ٹھٹھک گیا

"کیا مطلب؟؟؟"

"معیز اس لڑکی کی سوتیلی ماں چاہے جتنی بھی شاطر سہی لیکن اس کا باپ ایک بہترین انسان تھا... وہ بالکل اپنے باپ جیسی ہے... خدا کی قسم میں نے اسے

تمہارے لئے صرف اپنے بزنس کی خاطر نہیں چنا... بلکہ اسلیے چنا کہ وہ چنے جانے کے قابل تھی..." حنین کہتا چلا گیا

"اس کی سیرت پر مجھے کوئی شبہ نہیں ہے چاچو لیکن... وہ میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکے گی... وہ حیان سے محبت کرتی ہے... میں کب تک آنکھوں پر پٹی باندھ کر رکھوں گا.... آنیوالے وقتوں میں وہ ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن ہو گی... تو کیا یہ ممکن ہو گا کہ وہ حیان کو دیکھ کر آنکھیں بند کر سکے..." معیز کہتا چلا گیا

"آپ تو واقف ہیں نا اس درد سے... پھر آپ کیوں چاہتے ہیں کہ زاہا بھی ساری عمر اسی درد کے ساتھ گزار دے..." وہ بولا

"میں نے پہلے دن تمہیں کہا تھا کہ تمہارے اوپر کوئی زور زبردستی نہیں ہے..." وہ بولا

"پھر آپ چاہتے کیا ہیں؟؟؟" وہ سمجھ نا سکا

"جس دن مجھے زاہا اور حیان کی محبت کا ادراک ہوا تھا اسی دن میں آپ کے پاس آیا

تھا... کہ آئرہ کو انکار کر دیں, آپ نہیں مانے... حیان فقیروں کی طرح میری منتیں کرتا رہا... میں بار بار آپ سے کہتا رہا کہ انکار کر دیں لیکن آپ نہیں مانے... دانین میری خاطر گھل گھل کر آدھی رہ گئی, میں پھر آپ کے پاس آیا لیکن... آپ نہیں مانے... اور اب کہہ رہے ہیں کہ... تمہاری مرضی...؟؟؟؟" وہ کہتا چلا گیا

"مجھے اس کے برابر آنا تھا معیز... مجھے بالکل حمدان سیف خان بننا تھا... تاکہ جب میں ایک بار پھر اس کے سامنے آتا تو پھر وہ کسی اور کی طرف نا دیکھ پاتی.... وہ ایک بار پھر مجھے کسی حمدان سیف خان کے لئے ٹھکرا نا پاتی... اور مجھے اس سے بدلہ لینا تھا... زیادہ نہیں... بس تھوڑا سا, بس اتنا سا کہ وہ ایک بار میری طرف پلٹ کر ضرور آتی... ایک بار میرے آگے ہاتھ ضرور پھیلاتی... ایک بار بس اتنا ضرور کہتی کہ اس نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا..." وہ کہتا چلا گیا

"....اور اس نے کہہ دیا... اس بے کہہ دیا کہ وہ میری مجرم ہے, میں اسے جو چاہے سزا دے لوں, وہ مان گئی کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی تھی" وہ بولا

"اور بس... یہ ہی میرا پلان تھا... لیکن میرے اس پلان کی وجہ سے وہ ایک بار پھر مجھ سے چھن جائے گی... یہ میرا پلان نہیں تھا..." وہ اس کی طرف مڑا

"اگر آج تم میرے پاس نہیں آتے... تو میں خود تمہارے پاس آنے والا تھا... میں کہ جس نے خود محبت میں ہجر کی چوٹ کھائی ہے... وہ کسی اور کو یہ چوٹ کیسے پہنچا سکتا ہے؟؟؟ وہ میرے پاس بھی آیا تھا... روتا ہوا.... کہتا ہوا کہ زاہا کو مجھ سے نا چھینیں... اور مجھے لگ رہا تھا کہ میرے سامنے دوسرا حنین کھڑا ہے...." وہ بولا

"اگر آپ مجھے پہلے بتا دیتے کہ یہ صرف ایک پلان ہے تو.... میں کم از کم دانین کو تو تسلی دے دیتا" وہ بولا

"کھیل سارا آئرہ کیف خان کا تھا معیز... اسے حمدان انٹرپرائزز کو نیست و نابود کر دینا تھا... اور انعمتا کو فنا کر دینا تھا... اور اس کھیل میں اس نے سب کو مہرہ بنایا.. مجھے، تمہیں، زاہا کو، سب کو..." وہ کہتے کہتے رکا

"اور دیکھنا اب وہ اپنے اس کھیل میں خود ہی ہار جائے گی... اس کے ہاتھ کچھ بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں آئے گا...ناہاشمی ٹریڈرز...نازاہاتمیم ہاشمی...اور ناحمدان انٹرپرائزرز..."وہ کہتا چلا گیا

.....

وہ اپنے آفس میں تھی وہ اندر داخل ہوا, آئرہ اسے دیکھ کر چونک گئی تھی

"تمہاری اتنی ہمت ہو گئی کہ میرے آفس میں قدم رکھ سکو..."وہ بولی

"ہمت ہوئی ہے تو آیا ہوں..."وہ دھیرے سے مسکرایا

"دفع ہو جاؤ...ابھی"وہ تڑخ کر بولی تھی

"آئرہ...انعمتا کہاں ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"میں نہیں جانتی..."وہ زور دے کر بولی

"لیکن میں جانتا ہوں...."اس کی بات پر آئرہ زور سے چونکی تھی

"اسے تو پہچانتی ہو گی نا تم؟؟"اس نے انعمتا کا دوپٹہ اس کے سامنے رکھ دیا, وہ کناروں پر سے جگہ جگہ سے سرخ ہو رہا تھا, آئرہ دم بخود اسے دیکھتی رہ گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کل رات مال روڈ پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے آئرہ...اب خدا جانے ہوا ہے یا کروایا گیا ہے, لیکن مجھے بس وہاں یہ گرا ہوا نظر آیا..." وہ کہتا چلا گیا

"پھر میں ہسپتال پہنچا...تو پتہ چلا کہ وہ تیس سال کے لگ بھگ لڑکی تھی جو مر چکی ہے" وہ اس کی کرسی کی پشت پر آ گیا

"اور اس کے ساتھ جو بچہ تھا وہ انتہائی نگہداشت میں ہے...انتہائی نگہداشت سمجھتی ہو نا...آئی سی یو..." وہ بولا, آئرہ کا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا

"میں نے اسے دیکھا ہے آئرہ...وہ پہچانی نہیں جاتی...اس کے کپڑوں سے پہچانا ہے میں نے اسے" یزدان نے اپنا موبائل اس کے سامنے کر دیا, آئرہ ششدر رہ گئی, وہ انعمتا کے ہی کپڑے تھے...جگہ جگہ سے خون سے سنے

"اور پتہ ہے میں کیا کروں گا؟؟؟" وہ اس کی کرسی کی پشت سے ہوتا ہوا اس کے سامنے آ گیا

"میں حیان کو نہیں بتاؤں گا...حنین کو بھی نہیں....میں زارون کو بتاؤں گا کہ..

تمہاری ماں نے انعمتا حمدان خان اور اس کے بیٹے کو مروا دیا" وہ بولا

"جسٹ شٹ اپ..." وہ زور سے دہاڑی, لب کپکپانے لگے تھے

"میں نے اسے نہیں مروایا... میں نے بس اسے کڈنیپ کروایا تھا... اور فارم ہاؤس پر رکھا تھا لیکن وہ بھاگ گئی تھی فارم ہاؤس سے..." وہ بولی

"اب تم جو بھی کہو آئرہ کیف خان... اب تمہارے خلاف ایف آئی آر کٹے گی... اور تم سلاخوں کے پیچھے ہو گی" وہ اس کے عین سامنے آگیا, آئرہ لرزنے لگی تھی, یزدان دونوں ہاتھ اس کی میز پر رکھ کر آگے کو جھکا

"سب کو پتہ چل جائے گا... اور پھر تمہیں پولیس ہتھکڑی لگا کر لے جائے گی... میڈیا پر خبر آئے گی کہ..." وہ پھر زور سے دہاڑی تھی

"میں نے کچھ نہیں کیا..."

"تم نے قتل کیا ہے...." وہ بولا

"لیکن.... میں تمہیں بچا سکتا ہوں آئرہ؟؟؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا, آئرہ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"اگر تم چاہو؟؟؟" وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا, آئرہ کی زرد ہوتی رنگت اسے صاف نظر آ رہی تھی

"کیا چاہیے تمہیں...؟؟؟" اس نے پوچھا

"وہی... جو میں تم سے بیس سال سے مانگ رہا ہوں..." وہ ایک بار پھر اس کی کرسی کی پشت پر آیا تھا, اور پھر اس کے کندھے پر جھکا

"آئرہ کیف خان..." یزدان نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی تھی"

.....

www.novelsclubb.com

"آئرہ کیف خان...." حنین کی آواز پر وہ یکدم اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی, وہ نیچے ٹی وی لاؤنج میں کھڑا تھا

"تمہاری مہلت ختم ہو گئی" وہ بولا

"حنین... میری بات سنو, مجھے نہیں پتہ کہ وہ کہاں گئی؟؟؟" آئرہ جلدی سے

نیچے آ گئی

"کل تک ہم نے ان تینوں پراجیکٹس کو فائنل کرنا ہے...پراڈکٹس بالکل ریڈی ہیں...اگر میں نے یہ پارٹنرشپ ختم کر دی تو ذرا سوچو کہ تمہیں کتنے ملین کا نقصان ہو گا...؟؟؟"وہ بولا

"حنین...پلیز...ایسا مت کرنا"وہ بولی

"پچاس ہزار ملین...."وہ دو قدم آگے کو آیا

"اور ذرا سوچو کہ اگر اس نقصان کے وقت زاہا تمہارے پاس نا ہوئی...تو کیا ہو گا ؟؟؟"وہ بولا

www.novelsclubb.com

"حنین...خدا کی قسم مجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہے؟؟؟"آئرہ رونے والی ہو گئی

"اور خدا کی قسم اگر مجھے پتہ چل گیا نا کہ وہ کہاں ہے...تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"وہ اسے انگلی اٹھا کر وارن کر گیا تھا

وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے وہیں صوفے پر گر گئی, سر درد سے پھٹا جا رہا تھا,

اس کا بنایا شکنجہ اسی کے گرد تنگ ہوتا جا رہا تھا, سارا کھیل الٹ ہوئے جا رہا تھا...

اچانک دہاڑ سے ٹی وی لاؤنج کا دروازہ کھلا اور حیان اندر آیا, اس کے بالکل پیچھے رعنین تھی

"انا کو آپ نے کڈنیپ کیا ہے نا؟؟؟" وہ زور سے بولا

"کیا بکواس ہے یہ..." وہ گڑبڑا گئی

"کیا کریں گی اب آپ... جھوٹ بولیں گی... بولیں..." رعنین نے اپنے موبائل کی ریکارڈنگ آن کی تھی

"... میں نے بس اسے کڈنیپ کروایا تھا اور فارم ہاؤس پر رکھا تھا..." وہ اسی کی آواز تھی, یزدان ان تینوں کو وہ ریکارڈنگ سنوا چکا تھا

"میں آخری بار پوچھوں گا کہ انا کہاں ہیں...؟؟؟ ورنہ پھر اس کے بعد پولیس خود آپ سے سب کچھ اگلوا لے گی" حیان نے کہا

"حیان... بچے میری بات سنو..." وہ آگے کو آئی تھی

"نہیں... آپ میری بات سنیں, بہت ہو گیا آپ کا یہ گھناؤنا کھیل... مجھے بتائیں انا کہاں ہے؟؟؟" وہ چیخا

"مجھے نہیں پتہ..." وہ زور سے بولی

"چلیں ٹھیک ہے... میں یہاں سے سیدھا پولیس سٹیشن جاؤں گا" وہ اسے انگلی اٹھا کر کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا

.....

"دانی... کہاں جا رہی ہو...؟؟" اسے باہر نکلتا دیکھ کر رعنین نے پوچھا

"مجھے معیز کی شادی میں جانا ہے..." وہ بیچاری رو رو کر ادھ موئی ہوئی پڑی تھی ایک طرف انعمتا کی گمشدگی اور دوسری طرف معیز کا بچھڑنا

"دانی.. تم کہیں نہیں جاؤ گی" وہ بولی

"مجھے جانا ہے... مجھے ایک بار معیز کو دیکھنا ہے... بس آخری بار" وہ اس سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے بولی

"معیز کسی اور کا ہونے جا رہا ہے دانی.. تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی..." رعنین چیخ پڑی

"کیا ہوا ہے؟؟؟" حیان بھاگتا ہوا نیچے آیا تھا

"حیان بھائی... مجھے معیز کے پاس جانا ہے... پلیز ایک آخری بار پلیز" وہ اس کے گلے سے لگ کر بلک بلک کر رو پڑی

"دانی وہاں اب کیا ہے گڑیا؟؟؟" وہ تڑپ گیا تھا

"آج اس کی شادی ہے... حیان بھائی میرا دل جیسے دو ٹکڑے ہونے والا ہے, وہ جانتے بوجھتے زاہا سے شادی کر رہا ہے... وہ پتہ نہیں کیوں ایسا کر رہا ہے" دانین ہر ضبط کھوتی جا رہی تھی

"اچھا بس.. رونا بند کرو... میں لے چلتا ہوں تمہیں" وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا

"رعنا ہم تھوڑی دیر تک آجائیں گے" وہ بولا

"وہاں خالہ بھی ہوں گی حیان..."رعنین نے کہا

"میں نے چاچو سے کہہ دیا ہے...انہوں نے مجھے آج رات تک رکنے کا کہا ہے...

کل صبح میں ان کے خلاف ایف آئی آر کٹوادوں گا"وہ بولا تھا

.....

رات نو بجے کا وقت تھا...زاہا سرخ عروسی جوڑے میں ملبوس دلہن کے روپ میں

تیار ہو کر ہال پہنچ چکی تھی...آئرہ کی سفید رنگت میں زردیاں گھلی جارہی تھیں

ایک طرف انعمتا جو نہ جانے کہاں روپوش ہو گئی تھی

ایک طرف حنین...جو کسی بھی لمحے اسے پچاس ہزار ملین کا نقصان پہنچا سکتا تھا

ایک طرف حیان جو اس کے سر پر پولیس کی تلوار لٹکا چکا تھا

ایک طرف یزدان جو اسے صرف ایک رات کی مہلت دے کر گیا تھا

وہ مسکرا بھی نہیں پارہی تھی...پارلر بھی نہیں جا سکی تھی,زارون کی نظریں اس

کے آر پار ہو رہی تھیں,وہ اس سے بات بھی نہیں کر رہی تھی

کچھ ہی دیر میں بارات آگئی...اس نے معیز کو دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھا تھا,اس کے ساتھ ہی حنین اندر آیا تھا

تبھی اسے ایک ویٹر نے اطلاع دی کہ اسے برائڈل روم میں بلایا گیا ہے,وہ اپنی ساڑھی سنبھالتے ہوئے اس طرف آگئی

وہاں زاہا کے ساتھ اسکے آفس کی دو, تین کولیگز بیٹھی ہوئی تھیں,وہ سب آئرہ کو دیکھ کر وہاں سے چلی گئیں

"مام ذرا دروازہ بند کر دیں...آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" وہ بولی,آئرہ نے نا سمجھی سے دروازہ بند کر دیا

"کچھ دیر بعد میرا اور معیز کا نکاح ہے...جو کہ یقیناً ہو کر رہے گا کیونکہ میں آپ کی سگی بیٹی نہیں ہوں" وہ بولی

"پورا شہر باہر ہال میں جمع ہے میم...سارا بزنس سرکل,آپ کے کولیگز,بینک آفیشلز...اور آپ یقیناً کوئی بدمزگی نہیں چاہیں گی..." وہ بولی

"کہنا کیا چاہتی ہو تم؟؟؟" وہ بولی

"میں صرف آپ کو آپ کا وعدہ یاد دلا رہی ہوں... آپ نے میرے سامنے دو آپشن رکھے تھے... جو میں نے چنا وہ تو آپ نے ریجیکٹ کر دیا... تو اب بس دوسرا آپشن ہی رہ جاتا ہے.... معیز سے نکاح کے بدلے ہاشمی ٹریڈرز کی کرسی" وہ بولی

"میں نے یہ نہیں کہا تھا... میں نے حیان کے بدلے ہاشمی ٹریڈرز کی کرسی لینے کو کہا تھا" وہ بولی

"چلیں... ایسے ہی سہی" زاہا نے کہا

"اوہ میری بھولی بیٹی... کیا تم بھول گئیں کہ تم نے اس رات حیان کو چنا تھا..." آئرہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی

"نہیں سٹیپ مام... مجھے سب یاد ہے.... یہ بھی کہ اس رات آپ کے آپشنز کیا تھے...؟؟؟ اور یہ بھی کہ میں نے کسے چنا....؟؟؟ اور یہ بھی کہ آپ اسی لمحے اپنی بات سے کیسے مکر گئی تھیں....؟؟؟ چلیں اس رات والا کھیل پھر سے کھیلتے ہیں

مس آئرہ کیف خان..." وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی

"معیز سے نکاح...اور بدلے میں ہاشمی ٹریڈرز..." وہ بولی

"ہاشمی ٹریڈرز صرف میری ہے...میرے مرنے تک" وہ بولی

"تو ٹھیک ہے پھر...مجھے قبول ہے کہ جواب میں بس نفی میں گردن ہی تو ہلانی ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

"زاہا...بکواس بند کرو, میں نے تمہیں حنین والی پارٹنر شپ کا ہیڈ بنایا تو ہے" وہ بولی

"مجھے میرے ہی پاپا کی کمپنی میں ایک پارٹنر شپ کا ہیڈ بنانے والی آپ ہوتی کون ہیں؟؟؟" وہ زور سے بولی تھی

"میں معیز سے نکاح صرف اسی صورت میں کروں گی جب آپ ہاشمی ٹریڈرز کا چیئر پرسن مجھے بنائیں گی" وہ بولی

"ایسا ممکن نہیں ہے...." آئرہ کا رنگ بدل گیا تھا

"ٹھیک ہے سٹیپ مام... میرا انکار کرنا تو ممکن ہے نا؟؟؟" وہ مسکرا رہی تھی

"اچھا بات سنو... میں کچھ عرصے تک تمہیں ہاشمی ٹریڈرز کا چیئرپرسن بنا...." زاہا نے اسکی بات کاٹ دی

"بائیس سال بہت ہوتے ہیں بیوقوف بننے کے لئے... اب اور نہیں" زاہا نے کہا

"کل صبح دس بجے آپ حنین یامن میر سے اپنی پارٹنرشپ ڈیل کریں گی اور دس بج کر ایک منٹ پر مجھے چیئرپرسن بنائیں گی... منظور؟؟؟" زاہا نے کہا

"کل صبح دس بجے... ٹھیک ہے..." وہ بولی, زاہا نے مسکراتے ہوئے کسی کو کال کی تھی

www.novelsclubb.com

"پیپرز لے آؤ..." وہ بولی

"سٹیپ مام... ذرا دروازہ کھولنا پلیز" وہ بولی, آئرہ نے نا سمجھی سے دروازہ کھول دیا, باہر ہاشمی ٹریڈرز کا آفیشل وکیل کھڑا تھا

"چلیں مام.. سائن کریں" وہ بولی

"لیکن... تم نے تو کہا کہ صبح دس بجے..." آئرہ سمجھ نا سکی

"فکر نا کریں... میں آپ کی طرح وعدہ خلاف نہیں ہوں... صبح دس بجے تک وہ کرسی آپ کی ہی ہے... میں اس پر دس بج کر ایک منٹ پر ہی بیٹھوں گی" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"زاہا... یہ ٹھیک نہیں ہے" اسے شدید غصہ آیا

"...The choice is yours step mom

اگر آپ نے سائن نہیں کیے تو میں اس شادی سے انکار کر دوں گی... اور میرا نہیں خیال کے اس انکار کے بعد معیز کے پیارے چاچو آپ سے ڈیل مکمل کریں گے... پچاس ہزار ملین سٹیپ مام.... کہاں سے بھریں گی آپ؟؟؟" وہ مسلسل مسکرا رہی تھی, آئرہ نے بادل نخواستہ سے ان پیپرز پر سائن کر دیئے تھے

"...Thank you step Mom

"...You are so sweet

زاہا نے ہلکا سا اس کے گلے لگتے ہوئے اس کے گال کو چوما تھا

.....

اسے سٹیج پر لا کر بٹھا دیا گیا تھا... معیز اس کے پہلو میں بیٹھا تھا

کچھ ہی دیر بعد نکاح خوان بھی آ گئے, آئرہ مارے غصے کے سرخ ہوئی پڑی تھی, بلا وجہ ہی ویٹروں پر برس رہی تھی

حنین, معیز کے ساتھ بیٹھا تھا... یزدان بھی آیا ہوا تھا اور مسلسل آئرہ کو دیکھ رہا تھا

حیان سٹیج سے ذرا سا فاصلے پر زارون کے ساتھ کھڑا تھا, معیز اسے دیکھ چکا تھا

دانین عین سٹیج کے ساتھ والی ٹیبل پر بیٹھی تھی

تبھی نکاح خوان سٹیج پر آ گئے

"نکاح شروع کریں مولوی صاحب..." آئرہ نے سٹیج پر آتے ہوئے کہا تھا

نکاح خوان نے نکاح پڑھنا شروع کر دیا

"معیز ضامن میر... ولد سبتین ضامن میر کیا آپ کو زاہا تمیم ہاشمی ولد بشر تمیم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاشمی سے نکاح بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت قبول ہے؟؟؟"اس نے پوچھا...معیز خاموش تھا

بس اس نے ایک نظر اپنے برابر میں بیٹھی زاہا پر ڈالی...وہ سر جھکائے بیٹھی تھی

پھر کچھ فاصلے پر کھڑے مجنوں بنے حیان کی طرف دیکھا...وہ انتہائی بے بسی سے زاہا کی طرف دیکھ رہا تھا

وہ اس کا دوست تھا...جو اس کے برابر میں بیٹھی لڑکی سے محبت کرتا تھا....تو پھر بھلا وہ اپنے دوست کی جگہ بیٹھا کیا کر رہا تھا...؟؟؟

وہ کچھ بھی بولے بنا کھڑا ہوا اور سٹیج سے اتر کر حیان کی طرف آیا دانین حیرانی سے کھڑی ہو گئی تھی

معیز نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوبارہ سٹیج پر لے آیا اور اسے زاہا کے برابر میں بٹھا دیا

وہ ششدر سی اسے دیکھ رہی تھی

"دوبارہ پوچھیں مولوی صاحب"معیز نے کہا

"لیکن....؟؟؟" نکاح خوان نے آئرہ کی طرف دیکھا

"یہ کیا تماشا ہو رہا..." دفعتاً اسے اپنی کلائی پر کسی کی گرفت محسوس ہوئی تھی, اس نے ایک دم سر اٹھا کر دیکھا... وہ یزدان تھا

اس نے بس آئرہ کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا تھا... وہ خاموش کھڑی رہ گئی

کسی نے نکاح خوان کو حیان کا پورا نام بتایا تھا

"حیان حمدان خان ولد حمدان سیف خان کیا آپ کو زاہا تمیم ہاشمی ولد بشر تمیم ہاشمی سے نکاح بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت قبول ہے؟؟؟" نکاح خواں نے پھر پوچھا تھا, حیان اور زاہا حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے

نکاح خواں نے پھر پوچھا... حیان نے اچنبھے سے حنین کی طرف دیکھا

"میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ دنیا میں ایک اور لڑکا حنین یا من میر جیسی زندگی

گزارے... کہ محبت ہمہ وقت نظروں کے سامنے لیکن کسی اور کے پہلو میں کھڑی نظر آئے "حنین نے کہا

"قبول ہے...."اس نے دھیرے سے کہا تھا,اس کے بعد زاہا نے بھی تین بار قبول ہے کہہ دیا

آئرہ کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں, یزدان مسلسل اس کی کلائی پر گرفت مضبوط کر کے کھڑا تھا, حنین بس اسے دیکھتا ہوا دھیرے دھیرے مسکرا رہا تھا

"مبارک ہو تجھے..."حیان کو سب سے پہلے معیز نے گلے لگایا تھا

"تھینکس یار..."وہ بولا تو آنکھوں میں قطرے چمکنے لگے, معیز اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے سٹیج سے نیچے اترا تھا

"چلو...."ششدر سے کھڑی دانین کا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ ہال سے نکلتا چلا گیا, دانین کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی, ہال سے باہر آ کر معیز نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

"بی ایس کتنا رہ گیا ہے تمہارا؟؟؟"اس نے پوچھا

"سیکینڈ لاسٹ سیمیسٹر چل رہا ہے..."وہ آنسو بھری آنکھوں سے بولی تھی,

معیز نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا

ستا ہوا چہرہ اور لال سرخ آنکھیں جو شدت سے رونے کے باعث سوج گئی تھیں

بھلا اس کا کیا قصور تھا؟؟؟

"اب پہلے پوری سے توجہ بی ایس کر لو..."وہ بولا

"اور تم مجھے گارنٹی دو کہ میرا بی ایس ختم ہونے تک تم ایک بار پھر سے شادی کے

سٹیج پر نہیں بیٹھ جاؤ گے...دولہا بن کر"وہ بولی تو آنسو نکل آئے

معیز نے ہنستے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا

"جو چاہے گارنٹی لے لو..."وہ بولا تھا

.....

وہ صبح نو بجے آفس پہنچی تھی

"زاہا آگئی...؟؟؟"اس نے اپنی پرسنل سیکرٹری سے پوچھا

"جی میم..."آئرہ کی جان میں جان آگئی

دس بجے اسے حنین سے ڈیل فائنل کرنا تھی, حنین نے ساری پیمینٹس کرنی تھیں اور اس بے پر اڈکٹس ڈلیور کرنی تھی...ٹوٹل تین پراجیکٹس تھے جو اس نے پورے کرنے تھے

اس کی سرخ بوٹی جیسی آنکھیں پوری رات کے رت جگے کی گواہ تھیں...ہر طرف سے اسے مات ہو رہی تھی

رات حیان بھی جیت گیا تھا اور اب وہ ایک نئے جوش کے ساتھ آفس آئی تھی,

اسے آج اپنے تئیں حمدان انٹر پرائزز کو فنا کر دینا تھا

"زاہا کو بلاؤ..."وہ آفس میں چلی آئی

"جی میم...."زاہا کچھ دیر بعد آگئی, دس بجے تک تو آئرہ ہی چیئر پر سن تھی

"سارا کچھ فائنل کرو اور حنین سے کہو آجائے"وہ بولی

"میں نے انہیں کال کی ہے... وہ کہہ رہیں ہیں... سوری" زاہا نے کہا

"کیا مطلب؟؟؟" وہ تڑخ گئی

"اب سوری کا مطلب تو معذرت ہی ہوتا ہے میم..." وہ بولی

"کیا بیہودگی ہے یہ؟؟؟" اس نے چیخ کر کہا اور حنین کا نمبر ملا لیا

"کہاں ہو تم؟؟؟" وہ زور سے چلائی تھی

"اپنے بستر میں..." حنین کی مدہوش سی آواز آئی تھی

"حنین... ہمیں دس بجے ڈلیوری دینی ہے" وہ بولی

"ایم سوری مس کیف... میں ان پراجیکٹس کے لئے فنانس نہیں کر سکتا... دراصل میں آپ سے ہر قسم کی پارٹنر شپ ختم کر رہا ہوں" وہ اتنا کہہ کر کال کاٹ گیا تھا

آئرہ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا

"یہ نہیں ہو سکتا... نہیں" وہ ایک دم آفس سے باہر نکل گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاڑی کا رخ حنین کے گھر کی طرف تھا

.....

"کیسے ہیں شوہر نامدار....؟؟؟؟"زاہا کی چہچہاتی ہوئی آواز سن کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

"آپ کیسی ہیں بیگم صاحبہ...؟؟؟"وہ بھی مسکرا دیا تھا

"کہاں ہو؟؟؟"زاہا نے پوچھا

"ابھی تو بستر میں ہوں"وہ بولا

"تمہاری کمپنی ڈوبنے والی ہے اور تم بستر میں گھسے ہوئے ہو؟؟"وہ بولی

"میں کچھ نہیں کر سکتا زاہا... میں نے اپنے پاپا اور انا کی ساری محنت کو راکھ کر دیا ہے"وہ بولا

"ایک آفر ہے میرے پاس... تمہارے لئے"وہ بولی

"مطلب...؟؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پارٹنرشپ کروگے؟؟؟"اس نے پوچھا

"کس سے؟؟؟"حیان نے پوچھا

"ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن سے..."وہ مسکرا رہی تھی,حیان چونک سا گیا

"کیا ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن میری بیوی ہے؟؟؟"اس کے پوچھتے ہی زاہا کا قہقہہ پھوٹ پڑا تھا

"اگر تم چاہو تو ہم دونوں ہی پچاس ہزار ملین کے نقصان سے بچ سکتے ہیں حیان....

"وہ بولی

"وہ کیسے...؟؟؟"حیان نے پوچھا تھا

زاہا اسے بتاتی چلی گئی

.....

"حنین یامن میر..."وہ لاؤنج میں کھڑی ہو کر چلائی تھی,اس کی دہاڑ حنین کو اپنے کمرے تک سنائی دی تھی

"کیا ہوا میڈم...؟؟" خانسامہ بھاگتا ہوا کچن سے نکلا

"کہاں ہے حنین...؟؟؟"

"سر اوپر اپنے کمرے میں ہیں میڈم..." وہ بولا, آئرہ تن فن کرتی اوپر اس کے کمرے تک آئی تھی

"How dare you???

اس کی آنکھیں قہر برسا رہی تھیں, حنین نے یکلخت اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں

"دھیرے مس کیف خان..." وہ بولا اور بستر سے اتر آیا

"کیوں کیا ایسا؟؟؟" اس نے پوچھا

"کیونکہ تم نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا" وہ بولا

"کس کے لئے...اس دو ٹکے کی لڑکی کے لئے" آئرہ زور سے چیخی

"اب تو تمہیں سمجھ جانا چاہئے مس کیف... کہ وہ لڑکی میرے لئے پچاس ہزار

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ملین سے بھی زیادہ اہم ہے" وہ اس کے سامنے آیا تھا

"تم جیسے زبان کے کچے کو مرد کہنا بھی ایک توہین ہے حنین..." وہ بولی

"اور تم.... تم کیا ہو؟؟؟ کیا تم ایک عورت ہو؟؟؟ پندرہ سالوں سے تم خود سے بارہ سال چھوٹی لڑکی سے الجھتی آرہی ہو... کیسی عورت ہو تم کہ ایک عورت کی ہی دشمن ہو؟؟؟" وہ بولا, آئرہ مارے غصے کے بول نہ سکی

"میں نے تم سے کہا تھا نا... کہ اگر وہ مجھے نا ملی تو میں تمہرا حشر کر دوں گا" وہ اس کے قریب آیا تھا

"اور دیکھ لو... کہ میں اپنی زبان کا کتنا پکا ہوں" وہ بولا

"میں نہیں جانتی حنین کہ وہ کہاں ہے؟؟؟ لیکن میری جھولی پھیلا کر خدا سے دعا ہے کہ.... خدا کرے وہ تمہیں مری ہوئی ملے" آئرہ نے نفرت سے کہا تھا

"جس دن وہ مجھے مری ہوئی مل گئی... وہ تمہارا بھی اس دنیا میں آخری دن ہو گا آئرہ کیف خان..." حنین کی آنکھوں سے شرارے نکلے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

نو بج کر پچاس منٹ ہوئے تھے

اسے یزدان کی کال آئی تھی

"انعمتا...ذرا ٹی وی آن کریں" اس نے فوراً ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کر دیا

ہر نیوز چینل پر بریکنگ نیوز چل رہی تھی

"ہاشمی ٹریڈز موت کے کنارے پر....پچاس ہزار ملین کا دھچکا..."

"ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کے چیئرپرسن مسٹر حنین یامن میر نے ہاشمی ٹریڈرز سے پارٹنر شپ ختم کر دی ہے...انہوں نے ہاشمی ٹریڈرز کے کسی بھی پراجیکٹ کو فنانس کرنے سے انکار کر دیا ہے...اور یہ بھی یاد رہے کہ ہاشمی ٹریڈرز کی چیئرپرسن مس آئرہ کیف خان پچاس ہزار ملین کی مالیت کے تین پراجیکٹس ڈن کر چکی ہیں" نیوز اینکر بولتی جا رہی تھی

"مس آئرہ کیف خان لے آئیں ہاشمی ٹریڈرز کو بربادی کے کنارے پر...پچاس

ہزار ملین کا نقصان... پیمینٹس کہاں سے ہو گی...؟؟؟"ہر نیوز چینل چیخ رہا تھا اور یہ سچ تھا...ہاشمی ٹریڈرز کے ڈوب جانے میں بس چند ہی لمحے رہ گئے تھے

ٹھیک دس بجے ایک اور نیوز آن ائیر ہوئی تھی

"مس آئرہ کیف خان کا استعفیٰ....انہوں نے چیئرپرسن کی کرسی کو خیر باد کہہ دیا"

"ناظرین بشر تمیم ہاشمی کی کمپنی کو بربادی کے دہانے پر لا کر مس آئرہ کیف خان خود مستعفی ہو گئی ہیں...ہاشمی ٹریڈرز کی نئی چیئرپرسن بشر تمیم ہاشمی کی اکلوتی بیٹی زاہا تمیم ہاشمی ہیں"

www.novelsclubb.com

"زاہا تمیم ہاشمی ماضی میں کئی بار ہاشمی ٹریڈرز کو مصیبت سے نکال چکی ہیں,ہر بار اپنی سوتیلی ماں کی ناکامی کو کامیابی میں انہوں نے ہی بدلا ہے...اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ اس بار بھی اپنی کمپنی کو بچا پائیں گی؟؟؟"

ہر طرف یہ ہی خبر چل رہی تھی,ہاشمی ٹریڈرز کی رینکنگ تیزی سے ڈاؤن ہو رہی

تھی, شیرز گرتے جا رہے تھے

وہ مسلسل ٹی وی سکرین کی طرف دیکھ رہی تھی

"کم آن حیان...بچالو خود کو" وہ سرگوشی میں بولی تھی

چند لمحوں بعد ہی نیوز چینج ہو گئی

ہاشمی ٹریڈرز کی انتہائی ذہین اور عقلمند چیئرپرسن نے ایک بار پھر اسے تباہی سے بچالیا تھا

"ہاشمی ٹریڈرز اور حمدان انٹرپرائزز کی پارٹنرشپ...بارہ سال بعد"

"بارہ سال بعد زاہا تمیم ہاشمی نے اپنے باپ کی روائت زندہ کر دی...انہوں نے حیان حمدان خان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا دیا..."

"ہاشمی ٹریڈرز اور حمدان انٹرپرائزز نے ایک دوسرے کو بچالیا...ہاشمی ٹریڈرز کے تینوں پراجیکٹس حمدان انٹرپرائزز نے خرید لئے ہیں...زاہا تمیم ہاشمی کی اور جیت"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انعمتا کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی...

"شکر ہے تمہاری بیوی تم سے زیادہ عقلمند ہے حیان..."اس نے سکھ کا سانس لیا تھا

"ناظرین...ہمارے خیال سے ہاشمی ٹریڈرز اور حمدان انٹر پرائزز کی یہ

پارٹنر شپ اب کافی لمبی چلے گی کیونکہ کل رات زاہا تمیم ہاشمی اور حیان حمدان خان

رشتہ ازدواج میں بھی بندھ گئے ہیں"نیوز اینکر کہتی جا رہی تھی

.....

وہ غصے میں کھولتی ہوئی گھر واپس آئی تھی, سارا کا سارا تختہ ہی الٹ گیا تھا...ہر

طرف سے اسے مات تھی, ہر داؤ الٹا چل گیا تھا

مارے غصے کے اس کی شریانیں پھٹنے والی ہو گئی تھیں, چہرہ لال بھبھوکا ہوا جا رہا تھا

"زارون....کہاں ہے وہ حرافہ؟؟؟"وہ شاید اس سے زیادہ اونچا نہیں چیخ سکتی تھی

"مام...بس کریں, پلیز بس کریں"وہ اسے دونوں کندھوں سے تھام کر بولا

"شٹ اپ...تیری وجہ سے برباد ہو گئی ہوں میں"وہ بے دریغ اسے مارتی چلی گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی

چیخ چیخ کر گلا بیٹھ گیا تھا, زارون خاموشی سے باہر نکل گیا

بی پی کی گولی کھا کر بھی وہ پر سکون نہیں تھی, ہر نیوز چینل پر صرف زاہا اور حیان ہی تھے

بس اب تابوت میں آخری کیل گڑھنے والی تھی

وہ لاؤنج میں صوفے پر گری ہوئی تھی جب اسے یزدان کی کال آئی

"پھر کیا سوچا تم نے؟؟" وہ بولا

"بھاڑ میں گئے تم... اور بھاڑ میں گئی تمہاری خواہش" وہ بولی

"آئرہ... حیان نے ایف آئی آر کٹوادی ہے.... کچھ ہی دیر میں پولیس تمہارے گھر پر ہو گی" وہ بولا

"بکواس بند کرو... میں اپنی ضمانت خود ہی کروالوں گی" وہ پھنکاری

"اچھا... پھر جب بات اغواء سے قتل پر آئے گی تب کیا کرو گی؟؟؟ پھانسی کے

پھندے سے کیسے بچو گی آئرہ کیف خان...؟؟؟"اس نے پوچھا

"یزدان...میں مر جاؤں گی لیکن تم سے شادی نہیں کروں گی"اس کی نسیں ابھرنے لگی تھیں,رگیں پھڑکنے لگی تھیں,آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا

"تمہاری مرضی...میں تھوڑی دیر تک آؤں گا,اگر تم.نے مجھے YES کا میسیج کر دیا تو نکاح خواں کو لے آؤں گا لیکن...اگر مجھے تمہارا میسیج نا آیا تو میں تب بھی آؤں گا آئرہ...اور پولیس میرے ساتھ ہو گی"وہ کہتا چلا گیا

"...Shut up you bastard"

اس نے کھینچ کے سیل دیوار پر دے مارا تھا

پھر زور سے چیخی

"میں چھوڑوں گی نہیں کسی کو"اس نے ایک کے بعد ایک توڑ پھوڑ شروع کر دی تھی

.....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زارون... پلیز مجھے بتادو کہ انا کہاں ہیں؟؟؟ تمہاری مام نے انہیں کڈنیپ کروا کر کہاں رکھا ہے؟؟؟" رعنین نے روتے ہوئے پوچھا

"مجھے نہیں پتہ رعنا" وہ بولا

"تمہیں پتہ ہے... تمہیں پتہ ہے تبھی تو تم اتنے سکون میں ہو" وہ بولی

"رعنا... ایک بات کہوں تمہیں؟؟؟" وہ بولا

"خدا کی قسم میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں... اور محبت سے بھی زیادہ میں ان کی عزت کرتا ہوں, میں جب انہیں دیکھتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے میری ساری زندگی مکمل ہو گئی ہو.... یقین کرو کہ میرے لئے بس انہیں دیکھ لینا ہی کافی ہوتا ہے, وہ مسکرائیں تو میرا دل کرتا ہے کہ میں ان کے ساتھ ہی مسکراتا رہوں... بلاوجہ... میرے لئے ان سے کی میری محبت ہی مجھے کافی ہے... رعنا میں نے تو کبھی اپنی محبت میں حسد نہیں کیا... ہاں ان پر رشک ضرور کیا... خدا کی قسم مجھے بس اس سے سروکار ہے کہ وہ ہمیشہ مسکراتی رہیں... بھلے ہی جس کے بھی پہلو میں کھڑی

ہوں, میں بس یہ چاہتا ہوں کہ وہ ہمیشہ خوش رہیں چاہے جس کے ساتھ بھی ہوں... ہمیشہ آسودہ رہیں, ہنستی رہیں, جگمگاتی رہیں... بھلے ہی میری نا ہوں... لیکن بس مجھے نظر آتی رہیں" وہ کہتا چلا گیا, رعنین روئے جا رہی تھی

"پھر تم نے کیسی محبت کی رعنین...؟؟؟ اتنی خود غرض, اتنی نیچ... کیا تمہاری محبت بس حنین یا من میر کو پانے کی حد تک ہی تھی..؟؟؟ کیا تم بس انعمتا کو اس کے پہلو میں کھڑا دیکھ کر ہی سلگ گئیں؟؟؟" وہ بولا

"چاہے تمہیں برا لگے رعنین... لیکن سچ یہ ہی ہے کہ تم نے محبت نہیں کی... تمہیں بس وہ اچھا لگا... تم بس اس پر فدا ہو گئیں, وہ بس تمہارا کرش تھا... وہ بس ایک وقتی ابال تھا جس نے سب کچھ جلا ڈالا" زارون نے کہا

"زارون میں پتہ نہیں کیوں اتنی خود غرض ہو گئی تھی...." وہ سسکتے ہوئے بولی

"محبت کو پا لینا ہی سب کچھ نہیں ہوتا رعنا... کبھی کبھی وہ دور کھڑی مسکراتی ہوئی ہی بہت اچھی لگتی ہے" وہ اسے بہت نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولا تھا

.....

وہ اپنے آفس میں ڈیسک کے قریب کھڑی کچھ پیپرز دیکھ رہی تھی جب کسی نے بہت نرمی سے اس کی دونوں آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے

زاہا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

"تو اب تم چوروں کی طرح میرے آفس میں آیا کرو گے؟؟"اس نے پوچھا, حیان نے اس کی آنکھوں پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا ہاتھ ہنوز اس کی آنکھوں پر تھے

"تم کہو تو میں چور بھی بن جاؤں گا میری جان..."حیان نے اس کی دونوں آنکھوں کو نرمی سے چوما تھا, زاہا بس مسکراتی چلی گئی

"تمہاری سٹیپ مام کہاں ہیں؟؟"اس نے پوچھا

"گھر چلی گئی ہیں..."زاہا نے کہا

"زاہا...مجھے بہت فکر رہتی ہے تمہاری, کہیں تمہاری سٹیپ مام انا کی طرح

تمہارے ساتھ بھی کچھ الٹا سیدھا نا کر دیں" حیان نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا

"تم فکر مت کرو... میں ٹھیک ہوں" زاہا نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی تھیں

"جیسے ہی انا واپس آئیں گی میں تمہاری رخصتی کروالوں گا" وہ بہت محبت سے اس کی بند آنکھوں کو گیلا کرتا جا رہا تھا

.....

ریلیکسینٹ کی چار گولیاں بھی اسے پر سکون کرنے کے لئے ناکافی تھیں... ہر پل اسے موت اپنی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی تھی, ڈپریشن بڑھتا جا رہا تھا

ہر آہٹ کے ساتھ ہی اس کا کلیجہ منہ کو آجاتا... وقت گزرتا جا رہا تھا

وہ اوپر اپنے کمرے میں تھی... کسی پل سکون نہیں تھا

دفعتاً اسے باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا

وہ جلدی سے کھڑکی کی طرف آئی, وہ یزدان کی گاڑی تھی

آئرہ کا رنگ پیلا پڑ گیا... وہ آ گیا تھا

"آئرہ کیف خان....." وہ اسے پکار رہا تھا, آئرہ سے بولا بھی نا گیا, وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا

"یزدان... دفع ہو جاؤ یہاں سے" چیخ چیخ کر اس کا گلا بیٹھ گیا تھا

"کیوں ضد کر رہی ہو... ؟؟؟؟ آئرہ میں محبت کرتا ہوں تم سے ؟؟؟؟" وہ دو قدم اس کی طرف بڑھا

"دور ہٹو... مجھے تم سے شادی نہیں کرنی" وہ چیخی لیکن آواز حلق میں ہی پھنس گئی

"تو ٹھیک ہے... میں نے کہا تھا نا کہ میں تب بھی آ جاؤں گا" وہ دھیرے سے مسکرایا تھا

ساتھ ہی باہر پولیس کی گاڑی کا سائرن سنائی دینے لگا

"میں نے کچھ نہیں کیا یزدان..." وہ روئی تھی

"تم نے مجھے برباد کر دیا آئرہ... تم نے مجھے میرے بھائی کی نظروں میں گرا دیا,

تمہاری وجہ سے وہ مجھے معاف کیے بنا ہی اس دنیا سے چلے گئے, تم نے میری محبت کو میرا جرم بنا دیا..." وہ کہتا چلا گیا, باہر دوڑتے قدموں کی آواز آئی تھی

"یزدان... پلیز... مجھے معاف کر دو, پلیز مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو"

وہ دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ کر ہذیانی سے انداز میں کہتی چلی گئی

"موت کو سامنے دیکھ کر کی گئی توبہ قابل قبول نہیں ہوتی آئرہ کیف خان...."

یزدان نے سفاکی سے کہا تھا

"نہیں.... پلیز, مجھے جیل نہیں جانا... یزدان" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

"اب سلاخوں کے پیچھے بیٹھ کر سوچنا کہ تم نے کس کس کا کیا کیا بگاڑا ہے...؟؟؟؟" وہ سرد سے انداز میں بولا تھا

.....

وہ دونوں گھٹنوں میں سر دیئے نیچے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی... اسے دو گھنٹے ہو گئے تھے سلاخون کے پیچھے

ابھی دس منٹ پہلے ہی یزدان نے اس کی ضمانت کروادی تھی اور زارون کو کال کی تھی

"زارون... اسے گھر لے جاؤ" وہ بولا

"انکل... وہ میری مام ہیں" زارون کے لہجے میں ہلکا سا گلہ گھل گیا

"اس کے حسد کی آگ کو بجھانا ضروری تھا زارون... ورنہ وہ سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتی" یزدان نے کہا, لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس نے آئرہ کے وجود میں جلتی اس حسد کی آگ کو بجھایا نہیں تھا... بلکہ سے مزید ہوا دے دی تھی

"اس کے پاس ہی رہنا زارون..." وہ کہتے ہوئے کال کاٹ گیا تھا

آہٹ کی آواز پر اس نے سر اٹھایا, کوٹھری کا دروازہ کھلا تھا, کوٹھری کے باہر اسے زارون کھڑا نظر آیا

"مام... چلیں" وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولا اور اپنے ساتھ لگاتے ہوئے باہر لے آیا, آئرہ بالکل خاموش تھی, سارا راستہ وہ خاموش ہی رہی

زارون اسے گھر لے آیا اور اس کے کمرے میں لا کر بستر پر لٹا دیا

"مام یہ کھائیں...اور تھوڑی دیر کے لئے سو جائیں" اس نے دو گولیاں اس کی طرف بڑھا دیں, پانی کے دو گھونٹ پی کر وہ دوبارہ لیٹ گئی تھی, زارون نے اس پر کمبل دے دیا اور خود اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

"مام....پلیز کچھ مت سوچیں, جو ہونا تھا وہ ہو گیا" وہ اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا

"زارون...میرا دل کیا دل نہیں تھا؟؟؟" وہ دھیرے سے بولی تھی, دو آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہہ گئے

www.novelsclubb.com

"میری محبت کیا محبت نہیں تھی؟؟" وہ رو رہی تھی

"مام...پلیز" زارون تڑپ گیا

"مجھے سب نے اکیلا کر دیا زارون...تو نے بھی..." وہ بولی

"مام میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں" وہ اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا تھا

"نہیں... تو میرا نہیں رہا, تجھے بھی چھین لیا اس نے مجھ سے..." وہ روتی جا رہی تھی

"مجھے وہ ہمیشہ سے اچھا لگتا تھا زارون... تو کیا کوئی مجھے اچھا نہیں لگ سکتا؟؟؟؟ میں نے ہمیشہ اس سے محبت کی تو کیا میری محبت... محبت نہیں تھی...؟؟؟ اور اس نے ہر بار مجھے ٹھکرا دیا.... کیا فرق تھا مجھ میں اور مائرہ میں؟؟؟ ہم دونوں ایک ہی باپ کا خون تھیں... پھر بھی اس نے مائرہ کو چنا... کیوں؟؟ مجھے کیوں نہیں چنا... میں بھی تو محبت کرتی تھی اس سے؟؟؟" وہ بکھرتی جا رہی تھی, زارون نے اسے مضبوطی سے اپنے ساتھ لگا لیا

"ہر محبت کرنے والا جسٹیفائیڈ ہے تو میں کیوں نہیں؟؟؟؟ کیا تھا اگر حمدان مجھے چن لیتا....؟؟؟ پہلی بار نا سہی.... دوسری بار ہی چن لیتا...." وہ بولی

"مام... کوئی ہماری محبت کا مقروض نہیں ہوتا, اگر ہم کسی سے دل لگاتے ہیں تو اپنی مرضی سے... دوسرے کے دل پر وہ مرضی نہیں چلتی" زارون نے کہا

"ساری عمر میں نے اس شخص کی تمنا کی ہے زارون..

اور اس نے کبھی میری طرف دیکھا بھی نہیں...اس نے خود سے پندرہ سال چھوٹی لڑکی کو میرے مقابلے میں چن لیا...میں کیسے بھول جاؤں اپنی پامالی...؟؟؟؟ کیسے؟؟؟میں کیسے نا اس سے نفرت کروں؟؟؟"وہ روئے جا رہی تھی

"مام حمدان سیف خان صرف اکیس سال کی عمر میں انعمتا کو چھوڑ کر چلے گئے تھے...بارہ سالوں سے وہ بھی تو تنہا ہیں...کیا تنہائی کے یہ بارہ سال کسی سزا سے کم تھے جو آپ ایک بار پھر ان سے بدلہ لینے چل پڑیں....بس مام...انسان کو کہاں اختیار ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سزا دے..."زارون نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"ذرا سوچیں...اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو اس دس سال کے بچے کا کیا بنتا؟؟؟"وہ بولا

"ان سب نے مل کر مجھے برباد کر دیا زارون...مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا"وہ ڈھے سی گئی

"نہیں مام... کچھ بھی نہیں ہوا, کسی نے کچھ نہیں کیا, بس جو جس کا تھا اسے مل گیا.... بس کریں" وہ اسے خود سے لگائے کہتا چلا گیا

"تجھے پتہ تھا وہ کہاں ہے؟؟؟ پھر بھی تو نے مجھے جیل بھیج دیا" وہ بے انتہا دکھی تھی

"مام... وہ ٹھیک ہیں... بس بھول جائیں سب کچھ" زارون کو اس پر ٹوٹ کے ترس آیا تھا

"کچھ مت سوچیں... مام اب پلیز اور کچھ مت کرنا" زارون کہتا چلا گیا

.....

یکدم ہی اس کی آنکھ کھلی تھی, گردن گھما کر دیکھا تو زارون اس کے پاس نہیں تھا... وہ اسے سلا کر کمرے سے چلا گیا تھا

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا.... وہ شام کے چار بجا رہی تھی

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی... پچھلا سارا منظر یکلخت ہی آنکھوں میں جاگ اٹھا

www.novelsclubb.com

وہ سارا غصہ جو پہلے آنسوؤں میں ڈھلا تھا اب شرمندگی میں بدلنے لگا....احساس تحقیر ہونے لگا

کسی کا کیا بگڑا؟؟؟

جو بگڑا....اس کا بگڑا

حنین اسے سیڑھی بنا کر ٹاپ فائیو میں شامل ہو گیا

زاہا اسے بلیک میل کر کے ہاشمی ٹریڈرز کی چیئر پرسن بن گئی

حیان نے حمدان انٹرپرائزز کو ایک بار پھر ڈوبنے سے بچا لیا...اسے زاہا بھی مل گئی

یزدان نے اسے جیل تک پہنچا کر اپنا بدلہ لے لیا...

آج کیا تھا اس کے پاس؟؟؟کچھ بھی نہیں

سب کچھ چھن گیا تھا

کس کی وجہ سے؟؟؟

ایک بار پھر انعمتا کا چہرہ اس کی نظروں میں گھوم گیا

انعمتا حمدان خان... جس نفرت کرنا اس کا حق تھا

وہ درست تھی.... جب سب کی محبت جسٹیفائیڈ تھی تو اس کی کیوں نہیں؟؟؟

کیا اس کی محبت... محبت نہیں تھی؟؟؟

یکدم ہی اس کے آنسو بہنے لگے

زارون جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے؟؟؟ اس نے کہا کہ وہ ٹھیک ہے... تو پھر وہ کہاں ہو گی؟؟؟"

وہ ایک بار پھر سوچنے لگی تھی

دل مسلسل جیسے کسی کھائی میں گرتا جا رہا تھا

"یزدان...." اس کے لبوں سے سرگوشی سی نکلی

یکلخت ہی اس کی آنکھوں میں خون اترتا چلا گیا, وہ کمبل ہٹاتے ہوئے بستر سے اتر گئی, زارون نہ جانے کہاں تھا

خود ہی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے وہ باہر نکل آئی, گاڑی کا رخ یزدان کے گھر کی

www.novelsclubb.com

طرف تھا

بیرونی دروازہ اسے کھلا ہی مل گیا..وہ خاموشی سے اندر آ گئی

یزدان کی گاڑی اندر نہیں تھی...وہ ٹی وی لاؤنج میں چلی آئی,وہاں سنان صوفے پر لیٹا کارٹون دیکھ رہا تھا

"تمہاری ماں کہاں ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"کچن میں..."سنان کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر خوف اتر آیا,آئرہ سیدھی کچن میں چلی گئی,اپنے پیچھے اس کے قدموں کی چاپ سن کر انعمتا پلٹی تھی

آئرہ نے کچھ بھی کہے بنا اس کا بازو پکڑا اور باہر لے آئی

"آئرہ...چھوڑو مجھے"وہ مزاحمت ہی کرتی رہ گئی

"ماما...ماما...دادی وہ ماما کو لے گئیں..."سنان فریحہ کے کمرے کی طرف بھاگا تھا

اتنی دیر میں آئرہ نے اسے اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر دھکا دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھی

جب تک فریحہ باہر آئیں..وہ گاڑی نکال لے جا چکی تھی

"سنان...اپنے چاچو کو کال کرو, جلدی کرو"فریحہ نے کہا تھا

"چاچو...وہ آنٹی ماما کو لے گئی ہیں..."سنان رو رہا تھا

"کیا مطلب...؟؟؟"

"یزدان...آئرہ انعمتا کو لے گئی ہے...گاڑی میں ڈال کر..زبردستی"فریحہ کی آواز نے اس کے حواس گم کر دیئے تھے

"کہاں؟؟؟"وہ بولا

"پتہ نہیں...."فریحہ کے اوسان خطا ہو رہے تھے

.....

"اب کہاں لیکر جا رہی ہو مجھے؟؟؟"انعمتا نے پوچھا, وہ جواباً چپ رہی, انعمتا نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح دروازہ کھل جائے لیکن بے سود

گاڑی کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی

"آئرہ... تم کیا کرنے لگی ہو؟؟" وہ ایک دم چیخی تھی

"تمہیں تمہارے پیارے شوہر کے پاس بھیجنے لگی ہوں" وہ اسے فارم ہاؤس پر ہی لے آئی تھی, انتہائی جارحیت سے اس نے انعمتا کے دوپٹے سے ہی اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کو باندھ دیئے تھے, انعمتا نے خوب ہی مزاحمت کی لیکن آئرہ کے دو, تین تھپڑوں نے ہی اس کے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے

"آئرہ.... اتنا سب کچھ کر کے بھی تمہیں چین نہیں آیا... بس کرو, خدا کے لئے" وہ اس کے ساتھ گھسٹتی ہوئی اندر آئی تھی

آئرہ اسے اندر لے آئی تھی اور وہیں فرش پر پھینک دیا, پھر اس کی دونوں ٹانگیں بھی باندھ دیں

"تمہاری موت کے جرم میں میں آرام سے پھانسی چڑھ جاؤں گی انعمتا..." وہ گیراج سے پیٹرول کی کین اٹھا لائی تھی اور سارا پیٹرول اس کے آس پاس گرانے لگی

"تمہاری وجہ سے میں برباد ہو گئی ہوں انعمتا... تمہیں مار کے مجھے پھانسی بھی چڑھنا پڑا تو میں چڑھ جاؤں گی" وہ جنونی سے انداز میں بولی تھی

"آئرہ... حمدان کو اس دنیا سے گئے بارہ سال ہو چکے ہیں... خدا کا واسطہ اب تو بس کر دو" انعمتا کے آنسو نکل آئے تھے

بڑے سے رقبے پر پھیلا وہ فارم ہاؤس چاروں طرف سے درختوں اور جھاڑیوں سے چھپا ہوا تھا, اور بالکل وسط میں لکڑی سے بنی دو منزلہ خوبصورت سی عمارت تھی, آئرہ مسلسل پیٹرول ڈالتے ہوئے بیرونی دروازے تک آئی تھی

"کر دیا... آج کے بعد بس کر دیا" اس نے کین ایک طرف پھینک کر ماچس اٹھائی تھی

"آئرہ... پلیز... میرا بیٹا ابھی بہت چھوٹا ہے" وہ رو پڑی تھی

"...Good bye Anamta"

اس نے تیلی جلائی تھی

انعمتا نے آنکھیں بند کر لیں

آئرہ نے جلتی ہوئی تیلی فرش پر پھینک دی

ایک سے آگ کے شعلے بلند ہوئے تھے

اپنے موبائل میں اس منظر کی تصویر کھینچتے ہوئے وہ باہر نکل آئی

Your love is on fire...and will be burnt "

"...soon

اس نے حنین کو تصویر سینڈ کی تھی

.....

www.novelsclubb.com

اس کی گاڑی کی سپیڈ بڑھتی جا رہی تھی, پاؤں مسلسل ایکسیلیٹر دبا رہا تھا... وہ اپنے پورے جسم کے رونگھٹے کھڑے ہوئے محسوس کر سکتا تھا, دل کا یہ عالم تھا کہ کسی بھی وقت سینے کو چیر کر باہر آ جاتا... گاڑی کی رفتار طوفانی ہوتی جا رہی تھی

"انعمتا...." فارم ہاؤس سے نکلتے شعلے اسے کچھ فاصلے سے نظر آ گئے تھے, آس

پاس آبادی کم ہونے کی وجہ سے ابھی تک کسی نے آگ کی لپٹوں اور دھوئیں کو محسوس نہیں کیا تھا

گاڑی بند کرتے ہوئے وہ تیر کی طرح باہر نکلا اور دیوانہ وار اندر کی طرف بھاگا...

نچلے حصے میں آگ پھیلتی جا رہی تھی, خشک لکڑی بھڑ بھڑ کر کے جلتی جا رہی تھی

"انعمتا...."اس نے زور سے آواز دی تھی, اندر دھواں بھرتا جا رہا تھا

"حنین..."انعمتا کی مہین سی آواز پر اس نے کھڑکی کا شیشہ توڑنا چاہا لیکن بے سود...

"انعمتا کہاں ہو؟؟؟"اس نے چیخ کر پوچھا تھا

"حنین...میں نیچے, سیڑھیوں کے پاس"وہ مسلسل کھانس رہی تھی

"انعمتا میں یہیں ہوں...سب ٹھیک ہو جائے گا"وہ واپس گاڑی کی طرف آیا, اور اسے سٹارٹ کر کے زور سے ایکسیلیٹر دباتے ہوئے سیدھا اندر گھستا چلا گیا, آگ اور دھوئیں کے باعث کچھ بھی نظر آنا ناممکن تھا

"انعمتا..." اسے پکارتا ہوا وہ گاڑی سے باہر نکلا تھا, وہ اسے سیڑھیوں کے پاس گری ہوئی نظر آ گئی, آگ سے بچنے کی خاطر وہ سیڑھیاں چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی حنین بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا اور جلدی سے اس کے دونوں پاؤں آزاد کئے, پھر اس کے ہاتھ کھولے, انعمتا کی حالت انتہائی نازک تھی, پسینے سے شرابور چہرہ اور مشکل سے آتا ہوا سانس...

"چلو... جلدی کرو" وہ اسے سہارا دے کر گاڑی کی طرف بڑھا لیکن عین اسی لمحے پچھلی دیوار کی جلتی ہوئی لکڑیاں دھڑ دھڑ کرتیں اس کی گاڑی پر گرتی چلی گئیں, انعمتا کی چیخ نکل گئی تھی, آگ کی لپٹیں چھت تک پہنچ رہی تھیں

"اوپر چلو... جلدی کرو" وہ اسے ساتھ لیے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا, نچلا پورشن تقریباً سارا ہی آگ کی نذر ہو گیا تھا, باہر سے لوگوں کی آوازیں آنے لگی تھیں, دفعتاً حنین کو اپنا سیل بجتا سنائی دیا... وہ گاڑی میں ہی رہ گیا تھا

"حنین...." اوپر والے سارے پورشن میں دھواں بھرا ہوا تھا

یکدم ہی نیچے سے دھماکے کی آواز آئی, کچن کا گیس پائپ پھٹا تھا اور دھماکہ ہوا تھا, اوپری فرش ایک دم پھٹتا چلا گیا, انعمتا نے زور سے حنین کی شرٹ کو جکڑ لیا تھا نیچے جانا موت کے مترادف تھا, آگ سیڑھیاں جلا چکی تھی, واحد راستہ ٹیرس کا راستہ تھا, کچن کے دھماکے سے آگ اوپر تک پھیل گئی تھی

"انعمتا...اس طرف آؤ" وہ اسے لیکر ٹیرس کی طرف آیا

"ہم یہاں سے کود سکتے...." اس کی بات درمیان میں ہی رہ گئی, فارم ہاؤس کی خشک گھاس نے آگ پکڑ لی تھی, چھوٹی جھاڑیاں پھونس کی طرح جلنے لگی تھیں... پیچھے مڑا تو آگ ہی آگ

www.novelsclubb.com

وہ اسے کھینچتا ہوا واش روم میں لے آیا اور دروازہ بند کرتے ہوئے شاور آن کر دیا, اور دونوں ٹیپس بھی کھول دیں, انعمتا کھانستی ہوئی وہیں دیوار کے ساتھ گر گئی تھی

"حنین....اب کیا ہو گا؟؟؟" اسے موت سامنے نظر آ رہی تھی

"یزدان کو پتہ چل گیا ہو گا....خدا کرے کوئی تو آ جائے گا...تم ٹھیک ہو...؟؟؟"

حنین اس کے پاس بیٹھ گیا, انعمتا نے اثبات میں سر ہلا دیا

"لوگ اکٹھے ہوئے ہیں باہر... فائر بریگیڈ کو کال کر دی ہو گی کسی نے" حنین نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا

"اگر کوئی بھی نا آیا حنین...." انعمتا نے اس کی طرف دیکھا

"تو میں پھر بھی تمہارے ساتھ ہوں..." حنین نے اس کا گیلا شرابور وجود اپنے بازوؤں کے حلے میں لے لیا تھا

"تم کیوں آئے...؟؟؟؟ تمہاری ایک بیٹی ہے" وہ آنسوؤں سے بولی تھی

"انعمتا... اگر میں جل رہا ہوتا تو تم نا آتیں؟؟؟" حنین نے پوچھا, انعمتا بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی, آنسو ٹوٹ کر گرے تھے

"حنین.... ایم سوری" وہ روتے ہوئے بولی تھی, آگ واش روم کے دروازے تک پہنچ گئی تھی, دھواں اندر آنے لگا, دفعتاً دروازہ جلنے لگا تھا

حنین نے اسے مضبوطی سے اپنے ساتھ لگایا اور شاور کے گرتے ہوئے پانی کے

عین نیچے ہو گیا

"ایم سوری... میں نے اس رات تمہیں کال نہیں کی..." وہ اپنے دونوں بازو مضبوطی سے حنین کی گردن میں ڈال گئی تھی

"اس ایک کال کی قیمت ادا کرنے میں پندرہ سال لگ گئے انعمتا..." وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا تھا

باہر سے فائر بریگیڈ کے سائرن کی آواز آنے لگی تھی, دروازہ یکلخت جل کر گر گیا, آگ کی لپٹیں اندر آنے کے لئے تیار تھیں

"آئی لو یو میری جان...." وہ دروازے کی طرف پشت کرتے ہوئے اس کے وجود پر ڈھال بن گیا تھا

واش روم کی چھت تڑخ کر دو ٹکڑے ہوئی تھی اور جلتی ہوئی لکڑیاں نیچے کو آ گری تھیں

.....

اس کی آنکھ کھلی تو وہ ہسپتال کے بستر پر تھی... اسے جو پہلا چہرہ نظر آیا وہ حیان کا تھا

"انا..." وہ ایک دم اس کے قریب آیا

"حیان..." اس کے لبوں سے سرگوشی میں نکلا

"انا ایم سوری... مجھے معاف کر دیں, پلیز مجھے معاف کر دیں... میں آپ کے بنا کچھ بھی نہیں ہوں..." وہ بائیس سالہ لڑکا اس کا ہاتھ تھامے آنسوؤں سے روتا جا رہا تھا

"حیان... اٹس اوکے" اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں تھیں

www.novelsclubb.com

"انا..." دا نین دوسری طرف سے اس کے بستر پر چڑھ کر اس کے گلے سے لگ کر بلک بلک کر رو دی تھی

"انا آئی پرامس... میں آئندہ آپ سے کوئی بد تمیزی نہیں کروں گی... میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی... پلیز ایم سوری" وہ نہ جانے کیا کچھ کہہ رہی تھی

انعمتا دھیرے سے اٹھی اور بیڈ کی پشت سے ٹیک لگالی, اس کے ایک کندھے پر حیان کا سر تھا اور دوسرے پر دانین... وہ دونوں رو رو کر ہلکان تھے

اس نے سامنے کی طرف دیکھا تو رعنین اس کے بستر کی پائنتی کی جانب کھڑی تھی.... بڑی بڑی آنکھیں آنسوؤں سے پوری طرح لبریز تھیں, انعمتا کو دیکھتے ہوئے اس بے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ دئے اور بے تحاشا رو دی... بولی کچھ بھی نہیں بس روتی چلی گئی

"رعنا... وہ تڑپ گئی تھی

"یہاں آؤ..." اس کے کہنے پر حیان نے اسے بازو سے پکڑ کر انعمتا کے قریب کر دیا

"بس میری جان.... چپ کرو, میں نے پندرہ سال گزارے ہیں تم لوگوں کے ساتھ... بھلے ہی تم لوگ نا سمجھو لیکن میں تمہاری ماں ہوں.... اور ماں بھلا اپنے بچوں سے ناراض ہو سکتی ہے؟؟؟" وہ ان تینوں کو خود میں سمیٹ کر بیٹھی تھی

تادیر وہ تینوں اپنا کتھارسس کرتے رہے

تبھی یزدان آگیا...وہ سنان کو لیکر آیا تھا

"ماما..."وہ بھاگتا ہوا اس کے بستر پر چڑھ گیا

"اوئے...سارے ایک ساتھ بستر پر چڑھ گئے ہو...ٹوٹ گیا تو کیا ہو گا؟؟؟"

یزدان نے حیان اور رعنین کو نیچے اتارا تھا

"بس کرو..رو رو کر خود بھی ہلکان ہو رہے ہو اور اسے بھی کر رہے ہو"یزدان نے کہا تھا

اسی نے فائر بریگیڈ کو کال کی تھی اور ان تینوں کو لیکر وہاں پہنچ گیا تھا,فائر بریگیڈ والوں نے ہی ان دونوں کو واش روم سے نکالا تھا

"وہ کیسا ہے اب؟؟؟"انعمتا نے یزدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا"

ٹھیک ہے...بس کمر اور گردن جگہ جگہ سے جل گئی ہے...واش روم کی چھت گرنے کی وجہ"یزدان نے کہا

"یہیں ہے؟؟؟"اس نے پوچھا,یزدان نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا

.....

"پاپا...اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو..."عنایہ کب سے اس کے گلے لگی بس یہ ہی کہے جا رہی تھی,سنایا بھی چپ چپ سی ایک طرف بیٹھی تھی

"ہوا تو نہیں نا....دیکھو میں بالکل ٹھیک ہوں"وہ مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر بولا

"معیز کہاں ہے؟؟؟"اس نے سنایا سے پوچھا تھا

"میڈیسنز لینے گیا ہے"وہ بولی,تبھی وہ بھی آ گیا

"دیکھ لیں اب آپ اپنے کام....؟؟"وہ خفگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق...."وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

"دو منٹ اور دیر ہو جاتی تو اس وقت کوئلہ بنے بیٹھے ہوتے آپ...میری ایک بات سن لیں کان کھول کر...آج کے بعد اس بڑھیا چڑیل عورت کے پاس بھی نا

دیکھوں میں آپ کو..."معیز آپے سے باہر ہو گیا تھا

.....

وہ اسے دیکھنے آیا تھا...ہاتھوں میں گلابوں کا ایک گلدستہ تھام رکھا تھا

حیان نے ڈاکٹر سے بات کر لی تھی,وہ کچھ ہی دیر میں ڈسچارج ہو کر گھر جانے والی تھی,حیان اس کی ڈسچارج سلپ بنوانے گیا ہوا تھا,دانین اور سنان کو اس نے رعنین کے ساتھ گھر بھیج دیا تھا

انعمتا اسے دیکھ کر چونک سی گئی

"کیسی ہیں اب آپ؟؟؟"وہ پھول اس کے سرہانے رکھتے ہوئے بولا

"شکر خدا کا..."وہ دھیرے سے بولی تھی

"ایم سوری میم...."وہ سر جھکاتے ہوئے بولا

"کس بات کے لئے؟؟؟"

"جو کچھ میری مام نے کیا...م اس سب کے لئے"وہ بولا

"وہ سب تم نے نہیں کیا زارون...؟؟؟"انعمتا نے کہا

"لیکن جس نے کیا...وہ آپ سے کبھی معافی نہیں مانگیں گی...وہ آپ کے لئے اپنے دل سے نفرت نکال ہی نہیں سکتیں میم..."وہ بولا

"کہاں ہے وہ اب؟؟؟"

"جیل میں..."زارون کے کہتے ہی وہ ٹھٹھک گئی

"اسے جیل کس نے بھیجا...؟؟؟"

"کسی نے نہیں...آپ کو فارم ہاؤس میں اکیلا چھوڑ کر وہ خود ہی پولیس سٹیشن چلی گئی تھیں"زارون نے کہا،انعمتا بس تاسف سے اسے دیکھتی رہ گئی

"زارون...میں دل سے کہہ رہی ہوں کہ مجھے اس سے کوئی گلہ نہیں ہے...میں جانتی ہوں کہ وہ یہ سب کیوں کرتی ہے؟؟؟اس کی اسقدر نفرت کی واحد وجہ آج بھی حمدان سے محبت ہے...اسے گھر لے آؤ زارون...میں نے اسے معاف کر دیا"انعمتا نے کہا

"میں ابھی وہیں سے آیا ہوں.... وہ کوٹھری سے باہر ہی نہیں نکل رہیں...ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے...ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے,اس نے کہا ہے کہ مام کو نیند آور انجیکشنز دے کر گھر لے جانا پڑے گا...پھر ان کے سائکیٹرک سیشنز چلیں گے"زارون نے کہا

"زارون میں نے کبھی اس کا برا نہیں چاہا...مجھے اس کی اسقدر نازک حالت کے لئے بہت افسوس ہے"

"اٹس اوکے میم..."وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا

"تم مجھے انعمتا بلا سکتے ہو..."وہ دھیرے سے بولی تھی,زارون نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"...After all... We are one team"

وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی تھی,زارون کی آنکھیں چمکتی چلی گئی تھیں

.....

"انا... میں نے سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا ہے... چلیں آئیں" حیان کمرے میں آتے ہوئے بولا

"یزدان کہاں ہے؟؟"

"چاچو... تھوڑی دیر کے لئے گھر گئے ہیں, دادی کو بچوں کے پاس چھوڑنے" وہ بولا

"حیان... مجھے ایک بار حنین سے ملنا تھا..." اس نے دھیرے سے کہا

"آئیں..." حیان اسے اپنے ساتھ لیے حنین کے کمرے کی طرف آگیا

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں.." وہ بولا, انعمتا سر ہلا کر اندر آگئی, وہ کروٹ لئے لیٹا تھا, اسے اندر آتے دیکھا تو ذرا سا سیدھا ہو گیا

کمرے میں اور کوئی بھی نہیں تھا

"کیسے ہو اب؟؟؟" وہ اس کے بستر کے قریب آگئی

"زندہ ہوں..." وہ مسکراتے ہوئے بولا

"زیادہ جل گئے ہو؟؟؟"اس نے پوچھا

"دیکھ لو..."وہ بولا,انعمتا دھیرے سے اس کی پشت کی طرف آگئی,وہ بنا شرٹ کے لیٹا تھا,اس کی کمر جگہ جگہ سے کافی زیادہ جل گئی تھی, گردن پر بھی جلنے کے زخم تھے,پوری کمر سفید پٹی سے ڈھکی ہوئی تھی,انعمتا کی آنکھیں بھر آئیں

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم وہاں آؤ...؟؟؟"وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی

"مجھے کسے کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے انعمتا طارق...میرے وہاں جانے کے لئے یہ ہی کافی تھا کہ

"تم"وہاں تھیں...اکیلی...بے بس...شعلوں میں گھری ہوئی"وہ بولا

"میں تمہاری کچھ نہیں لگتی حنین...میری خاطر موت کے منہ میں چھلانگ لگانا تم پر قطعی فرض نہیں ہے..."وہ بمشکل اپنے آنسو روکے ہوئے تھی

"تم میری محبت ہو انعمتا...اور محبت کی خاطر موت کو گلے لگا لینا مجھ پر اولین فرض ہے"وہ بولا,انعمتا کوئی جواب نا دے سکی,بس بیدردی سے اپنے آنسو رگڑتے

ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئی

"انعمتا طارق...Get well soonتو کہہ دو" وہ مسکراتی آواز میں بولا تھا

"کارڈ بھجوادوں گی..." وہ مڑے بنا باہر نکل گئی تھی

.....

اس کے اعتراف جرم کے بعد انعمتا نے اسے معاف کر دیا تھا, زارون نے اس کی ضمانت کروالی تھی اور بڑی مشکلوں سے اسے گھر لے آیا تھا

ذہنی طور پر وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھی, بات بات پر کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی, چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی...زارون نے اس کے لئے ایک سائکیٹرس ہائر کیا تھا جو روزانہ اس کی کاؤنسلنگ کے لئے آتا تھا

زارون اس پر پوری توجہ دے رہا تھا, زاہا بھی اس کا کافی خیال رکھ رہی تھی لیکن وہ اور بات تھی کہ زاہا کی شکل دیکھ کر اکثر ہی اسے غصہ آجاتا تھا

.....

وہ اس رات اپنے کمرے میں تھی جب حیان اس کے پاس آیا

"انا... سونے تو نہیں لگیں؟؟؟"

"نہیں تو... آجاؤ" حیان اندر آگیا

"انا... زاہا کی رخصتی تو کروادیں" وہ مدعے پر آگیا, انعمتا دھیرے سے مسکرائی تھی

"ویسے میرے حساب سے تمہیں ذرا جلدی میرے پاس آجانا چاہئے تھا" وہ بولی

"میں نے سوچا کہ آپ پوری طرح ٹھیک ہو جائیں... اور ماحول بھی تھوڑا سیٹ ہو جائے تب آپ سے کہوں گا" وہ جھینپ سا گیا

"دیکھو حیان... اب اس کی ماں سے تو کوئی بات کر نہیں سکتے, زارون سے ہی کہنا پڑے گا کہ اسے اپنے ہاتھوں تمہارے ساتھ رخصت کر دے" وہ بولی

"پھر کب کہیں گی اسے؟؟؟" وہ اتاؤلا ہو رہا تھا

"اب صبر تو کرو..." وہ ہنس پڑی

"کب سے تو کر رہا ہوں انا....." وہ بھی ہنستے ہوئے بولا تھا

انعمتا نے اگلی صبح ہی زارون کو کال کی تھی

"اب جب چاہیں زاہا کو لے جا سکتی ہیں...انعمتا" زارون نے کہا تھا

اور ایک ہفتے بعد ہی حیان زاہا کو رخصت کروا کر لے آیا تھا, آئرہ کی ذہنی حالت کے پیش نظر بس چند ایک افراد ہی مدعو کئے گئے تھے, زاہا کی رخصتی اس کے علم میں بالکل نہیں لائی گئی تھی

زارون نے اسے بالکل سگے بھائیوں کی طرح مان سے رخصت کیا تھا

"یہ تمہارے پاپا کا گھر ہے زاہا....تمہارا میکہ ہے...اور تمہارے میکے کے نام پر میں ہمیشہ تمہیں اس گھر کے دروازے پر کھڑا ملوں گا" وہ اسے خود سے لگائے ہوئے گاڑی تک لیکر آیا تھا

.....

وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی, حیان اس کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا, زاہا کی مخروطی انگلیاں دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں سرسرا رہی تھیں,

حیان نے اس کا دوسرا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا ہوا تھا, سرخ گلابوں کی خوشبو سے پورا کمرہ معطر تھا... وہ بس رات کی سیاہی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے میں ڈھلتے جا رہے تھے

اس کمرے کے سامنے والے کمرے میں رعنین اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی

"تم نے محبت نہیں کی... تمہیں بس وہ اچھا لگا... تم بس اس پر فدا ہو گئیں, وہ بس تمہارا کرش تھا... وہ بس ایک وقتی ابال تھا جس نے سب کچھ جلا ڈالا..." زارون کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی

واقعی اس نے محبت نہیں کی تھی... محبت خود غرض نہیں بناتی... محبت آنکھوں کا اندھا نہیں کرتی, محبت بغض کا نام نہیں ہے, محبت حسد اور جلن سے بالکل پاک ہوتی ہے...

اس نے سب کچھ کیا.... بس محبت نہیں کی

اس کے ساتھ والا کمرہ انعمتا کا تھا.... وہ سنان کے ساتھ اپنے بستر میں لیٹی ہوئی تھی,

سنان اس سے لپٹ کر سو رہا تھا

اس کی نظروں میں بار بار حنین کے جلے ہوئے زخم ابھر رہے تھے...اس کی تکلیف...اور تکلیف دہ مسکراہٹ

وہ ہمیش سے اسی کا تھا

اس نے اسے سب سے پہلے ڈھونڈا تھا

وہ اس تک سب سے پہلے پہنچا تھا

وہ اس کی خاطر آگ میں کود گیا تھا

وہ اس کی ڈھال بن گیا تھا

www.novelsclubb.com

بارہ سال...بارہ سال بعد کوئی اس کی ڈھال بنا تھا

بارہ سال بعد اسے ایک بار پھر کسی کے لیے بہت اہم ہونے کا احساس ہوا تھا

اس کے سامنے والا کمرہ دانین کا تھا...وہ مسکراتے ہوئے معیز کو Good Night کہہ رہی تھی

وہاں سے کچھ دور حنین ہسپتال کے بستر پر پڑا تھا, معیز اس کے برابر والے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی...بس ایک ہی چہرہ یاد میں آرہا تھا...اس کی انعمتا طارق

وہاں سے کچھ دور آئرہ کیف خان اپنے کمرے میں لیٹی تھی, اس کی ذہنی حالت بہت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی تھی, زارون اسے دوا کھلا کر کمبل اوڑھا کر نیچے بیسمینٹ میں چلا آیا تھا

اس کی پوری رات اب بیسمینٹ میں ہی گزرنی تھی

.....

اس رات وہ سب ڈنر پر جمع ہوئے تھے...انعمتا حمدان کی کرسی پر بیٹھی تھی, زاہا, حیان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی, ان دونوں کی شادی کو دو ماہ ہو چکے تھے زاہا نے ہاشمی ٹریڈرز کو پوری طرح سنبھال لیا تھا....حیان بھی گرتا پڑتا انعمتا کے

مشوروں سے حمدان انٹرپرائزز کو چلائے ہی جا رہا تھا, رعنین اور زارون نے اپنے ریسٹورنٹ کی اوپننگ کر دی تھی جو کہ کافی شاندار چل رہا تھا, دانین کا لاسٹ سمیسٹر شروع ہو گیا تھا

"حیان... آج ذرا آفس سے جلدی آ جانا, ہمیں معیز کی طرف جانا ہے" انعمتا نے کہا, دانین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"کیوں انا...؟؟؟" وہ بولا

"اچھا... خود تو شادی کروالی ہے تم نے... بہنوں کا نہیں سوچنا؟؟؟" انعمتا نے اسے لتاڑا, دانین کے گال تمتما اٹھے تھے

"بہنیں مطلب...؟؟؟" رعنین نے پوچھا

"بہنیں مطلب... تم اور دانی..." انعمتا نے کہا

"انا... آپ صرف وہاں دانی کی بات کرنے جائیں گی... میری نہیں" رعنین نے کہا

www.novelsclubb.com

"کیوں... میں تو تم دونوں کی بات کرنے جاؤں گی" وہ بولی

"انا پلیز... میں پہلے ہی بہت شرمبدہ ہوں آپ سے.... اب اور مت کریں" وہ واقعی شرمندہ تھی

"تم کیوں شرمندہ ہو رعنا... تم نے کچھ غلط نہیں کیا....؟؟؟ محبت کسی سے پوچھ کر تو نہیں کی جاتی نا؟؟؟" وہ بولی

"انا.... مجھے اس سے محبت نہیں تھی... بس ایک کرش تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو جائے گا" عہ بولی

"رعنا... بیٹے میں پاگل نہیں ہوں, مجھے کرش اور محبت کا فرق بہت اچھی طرح معلوم ہے... تم کیا کوئی چودہ, پندرہ سال کی بچی تھیں جسے کرش آگیا... تم بائیس سال کی میچور لڑکی ہو اور میں خود تمہارا رشتہ طے کرنے جاؤں گی" وہ بولی

"انا... مجھے اس سے شادی نہیں کرنی" وہ بولی

"رعنا... ساری عمر اسے کھونے کی کسک رہے گی" وہ بولی

"نہیں رہتی.... میں اپنی مرضی سے اسے کھو رہی ہوں" وہ سر جھکاتے ہوئے بولی تھی, انعمتا اس وقت تو خاموش ہو گئی لیکن رات کو جانے سے پہلے دوبارہ اس کے کمرے میں چلی آئی

"میری وجہ سے انکار کر رہی ہو نا....؟؟؟" اس نے پوچھا

"نہیں تو..."

"ہاں ایسا ہی ہے... تم صرف اسلیے پیچھے ہٹ رہی ہو کیونکہ ماضی میں کہیں میں اس سے محبت کی دعویدار تھی" وہ بولی

"انا... خدا کی قسم انکار آپ کی وجہ سے نہیں ہے.. انکار اس کی وجہ سے ہے... وہ آج بھی آپ سے محبت کا دعویدار ہے" وہ بولی

"آپ مجھے بائیس سالوں سے جانتی ہیں... میری فطرت سے اچھی طرح آگاہ ہیں... میں بہت کم لوگوں کو اپنی زندگی میں شامل ہونے دیتی ہوں اور وہ بہت خاص ہوتے ہیں, پورے بی ایس کے دوران میں نے صرف ایک دوست بنایا....

زارون حاطب... کیونکہ وہ سب سے خاص تھا... اور جسے دل دینے کا سوچا.... وہ بھی بہت خاص لگا تھا... انا مجھے میرے پاپا کی قسم اگر آج وہ آپ کی بجائے کسی بھی اور سے محبت کا دعویدار ہوتا... تو بھی میں اس سے شادی نہیں کرتی... انکار آپ کی وجہ سے نہیں ہے انا... انکار اس کی محبت کی وجہ سے ہے... آپ کو تو پتہ ہے نا کہ دانی اور سنان مجھے کیا کہتے ہیں.... Proudy... Moody... کیونکہ میں جب میں کہہ دوں ہاں تو کبھی پیچھے نہیں ہٹتی لیکن.... جب میں کہہ دوں ناں... تو کوئی اسے ہاں میں نہیں بدل سکتا...." وہ کہتی چلی گئی, آنکھیں بھر آئی تھیں

www.novelsclubb.com

"بات یہ نہیں ہے انا کہ آپ اس سے محبت کرتی تھیں... بات شاید یہ بھی نہیں ہے کہ وہ آپ سے محبت کرتا تھا... بات یہ ہے کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا... اور کبھی نہیں کرے گا... ساری عمر نہیں کرے گا... کیونکہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے..." وہ بولی

"...اور وہ کوئی اور... میں ہوں, تو وجہ تو میں ہی ہوئی نا" انعمتا نے کہا

"انایار... آپ سمجھ نہیں رہیں, وہ ساری عمر میرا نہیں ہو سکے گا, ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے کہنے پر مجھ سے شادی کر بھی لے لیکن.... میں ساری عمر بس اس کے دل سے آپ کو نکالنے کے ہی جتن کرتی رہوں گی... آپ میری مام ہیں انا... اور یہ کیسے ممکن ہو گا کہ آپ دونوں کا آمنا سامنا نا ہو... اور پندرہ سال پرانی محبت کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ پل بھر میں مجھے بھول جایا کرے گا" وہ سچ کہہ رہی تھی

"اور سب سے اہم بات انا... وہ کبھی مجھ سے شادی نہیں کرے گا... آپ بیشک مجھ سے شرط لگا لیں" وہ بولی

"رعنا... اب میں ساری زندگی گلٹ میں رہوں گی" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

"نہیں انا... کوئی گلٹ نہیں... مجھے نہیں کرنی ایک ایسے شخص سے شادی جس کا دل ہی میرا نا ہو سکے... جسے بس میں ساری عمر زبردستی اپنا بنانے کے جتن کرتی

رہوں.... خدا کی قسم اگر مجھے اس بات کا یقین ہوتا کہ اس کے دل میں کوئی بھی نہیں ہے... میں بھی نہیں تو میں یہ جواء ضرور کھیلتی... لیکن اب نہیں انا... مجھے کسی دوسری کی محبت میں گرفتار ایک ناکام سا عاشق نہیں چاہیئے "وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی, انعمتا بول نہ سکی

"پاپا نے آپ سے میرے لئے کیا وعدہ لیا تھا بھلا؟؟؟"رعنین نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے

"یہ ہی کہ میری رعنا کو وہ سب کرنے دینا... جو وہ کرنا چاہے "انعمتا نے کہا

"تو بس پھر... مجھے وہ کرنے دیں جو میں چاہتی ہوں "وہ مسکراتے ہوئے انعمتا کے گلے لگی تھی

"اچھا پھر... زارون سے بات کروں؟؟"وہ بولی

"کس لئے؟؟؟"

"تمہاری شادی کے لیے "وہ اس وقت بالکل ایک روائتی ماں بنی ہوئی تھی

"انا یار پلیز... زارون اور حنین میں بھلا کوئی فرق ہے کیا...؟؟؟میرے لئے سارے دو نمبر بندے ہی رہ گئے ہیں.." وہ کلس گئی

"نہیں کرنی کسی ٹوٹے ہوئے دل والے مجنوں سے شادی...اس سے کروں گی جس کا دل میری محبت سے ٹوٹے گا" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"رعنا...دیکھو بیٹے میری بات...." رعنین نے اس کی بات کاٹ دی

I fall in love for him... and I learnt that how ...to love only"

وہ اس کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے بولی تھی

.....

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ اور حیان معیز کے گھر پہنچے, وہ صوفے پر لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا, انہیں دیکھ کر چونک گیا

"چاچو کہاں ہیں تمہارے؟؟؟" انعمتا نے پوچھا

"اوپر ہیں..." وہ بولا, اچانک ہی وہ اوپر سے نمودار ہوا تھا

عنایہ کے پیچھے دھڑ دھڑ کرتا سیڑھیاں اترا تھا... وہ اس کی ٹی شرٹ اٹھا کر بھاگ آئی تھی, آخری سیڑھی پر اس نے عنایہ کو دبوچ لیا تھا

"چاچو... گیسٹ...؟؟" معیز نے کھنکار کر کہا, وہ ان دونوں کو دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا پھر مسکراتا ہوا ٹی شرٹ پہن کر آگے کو آ گیا

"آنے سے پہلے فون کر دیتیں تو تمہارے شایان شان کچھ تو کر لیتا میں..." وہ بولا

"اب کر لو..." وہ بولی

"یہاں... سب کے سامنے" وہ یکدم ہی بولا تھا, انعمتا بول نہ سکی

"بیٹھو...." وہ اس کے گالوں کی تمتماہٹ دیکھ چکا تھا, عنایہ اس کے ساتھ ہی صوفے پر چڑھ گئی

"مجھے دانین اور معیز کے رشتے کی بات کرنی ہے" وہ بولی

"جب تم چاہو...." وہ بولا

"دانین کا آخری سمیسٹر ہے... فی الحال منگنی کر لیتے ہیں... شادی اس کے بی ایس کے فوراً بعد کر لیں گے" وہ بولی

"جیسے تم چاہو..." وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اب؟؟؟" اس نے معیز کی طرف دیکھا

"اگر کوئی اعتراض ہوتا تو... میں آج شادی شدہ ہوتا" وہ حیان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا

"تم بس ایک ہی رشتہ طے کرنے آئی ہو؟؟" حنین نے پوچھا

"ہاں... میرا خیال ہے تمہارے گھر ایک ہی لڑکا ہے" وہ بولی

"تو تمہارے ہاں صرف بائیس سال والوں کو ہی لڑکا کہتے ہیں؟؟؟" اس نے پھر پوچھا تھا, وہ اس لمحے پوری طرح انعمتا کو زچ کرنے پر تلا ہوا تھا

"میری بڑی بیٹی راضی نہیں ہے مسٹر حنین... وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی" انعمتا نے کہا

"تو تمہارے گھر میں صرف دو ہی لڑکیاں ہیں؟؟؟"اس نے کہا

"حنین...میرے خیال سے ہمیں اب جانا چاہیئے"اسے تاؤ آ گیا

"پاپا یہ کون ہیں؟؟؟"عنایہ نے پوچھا تھا,اس سے پہلے کہ حنین کچھ کہتا,حیان بول پڑا

"بیٹے یہ آپ کی پھپھو ہیں...."معیز کے لبوں سے یکلخت ہی ہنسی کا فوارہ نکلا تھا

"...وہ بھی اکلوتی پھپھو..."وہ بولا

"سالے تیری تو...."حنین کی مسکراہٹ یکدم ہی ہوا ہو گئی تھی,انعمتا بمشکل اپنی ہنسی روکتی ہوئی کھڑی ہو گئی

www.novelsclubb.com

"پاپا پھپھو کیا ہوتی ہے؟؟؟"عنایہ نے پھر پوچھا تھا,اس سے پہلے کہ حیان اپنا منہ کھولتا,حنین یکدم کھڑا ہو گیا

"خبردار جو مزید پھپھو کو explain کیا تو..."وہ بولا,معیز مسلسل ہنس رہا تھا

"اور خبردار جو آئندہ میری ماں کے ساتھ فلرٹ کیا تو..."وہ اپنی ہنسی دباتا ہوا انعمتا

کے پیچھے ہی باہر نکل گیا تھا

.....

وہ چھ بجے کے قریب گھر آیا تھا.... گاڑی سے اترتے ہوئے اس کی نظر آئرہ پر پڑی,

وہ باہر لان میں چہل قدمی کر رہی تھی... جس عورت کو گزرے 43 سال بوڑھا

نہیں کر سکے... وہ گزشتہ 43 دنوں میں بوڑھی ہو گئی تھی

چہرے کی بشاشت یکسر ختم ہو گئی تھی, جھریاں واضح ہونے لگی تھیں, شال

کندھوں سے لپیٹے وہ خراماں خراماں واک کر رہی تھی

زارون گاڑی کھڑی کر کے اس کی طرف آگیا, آئرہ نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا

"ابھی بھی ناراض ہیں مجھ سے؟؟؟" وہ اس کے کندھے کے گرد بازو لپیٹ کر اس

کے ساتھ ہی چلنے لگا

"اس کے سوتیلے بچوں نے اسے گھر سے نکال دیا.... وہ تب بھی ان سے ناراض

نہیں ہوئی... تو تو پھر میرا جنم دیا ہوا ہے" وہ بولی تھی, بھلے ہی اس کی صورتحال

اب کافی بہتر تھی لیکن باتیں اسے سبھی یاد تھیں

"آپ ایک کام کریں مام... میرے لئے کوئی لڑکی ڈھونڈنا شروع کر دیں..." وہ بولا, آئرہ نے چونک کر اسے دیکھا

"ماں کو پاگل بنا رہا ہے..." وہ خفگی سے بولی

"نہیں مام... میں سیریس ہوں" وہ بولا

"میری شادی ہو جائے گی تو آپ کا دھیان اپنی بہو کی طرف ہو جائے گا... اپنی مرضی کی لڑکی ڈھونڈ لیں" وہ مسکرایا

"اور تیری مرضی والی...؟؟" وہ رک کر اسے دیکھنے لگی

"میری مرضی والی ہمیشہ بیسمینٹ تک ہی محدود رہے گی... میرا وعدہ ہے آپ سے" وہ بولا, آئرہ نے ایک بھرپور نظر خود سے بھی نکلتے ہوئے قد کے اپنے اس تئیس سالہ بیٹے کو دیکھا... جو دانشمندی اور سمجھداری میں اس سے کہیں آگے تھا

"اگر اس نے حنین سے شادی کر لی تو؟؟؟" آئرہ نے پوچھا

"تو کر لیں...اب ان پر کوئی زبردستی تھوڑی ہے کہ شادی کریں تو مجھ سے ہی کریں...ورنہ کسی سے بھی نہ کریں" زارون نے کہا

"زارون...تجھے وہ کسی اور کے ساتھ برداشت ہو جائے گی؟؟؟" آئرہ ششدر سی تھی

"مام آپ ابھی تک نہیں سمجھیں...محبت میں نے کی ہے...انہوں نے نہیں کی...بالکل ویسے جیسے آپ نے حمدان سے محبت کی تھی...انہوں نے آپ سے نہیں کی...اور ہماری محبت سراسر ہمارا ذاتی معاملہ ہوتی ہے...اگلے پر کوئی زور زبردستی نہیں...وہ اسے قبول کرے یا نا کرے, وہ اس کی طرف دیکھے یا نا دیکھے...اس کی مرضی..." وہ کہتا چلا گیا, آئرہ بس تاسف سے اسے دیکھتی رہ گئی, پھر یکدم اس کی آنکھیں بھر آئیں

"زارون...اس کے علاوہ کوئی اور بھی اور ہوتی...تو میں تجھے ضرور لا کر دیتی" وہ رو پڑی تھی, زارون نے اسے گلے سے لگا لیا

"میں نے کونسا آپ سے ضد کی ہے مام..." وہ اسے اندر کی طرف لے چلا تھا

"زاہا نہیں آئی دوبارہ؟؟؟" آئرہ نے پوچھا

"وہ اب بھلا کیا کرنے آئے گی یہاں؟؟؟" وہ بولا

"دس سال کی تھی وہ جب ہم یہاں آئے تھے, تیرہ سال گزارے ہیں میں نے اس کے ساتھ... عادت ہو گئی تھی اس کی.... زارون اسے بلا لے... اسے کہہ اپنے میکے کا کھانا تو کھا جائے" وہ اس کے ساتھ اندر جاتے ہوئے بولی تھی

.....

ان دونوں کا ریسٹورنٹ بہت اچھا جا رہا تھا, زارون نے ریسٹورنٹ کے ساتھ ہی ہوٹل کے لئے بھی زمین اوکے کر لی تھی, وہ ساتھ ہی گیسٹ ہاؤس بھی بنانا چاہ رہا تھا وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا... جب حنین یامن میر کی گاڑی ان کے ریسٹورنٹ کے سامنے آ کر رکی

بلیک سن گلاسز اتارتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا تھا

"مسٹر زارون یا مس رعنین میں سے کوئی ہے؟؟؟"اس بے ریسیپشن پر پوچھا

"جی سر... وہ دونوں اندر ہیں" سر ہلاتے ہوئے وہ اندر کی طرف بنے آفس کی طرف آگیا, وہ دونوں گیسٹ ہاؤس کو ہی ڈسکس کر رہے تھے, اسے اندر آتا دیکھ کر چونک گئے

"تم دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے..." وہ بولا, اس بار اس کے سکائی بلو تھری پیس میں ملبوس وجیہہ سے چہرے سے رعنین نے ذرا جلدی نظریں پھیر لی تھیں... دل ایک دم دھڑکا تو تھا لیکن اس نے جلدی قابو کر لیا تھا

"پلیز بیٹھیں سر..."زارون نے اس کے لئے کرسی کھینچتے ہوئے کہا, رعنین سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی... زارون اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا تھا

"پرسوں تمہاری سٹیپ مام آئی تھیں... دانین کا رشتہ طے کرنے..." وہ رعنین کی طرف مڑا

"انہوں نے کہا کہ.... تم نے انکار کر دیا ہے" حنین نے کہا

"کس بات سے؟؟؟" حالانکہ اسے سب پتہ تھا

"مجھ سے شادی کرنے سے...." وہ صاف الفاظ میں بولا

"بالکل..." وہ بولی

"وجہ..؟؟؟"

"میری مرضی..." وہ کندھے اچکا کر بولی

"...I think you fall in love with me"

حنین نے کہا

"تو... محبت مجھے ہوئی تھی.. آپ کو تو نہیں ہوئی...؟؟؟" وہ بولی

"تو تم صرف اسلیے اپنی خواہش سے پیچھے ہٹ رہی ہو کیونکہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے...؟؟؟" اس نے پوچھا

"نہیں.. میں اسلیے اپنی خواہش سے پیچھے ہٹ رہی ہوں کیونکہ آپ کو کسی اور سے محبت ہے..." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی

"بات پوری کرو رعنین حمدان خان... کیونکہ مجھے کسی اور سے محبت ہے اور وہ تمہاری سٹیپ مام ہے... ہیں نا؟؟؟"

"یہ ہی سمجھ لیں...." رعنین نے کہا, حنین نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"رعنین... میں نے عمر کے پینتیس سال گزارے ہیں, میں جانتا ہوں یک طرفہ محبت کا دکھ کیا ہوتا ہے...؟؟؟ میں مانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا... تمہارے معاملے میں میں کبھی بھی خود کو جسٹیفائی نہیں کر سکتا... میں نے تمہیں بڑھاوا دیا... جان بوجھ کر تمہارے دل کے ساتھ کھیل کھیلا, محبت کی چوٹ کھانے کے باوجود تمہیں وہی چوٹ دی... میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ میرے دل میں تمہارے باپ سے بدلہ لینے کی کسک موجود تھی... اس نے مجھ سے انعمتا کو چھینا تھا... اپنی دولت کے بل پر اور مجھے بس ایک بار اس کی اولاد کو اس درد سے آشنا کروانا تھا جس سے میں خود گزرا تھا... اور اس جرم کے لئے میں تاعمر معاف نہیں کیا جا سکتا کیونکہ..... ایک باپ کے کئے کی سزا اس کی اولاد کو کیوں

؟؟؟"وہ کہتا چلا گیا

"میں تمہارے دل دکھانے کا مجرم ہور عنین... میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی ہے... اگر تم چاہو میں تمہیں اپنانے کے لئے تیار ہوں... میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ جو درد میں نے پندرہ سال سہا... وہ تم بھی سہو... صرف میری وجہ سے... میں بھلے ہی ابھی تمہارے لئے کوئی جذبہ نہیں رکھتا لیکن... آنیوالے وقتوں میں ہمیشہ تمہارا ہی رہوں گا... تم سے بارہ سال بڑا ہوں میں, شادی بھی ہوئی تھی... ایک بیٹی بھی ہے... دیوانہ وار محبت بھی کر چکا ہوں... لیکن اس کے باوجود میں اپنی باقی کی زندگی تمہارے نام کرنے کو تیار ہوں... اگر تم چاہو... ؟؟؟اور جیسے تم چاہو ؟؟؟؟"وہ بولا, رعنین دھیما سا مسکرائی تھی

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے مسٹر حنین کہ آپ دراصل یہاں مجھ سے معافی مانگنے آئے ہیں؟؟؟"اس نے کہا

"..I am sorry.... I broke your heart"

وہ بولا

"کر دیا معاف...اٹس اوکے" وہ بولی

"شادی کب کرو گی؟؟؟" اس نے پوچھا

"کبھی بھی نہیں...." وہ بولی

"رعنین...میں بہت خوش رکھوں گا تمہیں" وہ بولا

"میں already بہت خوش ہوں...." وہ مسکرائی

"دیکھو...تم صرف انعمتا کی وجہ سے انکار کر رہی ہو نا؟؟" اس نے پوچھا

"کہہ سکتے ہیں...."

"اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا...."

"مجھے تب بھی آپ سے شادی نہیں کرنی..." وہ بولی, زارون چپ چاپ ان دونوں کی بحث سن رہا تھا

"وجہ...؟؟؟" اس نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی بھی ایسے شخص سے شادی نہیں کرنی جس کا دل پہلے ہی کسی اور کے نام ہو چکا..." وہ بولی

"رعنین سنو..." وہ بولنے لگا تھا جب رعنین نے اس کی بات کاٹ دی

"پلیز مسٹر حنین..نو بحث...مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی...نا ابھی...نا کبھی... کبھی بھی نہیں...اور یہ سراسر میرا ذاتی فیصلہ ہے...بس بات ختم" وہ بولی تھی, حنین اسے دیکھتا رہ گیا

وہ کیا بچہ تھا؟؟؟اسے کیا پتہ نہیں تھا کہ وہ کس وجہ سے انکار کر رہی تھی

وہ اس شخص سے محبت کی دعویدار تھی جو ماضی میں اس کی سوتیلی ماں کی محبت رہ چکا تھا

"تو پھر کس سے کرو گی شادی؟؟؟" اس نے پوچھا

"جس سے دل کرے گا" وہ بولی

"اس سے کرو گی؟؟" اس نے زارون کی طرف اشارہ کیا تھا

"نہیں..."رعنین سے زیادہ اونچی "نہیں "زارون کی تھی

"مجھے کیوں بیچ میں گھسیٹ رہے ہیں آپ؟؟؟"وہ تڑپا

"کیوں...؟؟؟ تمہیں بھی تو شادی کرنی ہے نا...؟؟"حنین نے کہا

"ہاں بالکل...میں اپنی مام کی پسند سے کروں گا...وہ خود ہی ڈھونڈ لیں گی میرے لئے کوئی لڑکی"وہ بولا

"اور جو تم نے ڈھونڈی...اس کا کیا؟؟"حنین نے پوچھا

"میں کیسے اس دل میں اپنی محبت ڈال سکتا ہوں جو پہلے ہی کسی کی چاہت سے لبا لب ہے..."زارون نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"کہہ کر تو دیکھو؟؟"وہ بولا

"سر مجھے جان بوجھ کر لوگوں کو کٹہرے میں کھڑا کرنے کی عادت نہیں ہے...

میں تب سوالی بنوں جب مجھے کچھ ملنے کی ایک فیصد بھی امید ہو"وہ

بولا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حنین نے ایک لمبی سانس بھری اور اٹھ کھڑا ہوا

"رعنین...اگر تم مجھ سے شادی نہیں کرو گی...تب بھی وہ میری نہیں بنے گی...

اور زارون....اگر اس نے تم سے شادی نہیں کی...تو مجھ سے بھی نہیں کرے

گی....اس نے پندرہ سال پہلے بھی مجھے نہیں چنا....اور اب بھی نہیں چنے گی,

پندرہ سال پہلے بھی وجہ یہ تھی کہ تم لوگ چھوٹے تھے..اور پندرہ سال بعد وجہ یہ

ہے کہ تم لوگ بڑے ہو گئے ہو...حالانکہ تمہارے پاپا کے جانے کے بعد وہ میری

جانب پلٹ سکتی تھی لیکن نہیں پلٹ کر آئی...کیونکہ اس کے لیے ایک مرے

ہوئے انسان کا وعدہ ایک زندہ انسان کی محبت سے زیادہ اہم تھا...اور آج بھی اس

کے لئے انعمتا حمدان خان کہلوانا...انعمتا حنین یامن کہلوانے سے زیادہ معتبر ہو

گا...جہاں اس نے بارہ سال تنہا گزار لئے...وہ اگلے بارہ سال بھی گزار لے گی,

پندرہ سال پہلے صورتحال اور تھی...پندرہ سال بعد صورتحال کچھ اور ہے...

لیکن ان دونوں ادوار میں ایک چیز مشترک ہے...اور وہ یہ کہ وہ میری ہو کر بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری نہیں ہے... میں ہمیشہ سے اس کے بغیر جیا ہوں... اور ہمیشہ تک اس کے بغیر ہی جیوں گا... وہ روز مجھے ملے گی اور میں روز اسے دیکھوں گا... لیکن تا عمر میری پوریں اس کے لمس سے نا آشنا ہی رہیں گی" وہ اتنا کہہ کر دروازے کی طرف مڑ گیا تھا, پھر اس کے قریب جا کر پلٹا

"اور اگر تم دونوں بھی اس قسم کی زندگی جینا نہیں چاہتے تو جلدی ہی شادی کر لینا... کیونکہ اگر کوئی مل نا سکے... تو کسے کا ہو کر رہ لینا چاہیے, زندگی سہل ہو جاتی ہے" وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

ایک ماہ بعد دانین اور معیز کی منگنی ہو گئی تھی... وہ دونوں ہی بہت خوش تھے, حنین نے دھیرے دھیرے ایچ اینڈ وائے فنانسنگ کا اپنے حصے کا سارا کام معیز کے سر ڈالنا شروع کر دیا تھا, یزدان کے گھر کنے پر وہ مارے باندھے ہی آفس آتا تھا, ایچ اینڈ وائے فنانسنگ مائیکرو فنانس سے بڑھ کر باقاعدہ ایک کمپنی بن کر ٹاپ فائیو میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شامل ہو گئی تھی

زاہا اور حیان کی پارٹنر شپ بڑی کامیابی سے چل رہی تھی... لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ ہر کسی کے مقدر کا ستارہ ایک جیسا نہیں چمکتا... حیان کے مقدر انعمتا کی طرح نہیں تھے, یا یوں کہہ لیں کہ اس کی بیوی اس سے زیادہ جینیس تھی, وہ دن بدن حیان سے آگے نکلتی جا رہی تھی

زارون کے کہنے پر اس نے اپنے میکے کا چکر لگایا تھا, آئرہ بس اس سے رسمی سا ہی ملی تھی, وہ بیچاری اس کے در سے اکیلی ہی گئی لیکن آئرہ کے لبوں سے حیان کا سن کر حیرانی سے فوت ہونے کے قریب تھی

"اب تو شادی شدہ ہو تم... شوہر کو ہر وقت بغل میں لیکر گھوما کرو... اپنی ساس سے ہی کچھ سیکھ لو" وہ طنز کرنے سے ناچوکی تھی, زاہا بس "جی" کہہ کر خاموش ہو گئی

"اگلی بار اسے بھی لے آنا... جان سے نہیں ماروں گی اسے" آئرہ نے کہا تھا, وہ

زارون کے لئے رشتے کی تگ ودو شروع کر بھی چکی تھی

وہ اس دن کچن میں تھی جب اسے حنین کی کال آئی

"میں ایک بار ملنا چاہتا ہو تم سے؟؟؟"

"تم تقریباً ہر دوسرے دن تو ملتے ہو مجھ سے" وہ بولی

"چار تمہارے رشتے دار, چار میرے رشتے دار, آٹھ تمہارے کولیگز, دس میرے کولیگز اور پندرہ, بیس رپورٹروں اور صحافیوں کے نرغے میں نہیں ملنا مجھے..." وہ تڑخ گیا

"تو پھر...؟؟"

"میری ایک شام ادھار ہے تم پر..." وہ بولا

"کونسی شام...؟؟؟"

"جس شام میں تمہارے انتظار میں ریسٹورنٹ میں بیٹھا رہ گیا تھا اور تم... نہیں آئی تھیں" وہ بولا

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ ادھار لوٹا دو..." انعمتا بول نہ سکی

"کل...اسی ریسٹورنٹ میں...اسی وقت...میں انتظار کروں گا تمہارا؟؟؟" وہ بولا

"وہ ریسٹورنٹ اب وہاں نہیں ہے حنین... ختم ہو گیا ہے...چلڈرن پارک ہے اب وہاں.." وہ بولی

"انعمتا...میں انتظار کروں گا..." وہ کال کاٹ گیا تھا

.....

شام پانچ بجے کا وقت تھا...ڈھلتے ہوئے سورج کی اداسی نے ہر سمت ڈیرہ ڈالنا شروع کر دیا تھا,پرندوں کی چہچہاہٹ بڑھتی جا رہی تھی,آسمان پر سرخی مائل شفق پھیلتی جا رہی تھی

وہ ایک بینچ پر بیٹھی تھی,نیوی بلو ایمبرائیڈری والا نفیس سا سوٹ پہنے,ریشمی دوپٹہ کندھوں پر ڈالا ہوا تھا,لمبے بالوں کی ڈھیلی سی پونی باندھی ہوئی تھی,چہرہ میک اپ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے بالکل مبرہ تھا بس لبوں پر گلابیاں چھلک رہی تھیں, سفید دودھیا پیر نیوی بلو سینڈلز میں مقید تھے

"کیا کہنا ہے مجھے؟؟؟"اس نے پوچھا

حنین اس سے ذرا فاصلے پر درخت کے تنے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا, ڈارک گرے کلر کی ڈریس پینٹ کے ساتھ اس نے بلیک فارمل شرٹ پہنی ہوئی تھی, آستینیں حسب معمول کہنیوں تک موڑ رکھی تھیں, دونوں ہاتھ پشت پر باندھے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تمہیں بھی پتہ ہی ہے..."وہ بولا

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتہ حنین...."وہ بولی, وہ دو قدم چل کر اس کے قریب آیا اور اس کے پاس نیچے گھاس پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا, پھر اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلا دی

"مجھ سے شادی کرو گی انعمتا طارق؟؟؟"اس نے پوچھا تھا

انعمتا بس چپ چاپ اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی تھی

"یہ کتنا ضروری ہے حنین؟؟"اس نے پوچھا

"اگر سمجھو تو اتنا ہی ضروری ہے جتنی تم میرے لئے....اور اگر نا سمجھو تو اتنا ہی غیر ضروری ہے جتنا میں تمہارے لئے"وہ بولا

"حنین....میں اگر تم سے شادی نا بھی کروں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا...میں تینتیس سال کی ہو گئی ہوں,زیادہ سے زیادہ بھی آگے اور کتنے سال بچے ہوں گے ؟؟؟دس سال,پندرہ سال...وہ بھی ان تینتیس سال کی طرح گزر ہی جائیں گے..."وہ ذرا سارکی

www.novelsclubb.com

"یہ ہی حال تمہارا ہے حنین...You are 36 now...اگلے دس,پندرہ سال تم بھی گزار ہی لو گے...میرا ایک بیٹا ہے...تمہاری ایک بیٹی ہے...یہ دس, پندرہ سال تو ان کی خاطر بھی گزارے جا سکتے ہیں"وہ بولی

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو....زندگی تم بھی میرے بنا جی لو گی...اور زندگی میں

بھی تمہارے بنا جی لوں گا... شادی نہیں بھی ہوئی تو پھر کیا...؟؟؟ لیکن...."اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی پشت پر رکھا تھا

"اگر ہو جائے تو پھر کیا؟؟؟"وہ پوچھ رہا تھا, انعمتا چپ رہ گئی

"شاید مجھے تمہاری اور تمہیں میری کوئی ضرورت نہیں ہے انعمتا لیکن..."اس نے اپنی انگلی اپنے دل پر رکھی تھی

"اس کا کیا قصور ہے؟؟"وہ بولا اور پھر وہی انگلی اس کے دل پر رکھ دی

"اور اس کا کیا قصور ہے؟؟؟"انعمتا کے پاس کوئی جواب نہیں تھا, وہ بس دھیرے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دو قدم آگے کو بڑھی, سورج غروب ہوتا جا رہا تھا

حنین نے دھیرے سے اس کا ہاتھ تھام کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا, اس کی آنکھوں کے کونوں میں دو آنسو چمک رہے تھے, اس کا صاف شفاف چہرہ شفق کی لالیوں کے عکس سے سرخی مائل ہوا جا رہا تھا, حنین نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے دل پر رکھے تھے

"صبح اٹھتے ہی تمہیں تصور میں لانا میرے اختیار میں ہو گا, تمہیں کال کر کے تم سے بات کرنا بھی میرے اختیار میں ہو گا, اپنی گاڑی میں بیٹھ کر تمہارے گھر آنا بھی میرے اختیار میں ہو گا, تمہارے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا, چائے پینا اور تمہیں جی بھر کر دیکھنا بھی میرے اختیار میں ہو گا لیکن..." وہ ذرا سا رکا

"کیا اس سے زیادہ میرے اختیار میں ہو گا؟؟؟ کیا میں کوئی فرشتہ ہوں انعمتا... ؟؟؟ کیا میرا دل بس اتنے پر راضی ہو جائے گا...؟؟؟ کیا میرے ہاتھ تمہیں چھونے کی ضد نہیں کریں گے؟؟؟؟ کیا میری باہیں تمہیں سمیٹنے کی خواہش نہیں کریں گی؟؟؟" وہ کہتا چلا گیا, اس نے انعمتا کی انگلیاں لرزتی محسوس کی تھیں

وہ کیا انسان نہیں تھی؟؟؟ وہ ایک لڑکی تھی تو کیا اس کے جذبات نہیں تھے...

؟؟؟

کیا محبت صرف حنین نے کی تھی؟؟؟

نہیں... اس نے بھی کی تھی... اور اتنی ہی شدت سے کی تھی... تو کیا یہ ممکن تھا

کہ پندرہ سال بعد حنین یامن میر لوٹ کر آئے اور انعمتا طارق کا دل نہ

دھڑکے...؟؟؟

اس کے پاس کیا دل نہیں تھا....؟؟؟

بہت محبت سے اس کے دونوں ہاتھ حنین کے سینے سے اس کی گردن تک کا فاصلہ طے کرتے ہوئے اس کے گلے کا ہار بن گئے تھے یوں کہ ان دونوں کے دل اس ایک لمحے میں قید ہو کر آپس میں جڑ گئے

حنین کے ہوش و حواس ذرا سے باغی ہوئے تھے, اس کے دونوں ہاتھ انعمتا کے پہلوؤں سے ہوتے ہوئے اس کی پشت پر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے یوں کہ اس کا حسین چہرہ حنین کے وجیہہ چہرے سے ایک انچ سے بھی کم دوری پر رہ گیا

"حنین...اگر اس سانس سے اگلی میری سانس آخری ہو جائے...یا اس دھڑکن سے اگلی تمہاری دھڑکن رک جائے...تو ہم کیا کریں گے؟؟؟ تمہیں کیسے پتہ

حنین کہ تم یا میں اگلے دس,پندرہ سال تک جئیں گے...؟؟؟"دو آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بہہ نکلے تھے

"یہ ایسے ہی خوبصورت ہے حنین... تمہارا اور میرا یہ پندرہ سال پرانا رشتہ ایسے ہی خوبصورت ہے... میرا پورے حق سے تمہیں پکارنا... اور تمہارا میری پہلی پکار پر بھاگے چلے آنا... یہ ہی خوبصورت ہے, تمہارا مجھے دیکھنا... اور میرا نظریں جھکا لینا... یہ ہی خوبصورت ہے... حنین مانا کہ محبت بہت خوبصورت ہے لیکن کچھ ہے جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے..." وہ ذرا سا رکی

"میری حمدان سیف خان سے پوری عمر کی وفا زیادہ خوبصورت ہے... میرے دس سال کے بیٹے کے ساتھ گزارا میرا ایک ایک پل زیادہ خوبصورت ہے, تمہاری دس سال کی بیٹی کو دیا تمہارا ایک ایک لمحہ زیادہ خوبصورت ہے, میرے حیان کا مجھ پر یہ مان کہ میں اس کی ماں ہوں... زیادہ خوبصورت ہے, میری رعنین کا مجھ پر یہ بھروسہ کہ میں نے تمہیں اس کے لئے چھوڑ دیا... زیادہ خوبصورت ہے... تمہارا

معیز اور سنایا کے لئے ایک باپ بنے رہنا زیادہ خوبصورت ہے..." وہ کہتی جا رہی تھی

"حالانکہ حمدان نے اپنی آخری سانسوں پر مجھے کہا تھا کہ اگر تم لوٹ آؤ تو میں تمہاری بن جاؤں لیکن... خدا کی قسم حنین اس کا یہ وعدہ تا عمر پورا نا کرنا... زیادہ خوبصورت ہے" وہ روتے ہوئے مسکرائی تھی

"سارا جہان خوبصورت ہے... بس ایک میں ہی بدصورت ہوں" وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا, اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ٹکا دی تھی

"نہیں حنین یامن میر... تم تو سب زیادہ خوبصورت ہو..." وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"...I Love you Anamta"

حنین کے لبوں کا صبر جواب دے گیا تھا, تادیر وہ اسے خود میں سموئے کھڑا رہا

"...I Love you too Hunain"

بس یہ ہی سب زیادہ خوبصورت تھا

.....

ختم شد

www.novelsclubb.com